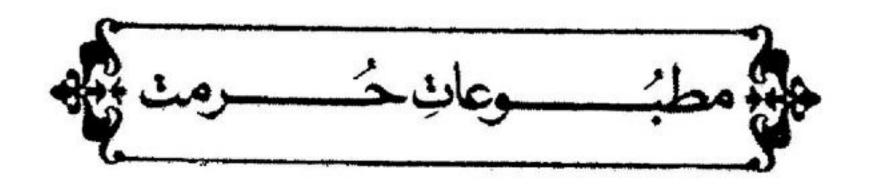
http://libraryofurdubooks.blogspot.com/ بن باکستان کی ڈی بریفنگ زابرملک

http://libraryofurdubooks.blogspot.com/

والتوعبدالقدرينان اوراسلاي بم ___ حصيهوم

زابرملک







وَاعِدُوا لَهُ مِمّا استطعتُ وَ وَاعِدُوا لَهُ مِمّا استطعتُ وَ مَا استطعتُ وَ مِنْ فَوَةً وَمِنْ رَبَاطا الْحَيْلِ

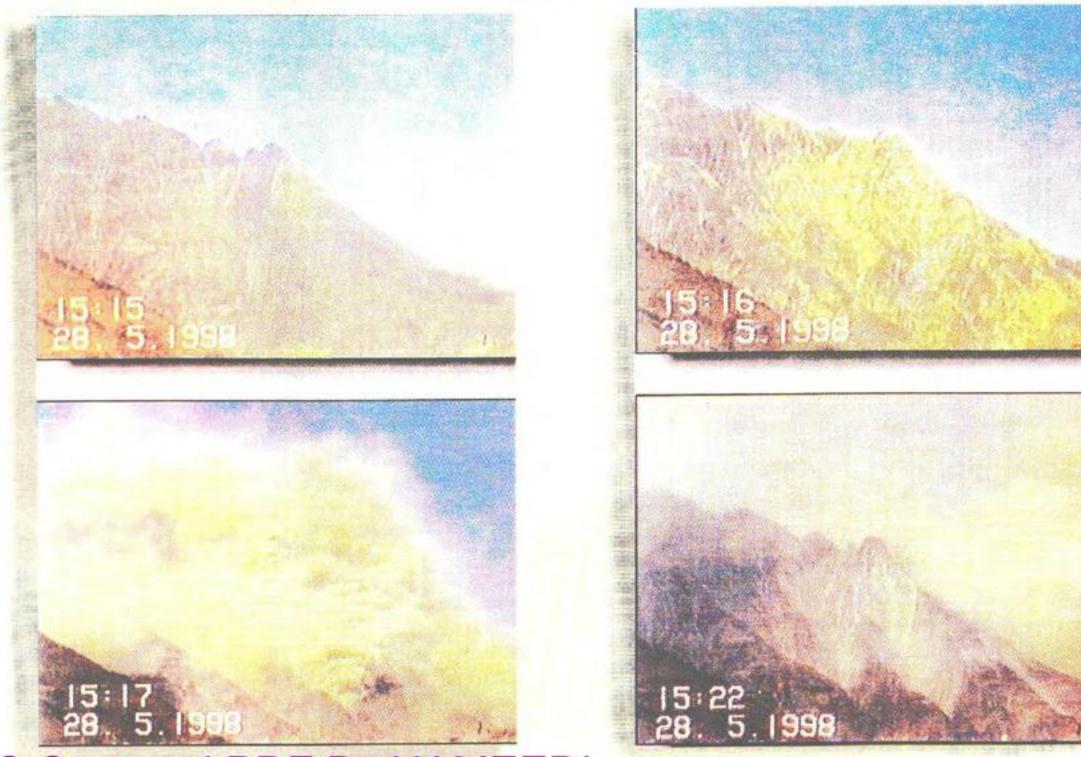
اورجہاں کک ہوسکے ہونے کی جمعیت کے رورت اور کھوڑوں کے تیارر کھنے اُن کے رمنا بلے کے لیے مستعدرہو الانفال!

ڈ اکٹر کھان کونٹا کرنے کا وفت آ چکا ہے

بیراس وفت کی بات ہے جب ڈی بریفنگ کا سلسلہ شروع نہیں ہواتھا۔ بلکہ بیراس سے بہت پہلے کی بات ہے کہ کے آ رایل کے ایک سینئر سائنسدان کہنے لگے کہ ملک صاحب میرے ساتھ ایک عجیب واقع پیش آیاہے۔ میں نے کہاڈاکٹر صاحب کیا ہوا؟ کہنے لگے میں پوری کے فلال ملک سے والیس آر ہاتھا۔جہازیرسوار ہونے کے لئے بورڈ نگ کارڈلیکر دوسرے مسافروں کے ساتھ قطار میں کھڑا تھا کہ میرے پاس سفید کیڑوں میں ملبوس پولیس کے دواہل کارآئے۔ کہنے لگے' کیا آپ فلال صاحب ہیں؟''میں نے حیرانگی اور پریشانی کے عالم میں کہاہاں میں فلاں آ دمی ہوں۔'' کہنے لگے ہمارے پیجھے بیجھے آؤ۔وہ مجھے ایک کمرے میں لے گئے۔میری اچھی طرح تلاشی لی مجھے کیڑے اتارنے کو کہا۔ بوٹ اتر وائے۔ہر چیز کوغور سے دیکھا۔ پھر قدر ہے معذرت خواہانہ انداز میں کہنے لگے''نہم مجبور ہیں۔ جب بھی آپ کےایٹی پروگرام ہے متعلق کوئی بھی شخص ہیرون ملک سفر کرتا ہے تو امریکی انٹیلی جنس ایجنسیاں اسکا تعاقب کرتی ہیں۔اسکی تمام حرکات وسکنات پر گہری نظر رکھتی ہیں۔جب آپ لوگ ہمارے ائیر پورٹ پرآتے ہیں تو ہمیں آپ کی خصوصی تلاشی لینے کیلئے کہا جاتا ہے چنانچہ ہم ایسا کرنے پر مجبور ہیں۔'ڈاکٹر صاحب نے مزید بتایا کہ جب میں کپڑے پہن کے وہاں سے چلنے لگا تو کہنے لگے امریکی اہل کاروں نے ہمیں بتایا ہے کہا کیہ دن ہم ڈاکٹر کھان (ڈاکٹرعبدالقدیر خان) کوبھی نزگا کریں گےاور انہیں دنیا کے سامنے ذکیل کریں گے!! قارئین کرام۔ میں انتہائی بوجھل دل کے ساتھ بیکہنا جا ہتا ہوں کہ میری دانست میں محسن یا کستان ڈاکٹر عبدالقدريان پروه وقت آچکاہے!!

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

سات تاریخ سازسینٹر



® Scanned PDF By HAMEEDI



28 مئی 1998 کو ہیتنا کا یٹی دھاکوں کے بعد جب محسن پاکستان چاغی سے روانہ ہونے گئے تواکی قبائلی سردار دیوانہ وارآ گے بوھا اور اس نے انتہائی جذباتی کیفیت میں محسن پاکستان کے پاؤں پر اپنی پگڑی رکھ دی۔ سردار نے ڈبڈباتی آئکھوں اور کیکیاتی آواز میں کہا'' جناب میرے تین بیٹے ہیں جب کہیں گے میں پاکستان کے لئے قربان کردونگا۔''
اسلام آباد پہنچنے کے چندروز بعد محسن پاکستان نے اس غیور قبائلی سردار کواپنے راولپنڈی آفس میں مدعوکیا۔ نصوبر میں تین بیٹوں کا باپ
پاکستان کے ایٹی پروگرام کے باپ کے ساتھ کھڑا ہے۔

پاکستان کے ایٹی پروگرام کے باپ کے ساتھ کھڑا ہے۔

سیکھیں تا کی سردار نے کہادی کے جو آج نظر بند محسن پاکستان کے نظر آئے ہیں:

جھوکے شیر چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ درندے ان نہتے ہے بس انسانوں کو اپنے بجوں اور دانتوں سے ادھیر کر چباڈ التے تو احساس زیاں سے عاری تماشائی ان کی ہے بسی اور بیچارگی پرخوب ناچتے کو دتے اور جھوے شیروں کے جبڑ وں میں دم تو ڑتی ہوئی آئھوں کے پیغام کو بیجھنے اور پڑھنے سے جان بو جھ کرا نکار کردیتے وہ اتنی کی بات بھی سیجھنے کی عقل نہیں رکھتے تھے کہ آج وہ جس بادشاہ کے ساتھ ملکر قبیقیے لگا اور تالیاں بجارہے ہیں کل کو اس بادشاہ یا اس کے کسی خلف کے اشار سے پرانہیں بھی اس طرح بھوکے تالیاں بجارہے ہیں کل کو اس بادشاہ یا اس کے کسی خلف کے اشار سے پرانہیں بھی اس طرح بھوکے شیروں کے آگ ڈال دیا جائے گا اور اُنکی مصاحبت یا درباداری کسی کام نہیں آئے گی۔فرانسی مفکر روسو (Rousseau) نے کہاتھا کہ غلاموں کی نفسیات میں ایک ایسامر حلہ بھی آتا ہے کہان کے دل میں زنجیروں سے آزاد ہونے کی خواہش بھی مرجاتی ہے۔ بہر حال جب دور دلیں والوں نے بھانپ لیا کہ غیرت نام تھاجی کائی تیور کے گرہے

اور شکار جال میں پھنس چکا ہے تو طافت کی خدائی نے ایک قدم اور آگے بڑھایا اور سلطان بشیر الدین محمود
کی گرفتاری سے شروع ہونے والے ممل نے ایک اور منظر دکھایا اور پھرنا موں وطن کے دکھوالوں نے ان
ہی لوگوں کے خلاف ایک ایسی مہم اور ایک ایسا محاذ کھول دیا گیا جنہوں نے پاکستان کی سرحدوں کو تحفظ
فراہم کیا تھا یہ مہم کیاتھی؟ یہ محاذ کونسا تھا؟ قوم کے معماروں کی عزت نفس کو کچلنے اور کردار کشی کی مہم پاکستان
کے مایہ نازایٹمی سائنسدانوں کی تذلیل اور رسوائی کا محاذ وم کو بآور کرانے کا محاذ کہ جنہیں اعلیٰ ترین ملکی
اعزازات ملے ہیں وہ دراصل نہایت ہی ہُرے لوگ ہیں اور ذاتی مفادات کے لئے نا قابل معافی جرائم
کے مرتکب ہوئے ہیں انہیں سر پر بٹھانے کی بجائے مجرموں کی طرح گھروں سے اٹھانا مناسب ہے۔

پھرجیبا کہ زبان زدعام ہے۔نومبر 2003 میں ڈاکٹر فاروق کی گرفتاری سے صرف دوروز قبل اسلام آباد میں ہنگا می طور پر بلائی گئی ایک پرلیں ہر یفتنگ اور ظہرانے میں وزیر فارجہ خورشید محمود علی قصوری نے ڈاکٹر خان کے حوالے سے طویل بات چیت کی اور کہا کہ ہمارے پاس بی بیوت موجود ہیں کہ انہوں نے ایران اور لیبیا کو پاکستان کی جو ہری تو انائی کے حوالے ہے ہم راز فراہم کیے ہیں اوران ملکوں کی تکنیکی امداد کی ہے' اس کے علاوہ وزیر خارجہ نے ان پر مالی بے ضابطگیوں کے الزامات بھی لگائے لیکن اس سب کو آف دی ریکارڈ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں آپ' اپنی سٹوری' کے طور پر شائع کر دیں، اس سب کو آف دی ریکارڈ قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں آپ' اپنی سٹوری' کے طور پر شائع کر دیں، ایک رپورٹر نے واضح طور پر کہا'نہم ایبا کیوں کریں' ڈاکٹر صاحب کو کیا جواب دیں گے۔اگر حکومت ان ایک رپورٹر نے واضح طور پر کہا'نہم ایبا کیوں کریں' ڈاکٹر صاحب کو کیا جواب دیں گے۔اگر حکومت ان اور ہریفنگ میں مدعوقا کین میں نے تو آپ اپنی سند سے یہ الفاظ شائع کروا میں آنا جانا بند کردیا ہے لیکن جب اور ہریفنگ میں مدعوقا کین میں نے بوجوہ اب اس طرح کے کھانوں میں آنا جانا بند کردیا ہے لیکن جب کسی صحافی نے بعد میں جھے اس ہریفنگ کی تفصیل بتائی تو میں سکتے میں آگیا میں نے احتیا طاایک اور کسی صحافی نے بعد میں جھے اس ہریفنگ کی تفصیل بتائی تو میں سکتے میں آگیا میں نے احتیا طاایک اور کسی صحافی نے بعد میں جھے اس ہریفنگ کی تفصیل بتائی تو میں سکتے میں آگیا میں نے احتیا طاایک اور

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

بی ایس نے براعظم ایشیا کی خروں کی ایک ویب سائٹ ''یوریانٹ '' کے حوالے سے بیانکشاف کیا کہ امریکہ نے طالبان کی حمایت کرنے پر پاکستان سے ایٹمی سائٹندان ما تگ لئے جیں'ان میں ڈاکٹر سلطان بشرالدین محمود عبدالمجید مرزا' یوسف بیگ' سلیمان اسداور محموعلی اور وصی اکبرشامل ہیں' دہبر 2001 میں بھارتی اخبارٹر بیون نے ہوائی اڑائی کہ پاکستان نے دواہم ایٹمی سائٹندانوں سلیمان اسداور محموعلی کو میانمار (برما) میں بناہ لینے کے لئے بھیج دیا ہے اوراس کے لئے صدر پرویز مشرف نے میانمار کے فوجی محمرانوں سے ذاتی اپیل کی ہے لیکن حکومت پاکستان نے اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کا موثر اور ترکی برترکی محمرانوں سے ذاتی اپیل کی ہے لیکن حکومت پاکستان نے اس بے بنیاد پروپیگنڈہ کا موثر اور ترکی برترکی جواب دینے کی بجائے جود فاعی اور معذرت خواہانہ حکمت مملی اپنائی اس نے دشمن کے حوصلے بڑھا دیئے اور جنوری 2002 میں اندرون و بیرون ملک ڈاکٹر خان کے خلاف نفیاتی جنگ مورج پر پہنچ گئی ۔ اس اور جنوری 2002 میں اندرون و بیرون ملک ڈاکٹر خان کے خلاف نفیاتی جنگ مورج پر پہنچ گئی ۔ اس کے پیچھے امر کی ڈاکٹر خان کو تھے اس کی ڈاکٹر خان کے خلاف نفیاتی جنگ مرحلہ وار پالیسی کا حصہ تھا۔ انہی دنوں حکومت کی طرف سے ڈاکٹر خان کو تھے امر کی ڈاکٹر خان کو تھے امر کی ڈاکٹر خان کو تھی بات میں جانے سے گریز کرنے اور مخاطر سے کی ہوایت کی گئی۔

5 جنوری 2002 کوامریکی اخبار لاس اینجلز ٹائمنر نے بیانکشاف کردیا کہ امریکہ ڈاکٹر قدیر خان میں دلچیں لے رہا ہے۔ کیونکہ انہوں نے شالی کوریا ایران اور عراق (بدی کے محور) کی ایٹمی پروگراموں میں مدد کی ہے۔ اخبار نے لکھا ڈاکٹر خان کو پاکستان کے عوام دلوں اور آ تکھوں میں سجائے پھرتے ہیں مگرصدر بش انھیں محض ایک سائنسدان ہی بچھتے ہیں۔اخباری رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ امریکی انظامیہ کے پاس ڈاکٹر خان کے بارے میں تفصیلات موجود ہیں۔انہوں نے کم از کم تیرہ مرتبہ شالی کوریا کا دورہ کیا۔

امریکی عزائم اور منصوبول کی جھلک اس صورت میں دکھائی گئی کہ ہیں اکیس ماہ قبل یور پنیم انرچمنٹ کے پہلے ڈائز کیٹرسلطان بشیر الدین محمود اور ایٹمی تو انائی کمیشن کے چوہدری عبد الجید کو گرفتار کرلیا گیا۔ دونوں سائنسدانوں کو حکومت نے ستارہ امتیاز عطا کیا تھا۔ ان پر الزام تھا کہ انہوں نے افغانستان میں طالبان کے لئے تعمیراتی خدمات انجام دینے کے علاوہ ایٹمی مواد بھی فراہم کیا۔ حکومت پاکستان نے وزارت خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خال اور ڈی جی آئی ایس پی آرمیجر جزل راشد قریش پاکستان نے وزارت خارجہ کے ترجمان عزیز احمد خال اور ڈی جی آئی ایس پی آرمیجر جزل راشد قریش سے صرف اتنا کہلانے پر اکتفاکیا کہ ''سلطان بشیر الدین اور ان کے ساتھوں نے قواعد کی خلاف ورزی کی ہے اس کی تحقیقاتی رپورٹ امریکہ بجوادی گئی ہے اور یہ کہ ڈاکٹر خان اپنی زندگی میں بھی ایران نہیں گئے وہ ذمہ دار اور انتہائی سجھ دار انسان ہیں وہ کی کے ساتھ ایٹمی موضوع پر بات بھی نہیں کرتے ''

دشمن قدم قدم آگے بڑھتار ہااور ہم ان رومن شہریوں کی طرح ہو بچکے تھے جن کے شہنشاہ اپنی رعایا کوایک بڑے میدان میں جمع کرکے چند ہے بس انسانوں کومیدان کے درمیان کھڑا کرتے اوران پر محن پاکتان کی ڈی بریفنگ نہیں لائے گا۔لیکن حالات کا جرد کیھئے کہ دوسرے دن بعض اخبارات میں ڈاکٹر عطاالر خمن کے حوالے سے ایک مختصری خبرشائع ہوئی یا کروائی گئی کہ کل کی تقریب میں اس طرح کی کوئی بات نہیں ہوئی۔

چھتر پریڈ

میں گرفتار ایٹی سائنسدانوں ہے جو ہری توانائی ایران اور لیبیا منتقل کرنے کے بارے میں تفتیش کی جاتی رہی جے عکومت نے ڈی بریفنگ کا نام دیا۔ بی بی کے بات ' چھتر پریڈ' کا نام دیا' بی بی نے اپنے 25 جنوری کے نشریہ میں اس ڈی بریفنگ پر کچھ یوں تبھرہ کیا:

" کچھاگریزی اصلاحات کی حالات حاضرہ کے تناظر میں معنویت کھل کرسامنے آئی ہے مثلاً میں معنویت کھل کرسامنے آئی ہے مثلاً میں معنوم ہوا کہ ڈی بریفنگ کا مطلب ہے چھتر پر یڈکل تک جوایٹی سائمندان آئکھوں پر بٹھایا جارہے تھے جنہیں بلکوں پر اٹھایا جارہا تھا آج انھیں تیز روشنی کے سامنے رکھی ہوئی چیئرز پر بٹھایا جارہا ہے۔ کہا تو یہ جارہا تھا کہ کہو فہ کے او پر سے چڑیا کا بچہ بھی نگاہ میں آئے بغیر نہیں گزرسکتا اور اب بیاعتراف کیا جارہا ہے کہ دازوں کے بلندے یہاں سے نکل کر کہیں اور جا پہنچے۔"

حکومتی ترجمان اپنے بیانات میں قوم محسنوں کا ایسے نداق اڑار ہے تھے جیسے اجو کاتھیٹر کے مسائل پر بات کررہے ہوں'ا پٹمی سائنسدان قوم کے لئے قابل احترام ہیں وہ بشر ہیں ہوسکتا ہے ان سے کوئی غلطی سرز دہوئی لیکن ان کے لئے ایسی زبان استعال نہیں کی جانی چاہیے تھی جیسی کی جاتی رہی بھلا یہ کوئی شائستہ بیان ہے کہ''جس نے گاجریں کھائی ہیں اس کے پیٹ میں در دتو ہوگا؟'' اور میر کہ''نام نہاد ہیروزنے یا کستان کی خدمت نہیں کی'ان کے چبرے بے نقاب کریں گے۔''

وی بریفنگ ہوتی کیاہے؟

ڈی بریفنگ دراصل ایک فوجی اور سفارتی اصطلاح ہے۔" ڈی بریفنگ" کے معنی کی مشن بالخصوص فوجی مشن کے دوران حاصل کر دہ معلومات یا انٹیلی جنس کے بارے میں جانے کے لئے سوالات کرنا یا کسی (مثلا سرکاری ایجنٹ) کو اس امرکی ہدایت کرنا کہ وہ ملازمت کے دوران معلوم ہونے والی خفیہ معلومات کا اظہار وانکشاف نہیں کرے گا گویا وہ سب پچھ بھول جائے یایوں کہہ لیجئے کہ کسی کے ذہن سے ان معلومات کو خلیل کر دینا ہے جو دکام کے زدیک اس ذہن پر نہیں وہی چا ہیں۔ایک ویب سائٹ ڈکشنری کے مطابق" ڈی بریفنگ" کسی فوجی یا سفارت کا ریا خلاباز کا اپنے مشن یا منصوبے کی تکمیل کے بعد اپنے متعلقہ حکام کومشن یا منصوبے پڑمل کے حوالے سے رپورٹ پیش کرنے کو کہتے ہیں ایک سابق فوجی افسر نے بتایا کہ فوجی دکام کے لئے بیا لفظ نیانہیں 'کیونکہ کسی بھی فوجی افسر کو جب کوئی ٹاسک دیا

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ایے صاحب کوفون کر کے اس واقعہ کی تقدیق چاہی تو انہوں نے جو تفصیلات بتا کی اس سے میں مزید پریشان ہوگیا۔ اس شام میں نے وزارت خارجہ کے ایک اعلیٰ افسر سے ملاقات کی اور محن پاکتان کی وزیر خارجہ کی طرف سے کر دار شی کا پس منظر جانے کی کوشش کی۔ پھر چندروز بعد جب کہویہ ہے متعلق بعض ایٹی سائنسدانوں کو اچا تک گھروں سے اٹھانے کی خبر عام ہوئی تو اسلام آباد کے باخبر طقوں نے وزیر خارجہ کی اس پریس بریفنگ کے تناظر میں یہ کہنا شروع کر دیا تھا کہ ان افراد کی گرفتاری کا واحد مقصد وزیر خارجہ کی اس پر ہاتھ ڈاکٹر قدیر خان پر ہاتھ ڈاکٹر خان کے خلاف سازش کا میاب ہوتی نظر آر ہی ہے۔

عوام جران سے یہ کیا ہورہا ہے؟ یہ وہی ہیروہیں جن کا حکومتی سطح پر بھی اعتراف کیا جا چکا ہے ہمارے اور ہمارے بچول کے دلول میں اور ہمارے گھروں کی دیواروں پران کی تصویریں گئی ہیں ڈاکٹر سلطان بشیرالدین مجمود کی والدہ نے بہت پہلے بیٹے کو حراست میں لئے جانے پرعدالت میں دہائی دیتے ہوئے کہد یا بھان اب کوئی ماں اپنے بیٹے کو سائنسدان بنے کی اجازت نہیں دے گئی "2003 کے آخری دن اسلام آباد کے سرینا ہوئل میں پاکستان اکیڈ می آف سائنسز کا ملک گیرا جلاس تھا جس میں پاکستان بحر کے تمام متاز اور سرکر دہ سائنسدان مدعو شے ۔ اکیڈ بی کے صدر اور انقلابی سوچ رکھنے والے سائنسدان ڈاکٹر عطاء الرحمان نے بلند آواز میں کہان معزز سامعین: تشریف لاتے ہیں پاکستان کے مابی ناز ہوگیا۔ ڈاکٹر عطاء الرحمان نے بلند آواز میں کہان معزز سامعین: تشریف لاتے ہیں پاکستان کے مابی ناز سائنسدان ڈاکٹر عبدالقد سریفان جو کروڈوں اربوں میں متاز ہیں۔ ایکی آفرد ریک تالیاں بجاتے رہے جو سائنسدان ڈاکٹر عبدالقد سریفان خور الے سائنسدان گھڑ ہے ہوگئے اور دیر تک تالیاں بجاتے رہے جو دراصل محن پاکستان کی کردار تھی کے حوالے سے ایکی ساتھ اظہار یک جہتی تھا۔ اجلاس میں 60 ہوے میں سائنسدانوں نے میں پاکستان ڈاکٹر عبدالقد میر غال اور ان کے ساتھ اظہار یک جہتی تھا۔ اجلاس میں 60 ہوں سائنسدانوں نے میں پاکستان ڈاکٹر عبدالقد میر غال اور ان کے ساتھ اظہار یک جہتی تھا۔ اجلاس میں 60 ہوں سائنسدانوں نے میں پاکستان ڈاکٹر عبدالقد میر غال اور ان کے ساتھ اور کو ہیرونی ایماء پر رسواکر نے کی میں میں کی خور سائنسلانوں کے میں کی خور سے تھے ور اضافر اب کا ظہار کیا اور دیں کہ ایماء پر رسواکر نے کی میں میں کی خور سے کہتی کی خور سے کا میں کر میں کہتا کہ میں کی خور سے کی خور سے کرتے ہو کے شدیغ کو غصے اور اضافر اب کا انظمار کیا اور دی کیا کہ کو میں کی کو معراف کے معراف کو می کی کی کر دور کے میں کو میں کو میں کو کر کیا گور میں کی کو میں کرتے ہو کے شدیغ کی خور ان کی کو میں کی کو میں کو کی کو کر کو کر کر میں کر کی کو کر کو کر کو کر کو کر کو کر کی کی کو کر کے کو کر کر کی کی کو کر کو کر کے کو کر کر کو کر کو کر کو کر کے کو کر کر کو کر کو

" پاکستان کے سب سے بڑے محن کوغیر ملکی دباؤپر سازش کا نشانہ بنایا جارہا ہے۔ آج آگر ہم اپنے ایٹی قوت ہونے پر ٹاز کرتے ہیں اور دعمن کے سامنے سینہ تان کر کھڑے ہیں تو بیصر ف ڈاکٹر خان کی محنت شاقہ اور قربانیوں کا ٹمر ہے۔ اگر ڈاکٹر خان نہ ہوتے تو ہماری حالت نیمپال یا بھوٹان جیسی ہوتی۔"

سائنسدانوں نے اکیڈمی کے صدر ڈاکٹر عطاء الرحمان خال پر زور دیا کہ ان کے جذبات صدر اور وزیاعظم تک پہنچا ئیں۔کیونکہ محسنوں کے ساتھ مجرموں کا ساسلوک ملک میں سائنسی سرگرمیوں کو جمود میں مبتلا کردے گا اورکوئی سائنسدان یا انجینئر وطن واپس آ کرخد مات انجام دینے کا خیال بھی دل میں

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

معيرة الرحن الرميم

محسن پاکستان کی نظر بندی سے چند دن قبل ان سے وزیراعظم سیرٹریٹ میں ملاقات کے دوران میر ابیٹا گوہر میرے ساتھ تھا محسن پاکستان نے گو ہرصا حب کوایک کتاب دی اور کہا کہ مغرب کے ذہن کو سمجھنے کے لئے میر کتاب پڑھیں۔ کتاب پڑھن پاکستان کی تحریراوران کے دستخطا کاعکس جاتا ہے تو اس کے اعلیٰ حکام اسے نقتوں اور چارٹوں کی مدد سے ٹاسک کے بارے میں بریفنگ دیے ہیں اور جب متعلقہ افسرا ہے ٹاسک سے واپس آتا ہے تو وہ کامیا بی ونا کامی کے حوالے سے ایک تفصیلی رپورٹ پیش کرتا یعنی ٹاسک میں جو پچھوہ دیکھ کراور کام کر کے آتا ہے اس کے بارے میں اپنے حکام کو ڈی بریف کرتا ہے کی خاص منصوبے یا معاطلے کی یا دوں کوتازہ کرتا بھی 'ڈی بریفنگ'' کہلاتا ہے نیل آرم سٹرانگ پہلا انسان تھا جس نے چاند پر قدم رکھا۔ زمین پرواپسی کے بعدوہ کئی ماہ تک ناسا Nasal کو اپنے مشن کی فنی معاملات کے بارے میں ڈی بریف کرتا رہا۔

كى تحقیق كے شركاء كو تحقیق كے مقاصد ہے آگاہ كرنے كے بعد تحقیق كے بارے میں مزید معلومات حاصل کرنے اور شرکاء کی طرف ہے دی گئی معلومات لینے کے لئے مزیدموا قع مہیا کرنے کے عمل کوبھی ڈی بریفنگ کہاجاتا ہے ای طرح کسی گروہ یا طبقہ کوکسی ریسرج کے نتائج ہے آگاہ کرنے یا کسی تربیت کے دوران کربیت کے نتائج کے تجزیداوراس پر تبادلہ خیالات کو بھی ڈی بریف کرنا کہا جاتا ہے۔ تربیتی طریق کارمیں بریفنگ اورڈی بریفنگ اس کا ناگزیراور نازک حصہ ہیں۔ای طرح نفساتی تناظر میں بھی ڈی بریفنگ کی جاتی ہے ڈی بریفنگ ماضی کے تجربات کو بیان کرنے اور نئی تبدیلی کے مطابق خود کوڈ ھالنے کا ایک طریق کاربھی ہے جس میں عمدہ اور معیاری ڈی بریفنگ نفسیاتی تجدید کا سبب بنتی ہے۔اس طرح زیرعمل منصوبوں کے لئے موزوں تنظیمی ڈی بریفنگ نہایت اہمیت کی حامل ہوتی ہے مختصر یہ کہ ڈی بریفنگ کسی بھی معاملہ میں معلومات حاصل کرنے کا ذریعہ ہے نہ کہ معلومات دینے کا۔ایٹمی سائتندانوں کوحراست میں لئے جانے کے بعد حکام کی طرف ہے مسلسل بیکہا جاتارہا کدان ہے "وی بریفنگ' مور بی ہے'البتہ جنوری کے آخری ہفتے ایک روز وزیراطلاعات یشخ رشید احد نے ایک سوال کے جواب میں جب بیکہا کہ میں نہیں جانتا کہ ڈی بریفنگ کیا ہوتی ہے میری سمجھ میں ڈی بریفنگ کالفظ نہیں آتااسلئے میں نے تفتیش کالفظ استعال کیا ہے۔وزارت خارجہ کے ترجمان مسعود خان نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ ڈی بریفنگ کا مطلب ہے معلومات کا حصول جتنے بھی حساس ادارے ہوتے ہیں یا ليبارثريز وغيره موتى بين ان مين وى بريفنك كامفهوم بهت واضح موتاب اوريه ايك معمول كاعمل ہوتا ہے۔جس کا مقصد معلومات کا حصول ہوتا ہے اس کے بعد دوسرا مرحلہ آتا ہے جس میں با قاعدہ تحقیقات ہوتی ہیں اور تفتیش ہوتی ہے۔ایٹمی سائنسدانوں کے ساتھ "ڈی بریفنگ" بھی ہور ہی ہے اور معلومات كاحصول بهى مورباب_

گویا ایٹمی سائنسدانوں ہے ڈی بریفنگ کا مقصد ان ہے اپنے فرائض کی ادائیگی کے دوران میں کئے گئے کاموں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا تھالیکن جس طرح ایٹمی سائنسدانوں کوتو محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEEDI

ہیں آ میزانداز میں گھروں سے اٹھایا گیا' وہ ڈی بریفنگ کے عام مفہوم اور معنی کے مطابق ڈی بریفنگ کا عمل نہیں تھا بلکہ اس کے آگے کا کوئی عمل تھا۔ پھر ان سائنسدانوں اور دیگر اہل کاروں کوجس انداز میں بند کمروں میں رکھا گیا وہ بھی ڈی بریفنگ کے زمرے میں نہیں آتا۔ کیونکہ جن سے معلومات لینا ہوتی ہیں ان کے ساتھ ایسا سلوک نہیں کیا جاتا البتہ جن پر کوئی سنگین نوعیت کا الزام ہواور وہ طلب کئے جانے پر بھی تفتیش کرنے والی اتھارٹی کے سامنے پیش نہ ہوں' ان کے ساتھ ایسا سلوک ہونے کے امکانات ہوتے ہیں'لیکن یہاں تو معاملہ ہلال انتیاز اور ستارہ انتیاز کا تھا' جوقو می عزود قارکی علامت اور مان ہیں۔

محس یا کستان کی ڈی بریفنگ

کیم جنوری 2004 سے شروع ہونے والا نیا سال پاکستانی قوم کے لئے سیاہ نصیبی کرب واذیت و کھا ورتا ملا ہٹ کا آغاز کر گیا تھا جس نے پوری قوم کواخلاتی ہزیمت کی ایسی کھائی میں دکھیل دیا کہ شاید مستقبل میں کوئی اس قوم پراحسان کرنا پہندنہیں کرےگا۔

قارئین کرام: دراصل سمبر 2003 ہے محن پاکتان کے گردگھیرا مزید نگ کیا جارہاتھا بعنی اعلانیہ ڈی
بریفنگ کا سلسلہ تو وسط جنوری 2004 میں ہوا اور اب جیسا کہ اخبارات میں خبریں شائع ہوئیں وسط
جنوری 2004 میں محن پاکتان ہے دباؤ کے عالم میں پوچھ کچھ کا با قاعدہ سلسلہ شروع ہوائیکن اس سے
تقریباً چھسات ماہ قبل ان کے ہر ہر لمحہ کو نگا ہوں میں رکھا جانے لگا۔

اکتوبر 2003 میں ملا مکتیا کے نئے شہر پتر اجابیہ میں اسلامی سربراہی کانفرنس کا انعقاد ہوا جس میں پاکستان کی نمائندگی صدر پاکستان جزل پرویز مشرف نے کی اور اس سے چند دن قبل یعنی سمبر کے آخر میں کوالا کمپیور میں اسلامی اکیڈ کئی آف سائنسز کا اجلاس تھا۔ عالم اسلام کے سائنسدانوں کے اس اہم اجتماع میں محسن پاکستان کے علاوہ ڈاکٹر عطاء الرحمٰن اور بعض دیگر سینئر سائنسدان جن میں کامسیلک (Comstec) کے ڈاکٹر انور نیم اور ڈاکٹر اقبال چوہدری بھی شامل سے پاکستان کی اکیڈ کی کامسیلک (مسیلک (Comstec) کے ڈاکٹر انور نیم اور ڈاکٹر اقبال چوہدری بھی شامل سے پاکستان کی اکیڈ کی آف سائنسز کی طرف سے شرکت کررہے تھے۔ اجلاس کے اختبام پر ڈاکٹر عبدالقد پر خان نے ایک اور اہم اجلاس میں شرکت کے لئے چین تشریف لے جانا تھا۔ چینی سائنسدان اور انجینئر محن پاکستان کی پوجا کی صد تک عزت کرتے ہیں وہ محن پاکستان کے استقبال کی تیار یوں میں مصروف تھے کہ اسلام آباد سے ڈاکٹر عبدالقد پر خان کے پہلے سائنسان ساف افر میجر اسلام الحق نے رات کے پچھے پہر کوالا کمپور فون کیا:

" ڈاکٹر صاحب معذرت چاہتا ہوں۔ آپ کورات گئے ڈسٹرب کررہا ہوں۔ وہ کہتے ہیں آپ چین نہ جا کمیں اوراسلام آبادوا پس آجا کمیں۔''

اورڈاکٹرعبدالقدیر خان دواکتوبرکواسلام آبادواپس آگئاوراس دن ہے لیکر آج تک وہ اسلام آباد ہے باہر نہیں جاسکے حتیٰ کہ کراچی میں جہاں ان کی والدہ محتر مہ ذفن ہیں اور جہاں انکے بھائی بہن رہتے ہیں وہ وہاں بھی نہیں جاسکے بلکہ نھیں وہاں بھی نہیں جانے دیا گیا۔ کہا گیا کہ آپ کی زندگی خطرے میں ہے دغمن آپ کواغوا کرسکتا ہے آپ کوئل کرواسکتا ہے۔ ہم نہیں چاہتے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کونقصان مین ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کونقصان ہے کہ باہر نہ جائیں اور اسلام آباد میں بھی اپنی فل وحرکت کومحدودر تھیں۔!!

جہاں تک بھن پاکستان کی غیراعلانیہ ڈی بریفنگ کاتعلق ہے بیسلسلہ 2003 کے آخر میں شروع ہو گیا تھا اور 2 اکتوبر 2003 کو ملا مکتیا ہے واپسی کے بعد ملا قاتوں اور پوچھ کچھ میں تیزی آگئی تھی۔ کیکن جن ملا قاتوں کورئی طور پر ڈی بریفنگ کہا جانے لگا ان کا آغاز جنوری 2004 کے اوائل میں ہوا تھا۔ اس ہے قبل بھی فون پر اور بھی دوران ملا قات ان سے پچھاس طرح کی باتیں کی جاتیں:

''امریکہ کہتا ہے پاکستان ہے ایٹمی پھیلا ؤ ہوتار ہا ہے اور اب بھی ہور ہا ہے۔ڈاکٹر صاحب اپنا خیال رکھیں۔''

لیکن حقیقت میں انجینئر ڈاکٹر فاروق کی ڈرامائی اورغیر متوقع گرفتاری ہے جسن پاکستان کوایک واضح پیغام دے دیا گیا تھا۔ ڈاکٹر صاحب سے بات سمجھ بچکے تھے کہ ڈاکٹر فاروق کو کیوں پکڑا گیا ہے ان سے کیا پو چھا جارہا ہوگا اور شدید دباؤ کے عالم میں ڈاکٹر فاروق نے کیا کیا نہ کہہ دیا ہوگا۔لیکن پھر بھی ابتدا میں انھیں سے خدشہ نہیں تھا کہ بآلاخر ہاتھ ان کے گریبان تک پہنچ جائے گا اور انھیں بھی یوں گھسیٹا جائے گا اور رسوا کیا جائے گا۔ایک دن فرمانے گا۔

" میں فاروق کے لئے کئی چوٹی کے وکیل ہے بات کروں گا اور اگر میرے کمی اور رفیق کارکو پکڑا گیا تو میں زبر دست احتجاج کروں گا۔"

چونکہ ہوا کارخ واضح تھااور بیصاف نظر آر ہاتھا کہ بات بالاخر کہاں جا کرختم ہوگی تو ایک دن میں نے تسلی دینے اور قدرے سمجھانے کے انداز میں کہا۔

> '' ذاکٹر صاحب! ہمیں ایک بات اچھی طرح سمجھ لینی جا ہے کہ کوئی بھی فر دخواہ وہ کتنی بڑی شخصیت اور حیثیت کا مالک ہوڑیا ست بہر حال اس فرد سے بڑی ہوتی ہے اور ریاست کا مفاد بہر حال سریم ہوتا ہے۔''

میں نے دراصل اشارة بیکہا کہ ایک وقت ایسا آسکتا ہے کہ حکومت بے بس ہوجائے یا بید کہ حکومت دنیا کو دکھانے کے دوہ ایٹمی عدم پھیلا وُ کے حوالے سے بہت سنجیدہ ہاوروہ آپ پراعلانیہ ہاتھ ڈالنے پر محبور ہوجائے۔۔۔۔۔لیکن ڈاکٹر صاحب کو یقین تھا کہ ایسانہیں ہوگا۔

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

جنوری کے پہلے ہفتے محسن پاکستان کا فون آیا۔۔۔۔ میں ان کی رہائش گاہ گیا تو وہ پورچ میں کھڑے تھے ان کے چہرے پر گھبراہٹ اور پریشانی کے آثار واضح تھے وہ میرے قریب آئے اور آہستگی ہے کہنے لگے

"انہوں نے آئ مجر بلوایا ہے۔ چھ بجے شام ان کے ایف-7 والے"مہمان خانے" میں ملاقات ہے۔ مجھے شک ہے اور ہوسکتا ہے وہ پوچھ مجھے کے بعد کہیں کداب کافی دیر ہوگئ ہے رات کو یہاں ہی سوجا کیں ----"

یہ میرے لئے پریٹان کن صورت حال تھی ایک ایک شخصیت جسکی دفاع وطن کے حوالے سے گراں قدر خدمات کی بنا پر میں انہیں مفکر پاکستان علامہ محمد اقبال اور بانی پاکستان محمعلی جنائے کے بعد تیسری بڑی شخصیت قرار دیتا چلا آیا ہوں۔ جس کے متعلق مجھے ذاتی طور پرعلم ہے کہ وہ چوہیں گھنٹے باوضور ہتی ہے اس قدر ہے بس ہوتی جارہ ہے۔ میں سوچنے لگا جنہوں نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بانی مرحوم ذوالفقار علی بھٹوکو کہا تھا کہ ہم تہمیں عبرت کی مثال بنادیں گے۔اب ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے گردگھیراکس قدرتک کرتے جارے ہیں۔!!

میں محن پاکتان کی ڈی بریفنگ کے حوالے سے پچھ مزید لکھنے سے پہلے اپنا فرض سمجھتا ہوں کہان دواعلی فوجی افسران کامختصر طور پر ذکر کروں جن کے سامنے حسن پاکستان ڈی بریفنگ کے لئے پیش ہوتے رہے۔ بیافسران اعلیٰ تھے

(1) جناب ليفين جزل احسان الحق - دُائرَ يكثر جزل آئي ايس آئي

(2) جناب کیفٹینے جزل خالداحمہ قدوائی۔ڈائر بکٹر جزل سڑی مجک بلانگ ڈویژن

جزل احسان الحق نے شاندروز محنت ہے آئی ایس آئی کوجن جدید خطوط پراز سرنومنظم کیا ہے اس کا ذکر باب ''اصل ٹارگٹ افواج پاکستان اور آئی ایس آئی'' میں کیا جارہا ہے جبکہ جزل خالد احمہ قد وائی کے متعلق اتنا کہنا کافی ہے کہ وہ اس وقت سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے معاملات سے وابستہ چلے آرہے ہیں جب وہ ہریگیڈ ہر ہوا کرتے تھے اور آج الحمد اللہ ایٹمی معاملات پران کی مکمل اور مضبوط گرفت ہے ۔ فوج کے بیدونوں اعلیٰ افسران انتہائی شریف النفس شخصیات ہیں اور دونوں ہی افواج پاکستان میں اپنی پیشہ ورانہ مہارت اور وطن عزیز کی خدمت کے جذبے سے سرشار ہونے کی بنا پراحز ام کی نظر سے دیکھے جاتے ہیں۔

مجھے محن پاکستان نے ایک سے زیادہ مرتبہ بتایا کہ انکی ڈی بریفنگ کرنے والی اس انتہائی تجربہ کاراورصدر پاکستان جزل پرویز مشرف کی انتہائی بااعتاد ٹیم کارویدائے ساتھ مہذب شائستہ اور

ہمدردانہ ہوتا۔دوران گفتگوفوج کا ایک کیپٹن اپن ہاتھ سے چائے بنا کرڈاکٹر صاحب کو پیش کرتا۔ڈاکٹر صاحب کے غیر معمولی بڑے مرہ ہے اور مقام کا پورا پوراخیال رکھا جا تا اوراگرڈی بریفنگ کے دوران بھی کھچا دَ پیدا بھی ہوتا تو وہ بھی شرافت کے دائر ہے کے اندراوراگر بھی کوئی دھمکی آئے میز گفتگو ہوئی بھی تو وہ بھی معذرت خواہانہ انداز میں۔اس طرح ڈی بریفنگ کا سلسلہ چلتا رہا اور بالاخرڈ اکٹر عبدالقد برخان آبادہ ہوگئے کہ وہ اپنا ایک تحریری بیان دیں گے۔ چنا نچا نہوں نے گیارہ صفحات پر مشمل وہ تاریخی اور سنسنی خیز بوگئے کہ وہ اپنا ایک تحریری بیان دیں گے۔ چنا نچا نہوں نے گیارہ صفحات پر مشمل وہ تاریخی اور سنسنی خیز بیان لکھ کر حکام کے حوالے کر دیا جب کا کہ بعض اخبارات میں اشار ڈ ذکر ہوا ہے لیکن اس کے مندر جات کا کہ کو علم نہیں۔ مجھے ذاتی طور پر بیہ خط جس کی نوک بلک پاکستان کے سینئر قانون دان جناب ایم ایم ظفر نے سنواری تھی دیکھنے کا موقعہ ملاتھا لیکن طاہر ہے اس بیان کے مندر جات ریاست کی امانت ہیں اور ظفر نے سنواری تھی دیکھنے کا موقعہ ملاتھا لیکن طاہر ہے اس بیان کے مندر جات ریاست کی امانت ہیں اور ان کا کتابوں یا اخباروں میں ذکر نہیں کیا جاسکتا گین بیا میانہ سیاری بات ہے۔

بعض پاکتانی دانشوروں اور میڈیانے بحرپور انداز بین ایٹی سائمندانوں کے سلسلے بیں شکوک وشہات پیدا کرائے اور یوں فیصلے کا گراؤنڈ ورک مکمل ہوگیا اور انھیں یقین ہوگیا کہ انہوں نے کامیابی سے وام کے ذہنوں بین کئی ایک سوالات پیدا کردیئے ہیں سیای جماعتیں اپنے اپنے معاملات بیں الجھی ہوئی تھیں کہ 28 جنوری کو برطانوی خبر رساں ادار سے رائٹرز نے خفیہ اداروں کے حوالے سے کہا کہ ڈاکٹر خان کواپئی رہائش گاہ پر نظر بند کردیا گیا ہے 'جزل شوکت سلطان اسے''سیکورٹی کے انتظامات سخت کرنے'' کا نام دے رہے ہے اور کیم فروری بروز اتو ار جب قوم عید البقر کی تیار یوں میں مصروف سخت کرنے'' کا نام دے رہے جے اور کیم فروری بروز اتو ار جب قوم عید البقر کی تیار یوں میں مصروف سخت کرنے'' کا نام دے رہے جان کو وزیراعظم کے مشیر کے عہد سے ہادیا گیا اس بات کی بھی تصدیق ہوگئی کہ ان کو گھر بنظر بند کردیا گیا ہے جبکہ حکومت کو اب بھی اصرارتھا کہ ان کی حفاظت کے لئے ان کے گھر کی سیکورٹی سخت کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

اخباری اطلاع کے مطابق 31 جنوری کی شب پونے سات بجے سادہ کپڑوں میں کچھافراد ڈاکٹر خان کی رہائش گاہ واقع ای سیون پر آئے۔ایک شخص نے اپنا تعارف ڈاکٹر صاحب ہے میجر آصف کی حیثیت سے کروایا'اور انہیں بتایا کہ مجھے آپ کو'' حفاظتی تحویل'' میں لینے کا تھم دیا گیا ہے آپ سے اب کوئی ملاقات نہیں کرسکتا اس وقت ڈاکٹر صاحب کے پاس ان کے کچھا حباب م جود تھے جنہیں مذکورہ افسرنے ڈاکٹر صاحب کی کہااوروہ چلے گئے۔

برطرفي كااعلان

ڈاکٹر خان کی برطرفی اورانہیں تحویل میں لئے جانے کی خبر عام ہوتے ہی عوام میں غم وغصے

® Scanned PDF By HAMEED

اور کرب کی شدیدلہر دوڑ گئی۔ حکومت کے اس اقد ام کو'' ملک رشمنی' قوم کے جذبات کا خون محسن کشی' اور بیرونی ایجنسیوں کی کامیانی' قرار دیا جانے لگائی دوران تفتیش کرنے والے اعلیٰ ترین ذرائع کے حوالے ے پینجریں بھی آئیں کہایٹمی پھیلاؤ کے حوالے ہے ڈاکٹر خان پر جوالزامات لگائے جارہے ہیں ، ڈاکٹر عبدالقديرخان نے ان کااعتراف کيا ہے اور''ڈی بریفنگ'' کے دوران میں ڈاکٹر خان نے بہ بتایا ہے کہ ذ والفقار علی بھٹو کے ملٹری سیرٹری اور بےنظیر بھٹو کے سابق مشیر میجر جزل (ریٹائرڈ) امتیاز (مرحوم) اور فوج کے دوسابق سربراہان جزل جہاتگیر کرامت اور جزل مرزااسلم بیک کی اجازت بلکدا نکے علم پربعض ممالک کوانے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ضروری مشورے دیئے تھے۔ جزل جہانگیر کرامت کی طرف ہے کوئی تبھرہ نہیں آیالیکن جزل بیگ نے تر دید کر دی حالانکہ ان کے بارے میں یہ بات مشہور ہوئی تھی کہ دورہ ایران سے واپسی بروہ بہتجویز لے کرآئے تھے کہ اگر ایران کو ایٹمی ٹیکنالوجی منتقل کر دی جائے تو وہ 2ارب ڈالردینے پر آ مادہ ہے۔ یہ بات انہی دنوں الزام کی صورت میں مسلم لیگ (ن) کے دورہنماؤں اسحاق ڈار اور چودھری ٹارعلی نے بھی دہرائی۔دلچسپ بات یہ ہوئی کہ اسٹریجک پلاننگ ڈویژن کے ذمہ دار ذرائع کے مطابق ڈاکٹر خان کے خلاف ڈی بریفنگ کاعمل 31 جنوری کولممل ہوا جب بیشنل کمانڈ اتھارنی نے انہیں وزیراعظم کے مشیر کے عہدے سے پہلے ہی برطرف کردیا۔اس بارے میں کیبنٹ ڈویژن کی طرف سے جو بیان جاری ہوا۔اس میں کہا گیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اینے منصب ہے سبکدوش ہو گئے ہیں۔کہا گیا کہ''بعض افراد کی جانب ہے ایٹمی پھیلاؤ میں ملوث ہونے کے الزامات كى آزادانهاورغير جانبدارانه تحقيقات كے تناظر ميں اوران تحقيقات ميں سہولت پيدا كرنے كے

اعترافی بیان کائن کرقوم سکتے میں آگئی تھی کہ ڈاکٹر خان جیسا قومی ہیرواتے بڑے جرم کا مرتکب کیسے ہوا؟ لیکن دوسرے ہی روز ڈاکٹر صاحب نے جماعت اسلامی کے سربراہ محترم قاضی حسین احمدے موبائل فون پر بات کرتے ہوئے کہا کہ انہوں نے کسی ایسے اعترافی بیان دینے کی تحق ہے تر دید کی اور کہا کہ

"جھے پر پابندی ہے اور میں اپنامعاملہ رب ذوالجلال پر چھوڑتا ہوں مجھے اپنے رب ذوالجلال پر کھمل اعتاد اور یقین ہے۔ میری طبیعت ٹھیک ہے البتہ بیگم کی طبیعت ٹھیک نہیں وہ بلڈ پریشر کی مریضہ بیں ۔ گھر میں بندش کی ٹینشن سے الن کی طبعیت مزید خراب ہوگئی ہے۔''

تیم فروری کونیشنل کمانڈ اتھارٹی نے بتایا کہ'' ڈاکٹر خان نے پیے کے لیے ہیں اسلام کی خاطر لیبیااورامران کوئیکنالوجی دینے کااعتر اف کرلیا ہے'' ---لوگ پریشان تھے کہ یہ کیا ہور ہاہے؟ پوری قوم

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

کیے دہ این عہدے سے الگ ہوئے ہیں۔"

بے پناہ کرب واضطراب سے دو جارتھی مگروہ بے بس تھی کہ اس کے قائدین نے اسے بے بس کر رکھا تھا،
اوراس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر دخمن کے آگے ڈال دیا تھاوہ غم وغصہ میں اپنے ہی ہاتھ کاٹ رہی تھی اپنا
ہی مندنوچ رہی تھی آ ہ! پھروفت نے بیہ منظر دکھایا کہ قوم کے محن، قوم کے ہیرو کی سبکی کی انتہا کر دی گئی۔
اس کی عزت نفس کو بازار کی ارزال ترین جنس بنا دیا گیا۔ 5 فروری 2004 کا قصہ ہے محسن پاکستان کی صدر پرویز مشرف سے ملاقات کا اسلوب کروڑوں دلوں میں نیزے کی انی بن کراتر گیا۔ انہیں سپارٹیکس صدر پرویز مشرف سے ملاقات کا اسلوب کروڑوں دلوں میں نیزے کی انی بن کراتر گیا۔ انہیں سپارٹیکس کی طرح زندہ مصلوب کیا جارہا تھا۔ صدر پرویز کمانڈوز کی وردی میں ملبوس بیٹھے تھے جب محسن پاکستان انکے سامنے پریشانی کے عالم میں ہراسمال بیٹھے تھے۔

معافی نامه

پھرڈ اکٹر خان کو پاکستان ٹیلی ویژن ہے معافی نامہ پڑھتے دکھایا گیا۔ یہ 4 فروری 2004ء کی بات ہے۔ وہ شدید ذہنی د باؤ میں لگتے تھے، وہ کہ رہے تھے

''میرے عزیز بہن بھائیو!السلام علیم۔ میں نے انتہائی دکھ، رنج اور معذرت کے ساتھ آپ کے انتہائی تقوم کر شتہ دو ماہ کے افسوسناک واقعات کے باعث دو چار رہی ہے۔ میں پاکستان کے جو ہری پروگرام کی قو می سلامتی کے لیے اہمیت سے بخوبی آگاہ ہوں اور سے پروگرام آپ کے دلوں میں قو می افتخار کے جو جذبات اور تاثر پیدا کرتا ہے اس سے بخبر ہوں۔ جھے اس بات کا بھی احساس ہے کہ قو می سلامتی سے متعلق کوئی بھی داقعہ، حادثہ یا خطرہ قوم میں سخت ترین تشویش پیدا کر دیتا ہے۔ اس پس منظر میں عالمی سطح پر دو نما ہونے والے حالیہ واقعات اور ان کے پاکستان پر پرونے ہوا۔ اور ان کے باعث قوم صدے کا شکار ہے۔ میں اس کے لیے سب سے زیادہ جواب دہ ہوں۔ حکومت پاکستان کی طرف سے حالیہ تحقیقات بعض تکلیف دہ انکشافات اور بعض کما لک کی حرب ہوئی تھی اور بعض کے بادے عالمی ادارے کو چیش کے جانے والے شایہ ہوئی کھیلاؤ سے متعلق مرگرمیوں کے بارے میں تھے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہوا کہ دوران ایٹمی پھیلاؤ سے متعلق مرگرمیوں کے بارے میں تھے۔ تحقیقات سے ثابت ہوا ہوا کہ وان میں سے کئی سرگرمیاں ہوئی ہیں اور سے کی بارے بالماء پرگ گئی ہیں۔ متعلقہ حکومتی الم کاروں کی جانب سے میر سے ساتھ کے گے انٹر ویوز کے دوران چیش کے جانے والے شواہد اور متائج کو جس نے رضا کارانہ طور پر شلیم کرایا ہے کہ ان میں دوران چیش کے جانے والے شواہد اور متائج کو جس نے رضا کارانہ طور پر شلیم کرایا ہے کہ ان میں حاکم دورست اور سے ہیں۔ "

ميرے عزيز بھائيواور بہنو! ميں نے آپ كے سائے آكر صدمه زوہ توم سے انتال معذرت

ا Scanned PDF By HAMEED



خوف وہراس: 4 فروری 2004 محن پاکستان کی صدر پاکستان سے ملاقات جس کے بعد پاکستان ٹیلی ویژن پر''اعتراف جرم'' کی کہانی دیکھی اور نی گئی۔



غیرر کی ملاقات:29 جولائی 2004 کتاب مے مصنف کی صدر پاکتان سے ملاقات۔''ہم ڈاکٹر خان کو کسی غیر ملک کے حوالے نہیں ہونے دیں گے''

اور غیر مشروط معانی ما نگنے کا فیصلہ کیا ہے۔ قو می سلامتی کے متعلق میری خدمات پر آپ نے مجھے جو
ہے انتہا عزت واحترام اور محبت دی ہے مجھے اس کا انداز ہ ہے اور میں ان تمام اعزاز ات اور
احترام پر آپ کا شکر گزار ہوں جس ہے آپ نے مجھے نوازا۔ تاہم میرے لیے بیاحساس انتہا تی
تکلیف دہ ہے کہ ماضی کی ان سرگرمیوں سے میری ان خدمات کو تخت نقصان پہنچ سکتا تھا جو میں
نے قو می سلامتی کو تا قابل تنجیر بنانے کے لیے عمر مجرانجام دی ہیں لیکن غیر قانونی طور پرایٹی پھیلاؤ
کی میری بیر گرمیاں نیک نیتی پر مجنی تھیں مگر میرا فیصلہ غلط تھا۔ جس بیہ بات ریکارڈ پر لا تا چاہتا ہوں
کی میری بیر سے جن ماتخوں نے ان سرگرمیوں میں اپنے کردار کا اعتراف کیا ہے وہ میری ہدایت پر
میری طرح نیک نیتی کی بنیاد پر بیرسب پچھ کر رہے تھے۔ جس بی میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں
کیوری فرمداری قبول کرتا ہوں اور آپ سے معانی چاہتا ہوں۔
کی یوری فرمداری قبول کرتا ہوں اور آپ سے معانی چاہتا ہوں۔

میرے بھائیواور بہنوا میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ متعقبل میں اس قتم کی سرگر میاں کہی نہیں ہوں گ۔ میں پاکستان کے تمام شہریوں سے بھی ائیل کرتا ہوں کہ اعلیٰ قومی مفاد کی خاطر مزیدا فواہوں سے دور رہیں اور قومی اہمیت کے اس انتہا کی نازک مسئلے کو سیاسی نہ بنا کمیں۔اللہ تبارک و تعالیٰ پاکستان کو ہمیشدا ہے حفظ وامان میں رکھے۔''

" پاکستان پائنده باد''

سبروديئے

معافی نامہ پڑھتے ہوئے ڈاکٹر قدیر خان کی بدن ہو کی پڑاہ رکھنے والوں کے لیے بیہ منظر کی قیامت ہے کم ندھا۔ بعض الفاظ انہوں نے یوں رُک رُک کرا دا کیے جیسے پڑھے نہ جار ہے ہوں لیکن ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کردار شی اور بے تو قیری کا بینہایت ہی بھونڈ اانجام پوری توم کے منہ پر طمانچے تھا' پاکستان کے عظیم محن پاکستان کو این گئے تھے ہوئے ان کی این کہ وہ تو م کے عظیم محن پاکستان کو این کی خلیم محن پاکستان کو این کی تو دائے والے پاکستان کے دفاع کو نا قابل تنجیر بنانے والی باعظمت اور باوقار شخصیت' ہر لحاظ ہے محب وطن عزم وہمت کے بیکر ڈاکٹر خان کی بید ذائت ورسوائی کہ وہ تو م کے سامنے بلکہ پوری دنیا میں بطور' مجرم' بیش ہوکر کے معافی ما نگنے پر مجور ہوگئے ستم بید کہ ای تو م نے خود سامنے بلکہ پوری دنیا میں بطور' مجرم' بیش ہوکر کے معافی ما نگنے پر مجور ہوگئے ستم بید کہ ای قوم نے خود این محل ایسے ہی خلاف دشمنان پاکستان اور اسلام کے ہاتھ میں ایف آئی آرتھا دی ہے۔ بیائل وطن کے زخموں پر منا ہی کہ باتھ میں ایف آئی آرتھا دی ہوگئی کی چتا میں جل رہے شمال باکستانی خوار انہوں نے اس منظر کو دیکھا بھی یانہیں ، اگر دیکھا تو ان کے دلوں پر کیا ہی ہی ۔ جو محرور وں پاکستانی حواس باختہ ہوگئے یہ بڑا درد ناک منظر تھا' چرہ پریشان' بکھرے خیالات' اترے ہوئے سے سمے چہرے حواس باختہ ہوگئے یہ بڑا درد ناک منظر تھا' چرہ پریشان' بکھرے خیالات' اترے ہوئے سے سمے جہرے حواس باختہ ہوگئے یہ بڑا درد ناک منظر تھا' چرہ پریشان' بکھرے خیالات' اترے ہوئے سے سمے جہرے

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ



خوف وہراس 4 فروری2004 بھن پاکستان کی صدر پاکستان سے ملاقات جس کے بعد پاکستان ٹیلی ویژن پر''اعتراف جرم'' کی کہانی دیکھی اور تنی گئی۔



نیررسی ملاقات:29 جولائی 2004 کتاب کے مصنف کی صدر پاکتان سے ملاقات۔''ہم ڈاکٹر خان کوکسی غیر ملک کے حوالے بیس ہونے ویں گے''

® Scanned PDF By HAMEEDI



2 جنورى 2004: أى بريفنگ كے حوالے سے صدر پاكتان كاپاكتان شلى ويژن اورريد يوپاكتان سے قوم سے خطاب

® Scanned PDF By HAMEEDI

کے ساتھ قوم سے معانی کی درخواست نے سب کو مبہوت کردیا۔ ہرکسی کی آنکھ سے آنسوئیک پڑے سقوطِ فرھا کہ کے 33 سال بعد میں نے پاکستان کے بیٹوں اور بیٹیوں کو ای طرح روتے ، بلکتے اور سسکیاں مجرتے دیکھا۔ جس طرح 16 دیمبر 1971 کو دیکھا تھا۔ ڈاکٹر قد ریکواس حال میں دیکھ کرمیرا دل ڈو بنے لگا تھا، آنکھوں میں دہتی ہوئی سلائیوں کی طرح ٹیسیں اُٹھ رہی تھیں ۔ تھیں ۔ افسوسنا ک امر بہ ہے کہ امریکہ نے ''اوپن ہمیر''اور'' دین ہوئی'' کو یوں تو رسوانہیں کیا تھا پچھلے چند عشروں کے دوران بھارت سمیت چودہ اہم ممالک نے اپنے بعض سائنسدانوں کے خلاف کاروائیاں کی ہیں۔ بھارت نے اپنے میرائل پروگرام سے وابستہ بعض سائنسدانوں کے خلاف تا دیج کاروائیاں کیں'لیکن پریس میں اان کے میرائل پروگرام سے وابستہ بعض سائنسدانوں کے ملاقت تا دیج کاروائیاں کیں' لیکن پریس میں ان کے گرفتار کیا' مگرانتہائی خاموثی اور کمل راز وردی کے ساتھ خبریں آئیں بھی تو برسوں بعد۔ برا ہو مصلحت شرائی نے 17 مائنسدانوں کو شہرت کے تا ورخوف کے زہر میں لبٹی ہوئی حکمت عملیوں اور فلسفوں کا'جو ملی غیرت کے تل اور ہماری شہر رگ تک کو تو الہ بنانے کی فکر میں ہیں ۔ تو ہمیں اپنج سنوں سے بوفائی تو کجاان کے وقار کو بھی عزیز رائواں رکھی ہیں۔

یقین کر کہ ہواؤں کارخ بدل جاتا تخصے چراغ کی لوپر ہاتھ رکھناتھا قوم اپنے محن کی تذلیل اور نظر بندی پر دل گیر ہے ہرکوئی دل گرفتہ ہے۔ ہریا کستانی کی آنکھوں میں آنسو بہہ جانے کے لئے مجل رہے ہیں تاہم امریکہ کی خفگی سے خوفز دہ قوم اپنے آپ سے سوال کرتی ہے۔

کیاای لئے نقدریے چنوائے تھے تک بن جائے بین توکوئی آگ لگادے

غيراعلانية نظربندي

کیم فروری سے محس پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اپنی کوشی ای سیون میں اپنی اہلیہ کے ہمراہ مسلسل نظر بندی کی زندگی گزارر ہے ہیں۔ دنیا بھر میں بنیادی انسانی حقوق کی دہائی دینے والوں کے جبر اور خوف کے سبب پاکتان کے مفادات کے تحفظ کا حلف دینے والوں کے ہاتھوں ہی محسن پاکتان پا بھال بیا بجولاں نہیں تو آزاد بھی نہیں ہیں محسن پاکتان کے نزدیک بش کی نامز دبدی کی محور قو توں کو ایٹی عبد نالوجی کی منتقلی کے الزام میں سے کا شائبہ تک نہیں ان کا جرم دراصل پاکتان کی قوم اور قیادت کو وہ اعتاد اور قوت مہیا کرنا ہے جو خطے میں نے سامراج کے مفادات اور پاکتان دشمنوں کی راہ میں حاکل اعتاد اور قوت مہیا کہ خود میں کے دوری کوجیوٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے پہلے سے دیکار ڈشدہ ہیں۔ جیسا کہ خود میں کا کا شائبہ تک بھوری کوجیوٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے پہلے سے دیکار ڈشدہ ہیں۔ جیسا کہ خود میں پاکتان نے 23 جنوری کوجیوٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے پہلے سے دیکار ڈشدہ ہیں۔ جیسا کہ خود میں پاکتان نے 23 جنوری کوجیوٹیلی ویژن سے نشر ہونے والے پہلے سے دیکار ڈشدہ ہیں۔

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

کئی ہار ہو ہوائے یا اللہ! کیا میں نے ای لیے اپنی زندگی کو داؤ پر لگایا تھا--- کیا میں نے اپنی زندگی کے 30 قیمتی سال ای دن کے لیے وطن عزیز کونا قابل تنجیر بنانے پرلگادیئے تھے۔اے رب ذوالجلال! مجھ پرمیرے وطن پرمیرے حکمرانوں پرمیری قوم پررحم فرما---

ہم نہیں جانتے

ردعمل

برطانوی نظریاتی ادارہ بی بی نے ڈاکٹر خان کے 'اعتراف جرم' پرتبرہ کرتے ہوئے ہول خیال آرائی کی کہ ایسامعلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر خان نے '' پھرتم نہ ہی ہی ہی ہی ۔ کون مانے گا کہ ہم نے بیکا کیا ہے' کے مصداق معاملہ رفع دفع کرنے کی کوشش کی ہاور پاکتانی حکومت نے سائنسدانوں کو قربانی کا براہنادیا تا کہ فوج پاک صاف رہے۔ قاضی حسین احمہ نے کہا: 'نوازشریف نے پرویز مشرف کو بیانے کے لیے کرگل کا الزام اپنے سرلیا اور ڈاکٹر عبدالقدیر نے ایٹمی رازوں کا الزام لے لیا۔ جعیت العلماء اسلام کے رہنما حافظ حسین احمہ نے یوں تبمرہ کیا: '' ڈاکٹر قدیر نے پردہ نشینوں کی خاطر'' فدائی اعتراف' کیا ہے اور کئی سابق اور جلاوطن رہنماؤں کے ساتھ ساتھ ملک کی ایٹمی صلاحیت کے تحفظ کو بیٹن بنایا ہے۔ ڈاکٹر قدیر خان کے اعترافی بیان کے الفاظ بی سے حقیقت کا اظہار ہوجاتا ہے۔ اس حوالے بنایا ہے۔ ڈاکٹر خان میدان مار گئے ۔ متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمداور پارلیمانی لیڈرمولا نافشل سے بھی ڈاکٹر خان میدان مار گئے ۔ متحدہ مجلس عمل کے صدر قاضی حسین احمداور پارلیمانی لیڈرمولا نافشل الرحمٰن نے ایک مشتر کہ بیان میں مسئلہ کو پارلیمنٹ میں لانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر قدیر سے جبری اعتراف کرایا گیا اور ایٹمی پروگرام کے خلاف شہادت فراہم کی گئی۔ صدر پرویز مستعفی ہوجا کیں۔ جبری اعتراف کرایا گیا اور ایٹمی پروگرام کے خلاف شہادت فراہم کی گئی۔ صدر پرویز مستعفی ہوجا کیں۔ جبری اعتراف کرایا گیا اور ایٹمی پروگرام کے خلاف شہادت فراہم کی گئی۔ صدر پرویز مستعفی ہوجا کیں۔

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

انثرو يوميس كهاتفايه

"میں نے بھی ایران کوئیکنالوجی خطّل نہیں کی عالمی میڈیا اسلئے جھے بدنام کردہاہے کہ میں نے بھارت کے پاکستان کو تباہ کرنے کے عزائم کو خاک میں طادیئے۔ میں نے کیا کیا؟ یہی نہ کہ میں نے ان کے تبای منصوبہ نے ان کے تبای منصوبہ ایک او یا کام بنادیا ہے۔ ایک اسکی شخص نے ان کی پچیس سال کی منصوبہ بندی کو تباہ کردیا۔ ایٹم بم کس نے بنایا؟ میں نے بنایا؟ میں ان بنایا؟ میں نے بنائے اپنی قوم کے لئے میں نے بنائے۔ "

یہاں اس امری نشا ندہی ہے جانہیں ہوگی کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے جس لباس میں صدر پرویزمشرف سے ملاقات کی ای ابس میں وہ ٹیلی ویژن پر ابنااعترافی بیان پڑھتے ہوئے دکھائے گئے۔
جس سے بیٹابت ہوتا ہے کہ بید دونوں مناظر ایک ہی جگہ اور ایک ہی مقام کے ہیں۔ دراصل بیم ملاقات اور پاکستان ٹیلی ویژن پریہ 'اعتراف جرم' کی ریکارڈنگ آرمی ہاؤس میں ہوئی۔ اس حوالے سے ایم ایم اے کا نمقام سربراہ قاضی حسین احمد کا بیتھرہ خاصاوز ن رکھتا ہے کہ جس طرح ہماری پولیس لوگوں سے اقبالی جرم کراتی ہے ،ہمارے سائنسدان ایسے حالات کے عادی نہیں ہیں۔ ڈاکٹر خان سے زبردی اعترافی بیان دلواکر قومی ہیرو کی تو ہین کی گئی ہے۔ اطلاعات کے مطابق ٹیلی ویژن پر 'اعتراف جرم' کا اقبالی بیان ریکارڈ کرانے کے بعد ڈاکٹر خان باہر نظے اور آرمی ہاؤس سے دوانہ ہوئے تو وہاں ڈیوٹی پر متعین جاتی و چو بند کما غروز نے انہیں سلیوٹ کیا۔ میری اطلاع کے مطابق وطن عزیز کی آبروکو ہم آئے متعین جاتی و چو بند کما غروز نے انہیں سلیوٹ کیا۔ میری اطلاع کے مطابق وطن عزیز کی آبروکو ہم آئے سے بچانے کے لیے آبنی دیوار بنے جانے والے کمانڈ وزاز حد تمکین اور شرمسارنظر آرہ ہتھ۔ ان میں سلیوٹ میا کہ نے والے کمانڈ وزاز حد تمکین اور شرمسارنظر آرہ ہتھ۔ ان میں سلیوٹ میں کی آئی میں کوئی کی توروکر ور شہر یوں کا عزت واحر ام شامل تھا۔
سلیوٹ میں مین پاکستان کے لیے وطن عزیز کے چودہ کرور شہر یوں کا عزت واحر ام شامل تھا۔

ڈاکٹرخان ڈ گمگا گئے

اُدھر جب ڈاکٹر خان گھرلوٹے تو ان کی کیفیت عجیب تھی، بلا کے پُر اعتبادا س شخص کے قدم پہلی بارڈ گمگار ہے تھے۔ وہ اس نفسیاتی دباؤ کو ہری طرح محسوں کرر ہے تھے جو ناکر دہ گناہ کے اعتراف نے پیدا کیا ہے، ان کی آئکھیں نماک تھیں، دل کی حرکت بے قاعدہ ہورہی تھی تا ہم خود کوسنجا لے ہوئے تھے۔۔۔ اُن کی بیٹیانی بری طرح تپ تھے۔۔۔ اُن کی بیٹیانی بری طرح تپ رہی تھی۔ انہیں سہارا دیا اور بیڈروم تک لے گئیں' وہ ساری رات ڈاکٹر خان نے ایک بجیب کرب میں گزاری' رات بھر کروٹیمں بدلتے رہے۔ نیندآ تھوں سے کوسوں دورتھی' بس آنسو تھے کہ ٹیک رہے تھے وہ

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

کی مہم ایک سوچی مجھی سازش کا حصہ ہے جس کا مقصد ملکی جو ہری پروگرام کو سبوتا ژکرتا ہے۔ ٹیلی ویژن پر ڈاکٹر خان کا اعترافی بیان ایک شرمناک ڈرامہ تھا جس پر پاکستانی قوم شرمسار ہے تحریک نفاذ فقہ جعفر بید کے سربراہ آغا سید حامد علی موسوی نے کہا کہ من پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے جو ہری تو انائی کے پھیلا دُکے الزامات اپنے ذیے لے کر پوری قوم کا سرفخر سے بلند کر دیا ہے۔ ملکی اور عالمی تجزید نگاروں کا رومل بھی بہی تھا کہ ڈاکٹر قدیر خان کے اعتراف پرکوئی یقین نہیں کرےگا۔

وشمن کی گواہی

ہمارے ہمایہ ملک بھارت کے انتہا پہندوں اور ان کی نمائندہ بی جے بی نے ڈاکٹر خان کے انتہا پہندوں اور ان کی نمائندہ بی جے بی نے ڈاکٹر عبدالقدیر اعترافی بیان 'پر بغلیں بجا کیں۔ بی جے بی کے جزل سیرٹری پر مود مہاجن نے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا انجام بھارت کے عوام جلد دیکھیں گے۔ بھارت سے فکرانا آسان نہیں۔ وشوا ہندو پر یشد کے جزل سیرٹری پر اوین تو گاذیہ نے کہا ڈاکٹر قدیر بھو پالی کا حشر کیا ہوگا وہ ہمیں معلوم نہیں لیکن لڑے بغیر بھارتی عوام کے لیے فتح ہی فتح ہے۔ پاکتان اب شمیر سے بھی پیچھے ہے گا۔ پاکتان چند سال اور چل جائے تو بردی بات ہے۔ پر کاش آئند نے کہا بہارت کو منانے کی با تیں کرنے والے پاکتانوں کا کیا حال ہوا۔ وہ سب جانتے ہیں۔ بی ج بی کے صدیق کا پڑیا نے کہا کہ''پاکتان کا ایٹمی پر وگرام صندوق میں بند ہونے جارہا ہے۔'' مولانا احمد شاہ بخاری نے کہا کہ''ڈاکٹر خان کے خلاف کا دروائی امریکہ اور اسرائیل کے کہنے پر ہور ہی ہے۔'' بھارتی سائمندان ڈاکٹر راکیش پر کھانے کہا کہ''ایٹمی پر وگرام کی وجہ سے پاکتان پر امریکہ کاشد ید د باؤ ہے۔ جہاں تک میں ڈاکٹر قدیر کو جانتا ہوں وہ کر بیٹ انسان نہیں ہیں ان پر لگائے گئے الزامات پر یقین نہیں آتا۔''

يا كستاني بريس كارومل

آیے! اب ذرا ملاحظہ فرمائے کہ پاکتانی پریس کیا کہتا ہے: روز نامہ'' نوائے وقت'' نے ڈاکٹر خان کے'' اعتراف'' پرتیمرہ کرتے ہوئے اداریہ پیس لکھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے ایٹمی معلومات کی منتقلی کی ذمہ داری اپنے سرلے کر بظاہر اس باطل پروپیگنڈہ کو روکنے کی کوشش کی ہے جوامر یکی اخبارات اور ذرائع ابلاغ میں پاکتان اورایٹمی سائنسدانوں حتی کہ فوج کے سربراہوں کے خلاف ہور ہا ہے۔ تاہم امریکہ نے جوایجنڈ اسلم ممالک بشمول پاکتان کے لیے وضع کردکھا ہے وہ اس پر سنجیدگ سے عمل درآ مدکر دہا ہے۔

جعیت الدعوہ کے امیر پروفیسر حافظ سعیدنے کہا حکمرانوں نے امریکہ کے دباؤیر سائمندانوں کوکٹہرے میں لا کر ملک کی تو بین کی ہے۔اے آرڈی کے سربراہ اور پیپلز پارٹی کے چیئر میں امین فہیم ،صوبائی صدر پنجاب راجه پرویز اشرف اورکی دوسرے رہنماؤں نے ایک سیمینار میں خطاب کرتے ہوئے ایٹمی ایشو پر پارلیمنٹ کامشتر کہ اجلاس بلانے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ سائمندانوں کی رسوائی سے پاکتانیوں کے سرشرم سے جھک گئے ہیں۔مسلم لیگ(ن) کے چیئر مین راجہ ظفر الحق نے کہا: غیروں کے آ کے جھکنے اور ا پنوں کو د بانے کاعمل مزید برداشت نہیں کریں گے۔ حکمرانوں نے ایٹی منتقلی کا ڈھنڈورا پید کر ہاتھی کو گنے کے کھیت میں گھنے کی دعوت دی ہے۔ پنجاب مسلم لیگ (ن) کے جز ل سیرٹری اور رکن قومی اسمبلی خواجہ سعدر فیق نے کہا کہ حکمرانوں نے ڈاکٹر خان ہے جبری بیان لے کراور ٹیلی ویژن پر"اعتراف" كرواكر پاكتان كےخلاف ايف آئى آركۋادى ہے۔وہ ہاتھ جوایٹى دھا کے کے بعد نواز شریف کے گریبان تک پہنچ آج محن پاکتان کے گریبان تک پہنچ گئے ہیں۔جمعیت الدعوہ کے امیر حمزہ نے کہا کہ ہمارے حکمرانوں کوشرم کرنی جاہیے۔انہووں نے عیدالاضیٰ کے موقع پرایٹمی سائنسدان ڈاکٹر خان کو ذکح کیا۔علامہ حمیدالدین المشرقی نے کہا پوری قوم ڈاکٹر عبدالقدیر کے ساتھ ہے۔جسٹس ریٹائرڈ ڈاکٹر جاویدا قبال نے کہا کہ صدر پرویز مشرف محن پاکتان ڈاکٹر خان کوقر بانی کا بکرانہ بنا کیں۔ ڈاکٹر خان نے کوئی جرم نہیں کیا' انہوں نے اسلامی اصولوں کے مطابق اسلامی ممالک کی مدد کی ہے۔ انہیں معانی ما تنگنے پر مجبور کیا گیا ہے۔ تحریک پاکستان کے بزرگ کارکن اور سابق وزیرسید احمد سعید کرمانی نے کہا کہ ڈ اکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے ساتھی ایٹم بم نہ بناتے تو شایداس وقت پاکستان موجود نہ ہوتا۔اس لیے میرکہا جائے کہ ڈاکٹر خان نے پاکتان کو دوبارہ جنم دیا ہے تو غلط نہ ہوگا۔ جنرل پرویز مشرف سب پچھ امریکہ کے دباؤ پر کررہے ہیں۔ مرکزی جعیت المحدیث کے امیر اور ایم ایم اے کے نائب صدر سینئر پروفیسرساجدمیرنے کہا کہ بندوق کی نالی کے زور پرایٹی چوری کا سارانز لہ ڈاکٹر خان پرڈال کرخوشی ہے بغلیں بجانے والے س لیس کدان کی باری بھی آنے والی ہے۔اس وقت واشکٹن دہلی اور تل ابیب میں خوشی کے شادیانے نج رہے ہیں کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام ان کی گرفت میں آچکا ہے۔ ڈاکٹر خان کی زندگی بھی خطرے میں ہے۔سابق آ رمی چیف اور فرینڈ ز کے سربراہ جزل اسلم بیک نے کہا معاملہ ابھی ختم نہیں ہوا'اب ہمارے ایٹی پروگرام کے خلاف معاملہ شروع ہوگا۔ یہ واقعات ایک بڑی سازش کا حصدين پاكتان اس كابرف - پاكتان كواين في في پردستخط كرنے پرمجوركيا جائے گا-"

تحریک انصاف کے عمران خان نے کہا کہ حکمرانوں نے افتدار بچانے کے لیے ایٹمی پروگرام اور قومی ہیروز کی قربانی دے دی جوملکی تاریخ کا ایک المیداور سانحہ ہے۔ سائمندانوں کی کردار کشی محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

چومدری شجاعت حسین کا کردار

اس سے پہلے کہ''اعترافی بیان' کی قانونی حیثیت پردوشی ڈالی جائے، برسرافتدار مسلم لیگ کے صدر چودھری شجاعت حسین کے بیان کا ذکر ہوجائے کہ جوانہوں نے ڈاکٹر خان کے ٹیلی ویژن پر اعترافی بیان کے بارے میں دیا اور بیان بہت سے سوالوں کا جواب بھی دیتا ہے جوعوام کے ذہن میں اس حوالے سے ابجر سے کہ ڈاکٹر خان نے اعتراف کیوں کیا؟۔ اور یوں بھی بیے کومت کے جھوٹ کے خلاف سب سے بڑی گواہی گھر کے جھیدی کی ہے۔ چودھری شجاعت حسین نے سچائی کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ

"واکٹر خان نے بڑے پن کا جُوت دیا اور قومی مفادی فرمدداری اپنے سرلے لی ہے۔ انہوں نے ایک پیے کی کر پشن بھی نہیں گی۔ نہ بی تفقیش کاروں کوکوئی بیان دیا ہے۔ میں نے گزشتہ روز واکٹر قدیر کو ملاقات میں ملک میں پیدا ہونے والے بحران کے خاتمے کے لیے کردارادا کرنے کی گزارش کی تھی ۔ انہوں نے تمام چیزوں کی ذمہداری اپنے سرلے کرملک وقوم کے لیے پہلے ہے گزارش کی تھی ۔ انہوں نے تمام چیزوں کی ذمہداری اپنے سرلے کرملک وقوم کے لیے پہلے ہے بھی بڑھ کرکام کیا ہے۔ جس کا مقصد ملک سے کنفیوژن کا خاتمہ ہے اور حقیقت بیہ کے جمیں کمزور سے کہ جھی کرہم پر پریشر ڈوالا جارہا ہے۔"

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی صفائی میں کم وہیش ایباہی بیان وفاقی وزیر داخلہ فیصل صالح حیات نے واکس آف امریکہ کواپ انٹرویو میں دیا تھا۔ وفاقی وزارت داخلہ کی طرف ہاں کے اس بیان کی فوراً تر دید کرا کے آئیں ان کی حیثیت کا احساس دلایا گیا۔ جس کے بعد سے مخد وم فیصل صالح حیات نے اس بارے میں چپ سادھ لی جبکہ چودھری شجاعت حسین کے بیان کی تر دید شاید حکوہ تی حالت کی بس کی بات نہ تھی۔ اس لیے جزل پر ویزمشرف نے 5 فروری کواپئی پر لیس کا نفرنس میں یہ کہ کرچودھری شجاعت حسین کو سارے تھا اُق کا علم نہ کے بیان کی اہمیت کم کرنے کی کوشش کی کہ آئییں لیعنی چو ہدری شجاعت حسین کو سارے تھا اُق کا علم نہ تھا۔ اسکے باوجود چودھری صاحب یا ان کے کسی تر جمان یا حکومت کی طرف سے اس بارے میں کوئی تر دیدی بیان سامنے ہیں آیا۔ یوں بھی اس بات کوکون تعلیم کرتا ہے جبکہ چودھری صاحب ڈیڑھ دوماہ سے حکومت اور ڈاکٹر خان کے درمیان را بطے کا کا م سرانجام دے رہے تھے۔ اس دوران میں انہوں نے ڈیڑھ دو ماہ قبل جب بیشنل کمانڈ اتھارٹی کی طرف سے سیاستدانوں کے ایک اجلاس میں بعض مائندانوں اور کے آرایل کے بعض انتظامی افسروں کی''ڈوی بریفنگ'' کا اشارہ دیا گیا تھا تو چودھری سامندانوں اور کے آرایل کے بعض انتظامی افسروں کی''ڈوی بریفنگ'' کا اشارہ دیا گیا تھا تو چودھری شخاعت حسین نے مشورہ دیا تھا کہ سامندانوں کو حراست میں لینے سے قبل ان کے اہل خانہ ہے بات کر لی شرب سے تھے۔ حسین نے مشورہ دیا تھا کہ سامندانوں کوحراست میں لینے سے قبل ان کے اہل خانہ ہے بات کر لی شوت حسین نے مشورہ دیا تھا کہ سامندانوں کوحراست میں لینے سے قبل ان کے اہل خانہ ہے بات کر لی

روزنامہ''اوصاف''نے تبھرہ کیا کہ''امریکہ ہمارےایٹمی پروگرام کوختم کرنا چاہتا ہےاور ہم اس کا کام آسان بنارہے ہیں۔اب اگر اس نے ایٹمی پھیلا ؤ میں حکومت پاکستان کے ملوث ہونے کا الزام لگایا تواہے ہم پرحمِلہ کرنے ہے کون روکے گا۔''

روزنامہ''ایکپریس نے لکھا کہ''مغربی میڈیا کی ہمارے ایٹمی پروگرام اور ایٹمی پھیلاؤ کے بارے میں مبالغہ آمیز خبریں اس راز سے پر دہ اٹھاتی ہیں کہ امریکہ، یورپ، اسرائیل اور بھارت ہمارے ایٹمی پروگرام کوختم کرنے کے دریے ہیں۔''

روزنامہ'' جنگ'' کا اداریتھا کہ'' ہمیں اپنی ایٹی صلاحیتوں کورول بیک کرنے کے بارے میں دھمکیوں اور دباؤ کونظرانداز نہیں کرنا چاہیے۔ ہم ایک انتہائی نازک دورے گزررہے ہیں، ہمارے حکمرانوں کوملک کو بخران سے نکالنے کے لیے نہایت احتیاط سے کام لینا چاہیے۔

''روز نامہ نیوز'' کا تبھرہ تھا کہ'' ڈاکٹر خان کے اعتراف کے بعداس تکلیف دہ باب کو بند کر دیا جائے اور انتہائی محتر م سائمندان کو زندگی امن وسکون اور عزت و وقار سے گزار نے دی جائے۔ اس سے حکومت کے اس موقف کو تقویت ملی ہے کہ بعض حکام نے جو غیر قانونی کارروا ئیاں کی ہیں، حکومت ان سے حبح بخرتھی لیکن اس سے واضح نہیں ہوتا کہ حکومت کو اس ایٹمی پھیلاؤ کا پتہ کیوں نہ لگا۔ یہ معاملہ وضاحت طلب ہے کیونکہ ڈاکٹر خان کا بیان تو صرف نصف حقیقت کا اعتراف ہے۔''

روزنامہ" نیشن" کا تبھرہ تھا کہ" یہ باور کرنا مشکل ہے کہ کوئی یہ سمجھے کہایٹمی ٹیکنالوجی اور آلات کی متقلی قومی مفادمیں ہے۔ڈاکٹر قدیر نے قوم کی عظیم خدمت کی ہے اور وہ نیک نیمی سے کیے گئے اقدامات کے لیے خواہ وہ کتنے ہی غلط کیوں نہ ہوں'سزا کے مستوجب نہیں ہیں۔"

''ڈیلی ٹائمنز' نے لکھا کہ''قوم کے لیے سرکاری موقف قابل قبول نہیں ہے کہ وہ قومی ہیرو ہیں،اگراس ایٹمی عدم پھیلاؤ میں حکومت ملوث تھی تو پھرسائمندانوں ہی کو کیوں قربانی کا بحرابنایا گیا؟ کوئی بھی مید مائنے کے لیے تیار نہیں کہ سائمندانوں نے بھاری ایٹمی آلات پاک فوج کی بے خبری میں ہیرون ملک بھوائے کیونکہ ایٹمی پروگرام کی گران فوج ہی تھی۔اس بحران سے نکلنے کا بھی طریقہ ہے کہ معذرت قبول کرتے ہوئے ایٹمی سائمندانوں کی فائل بند کردی جائے۔''

مخضریہ کہ عوام کے علاوہ تو می صحافتی' سیاسی اور ساجی جلتے بھی ڈاکٹر خان کے اعترافی بیان کو اس انداز میں حقیقت سیجھنے پر قائل نہیں ہو سکے، جس انداز میں انہوں نے بیہ پڑھاتھا بلکہ اکثر نے ڈاکٹر خان کے''ا قبال جرم'' کی تحسین کرتے ہوئے اس کے پیچھے سازش کو کارفر مادیکھا۔

محن پاکستان کی ڈی پر یفنگ

خودلکھا ہے اور ہر صفحہ پر دستخط کیے ہیں۔ "صدر کی طرف سے" معانی "کے وعدہ کے جواب میں ڈاکٹر خان بھی اعدرون و بیرون ملک عوام کے سامنے" میڈیا شوٹرائل" میں کر دارا داکرنے پر راضی ہوگئے۔ یہ پہلے سے مطے شدہ قوانین کے مطابق کھیلا جانے والا کھیل تھا۔

"فان کے دوستوں نے اس سم کے مشتہ سود ہے جی شریک ہوکران سے اپنی تابانی و درخشانی کو بہتہ سند کرنے کی درخواست کی تھی۔ اپ "الزام دہندہ" کے بیان کو پڑھنے کے دوران الفاظ کے اعادہ سے خان صاحب دراصل دنیا سے یہ کہدر ہے تھے کہ" جی جو کہدر ہا ہوں اس پریقین نہ کیجئے۔ "رومن اپنا ایسانی مقصد دوسری طرح پورا کرتے تھے۔ وہ اکھاڑے جی اپ تیدیوں پر درندے چھوڑ نے سے قبل اپ قیدیوں کے چروں پرمعتکہ خیزنقاب اوڑ ھادیے تھے اور وہ شہید کرنیس مخرے کی موت مرتے۔" انہیں ایڈا دینے والے انہیں انسانیت کے آخری چیتھڑ ہے۔ کی موت مرتے۔" انہیں ایڈ ادینے والے انہیں انسانیت کے آخری چیتھڑ ہے۔ کی موت مرتے۔" انہیں ایڈ ادینے والے انہیں انسانیت کے آخری چیتھڑ ہے۔ کے بھی محروم کردیتے بعنی عزت کی موت۔

'' خان کے مقد ہے کا پر بیٹان کن پہلویہ ہے کہ ان پراعتر اف کے لیے زبر دست دباؤ تھا۔ ایس کی وجو ہات تھیں جن کے باعث اس کوشش کا جواز تھا۔ انظامیہ کو غیر قانونی پر دیجر کے خلاف ضائت کے لیے اعتر اف کی ضرورت تھی۔ مشرف سے نیچ تک سب ٹیلی ویژن پران کے آئے اور طریق کار کو قانون کے مطابق خلا ہر کرنے میں بڑے تھا متھے۔ اس اعتر اف کی وضاحت کے لیے ہر تہم کی وجو ہات دی گئی ہیں۔ اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اس کی کوئی ایک وجہ نہ تھی۔ مقدمہ چلانے کا خوف، ایڈ اوبی، دھمکیوں، تنہا ہونے کا احساس، بر بختی اور تحریک و ترغیب سب نے اس اعتر اف میں بچھے نہ بچھے نہ بچھے کہ دار اوا کیا ہے۔ کس نے حتی کہ ان کے وکیل نے بھی ان سے ملا قات نہیں گی۔ جو انمر دی کے مظاہرے یا عد التی کرے کی کی تقریر کا کوئی موقع بی نہ تھا۔ خان کو یہ یقین ولا تا جو انمر دی کے مظاہرے یا عد التی کرے کی کی تقریر کا کوئی موقع بی نہ تھا۔ خان کو یہ یقین ولا تا آسان تھا کہ وہ انبا کا م کر چکے ہیں ان کی اب مزیر ضرورت نہیں اور ان کے لیے بہترین رویہ بھی

سیامر بدیجی ہے کہ خان کو معافی و سینے ہے قبل انہیں مجرم ثابت کرنا ضروری تھا۔ انہیں کسی قانونی عدالت میں پیش نہیں کیا گیا۔ پہلا سوال بیہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا ان پر الزام لگانے والوں نے سائمندان کا قصور ثابت کیا ہے؟ ڈاکٹر خان کے خلاف تمام کیس صرف ان کے اپنے ''اعترافی بیان' پرمنی ہے۔ فوجداری مقد مات میں ملزم کا رضا کا را ندا قبالی بیان بیان کردہ حقائق کی حد تک بیان' پرمنی ہے۔ فوجداری مقد مات میں ملزم کا رضا کا را ندا قبالی بیان بیان کردہ حقائق کی حد تک اس کے خلاف شہادت ہوتا ہے اوراگر (اقبالی بیان) درست ہے تو وہ ملزم کو سزا سنانے کی بنیاد بھی بن سکتا ہے، لیکن کسی مجمی اقبالی بیان کے سلسلے میں مجاز فرد کی طرف سے عائد کردہ الزام کے بنامت بن سکتا ہے، لیکن کسی مجمی اقبالی بیان کے سلسلے میں مجاز فرد کی طرف سے عائد کردہ الزام کے اعتراف کے لیے ملزم سے کوئی تر نیبی وعدہ کیا گیا ہویا دھمکی دی گئی ہوخواہ بیا قبالی بیان درست بی

جائے اور انہیں پینگی اعتماد میں لیا جائے تا کہ کوئی ایشونہ ہے۔ دوسرے بیکہ ''قومی مفاد''کی واضح تشریح کی جائے کہ قوم کو پیتہ چل سکے کہ حکومت کی نظر میں ایٹمی معاملات کے حوالے ہے''قومی مفاد''کیا ہے؟ ڈاکٹر خان سے نصف ملاقاتیں چودھری شجاعت حسین کی رہائش گاہ پراور باتی ڈاکٹر خان کے گھر پر ہوتی رہیں۔ بدھ (4 فروری) کی ملاقات میں چودھری شجاعت حسین نے ڈاکٹر خان کواس امر پر آبادہ کیا کہ دہ بیں۔ بدھ (4 فروری) کی ملاقات میں چودھری شجاعت حسین نے ڈاکٹر خان کواس امر پر آبادہ کیا کہ دہ بیان کے خاتے اور وسیع ترقومی مفاد کی خاطر تمام بحران کی ذمہ داری قبول کریں تا کہ بیجانی کیفیت ختم ہو۔

اعتراف كي قانوني حيثيت

وفاقی وزیر خارجہ خورشید احمد قصوری نے جوخود ایک قانون دان ہیں ایک بیان میں دوئی کیا کہ ' ڈاکٹر خان نے ان پر مقدمہ چلائے جانے کی دھمکی پراعتر افی بیان دیا ہے' لیکن اس اعتر افی بیان کی قانونی واخلاقی قانونی حثیت کیا ہے؟ متاز قانون دان ڈاکٹر فاروق حسن کا کہنا ہے کہ ' اس بیان کی کوئی قانونی واخلاقی حثیت نہیں ڈاکٹر قد بر خان گزشتہ تین ہفتوں سے عام لوگوں سے بالکل الگ تھلگ کر دیے گئے تھے اور پھراصل حقائق کو چھپانے کے لیے انہیں قربانی کا بحرابنایا گیا۔ جب تک وہ کی غیر جانبدار عدالت یا فورم بھر اپنا بیان نہیں دیتے ، ان کے بیان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دیگر بہت سے قانون دانوں کی بھی بہی میں اپنا بیان نہیں دیتے ، ان کے بیان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دیگر بہت سے قانون دانوں کی بھی بہی میں اپنا بیان نہیں دیتے ، ان کے بیان کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ دیگر بہت سے قانونی حیثیت نہیں ہے۔ دیگر بہت ہے کھن پاکستان سے جس طرح اعتراف جرم کرایا گیا اسکی کوئی قانونی حیثیت نہیں ہے۔

اس حوالے سے سابق وفاقی سیرٹری جزل وزارت واخلہ جناب روئیداد خان نے '' فی یلی ٹائمنز'' میں 13 مارچ 2004 ایک معلومات افزامضمون The fallen hero کے عوان سے لکھا اس سے ملے جلے مغہوم کے دیگراخبارت میں بھی بہت سے مضامین شائع ہوئے لیکن جناب روئیداد خان ماضی میں اہم حکومتی عہدوں پر فائز رہنے کی بنا پر بہت کی حکومتی کاروائیوں کے چثم دید گواہ ہونے کی بنا پر بہت کی حکومتی کاروائیوں کے چثم دید گواہ ہونے کی بنا پر اوروسیج مطالعہ کے حامل ایک منفر دمضمون نگار کی حیثیت سے اپنے اس مضمون میں بہت بچھ کہد گئے ہیں۔ اس چثم کی مضمون کے چندا قتبا سات ملاحظہ فرما سے 'کھتے ہیں :

" ڈاکٹر خان سبے سبے لگتے تھے۔ وہ پہلے سے تیار شدہ بیان کواس طرح پڑھ رہے تھے کہ جیسے پہلی دفعد دکھ رہے ہوں۔ اس نے اخباری مہموں کے پس منظر کے ساتھ 1930ء کے ماسکو مقد مات کی یا د تاز و کر دی۔ جن میں پہلے سے تیار شدہ اعترافات ہوتے اور ان کے خوفتا ک نتائج نکلتے۔ ان کے لیے متامن اپنے "شکار" سے تعصیلی اعترافی بیان پر دستخط حاصل کرتا۔ جیسے ہی سیکورٹی ان کے لیے متامن اپنے "شکار" سے تعصیلی اعترافی بیان پر دستخط حاصل کرتا۔ جیسے ہی سیکورٹی ایک سیموں سے ان کے قعد لیق بیانات موصول ہوتے ، وہ فور انہیں پورٹ بیور و کو بجوادیتا۔ جس ایک لیے ان اعترافی اورخود ملائتی بیانات کو مستر دکرناممکن نہ ہوتا۔ کیونکہ "اس (ملزم) نے بیان

عدالتول کے دروازے بھی بندہو گئے

17/18 جنوری 2002 کوجن ایٹی سائمندانوں اور کے آ رایل ہے متعلق افروں کو گھروں سے اٹھایا گیاان کے اہل خانہ نے سرکار کے اس ماورا قانون اقدام کے خلاف عوامی اور عدالتی دونوں محاذوں پراحتجاج کرنے کا فیصلہ کیا اس باب میں معابلے کے اس پہلوکا ذکر کیا ہے عدالتی محاذ کے پہلے جصے میں ایٹمی سائمندانوں اور متعلقہ انتظامی افسروں کی نظر بندی کے خلاف عدالت عالیہ اور عدالت عظمیٰ کی سطح پرک جانے والی کوششوں کا مختفراً ذکر کیا گیا ہے جبکہ دوسرے جصے میں محس پاکستان عدالت عظمیٰ کی سطح پرک جانے والی کوششوں کا ذکر ہے جومعا ملے کے بہت ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے بارے میں عدالتی محاذ پر کی جانے والی کوششوں کا ذکر ہے جومعا ملے کے بہت ہے پہلوؤں کو بے نقاب کرتی ہیں۔

ڈاکٹر فاروق کو لیجانے والوں نے ان کے اہل خانہ کواس قدر خوفر وہ کیا تھا کہ انہوں نے کوئی و کیٹر ھاہ تک مکمل خاموش اختیار کے رکھی اور عدالت ہے رجوع کرنے یا عوام الناس کو خرکرنے ہی گریز کیا ان کی گرفتاری کے بارے میں پہلی مرجبہ خرروز نامہ جناح اسلام آباد کے دی دیمبر 2003 کے شارے میں شائع ہوئی ۔ روز نامہ جناح اسلام آباد کے دی دیمبر 2003 کے شارے میں شائع ہوئی ۔ روز نامہ جناح اسلام آباد ہے جس کے ایڈ بیٹر ایک جرات مند اور باخر صحافی جناب ودوو قریش ہیں۔ انہوں نے بعد میں بھی ایٹی سائنس وانوں کی گرفتار یوں کے حوالے ہے بہت کی تفصیلی خبر یں شائع کیں۔ دریں اثنا واکٹر فاروق کے چند بھی خواہوں نے ان کے اہل خانہ کو عدالت میں جانے پر رضا مند کیا۔ ان میں بی گالہ کے رہائتی جمیل عباری بیش بیش ہے جیل عبای ایک ہیا کارکن ہیں جن کے والد ڈاکٹر فاروق کے چند بھی خواہوں نے ان کے اہل خانہ کو عدالت میں جانکہ کارکن ہیں جن کے والد ڈاکٹر خان کے ساتھ کا م کر چکے ہے جیل عبای نے بہر یم کورٹ کے سینئر ویل محمد اگرام چو ہوری ایڈو کیٹ سے رابطہ کیا اور دن ہی تارکروائی۔ گران ان کے اہل خانہ دن کے بیا گرین کی خواہوں کے ان کے اہل خانہ دن کے اس کے گریز ال رہ تی خیر کروں ان کے اس کے گریز ال رہ تی خیر کیا علائے کہ خواکٹر فاروق کی غیر اعلانیہ نظر بندی کے خلاف 8 جنوری کولا ہور ہائی کورٹ راولین ڈیٹر میٹن میں بے جاکی رہ پیشن فائل کردی کی گری کیا جائے کہ ڈاکٹر فاروق کی کورٹ راولین کے گرے سے کے گریز کی خواہوں ہیں ہی کو مت کو تھی کہ ویا جائے کہ ڈاکٹر فاروق کو عدالت میں جو بیشن کیا جائے اور اخیس ایف بی آئی کیا کی دوسرے ادارے کے حوالے نہ کیا جائے ۔

ابتدائی ساعت لا ہور ہائی کورٹ راولپنڈی بینج کے جسٹس مولوی انوارالحق کی عدالت میں

ہو۔اے رضا کارانہ بیان اور قابل قبول نہیں سمجھا جاتا۔ کیونکہ ایسے بیانات کی صداقت مشکوک ہوتی ہے۔اس سوال کے جواب کے لیے درج ذیل اور پرغور کیا جانا ضروری ہے: ا۔خان نے جب اعتراف کیا تو وہ آزاد نہ تھے۔وہ خفیہ اداروں کی حفاظتی گرانی میں تھے اوران کی نقل و ترکت پر بابندی تھی۔

۲- خان نے ''اقبالی بیان' کی مجسٹریٹ کے سایمنے ریکارڈ نبیں کرایا اور نہ ہی قانونی کارروائی
کے دوران دیا ہے۔ بیا یک ماورائے عدالت بیان ہے، جونہا بہت مشکوک اور زیادہ احتیاط وحزم کا
قاضا کرتا ہے۔ بہاری عدالتیں اس قتم کے بیانات کوقبول کرنے سے اکثر گریز کرتی ہیں۔
سے خان نے اقبالی بیان صدارتی معافی کے وعد سے پر دیا ہے۔ اس قتم کے اعترافات بھی جو ہر
طرف سے بے خوف ہو کر کیے جا کیں لیکن اخلاتی اور معاشرتی طور پر کی قصوریا جرم کے ارتکاب کا
اعتراف ہوں، تا قابل اعتماد ہوتے ہیں اس لیے اعترافات کو جو کسی مجاز اتھارٹی کی طرف معافی
کے وعد سے پر کیا ہو ہماری عدالتوں نے بھی قابل قبول قرار نہیں دیا۔

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

11 جنوری 2004 کوہوئی اور عدالت نے مدعا علیہان کو 15 جنوری تک تفصیلی رپورٹ اور رٹ کا پیراوائز جواب پیش کرنے کی ہدایت کی۔ گر 15 جنوری 2004 کوعدالت عالیہ میں کوئی جواب پیش نہ کیا گیا البتہ ساعت کے دوران وفاق کے وکیل قاضی تعیم احمد نے عدالت کو بتایا کہ وفاق کے پاس ڈاکٹر فاروق کے بارے میں کوئی اطلاع نہیں ہے۔عدالت نے سات دن کے اندر تحریری جواب داخل کرانے کی ہدایت کی۔

دریں اٹنانیلوفر اسلام کی طرف سے ان کے شوہر میجر اسلام الحق کی نظر بندی کے خلاف جس بے جا کی درخواست چوہدری اکرام ایڈ وکیٹ کی وساطت ہی سے 19 جنوری کو لاہور ہائیگورٹ راولپنڈی بیٹج میں داخل کرائی گئے۔درخواست میں کہا گیا تھا کہ درخواست گذار کو ڈر ہے کہ امریکہ اور صدر بش کے دباؤ پر حکمر ان اپنی کھال بچانے کے لئے میجر اسلام الحق کو کہیں ایف بی آئی اے کے حوالے نہ کردیں کی وکلہ اس سے قبل بھی حراست میں لئے گئے شہریوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح امریکہ کے حوالے کہ کردیں کی وکلہ اس بی آئی اے کے حوالے کہ کردیں گیا۔ آئی ایس بی آر کے ڈائریکٹر جزل میجر جزل شوکت سلطان ایک پرائیویٹ ٹی وی چینل پر اعتراف کر چکے ہیں کہ میجر اسلام حکومت کی تحویل میں ہیں اسلئے میجر اسلام کی حراست کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اس امر کو بینی بنایا جائے کہ مغوی کو ایف بی آئی اے کے حوالے نہ کیا جائے اور نہ بی اسلام میں جائے کہ مغوی کو ایف بی آئی اے کے حوالے نہ کیا جائے اور نہ بی اسلام کی جوالے نہ کیا جائے اور نہ بی اسلام کی جوالے نہ کیا جائے۔

20 جنوری کوڈاکٹر نذیراحمد کی اہلیہ طاہرہ نذیراحمد نے بھی اپنے خاوند کی غیر آئینی حراست کے خلاف شاہ خاور ایڈوکیٹ کے ذریعہ لا ہور ہائی کوٹ راولپنڈی بینج میں جس بے جاکی رٹ دائر کردی۔ ای روز راؤ ظفرا قبال ایڈوکیٹ چیف کوارڈ کی نیٹر نیٹنل کوٹسل فار ہیومی رائٹس پاکتان نے بھی ممتاز ایٹمی سائمندانوں کوحراست میں لئے جانے پر لا ہور ہائی کورٹ لا ہور بینج میں کوٹسل کی طرف سے رٹ دائر کی اور موقف اختیار کیا کہ وزارت واخلہ کی آشیر باوے ایجنسیوں نے جن سائمندانوں اور دوسرے انتظامی افسروں کوزبرد تی گھروں سے اغوا کیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے انتقاف محنت سے دوسرے انتظامی افسروں کوزبرد تی گھروں سے اغوا کیا ہے۔ یہی لوگ ہیں جنہوں نے انتقاف محنت سے باکستان کو ایٹمی طاقت بنایا۔ عالمی براور کی میں پاکتان کا وقار بلند کیا 'ایجنسیوں کی اس متم کی غیر قانونی مرغیرا خلاتی حرکات سے نصرف عوام میں خوف و ہراس پھیل رہا ہے بلکہ پاکتان کا سرشرم سے جھک گیا ہو خاستوں کو ایک جگہنا ہو جاسکے۔

21 جنوری کو ڈاکٹر شفیق الرحمان نے بیرسٹر طارق محمود کھو کھر کی وساطت سے ہائی کورٹ راولپنڈی بینج میں ایک رٹ درخواست کے ڈریعہ اپنے والد ہریگیڈ برسجاول ڈائریکٹر جزل ہیلتھ فزکس محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

ڈاکٹرعبدالجید سابق ڈائر کیٹر جزل فزکس ڈاکٹر منصوراحد ہیڈ آف میزائل مینونیکر نگ سیکٹن ڈاکٹر سیم الدین اور سابق ڈائر کیٹر جزل سیکورٹی ہر گیڈیرا قبال تاجور کی حراست کوچیلنج کردیا عدالت عالیہ کے فاضل نج مولوی انوارالحق نے دائر کردہ درخواستوں کی مشتر کہ ساعت شروع کی تو درخواست گزاروں کے وکلانے عدالت عالیہ کو بتایا کہ نیم الدین نے غوری میزائل تیار کرنے اورڈ اکٹر عبدالمجیداورڈ اکٹر منصوراحمہ نے جاغی (بلوچستان) میں کئے جانے والے ایٹری دھاکوں میں اہم کردارادا کیا ہے۔ فاضل عدالت نے حکومت سے جواب طلب کرتے ہوئے 23 جنوری کو سارار ایکارڈ پیش کرنے کا تھم سایا۔

وفاق کی طرف ہے 23 اور 27 جنوری کوکوئی تحریری جواب پیش نہ کیا گیا اور ڈپٹی اٹارنی جزل جو ہدری محمد طارق نے عدالت میں بہی موقف اختیار کئے رکھا کہ ابھی تک ایٹمی سائندانوں کے بارے میں بچھام ہیں کہ وہ کہاں ہیں۔؟اس رجسٹس مولوی انوارالحق نے ریمارکس دیئے کہ عدالت کے علاوہ سب کو بتایا جارہا ہے اخبارات میں بہت بچھٹا کتا ہورہا ہے زیر حراست افراد کے اہل خانہ کو تو بتایا جائے کہ کیا ہورہا ہے اور انہیں کیوں حراست میں لیا گیا ہے۔

ای دوران میں چوہدری اکرم ایڈوکیٹ نے فاضل عدالت سے استدعا کی کہ ایٹی سائمندانوں کے بارے میں اخبارات میں تو بین آ میزیانات کی اشاعت پر پابندی لگائی جائے ایک مرحلے پرفاضل جج کے استفسار پرعدالت میں موجودا یٹی سائمندانوں کے اہل خانہ نے بھی ابناد کھڑا بیان کیا۔ان میں ڈاکٹر فاروق اورڈاکٹر نذیر کی صاحبزادیاں اور میجراسلام الحق کے بھائی شامل تھے۔ان میں کیا۔ان میں موجود افراد کی سے بعض اپنا دکھ بیان کرتے ہوئے پھوٹ کو رونے لگے۔جس پر عدالت میں موجود افراد کی آنوچھلک پڑے اور فاضل جج بھی متاثر ہوئے بغیر ندر ہے انہوں نے سائمندانوں کے متعلقین کو عبر کی تلقین کی۔

27 جنوری کولا ہور ہا تیکورٹ راولپنڈی پینج کے فاضل جج جسٹس مولوی انوارالحق کی عدالت میں سرکاری وکیل طارق شیم ایڈو کیٹ نے بتایا' کہ کے آرایل کے ایک افر منصورا حمد کور ہا گردیا گیا ہے۔ معزز نج کے استفسار پر طارق شیم ایڈو کیٹ نے کہا کہ سائندانوں کو عدالت میں پیش کرنے کے دوران اگران کے ساتھ کوئی براواقعہ رونما ہوگیا تو الزام حکومت پر آئے گا۔ان کے ساتھ کچ بھی ہوسکتا ہے آئیں اگران کے ساتھ کوئی براواقعہ رونما ہوگیا تو الزام حکومت پر آئے گا۔ان کے ساتھ کچ بھی ہوسکتا ہے آئیں ہارت یا کوئی اوراغوا کرسکتا ہے۔ غیر ملکی میڈیا اسے مزیدا چھالے گا۔جو ہری سائندانوں نے معلومات کو خفیدر کھنے کا حلف اٹھایا تھا۔اس کا کیا ہوا؟ انہوں نے ذاتی فائدے کیلئے جو پچھ کیااس کا آئیس جواب دینا پڑے گا۔فاضل نج کے استفسار پر کہ وہ جو پچھ کہ درہے ہیں اے تح بری طور پر عدالت میں کیوں پیش نہیں کرتے ۔طارق شیم نے جواب دیا یہ بہت بجیدہ معاملہ ہے اگر ہم نے مقد مات رجو کر لئے تو پھر کلیئر

® Scanned PDF By HAMEED

تشكيل ديا تقا اليكن حكومت اس روز بهى تحريرى جواب پيش نه كركى _ حالانكه پانچ مرتبه حكومت كوتحريرى جواب داخل كرانے كے لئے كہاجا چكاتھا سينئر جج جسٹس مولوى انوارالحق نے اس معاملے كاسخت نوش ليا انہوں نے ڈپٹی اٹارنی جزل سے کہا کیوں نہ عدالتی احکامات کی عدم تعمیل پرسیرٹری داخلہ سمیت تمام رسیانڈنٹس کو تو بین عدالت کے نوٹس جاری کردیئے جائیں۔۔ڈیٹ اٹارنی جزل نے زبانی بحث میں موقف اختیار کیا کہ بیا فراد حراست میں نہیں ہیں بلکہ انہیں ذاتی طور پر پابند کیا گیا ہے وہ Personal Restrict بیں۔اورسرکاری وکیل طارق شیم نے کہا کدافراد ذاتی طور پر پابند ہیں بلکہ انہیں صرف یابند کیا گیا ہے۔عدالت نے اظہار برہمی کرتے ہوئے کہا کہ ڈیٹ اٹارنی جزل کچھ کہدرہے ہیں اور سٹینڈ نگ کونسل کا بیان کچھاور ہی ہے بیخود ایک بات پر متفق نہیں ہیں۔اٹارنی جزل کواس کیس میں خود پیش ہونا جا ہے تھا۔ فاضل عدالت نے شاہ خاورا یڈو کیٹ کی طرف سے پیش کردہ ایک درخواست پر حکم دیا کہ نظر بندوں کے عید کا دن 9 بجے سے 4 بجے شام تک خاندان کے ساتھ گزارنے کا بندو بت کیا جائے 9 فروری2004 کو بھی و فاق نے وعدہ کے باوجود رٹ پیشنز کا کو کی تحریری جواب عدالت میں پیش نہ کیا البتہ فاصل عدالت کے سامنے زیرحراست افراد کی نظر بندی کے احکام کی نقول پیش کی گئیں جو 31 جنوری 2004 کو وزارت داخلہ کے ڈیٹی سیکرٹری سلطان احمد خان کے دستخط سے جاری ہوئے تھے اس نوٹیفکیشن کے مطابق تمام افراد کوسیکورٹی آف پاکستان ایکٹ1952 تحت تین ماہ کے لئے نظر بند کیا گیا تھا۔ حکومت کی طرف سے اٹارنی جزل مخدوم علی خاں اور ڈپنی اٹارنی جزل چوہدری محمد طارق پیش ہوئے۔درخواست دہندگان کے وکلانے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ حکمرانوں کی بدنیتی کی انتہاہے کہ يملے سركارى وكيل كہتے رہے كە انبيل آرى ايك كے تحت گرفاركيا گيا ہے اب سيكور في آف ياكتان ا یکٹ کے تحت حراست ظاہر کررہے ہیں اور نظر بندوں کے نوٹس میں وجوہ اوران کور کھے جانے کی جگہ کا ذكرنبين ب فاصل عدالت في رسيا عدال كى طرف تحريرى جواب داخل كرافي براصراركيا توانارنى جزل نے کہا' کہ معاملہ انتہائی حساس نوعیت کا ہے اس لئے ہر بات تحریری طور پرنہیں بتائی جاسکتی _نظر بندى احكام من جكه كاذ كريكور في كنقط نظر ينيس كيا كيا-

آخر 11 فروری 2004 کوجو ساتویں پیٹی تھی لاہور ہائیکورٹ راولپنڈی بینج میں وفاقی حکومت کاتحریری جواب وزارت داخلہ کے ڈپٹی سیکرٹری سلطان احمد خان کے دستخطوں سے داخل کرایا گیا کہ نظر بندا فراد کوسیکورٹی آف پاکستان ایکٹ 1952 کے تحت حراست میں لیا گیا ہے اور بیآ کین کی دفعہ 10 کے تحت قانون کے مطابق ہے۔ اٹارٹی جزل نے عدالت کو بتایا کہ ان افراد کواس لئے سیکورٹی آف پاکستان ایکٹ 1952 کے تحت حراست میں لیا گیا کہ وہ ایٹی ٹیکنالوجی سے متعلقہ سیکرٹ آف پاکستان ایکٹ 1952 کے تحت حراست میں لیا گیا کہ وہ ایٹی ٹیکنالوجی سے متعلقہ سیکرٹ

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

فاضل جے نے ریمارک دیے کہ " ہرکوئی کہدرہ ہے کہ سریس معاملہ ہے میری عدالت میں آ کرکوئی شجیدہ نہیں ہے ڑاکل عدالت کاندر ہونا جا ہے نہ کہ باہر۔"

عدالت نے مزید کہا کہ

29 جنوری 2004 کوبھی وفاق کی طرف سے کوئی جواب داخل نہ کرایا گیااس پر فاضل جج دلائل سننے کے بعد ڈپٹی اٹارنی جنرل کو تھم دیا کہ تحریری جواب جمعہ 30 جنوری تک ہرصورت پیش کیا جائے 'معزز نجے نے وفاقی وزیرا طلاعات کے سائمندانوں کے بارے میں بیانات کی وضاحت کے سائمندانوں کے بارے میں بیانات کی وضاحت کے ساتھ ساتھ ساتھ ساتھ در پر حراست میجر اسلام الحق کے بھائی اختشام الحق کے سکول پر خفیہ اداروں کے چھاپے اوران کو ہر اسال کرنے کی بھی حکومت سے وضاحت طلب کرلی۔ کیونکہ سرکاری وکیل طارق شمیم نے موقف کو ہر اسال کرنے کی بھی حکومت سے وضاحت طلب کرلی۔ کیونکہ سرکاری وکیل طارق شمیم نے موقف اختیار کیا کہ جو ہری سائمندانوں کو آ رمی الیک نے تحت گرفتار کیا گیا ہے اور اس میں پروڈکشن لازی خبیں۔ اس پر فاضل جج نے سرکاری وکیل کوتوجہ دلائی کہ اس سے ایک نیا پنڈ ورا باکس کھل جائے گا۔ کیونکہ احتشام الحق کا ایک بیان صفی عدالت میں چش کیا گیا کہ گذشتہ روز (28 جنوری) کو ان کے سکول میں چند مشتبرافراد داخل ہوئے انہوں نے وہاں تصویریں اتاریں اور اخصیں ہراساں کیا۔

30 جنوری 2004 کو درخواستوں کی ساعت جسٹس مولوی انوارالحق اور جسٹس منصور احمد خاں پر مشتمل ڈویژن بینچ نے کی۔ڈویژن بینچ چیف جسٹس لا ہور ہائی کورٹ نے حکومت کی درخواست پر محن یا کتان کی ڈی بریفنگ

ہپتال کوعمانا ہیرونی دنیا ہے کا ب دیا گیا' ہپتال کا نرستگ اور دیگر سٹاف ہٹادیا گیا۔ ان کی جگہ سادہ پوش سکورٹی کے افراد نے لے لی اس ایم جنسی پر سب جیران تھے۔ پھرا جا تک ہپتال میں تمین جارگاڑیاں آگے پیچپے داخل ہو کمیں۔ کا لے شیشوں والی ایک گاڑی ہے دوسادہ پوش سیکورٹی افسران کی نگرانی میں میجر ریٹا کرڈ اسلام الحق باہر آئے اور انھیں مریض والدہ کے کرے میں لے جایا گیاتو بیٹے کو اچا تک یوں سامنے پاکر ماں کی ساری میں آئے ہوں میں سے آئی اور جیسے ہی بیٹیا ماں کے گلے گا آنسوؤں کی جھڑی سہن نگی سید لگا تا ہوگا آنسوؤں کی جھڑی بہن نگی ہید لگا تا سے متاثر ہوئے بغیر ندر ہے اور کہنے گئے ''ماں بی اومان بھی موجود رہے جو ماں بیٹے کی جذباتی ملا قات سے متاثر ہوئے بغیر ندر ہے اور کہنے گئے ''ماں بی اومان کی محراسلام نوان اند سب ٹھیک ہوجائے گا۔'' ملا قات میں ماں بیٹے کو خابت قدم رہنے کی تلقین کرتی رہی اور بیٹیا ماں کو حالت کے بعد دلاسد و بتار ہا'' میں نے کوئی جرم نہیں کیا ملک وقوم کی خدمت کی ہے اللہ ضرور مدد کرے گا'' میجراسلام نے دلاسد و بتار ہا'' میں اس کی تیار داری کرنے اور حوصلہ رکھنے کی تلقین کی ۔ تقریرا ڈوٹے ہیتال میں اس بیٹے ہو ہیتال کے تمام درواز نے کھل گئے لوگ ہیتال میں اس بیتال میں اس ایم خود میں اور اس کرفیو کے نفاذ پر جیران تھے۔ جب انھیں حقیقت کاعلم ہواتو وہ دیگ رہ گئے کہ سیکیا تھا ؟ جب میں اور اس کرفیو کے نفاذ پر جیران تھے۔ جب انھیں حقیقت کاعلم ہواتو وہ دیگ رہ گئے کہ سیکیا تھا ؟ میں خدمت کا بجی صلہ ہے ؟ وہ انتظامیہ کی اس قدر احتیاط پر کھلے الفاظ میں ہر س رہ ہے۔

17 فروری کو ہائی کورٹ کا ڈویژن بینج ساعت کے لئے بیٹھا تو نظر بندوں کے وکلا نے موقف پیش کیا کہ حکومت نے اس کیس میں غیر ذمہ داری اور سائنسدانوں کے معاطع میں بدنیتی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ایف بی آئی ملک کے چھ بڑے ائیر پورٹس پرموجود ہے۔ اس کیس میں آئین کے مظاہرہ کیا ہے۔ ایف بی آئی ملک کے چھ بڑے ائیر پورٹس پرموجود ہے۔ اس کیس میں آئین کے آرٹکل 10 اور 6 کی خلاف ورزی کی گئی ہے۔ زیر حراست افراد کے متعلق بینیں بتایا جارہا کہ وہ لوگ کہاں میں اور انہیں کیا ہم وہ تیں دی جارہی ہیں۔ امریکہ کا سخت دباؤ ہے ایٹمی سائنسدانوں کی جان کو خطرہ ہے دو سرے یہ کہ سرکار کی طرف ہے جو جو اب داخل کیا گیا ہے وہ در اصل آئی الیس آئی نے تیار کیا اس پر ورزی سے کہ اس کی مجاز نہیں تھی داخل نہیں کیا گیا ۔ ورجو اب کے ساتھ حلفیہ بیان بھی داخل نہیں کیا گیا کہ اور حواب کے ساتھ حلفیہ بیان بھی داخل نہیں کیا گیا کہ تفتیش اور جا سے پھر سیکورٹی آف یا کتان ایک خاذ کر کیا گیا جواب تضادات پر مبنی اور ناکافی مواد کے ساتھ داخل کیا گیا عدالت سے استدعا ہے کہ نظر بندوں کوعدالت میں پیش کرنے کا حکم صادر کرے۔ داخل کیا گیا عدالت سے استدعا ہے کہ نظر بندوں کوعدالت میں پیش کرنے کا حکم صادر کرے۔

18 فروری کی ساعت میں اٹارنی جزل مخدوم علی خال نے موقف اختیار کیا کہ نظر بند چونکہ سیکورٹی آف پاکستان ایک کے تحت حراست میں لئے گئے ہیں اور اس میں ساعت کا فورم رہو یو بورڈ ہے جوان افراد کی حراست کے تین ماہ کمل ہونے پر چیف جسٹس آف پاکستان تشکیل دیں گے اسلئے میہ

کوؤ جو ہری مواد مشینری آلات پرزہ جات معلومات اہم دستاویزات پلان ماؤل اورنوٹس بعض ممالک اورغیر ملکی افراد کودیے رہے ہیں انہوں نے اپنی حیثیت اوراختیارات کا غلط استعال کیا ہے ان افراد کو حراست میں رکھنے کے بارے ہیں سیکورٹی آف پاکستان ایک کے تحت تھم بھی سامنے آچکا ہے اس لئے جس بے جاکی تمام رہ پیشنز غیر موثر ہوجاتی ہیں۔ای دوران میں مجر اکرام چو ہدری ایڈوکیٹ نے عدالت میں ایک درخواست دی کہ میجر ریٹائرڈ اسلام الحق کی والدہ مسماۃ مٹس النساء موت وحیات کی عدالت میں جنتا اور کے آرامل ہیں تا اگر اسلام الحق کی والدہ مسماۃ مٹس النساء موت وحیات کی سیکھٹن میں جنتا اور کے آرامل ہیں تا بال میں زیرعلاج ہیں وہ اپنے بیٹے اسلام الحق ہے دن بھی اپنے بیٹے سے ملاقات کے لئے ترپ رہی ہیں ۔انہیں کم فروری کو ہیتال میں داخل کرایا گیا اسلے وہ عید کے دن بھی اپنے بیٹے سے ملاقات نہیں کر بھیں اٹارنی جزل نے کہا کہ اس بارے میں حکومت سے ہدایات لیکر جواب دیں گے۔ تا ہم عدالت نے اٹارنی جزل کومر یصنہ میجر اسلام کی فوری ملاقات کرانے کا تھم دیا۔

ضعیف خاتون کے ساتھ سلوک

میجراسلام الحق کی بیار مال سے ملاقات کرانے کے عدالتی تھم کے رقمل میں 12 فروری کی صبح ہی ہیں بیتال انظامیہ نے مریضہ کے ڈاکٹر سے مشورہ کئے بغیر ہیتال سے ڈسچارچ کرنے کی سلپ تھادی جو وہاں موجودان کی بٹی ٹمینہ کے لئے جرت کا باعث تھی ایک روز پہلے ہی معالج نے مریضہ کو بستر پر رہنے کی تاکید کی تھی وہ اتنی کمزوراور لاغر ہو چکی تھیں کہ چلنے پھرنے کی پوزیشن میں نہ تھیں ۔ حسام الحق اوراحت شام الحق ہیتال پنچے تو اس وقت بوڑھی خاتون کو وھیل چیئر پر ڈال کرلفٹ کی طرف لیجایا جارہا تھا 'دونوں بھائی شاف کے روکنے کے باوجود مریضہ کو واپس کمرے میں لائے ۔ اورا ٹی نشریئر کرتل تعیم سے احتجاج کیا تو انہوں نے کہا کہ ''میں مجبور ہوں انہیں ہیتال میں مزیز نہیں رکھ سکتا' سیکورٹی کا معاملہ ہے۔''

دونوں بھائیوں کا احتجاج جاری رہاتو کرتل تھیم نے مریضہ کے معالج ڈاکٹرسلیم قریش کو بلایا۔
انہوں نے معائد کے بعدمر یعنہ کو بہتال میں رکھنے کا مشورہ دیا اور مزید کچھ ٹمیٹ تجویز کے یوں انہیں دوبارہ ری ایڈمٹ کیا گیا۔ڈاکٹرسلیم قریش پرمسلسل دباؤر ہا کہ مریضہ کوجلد بہتال سے فارغ کریں گر انہوں نے پیشہ ورانہ اخلاقیات سے انحراف کرنے سے انکار کردیا۔ 17 جنوری کو چونکہ عدالت عالیہ میں درخواستوں کی ساعت تھی اسلے 16 جنوری کو ایک بار پھر ڈاکٹرسلیم قریش سے استفسار کیا گیا انہوں نے مریضہ کو بہتال سے فارغ نہ کرنے کا مشور دیا تو عدالت میں جواب دہی کے خوف کے پیش نظر اسلام الحق میں بی بی خوف کے پیش نظر اسلام الحق کی اپنی ضعیف اور مریض والدہ سے تھریبا کو بے شب اس طرح ملا قات کرائی گئی کہ آ دھ گھنے تل کے آ را میل بہتال کو چاروں طرف سے کمل سیل کردیا گیا فون ایکسینی بند کردی گئی سیکورٹی بخت کردی گئ

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

پیٹیٹر خارج کردی جائیں نیز یہ کہ ملکی سلامتی کے حوالے سے اہم نوعیت کے حساس معاملات کا بتانا ضروری نہیں ہوتا ۔ جسٹس مولوی انوارالحق نے آبز رویشن دی کہ آپ کا کہنا ہے کہ انسانی حقوق کا معاملہ ہوتب پچھ نہیں بتایا جاسکتا پھراس کیس میں توٹیلی ویژن چینل اور دوسر نے فورمز پر ذمہ دارلوگ جو باتیں کررے ہیں ان کو بھی یہ فیصلہ بھجوا کمیں۔

1950 کے تخت نظر بند کے آرایل کے ایٹی سائنسدانوں اور سینئر انظامی افسران کے خلاف اٹارنی جزل مخدوم علی خال نے عدالت عالیہ کے ڈویژن بینچ کے سامنے خفیہ موادان کے چیمبر میں پیش کردیا۔ لا ہور ہائی کورٹ راولپنڈی کے ڈویژن بینچ نے کے سامنے خفیہ موادان کے چیمبر میں پیش کردیا۔ لا ہور ہائی کورٹ راولپنڈی کے ڈویژن بینچ نے کے آرایل کے ایٹی سائنسدانوں اوران سے متعلقہ انظامی افسران کی جس بے جاکی درخواستوں کو اٹارنی جزل آف پاکستان کے موقف سے اتفاق کرتے ہوئے 23 فروری کو خارج کرنے کا حکم سنایا اور نظر بندوں کی سیکورٹی آف پاکستان ایکٹ کے تحت نظر بندی کو جائز قرار دیدیا۔

ایف آئی آرکواوین کرنے کی درخواست

دریں اشامیجردیٹائرڈ اسلام الحق کی طرف ہے ایٹی ٹیکنالوجی کی منتقلی کے الزام میں پولیس سٹیشن چکالہ میں ان کے خلاف درج الف آئی آرکواو پن کرنے اوراس کی نقل فراہم کرنے کے لئے ایک رے درخواست 21 فروری کوعدالت عالیہ میں جمع کرائی گئی 'جورجسٹرارآ فس نے اس اعتراض کے ساتھ واپس کردی کہ درخواست دہندہ کی پاور آف اٹارنی مجاز اتھارٹی کی تصدیق شدہ نہیں ہے۔اس موقف کے ساتھ درخواست دوبارہ عدالت عالیہ میں جمع کرائی گئی کہ وزارت داخلہ کے متعلقہ افسران نے پاور آف اٹارنی کی تصدیق شدہ نبیں ہے۔ اک پاور آف اٹارنی کی تصدیق ہے انکار کردیا ہے گر دوسری درخواست بھی رجسٹرارآ فس ہے 24 فروری کو درخواست اس اعتراض کے ساتھ دوبارہ واپس کردی کہ اس کے لئے پہلے علاقہ مجسٹریٹ اور اس کے درخواست اس اعتراض کے ساتھ دوبارہ واپس کردی کہ اس کے لئے پہلے علاقہ مجسٹریٹ اور اس کے درخواست دوبارہ عدالت عالیہ میں جمع کرواتے ہوئے اسلئے رہ قابل ساعت نہیں ہے۔ اس پر درخواست دوبارہ عدالت عالیہ میں جمع کرواتے ہوئے استدعا کی گئی کہ درخواست نہیں اختیار کوسلب ماعت کی کوشش کررہی ہے جو سراسر حکومتی دباؤ کا نتیجہ ہے۔انصاف کے حصول کے لئے الزامات کی نوعیت اور ان کی تفصیل حاصل کرنا درخواست گذار کاحق ہے۔ بید درخواست بھی 26 فروری کو عدالتی انتظامیہ کی طرف سے وکالت نامہ پر میجر اسلام الحق کے حراست میں رکھنے والی اسیجن کی مہر شبت نہ ہونے کے اعتراض کے ساتھ عدالت

IN THE LAHORE HIGH COURT RAWALPINDI BENCH RAWALPINDI

W.P.NO 44 &_ 12004

Nilofar Islam w/o Islam-ul-tteq r/o H.NO 791, Street 1, Chaklala Scheme No. III, Rawalpindi

Petitioner

Versus

- Federation of Pakistan through Fed. Sec. Interior Islamsbad.
- 2. Maj. Gen. Shaukat sultan D.G. ISPR. through Ministry of defence.
- 3. D.G. ISI, Islamabad.

Respondent

Petition u/a 199 of Constitution of Islamic Republic of Pakistan 1973 (as amended uptodate) for Habeas Corpus.

Respectfully Sheweth,

- The petitioner is a law abiding, patriot and a respectable citizen.
- That the petitioners husband Maj. (R) Islam-ul-Haq was forcibly and without any valid warrant was taken away from the house of Dr. Abdul Qadir Khan in Sector E-7, Islamsbad on 17-01-2004 at 8.30 P.M by two army officers in uniform belonging to the office of Respondent No. 3.
- That the petitioner was informed by Dr. Abdul Oedder Khan on telephone about the incident, since the detenue is the Principal Staff Officer of Dr. Abdul Oedder Khan and holds office of Director at KRL Kahutta.
- That . Ide and the fiberty of detenue and of the petitioner is in danger and detenue is in the custody of respondent no 3 managed y respondent no 1 and 2.

عدالتی جنگ لا ہور ہائی کورٹ کےراولپنڈی بینج میں رٹ پٹیشن کاعکس

ان پائستان کی و کی در بالگ

ا Scanned PDF By HAMEED

نے جب بورڈ کومعروضات پیش کرنا چاہیں اور بتایا کہ صابات ڈاکٹر خان کے بیٹیٹی بلز اور عطیات کے حوالے سے بھے تو اسے بورڈ اور جزل بلال کی طرف سے زیادہ باتیں نہ کرنے ' خاموش رہنے اور' جزل بلال سے تعاون کرنے'' کا مشورہ دیا گیا اور بلاجواز غیر قانونی وغیر آ کئی نظر بندی میں تین ماہ کا اضافہ کردیا گیا درخواست گذار کوقید تنہائی میں رکھا گیا ہے۔ ناکانی خوراک دی جاتی ہے قانون کے منافی رویدرکھاجار ہاہے درخواست گزار دوشندان کے بغیر کرے میں بند ہے' ورزش کرنے' اخبار پڑھنے یا کوئی اور سہولت فراہم نہیں کی جاتی کھانالانے والے کو بھی بات کرنے کی اجازت نہیں افراد خانہ جب ملئے آتے ہیں تو انھیں درخواست گزار سے ایک میٹر دوررکھا جاتا ہے اور آئی ایس آئی کے محافظ سر پرسوار دہتے ہیں۔ اسلئے بچوں سے سرگوشیوں میں بات کرنے کی اجاز آئی ایس آئی کے محافظ سر پرسوار دہتے ہیں۔ اسلئے بچوں سے سرگوشیوں میں بات کرنا پڑتی ہے۔'

26 من کو ایک اور خمنی درخواست دائر کی گئی جس میں عدالت کو بتایا گیا کہ مستقل ذہنی وجسمانی اذیت ' ننگ و تاریک اور انتہائی گرم کرے میں قید تنہائی کے باعث درخواست گزار کی ذہنی وجسمانی صحت پر برااثر پڑر ہا ہے اور وہ (پارکنسکنیز) دائیں ہاتھ کے رعشہ کے مرض میں مبتلا ہو گیا ہے۔ درخواست گذار نے ریو یو بورڈ کے سامنے کوئی معروضات پیش نہیں کیں کیونکہ دسپانڈنس سے ہولت ملنے کا کوئی امکان نہیں تھا ہائی کورٹ نے بھی انصاف نہیں دیا اسلئے فاضل عدالت عظمٰی سے رجوع کیا ہے۔ ان درخواستوں پر عدالت عظمٰی نے ابھی کوئی فیصلہ نہ دیا تھا کہ 15 جولائی کوریو یو بورڈ نے تمام نظر بندوں کی حراست میں مزید تین ماہ کا اضافہ کردیا۔ لیکن 25 جولائی کو گوڈاکٹر نذیر احمد نریگیڈیر سجادل اور میجر اسلام الحق کور ہا کردیا گیا۔ پاک فوج کے ترجمان نے بتایا کہ ان سے پوچھ کچھکا کا ممکمل مجوکیا ہے شرورت پڑی تو آخص دوبارہ تفتیش کے لئے بلایا جاسکتا ہے۔

محن بأكتان كى طرف سےرث

محمن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر کی نظر بندی کے حوالے سے حکومت نے بیم وقف اختیار کررکھا ہے کہ انہیں نظر بند نہیں کیا گیا اور وہ آزاد شہری ہیں جبکہ وہ اپنے گھرای سیون میں نظر بند ہیں ان سے کسی کو ملا قات کرنے کی اجازت ہے نہ کوئی فون پر بات کرسکتا ہے۔ اس بارے میں محمن پاکستان کے سابق پر نیل سٹاف افسر میجر (ر) اسلام الحق کے بڑے بھائی حسام الحق نے سپریم کورٹ بارکے نائب صدر معروف قانون دان ایڈ وکیٹ محمد اکرام چو ہدری کے ذریعہ عدالتی محاذ پر جوکوشش کی ہے نادم تحریراس کا بھی کوئی ٹھوں نتیجہ سامنے نہیں آیا۔

حمام الحق كى طرف سے پہلى رف درخواست 6فرورى 2004 كولا مور مائى كورث ك

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

عالیہ کے دفتر میں جمع کرائی گئی۔وزارت داخلہ میجراسلام کے دشخطوں کی تقد بی کرنے ہے گریزاں ہے کیس کی ساعت کے لئے 3 مارچ کی تاریخ دی جائے مگرید درخواست بھی اس اعتراض کے ساتھ واپس آگئی کہ ریویو بورڈ میں ری پریزشیشن کے ذریعہ ازالے کی صورت موجود ہے۔ پانچویں باررٹ داخل کرتے ہوئے بیموقف اختیار کیا گیا کہ'' موجودہ درخواست مبینہ ایف آئی آر کے بارے میں ہے داخل کرتے ہوئے بیموقف اختیار کیا گیا کہ'' موجودہ درخواست مبینہ ایف آئی آر کے بارے میں ہے اور عدالتی انتظامیہ کا اعتراض بلا جواز اور حکومتی دباؤ کا نتیجہ ہے''وکیل نے مزید لکھا کہ''آپ فائل کیوں فاضل نجے کے روبر و پیش نہیں کررہا آگر کوئی اور وجہ ہے تو براہ کرم لکھ دہ بچئے آپ کو قانون اور روایات کے فاضل نجے کے دوبر و پیش نہیں کردہا گوئی اور وجہ ہے تو براہ کرم لکھ دہ بچئے آپ کو قانون اور روایات کی منافی فائل اپنے پاس رکھنے کے لئے کون مجبور کر رہا ہے'' لیکن درخواست گذار کے وکیل کے جواب کی منافی فائل اپنے پاس رکھنے کے لئے کون مجبور کر رہا ہے'' لیکن درخواست گذار کے وکیل کے جواب کی آخری سطور کو قابل اعتراض قرار دیتے ہوئے 15 مارچ کو درخواست ایک بار پھر واپس کردی گئی۔

عدالت عظمی میں

اس کا نتیجہ سے ہوا کہ میجراسلام الحق اور ڈاکٹر فاروق کی طرف سے حکومتی اقد امات کے خلاف چوہدری محمداکرام ایڈوکیٹ نے آئین کے آرٹیل 184(3) کے تحت آئین درخواسیس عدالت عظیٰ میں دائر کردیں دریں اثنا ڈاکٹر فاروق اور میجراسلام الحق کو ملازمت سے برطرف کردیا گیا اور اس کے لئے کسی شوکاز کی ضرورت بھی محسوں نہیں کی گئی۔ 10 اپریل 2004 کو ایٹمی پھیلاؤ کے الزام میں نظر بند سائنسدان نیم الدین احمداور ہریگیڈی اقبال تاجوراور ایک تا جراعز از جعفری کور ہاکر دیا گیا البتدان کی فقل حرکت پر پابندی عائد کردی گئی۔ نیوز ایجنسی آن لائن کے مطابق کسی کو ان افراد سے ملئے نہیں دیا جارہا جبکہ ڈاکٹر مجید ڈاکٹر یاسین ڈاکٹر منصوراور سعیداحمد کو 23 جنوری کور ہاکیا تھا اور ڈاکٹر زبیر کو بھی اس سے جبکہ ڈاکٹر مجوادیا گیا تھا ان سب کوخاموش رہنے کی ہدایت کی گئی تھی۔

نظر بندى ميں توسيع

ر یو یو بورڈ نے 15 اپریل کے اجلاس میں ڈاکٹر فاروق ڈاکٹر نذیر بریگیڈیر سجاول اور میجر اسلام الحق کی نظر بندی میں مزید تین ماہ کی توسیع کردی میجر اسلام الحق نے چو ہدری اگرام ایڈوکیٹ کی وساطت سے پریم کورٹ آف پاکستان میں 24 اپریل کوایک خمنی آئین کی درخواست دائر کی کہ وساطت سے پریم کورٹ آف پاکستان میں 24 اپریل کوایک خمنی آئین درخواست گزار کوریو یو بورڈ کے دوار کان کے سامنے میجر جزل بلال اور آئی ایس آئی کے دوسرے افسران کی موجود گی میں چیش کیا گیا تھا۔ میجر جزل بلال نے ایک فائل چیش کی اور تحریری میں چیش کیا گیا تھا۔ میجر جزل بلال نے ایک فائل چیش کی اور تحریری بیان پڑھا کہ چیشز ایٹمی ٹیمنالوجی کی منتقل میں ملوث نہیں تھا سے محض ڈاکٹر خاں کی آمدنی واخراجات کے اکاؤنٹس کی تقد ہی کے لئے نظر بند کیا گیا تھا اور انگوائری کھمل ہو چی ہے پیشنز

محن پاکستان کی ڈی بر یفنگ

® Scanned PDF By HAMEED

راولپنڈی بینچ میں داخل کرائی گئی اس میں وفاق پاکتان بذر بعیرسکرٹری وزارت داخلہ'میجر جز ل شوکت

سلطان ڈی جی آئی ایس پی آ راور چیئر مین نیشنل کمانڈ اینڈ کنٹرول اتھارتی کوفریق بنایا گیا تھا۔رٹ

کیا جار ہا ہے۔ رے درخواست میں استدعائی گئی کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی نظر بندی کوغیر قانونی اورغیر آئینی قرار دیتے ہوئے رسپا پڑنٹس کوعدالت میں پیش کرنے کا تھم دیا جائے تا کہ وہ آزادانہ ماحول میں بیان دے سکیں۔ان کی نقل وحرکت پرکوئی پابندی نہ لگائی جائے انھیں نقل وحرکت اورا ظہار رائے کی کھلی آزادی ہورسپا پڑنٹس کو پابند کیا جائے کہ وہ ڈاکٹر خان کی رہائش گاہ اور اس کے اردگر دے فوج 'پولیس اور دوسری ایجنسیوں کے افراد کو فور اُ ہٹالیس اور ڈاکٹر خان کو مجرم بتانے اور ان کی شہرت وسا کھ کو متاثر کرنے سے بازر ہیں اور یہ کہ ڈاکٹر خان کو کسی بھی طرح اسلام آباد سے باہر منتقل نہ کریں۔

درخواست محمد اکرام چوہدری ایڈوکیٹ سیدمسعود حسین ایڈوکیٹ محمد شعیب خان ایڈوکیٹ نے دائر کی لیکن عدالت عالیہ کے رجٹر ارآفس نے 9 فروری کواعتر اضات لگا کرواپس کردی کہ ایف آئی آر کے اندراج کے بعد جس بے جاگی رہ دائر نہیں کی جاسکتی ٹانیا ہے کہ پٹیشنر غیر متعلقہ شخص ہے (یعنی نظر بند ہے کوئی رشتہ نہیں ہے اسلئے رہ دائر نہیں کرسکتا۔)

چوہدری محمد اکرام ایڈوکیٹ نے ای روز ان اعتراضات کا جواب دے کررٹ دوبارہ دائر
کردی چوہدری محمد اکرام نے موقف اختیار کیا کہ اگر ایف آئی آر درج ہوچکی ہے تو سرکاری وکیل کو
عدالت میں بتانا چاہیے رجسٹرار آفس بیاعتراض ہیں کرسکنا دوسرا بید کہ آئین کے آرٹیکل 199 کے تحت
کوئی بھی شخص خواہ وہ متاثر و نہ ہوجس ہے جائی رٹ دائر کرسکنا ہے۔ اس کے بعدرٹ دوبارہ بیاعتراض
لگا کرواپس کردی گئی کہ درخواست دہندہ کی ذمہ داری ہے کہ وہ متعلقہ ریکارڈ رٹ کے ساتھ
لگا کرواپس کردی محمد اکرام کی طرف سے جواب دیا گیا کہ ایف آئی آرکے اندراج کا پہلے تو علم ہی نہ تھا
اس کاعلم جزل پرویز مشرف کے بیان کے اخبارات میں شائع ہونے کے بعد ہوا تا ہم رث کے فریقین کو خود پیش ہوکر جواب دیے کاموقع دیا جائے۔
خود پیش ہوکر جواب دیے کاموقع دیا جائے۔

دریں اثنا9فروری کو چوہدری اکرام نے ہائی کورٹ بارروم میں صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ڈاکٹر عبدالقد برخان نے پاکستان کے دفاع کونا قابل تنجیر بنایا ہے حکومت کو خدشہ ہے کہا گر ڈاکٹر عان کو آزادر کھا گیا تو وہ سب معاملات بے نقاب کردینگے۔ رٹ پر جسٹرار کی طرف سے بار بار اعتراض لگانا حکومت کی جانب ہے تاخیری حربے استعال کرنے کے مترادف ہے اور حکام عدالتی انتظامیہ کو آگے کرکے اپنی جان بچانا جا ہے ہیں۔

دوبارہ داخل کرائی گئی رٹ ایک''اونجیکشن کیس'' کے طور پر بارہ جنوری کو جناب جسٹس منصور احمد خان کے سامنے پیش کی گئی فاضل جج نے رجٹر ارآفس کے اعتر اضات کو برقر اررکھااس پر چوہدری اکرام ایڈو کیٹ اور ان کے ساتھی وکلاء نے 17 فروری کولا ہور ہائیکورٹ راولپنڈی بینچ ہی میں سنگل جج درخواست اسلامی جمہوریہ پاکتان کے آئین (ترمیم شدہ)1973 کے آرٹیل 9 کے تحت دائر کی گئی۔اورموقف اختیار کیا گیا کہ ڈاکٹر خان پاکتان کے جوہری پروگرام کے بانی تخلیق کار اورسر براہ میں۔انہوں نے اپنی زندگی وطن عزیز کواایٹمی صلاحیت سے لیس کرنے کے لئے وقف کردی اور ہم (پاکستان) المیہ 1971 کے بعد سے انہی کے باعث بھارتی جارحیت سے محفوظ ہیں۔ درخواست د ہندہ کو نہ صرف بتایا گیا بلکہ اس نے خود دیکھا ہے کہ ڈاکٹر خان کی رہائش گاہ کو پولیس سیکورٹی اور مسلح افواج نے گھیرے میں لے رکھا ہے درخواست دہندہ نے خودیا بعض دوسرے افراد کی مددے ڈاکٹر خان سے رابطہ اور ملنے کی کوشش کی تو اسے اجازت نہ دی گئی اس سے ظاہر ہے کہ ڈ اکٹر خان رسیا نڈنٹس کی غیر قانونی حراست میں ہیں۔درخواست میں مزید کہا گیا کہ ڈاکٹر خان اور کے آ رایل کے بعض دوسرے ایٹی سائنسدانوں کے خلاف سرکاری ٹیلی ویژن اور بعض اخبارات میں گذشتہ چند ہفتوں ہے ذاتی منفعت کیلئے ایٹمی ٹیکنالوجی دوسر ملکوں کونتقل کرنے کے الزام میں جاری مہم بدنیتی پرمبنی ہے نیزیہ م جزل پرویز مشرف کی حکومت کے لئے امداد وحمایت حاصل کرنے کیلئے چلائی جارہی ہے۔ درخواست د ہندہ کویقین ہے کہ پاکستان ٹیلی ویژن پر ڈاکٹر خال نے ایٹمی منتقلی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے جو تقریر کی ہے وہ رسیانڈنٹس کی سخت دھمکی د باؤاور دھونس کے تحت کی گئی ہے تا کہ وہ خود یعنی مدعا علیہان محفوظ رہیں خواہ ملکی سا لمیت اور خودمختاری کو نقصان پہنچ جائے۔حالائکہ لیبیا کے کرنل قذافی کے بیٹے سیف الاسلام اورا ران کی وزارت خارجہ پہلے ہی اپنے ملکوں کے ایٹمی پروگرام میں پاکستان کے کسی بھی طرح ملوث ہونے کی تر دید کر چکے ہیں۔ درخواست دہندہ کا پورا گمان ہے کہ ڈاکٹر خان اور ان کی اہلیہ کو رسیانڈنٹس نے گھر پرنظر بند کررکھا ہے۔ نہ تو کسی کوان سے بات کرنے کی اجازت ہے اور نہ کسی کوان سے ذاتی طور پر ملنے دیا جاتا ہے۔اندریں حالات ڈاکٹر خان اوران کا خاندان خوف وہراس کا شکار ہے اور ان کی زندگی اور آزادی خطرے میں ہے۔ آئین تحفظات کی اس صریح خلاف ورزی جیسے خوفناک اقد امات اوررسیانڈنٹس کی بدنیتی دراصل امریکی ایجنڈے کواور موجودہ حکومت کے ذاتی ایجنڈے کوآگے بڑھانے میں معاون ہے۔جزل پرویز مشرف اور ان کی حکومت نے اپنی جان بیانے اور ڈاکٹر عبدالقدرير خان اور دوسرے جو ہرى سائنسدانوں كوقربانى كا بكرا بنايا ہے۔ تمام رسياندنش آئين كے آ رئیل 4'5'9اور 10 اور ملک کے دیگر قوانین کی کھلی خلاف ورزی کررہے ہیں اور چونکہ اس کھلی ناانصافی کے ازالے کے لئے کوئی دوسرا متبادل راستہ فوری طور پرمیسر نہیں اسلئے عدالت عالیہ ہے رجوع

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

محن یاکتان کاؤیریفگ Scanned PDF By HAMEEDI اس سے قبل سپریم کورٹ بارایسوی ایشن کے نائب صدر چوہدری محمداکرام ایڈوکیٹ شاہ خاورایڈوکیٹ بیرسٹر طارق محمود کھو کھر اور دوسر سے وکلانے اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا کہ'' پاکستان کے ہر شہری کو جوحقوق حاصل ہیں وہ ایٹمی سائنسدانوں کوبھی حاصل ہیں۔اب جبکہ حکومت کی طرف سے بتایا گیا ہے کہ ڈاکٹر خان اور دیگر جو ہری سائنسدانوں کے خلاف پولیس نے ایف آئی آر درج کرلی ہے حکومت کا فرض ہے کہ ایف آئی آر کی نقل متعلقہ فریق کو مہیا کر سے۔ایف آئی آریل کرنا ایش سائنسدانوں کے خلاف امتیازی سلوک ہے ایسا کر کے حکومت عام شہر یوں اور ایٹمی سائنسدانوں میں امتیاز اور دو ہرامعیاراختیار کررہ ہی ہے۔اگر حکومت نے ایف آئی آرکوسل کرنا تھا تو اسے خفیدر کھا جانا علی ایس ایس کرنا تھا تو اسے خفیدر کھا جانا حیا ہے تھا بنیادی حقوق کا تقاضا ہے کہ ایف آئی آرکواوین کیا جائے۔''انہوں نے 24 فروری کوعدالت عظمیٰ میں ایبل دائر کرنے کا اعلان کیا۔

24 فروری کو چوہدری اکرام ایڈوکیٹ اور ان کے رفقا سپریم کورٹ میں ڈاکٹر خان اور دوسرے سائمندانوں کی نظر بندی کے خلاف اپیل دائر نہ کر سکے کیونکہ پارلیمنٹ لا جز میں سیاسی جماعتوں کے اجتماع میں خطاب کرنے پر پولیس نے چوہدری اکرام ایڈوکیٹ کے خلاف بھی نا قابل صانت دفعات کے تحت مقدمہ درج کرلیا تھا۔ ادھر عدالت عالیہ میں راولپنڈی بینج کے رجٹر ار نے محن پاکتان ڈاکٹر عبدالقد پر خان کی مبینے نظر بندی کے خلاف انٹراکورٹ اپیل پرلگائے گئے اعتر اضات اور چوہدری ڈاکٹر عبدالقد پر خان کی مبینے نظر بندی کے خلاف انٹراکورٹ اپیل پرلگائے گئے اعتر اضات اور چوہدری محمداکرام ایڈ وکیٹ کے جوابات سمیت درخواست مزید چیش رفت کیلئے عدالت عالیہ کی پرنپل سیٹ لا ہور کو بجوادی چو ہدری محمداکرام نے عدالت عالیہ کی پرنپل سیٹ لا ہور کو بجوادی چو ہدری محمداکرام نے عدالتی انتظامیہ کے اس اقدام پرشد یدردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ خان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے چاہے سے لیکن تگین نوعیت کے اس معالمے پر آئین کے خان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے چاہیے سے لیکن تگین نوعیت کے اس معالمے پر آئین کے خان کے پروڈکشن آرڈر جاری کرنے چاہیے سے لیکن تگین نوعیت کے اس معالمے پر آئین کے خان کے کروڈکشن آرڈر جاری کرنے نظر بندی کے خلاف عدالت کا دروازہ بندکر کے آئین کے خلاف مدری کی بدترین مثال قائم کردی ہے۔"

دریں اثنا25 فروری کو حاجی گل احمد نامی کراچی کے ایک شہری نے بھی سندھ ہائی کورٹ میں ایک آئینی درخواست دائر کردی جس میں موقف اختیار کیا گیا کہ

'' ڈاکٹر خان پاکستان کی ایک معزز اور نامور شخصیت ہیں ان پرایٹمی ٹیکنالوجی کی بیرون ملک ہنتقلی کا الزام لگا کررسوا کرنا پوری تقوم کورسوا کرنے کے مترادف ہے۔ لبند اان کا بیان عدالت میں قلمبند کر کے حقائق معلوم کئے جا کیں اور بیاکہ پاکستان میں امریکی مداخلت ختم کرنے کے احکام جاری کئے جا کیں اس کے علاوہ حکمرانوں کی جانب سے ایٹمی تو انائی کے عالمی ادارے آئی اے ای اے

19 فروری کو چوہری اگرام ایڈوکٹ نے چوتی مرتبدت درخواست عدالت عالیہ کے دفتر میں داخل کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ'' رجٹر ارآفس کو اعتراض لگانے اور قانون نافذ کرنے کا کوئی اختیار ہیں۔ ایساصرف اسلئے کیا جارہ ہے کہ رجٹر اردفتر پر رسپانڈنٹس کا دباؤے۔ ای لئے نظر بندی کے اختیار اسے کیس میں بھی تاخیر کی جارہ ہے جس کو فاضل عدالت عالیہ کو''سووؤموٹو'' اختیارات کے تحت ازخود سنناچاہے۔ بیا نتہائی حماس نوعیت کا کیس ہے اسے فوری طور پرڈویژن بینے کے روبروپیش کیا جائے تاکہ قانون کے مطابق فیصلہ ہو سکے۔''لیکن 19 فروری ہی کو ایڈیشنل رجٹر ارنے اس اعتراض کے ساتھ تانون کے مطابق فیصلہ ہو سکے۔''لیکن 19 فروری ہی کو ایڈیشنل رجٹر ارنے اس اعتراض کے ساتھ رٹ درخواست پھرواپس کردی کہ'' دفتر کے اعتراض کا جواب نہیں دیا گیا جبکہ لاریفار مزآرڈی نئس کے سیشن (3) سب سیکشن (1) یا سب سیکشن (2) کے تحت انتظامی تھم ''بیشل اور پینل جورسڈکشن'' کی تعریف میں آتا ہے جیسا کہ پی ایل ڈی 1974 لا ہور۔ 117 میں کہا گیا ہے۔''

چوہدری محمد اکرام ایڈوکیٹ نے 23 فروری کواعتر اض کا جواب داخل کرتے ہوئے موقف اختیار کیا کہ'' زیر بحث کیس میں پی ایل ڈی 1974 کا ہور 117 کا حوالہ غیر متعلق ہے۔قانون کی تشریح صرف عدالتوں کا اختیار ہے اگر کوئی اعتراض ہے تو اس جواب سمیت فائل فاضل جج کو پیش کی جائے۔معاملہ فوری نوعیت کا ہے اسے بنیادفی وجوہ کی بناپر موخر کیا جارہا ہے۔''

محن پا کتان کی ڈی بریفنگ

00

شخص کی سربراہی میں میڈیکل ٹیم تھکیل دی جائے جوان کی جسمانی اور ڈپنی عالت کے بارے میں رپورٹ چیش کرے۔''

آ کینی درخواست میں وفاق پاکستان بذر بعیہ سیکرٹری داخلۂ میجر جنزل شوکت سلطان ڈی جی آئی ایس پی آر بذر بعیہ وزارت دفاع' ڈائر بکٹر جنزل آئی ایس آئی اور چیئر مین بیشنل ڈیفنس اتھارٹی کوفریق بنایا گیا۔

وماب الخيري كي رث

اس سے پہلے 28 جنوری 2004 کو الجہاد ٹرسٹ کی طرف سے راولپنڈی کے معروف قانون دان وہاب الخیری ایڈوکیٹ نے بھی سپریم کورٹ آف پاکستان میں ایٹمی سائنسدانوں کے تحفظ کیلئے آئینی درخواست دائر کررکھی تھی جس میں فاضل عدالت سے استدعاکی گئی تھی کہ

> " ملک ولمت کی سلامتی اور بقاء کے لئے فوری طور پرغیر معمولی اقد امات کئے جا کیں۔ آئی ایس آئی کے پلیٹیکل بیل کوموقو ف کرنے کے احکامات صا در کئے جائیں اس امر کویقینی بنایا جائے کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان یاان کے کسی ساتھ کوامریکہ یا کسی اور ملک کے حوالے نہ کیا جائے۔اس رٹ مِي وفاق يا كتان بذريعه سيكرثري دفاع ما بق چيف آف آري ساف (ريائرة)مرزا اسلم بيك سابق صدر فاروق اغارى ميجر جزل ريثائر ونصيرا لله خال بابر جزل ريثائرة على قلى خان ٔ جنرل ریٹائر ذظهبیرالاسلام عباسی اور ڈاکٹر عبدالقدیر خاں کوفریق بنایا گیا۔ درخواست میں کہا گیا کہ محب وطن اور نامور سائنسدانوں کی تذلیل بیرونی اشاروں پر کی جار بی ہےاور یا کستان کے صدراور چیف آف آری شاف جزل برویز مشرف بھی الزام لگانے والوں میں شامل ہو گئے ہیں اوربیکه سابق آری چیف جزل اسلم بیگ نے بےنظیر بھٹو کے دور کے حوالے سے اہم انکشافات کئے ہیں۔ بیہ معاملہ انتہائی عوامی اہمیت کا حامل اور بنیادی حقوق سے متعلق ہے قوم کے بنیادی حقوق زیرآ رنکل A'2-A'2 اورآ رنکل 199 کی تشریح بھی کی جائے۔سائنسدانوں کی تذلیل فوری رکوائی جائے ان کی عزت واحترام کا معقول بندوبست کیا جائے تا کہ وہ اغوا ہوکر شیطان ممالک کے ہتھے نہ چڑھ جائیں۔ایٹی توانائی کے اداروں میں تعینات افراد کوسرکاری ملازم تصور ندکیا جائے ان کی ریٹائز منٹ ہے متعلق عمر کی حدفتم کردی جائے تا کہ وہ اپنے عہد وں یر ہمیشہ قائم رہیں جبکہ اٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کے تخفظ کے نظام میں چیف جسٹس آف یا کستان کوشامل کیا جائے اورا یٹمی پروگرام کوعدالت عظمٰی کی اجازت کے بغیرختم نہ کیا جائے۔''

عدالت عظمیٰ میں محسن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی غیر اعلانیہ حراست کے خلاف ان درخواستوں کی ابتدائی ساعت 18 مارچ 2004 کو چیف جسٹس آف پاکتان جناب جسٹس ناظم حسین كيجيجى گئى رپورٹ بھى عدالت ميں طلب كى جائے۔''

25 فروری کولا ہور ہائی کورٹ لا ہور کے چیف جسٹس افتخار حسین چوہدری نے محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر کی غیر اعلانیہ نظر بندی کے خلاف سپریم کورٹ بار کے نائب صدر چوہدری محمد اکرام ایڈوکیٹ کی طرف سے دائر کی جانے والی انٹرا کورٹ اپیل نا قابل سماعت قرار دیتے ہوئے رٹ واپس کرنے کا حکم دیا۔ چوہدری اکرام ایڈوکیٹ نے اس پر تبھرہ کرتے ہوئے کہا

27 فروری کومحن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی غیر اعلانیے نظر بندی کے خلاف جمہوریہ اسلامیہ پاکتان کے آئین کے آرٹیل 184 (3) کے تحت جس بے جاکی درخواست سپریم کورٹ آف پاکتان میں دائر کردی گئی پٹیشن میں ہائی کورٹ راولپنڈی بینچ کے رجٹر ارکے اعتر اضات اور فیصلے کا ذکر

> "واقعات کی ترتیب اور رجمز ار کے دفتر کے احکامات سے سے بات سامنے آئی ہے کہ انہوں نے بغیر کسی قانونی بنیاد کے فائل کو حرکت میں رکھااورا ہے فاضل جج کے سامنے پیش نہ کر کے عدالت عالیہ کی انتظامیے نے بے در داندا نداز میں ڈاکٹر خان کی نظر بندی کوطول دیا۔ نا قابل ساعت ہونے كے اعتر اضات حکومتی دیا ؤ اور عدالتی نظام میں مداخلت كا نتیجہ تھے۔ حالا نکه معاملہ انتہائی تنگین ہاور ڈاکٹر خان کی زندگی شدیدخطرہ میں ہان کاکسی سے رابطہ نہیں معاطے کوآ کمین کے تحت سووموٹو (Suo Moto) ڈیل کیا جاسکتا تھا۔لیکن جس طرح انتہائی اہم معالطے کولا پر واہی ہے لیا گیا۔اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ درخواست دہندہ اور نظر بند ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے معاملے کو ابوان عدل میں دری کے نیچے دھکیلا جارہا ہے اور چونکداز الدی کوئی صورت نظر نہیں آتی اسلے انتهائی بے بی میں آئین یا کستان کے آرٹکل 184(3) کے تحت درخواست عدالت عظمیٰ میں دائر کی جارہی ہے۔ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا معاملہ چونکہ عوامی اہمیت اور بنیادی حقوق کے نفاذ کا ہےاسلئے اس کی جلد ساعت کی جائے ۔ ڈاکٹر خان کی نظر بندی کوغیر قانو نی اورغیر آئیمی قرار دیتے ہوئے رسیانڈنٹس کو تکم دیا جائے کہ وہ ڈاکٹر خان کوعدالت میں پیش کریں تا کہ وہ آ زادانہ ماحول میں بیان دے سکیس ان کوفق وحرکت اورا ظہار رائے کی آ زادی دلائی جائے۔ان کی رہائش گاہ پر اوراردگر دمتعین تمام افراد کو بنایا جائے اور رسیا عذش کوڈ اکٹر قدیر خال کوملزم بتائے ان کی شہرے کو نقصان پہنچانے اور کی بھی طرح اسلام آباد سے متعل کرنے سے روکا جائے۔ اخباری اطلاعات كے مطابق ڈاكٹر خان كو ہارث الليك بھى ہوا جے رسانڈنٹس نے تشليم كيا ہے اسكے ايك غير جانبدار

> > محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

کرتے ہوئے استدعا کی گئی

يمي كہتے ہيں۔ ہمارے لئے خطرات كا باعث بننے والے كئي معاملات بيك وفت چل رہے ہيں ان ميں مسئلہ کشمیر پر ہندوستان سے گفتگو بھی جاری ہے۔اس میں کچھ دواور کچھ لوکی باتیں ہورہی ہیں۔جبکہ گلگت اوربلتتان کاعلاقہ اقوام متحدہ کے ریکارڈ کے مطابق متناز عزمیں بلکہ دہاں کے عوام نے اے آزاد کرایا اور وہاں کے نوابوں اور راجوں نے قائد اعظم سے الحاق کی درخواست کی جے منظور کرایا گیا۔عدالت عظمیٰ نے الجہا در سٹ کی پٹیشن میں یہ فیصلہ صادر کیا تھا کہ شالی علاقہ جات کے شہری یا کتان کے شہری ہیں انہیں حقوق دینے کے لئے آئین میں ترمیم کی ضرورت ہوتو ترمیم کی جائے۔ڈاکٹر قدیر خان کے حوالے ہے یہ بات نہایت اہم ہے کہ بیدہ ہتخصیت ہیں جو پاکستان کوایٹمی قوت بنانے کے لئے طویل عرصے تک تگ ودوکرتے رہے۔ امریکہ خاص طور پر قدیر خان سے ناخوش ہے کہ انہوں نے پاکتان کوایٹم بم کیوں بنا کردیا۔؟ امریکہ قدیمے خان کوسڑکوں پر گھیٹ کر ذلیل کروانے کا مذموم ارادہ رکھتا ہے۔ چنانچہ بش اور اس کے حواری بار بار کہدر ہے ہیں کہ معافی تو پاکستان نے قدریر خان کو دی ہے ہم اس وقت تک معافی نہیں دیں گے جب تک''مافیا'' کوختم نہ کردیں' چنانچہ یہ خطرہ موجود ہے کہ پاکستانی حکمران کسی بھی وقت ڈاکٹر خان اورا پٹم بم کوامریکہ کے حوالے کر دیں'ان میں جرات نہیں ہے کہ وہ امریکہ کوا نکار کرسکیں قوم کو باربار ڈرایا جارہا ہے کہ جسطرح افغانستان میں امریکہ نے بم گرائے ہم کوبھی ای طرح تباہ کردے گا۔وزیرِاعظم (میرظفراللہ جمالی) کی حالت میہ ہے کہوہ انتخابات میں بش کی کامیابی کی دعاما مگ رہے ہیں۔بش انتخابات میں ہار گیا تو پاکستان کہاں کھڑا ہوگا؟ وباب الخیری ایڈو کیٹ نے عدالت عظمٰی ہے درخواست کی کہوہ مختلف تحقیقاتی اواروں کانظم ونسق سنجال لے یہاں تک کہ فوج کوبھی اپنے کنٹرول میں لے لیں۔ آئین کے مطابق فوج صرف ایک محکمہ ہے جو سپریم کورٹ کے ہر حکم کا یابند ہے۔ای طرح ڈاکٹر خان اورایٹمی حوالے سے عالمی پروپیگنڈہ کی آ زادانہ تحقیقات بھی سپریم کورٹ خود کرائے کہ اس معاملے کی حقیقت کیا ہے؟

پٹیٹرزمولوی اقبال حیدر نے کہا معاملہ ہم اور الزامات انتہائی علین ہیں سیشن جج کے منصب کے بچے کے ذریعہ تحقیقات کرائی جائے اور ساعت ان کیمرہ ہو' کمرہ عدالت میں میجر اسلام کے بھائی حسام الحق' بریگیڈ برسجاول کے بیٹے ڈاکٹر شفیق الرحمان ڈاکٹر فاروق کے بیٹے عاصم فاروق ڈاکٹر نذیری المید اسلام الحق کی اہلیہ مسلم لیگ (ن) کے صدیق الفاروق میمونہ ہاشمی ایم این اے سمیت نظر بندوں کے دوسرے عزیز واقارب موجود تھے'اکرام چوہدری ایڈوکیٹ کی معاونت مسعود حسین شاہ اور سردار شعیب نے کی۔

27 اپریل کی ساعت میں وفاق بذریعہ وزارت داخلہ کی طرف ہے محن پاکتان ڈاکٹر خان

صدیقی جسٹس جاویدا قبال اور جسٹس عبدالحمید ڈوگر پر مشمل فل بینج نے کی اوراٹارنی جزل کونوٹس جاری

کرتے ہوئے وفاق سے تین ہفتے کے اندر جواب طلب کرلیا۔عدالت نے اس شمن میں میجراسلام الحق
اور ڈاکٹر فاروق کی رٹ پٹیشنز کی ساعت بھی کی۔اورا یک پٹیشز مولوی اقبال حیدر کی طرف سے ان کیمرہ
ساعت کی استدعا مستر دکردی ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ایٹمی پروگرام کے شخفط کویقینی بنانے کے لئے
درخواست ممتاز قانون دان وباب الخیری ایڈوکیٹ جبکہ ڈاکٹر قدیر خان میجر اسلام الحق اور ڈاکٹر فاروق
کی نظر بندی کے خلاف درخواسیں میجراسلام کے بھائی حسام الحق 'بیگم نیلوفر اسلام اور بیگم فاروق کی طرف
سے چوہدری اکرام ایڈوکیٹ نے دائر کی تھیں۔

ساعت کے دوران فاضل چیف جسٹس نے ریمارکس دیئے کہ'' جبٹرائل ہی نہیں ہوا تو کیسی معافی اورکیسی سزا؟ فی الحال تو ڈاکٹر خان کے خلاف محض الزامات ہیں۔''جسٹس جاویدا قبال نے ریمارکس دیئے کہ'' ہم جذبات اور بین الاقوامی تناظر اور دباؤ کوالگر کھتے ہوئے خالصتاً قانون کی بنیاد پراس مقدم کودیکھیں گے۔معاملہ انتہائی اہم نوعیت کا ہے ڈاکٹر عبدالقد برخان ہوں یاعام شہری قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔''فاضل چیف جسٹس نے ایک مرحلہ پر کہا کہ'' سب سے متاثر ہ خض تو ڈاکٹر قدیر خان ہیں ان کی طرف سے کوئی نہیں آیا۔ ان کے عزیز واقاب نیوی نیٹیاں اور داماد کہاں ہیں؟''انہوں نے رجوع نہیں کیا؟ چو ہدری اگرام ایڈوکیٹ نے کہا کہ'' نیچ اور داماد سب ملک سے باہر ہیں اور آج تک علم نہیں ہوسکا کہ ڈاکٹر خان کی اہلیہ سے کہا کہ انہوں کے نظر بندی کے معاملات اپنی جگہ قانون کے تقاضے اپنی جگہ ایک بات نہیں ہوسکا کہ ڈاکٹر خان کی اہلیہ سے کہا کہ معاملات اپنی جگہ قانون کے تقاضے اپنی جگہ ایک بات عدالت عظلی کے لئے اہم ہے کہ نظر بندی کے معاملے میں فیڈریشن یا افراد کو محوں کرنے والے ادار سے عدالت عظلی کے لئے اہم ہے کہ نظر بندی کے معاملے میں فیڈریشن یا افراد کو محوں کرنے والے ادار سے عدالت عظلی کے لئے اہم ہے کہ نظر بندی کے معاملے میں فیڈریشن یا افراد کو محوں کرنے والے ادار سے کے خلاف مناسب تھم صادر کرنا آئی نی وقانونی نقاضا ہے۔انصاف سے انحراف نوبی بیا اس بات کا دفیڈریشن اور کے خلاف مناسب تھم صادر کرنا آئی نیکی وقانونی تقاضا ہے۔انصاف سے انحراف نوبی کا دفیڈریشن اور میں مناسب تھم صادر کرما ہوائے کی جاتے گا۔ فیڈریشن اور میں مناسب تھم صادر کرما ہوائے۔''

ممتاز قانون دان اورالجہاد ٹرسٹ کے چیئر مین وباب الخیری نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ ۔۔۔ نالاقوامی حالات اور پاکستان کے معاملات اس نیج کو بینج چکے ہیں کہ ہماری قو می سلامتی کوشد پر خطرات لاحق ہیں۔ جس کے تحفظ کا اختیار سپریم کورٹ کو آئین کے تحت حاصل ہے نیہ اختیار اتنااہم ہے کہ اگر اسے آئین سے نکال دیا جائے تو سپریم کورٹ اور ہائی کورٹس کی ضرورت باتی نہیں رہتی ۔ عالمی طور پر بیہ پروپیگنڈہ اور ہرزہ سرائی کی جارہی ہے کہ پاکستان 2010 کے بعد تحلیل ہوجائے گا۔ اور ساری دنیا افیہا کو چھوڑ کرصرف پاکستان کو ہی نشانہ بنایا جارہا ہے۔ ایٹمی معاملہ بھی اس نوعیت کا ہے خود صدر مملکت بھی

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEEDI

ہیں۔درخواست میں موقف اختیار کیا گیا کہ ڈاکٹر خان کوتفیش کے لئے امریکی سفار بخانہ لے جایا گیا 'درخواست کے ساتھ ایک مقامی صحافی محمد شاہد (شاہد السلام) (روز نامہ جناح) کا بیان حلفی بھی شامل کیا گیا تھا۔جس میں کہا گیا کہ ڈاکٹر خان کے حوالے سے خبریں دینے اور لکھنے کے باعث ٹیلی فون پر نامعلوم افراد کی طرف سے علین نتائج بھگنٹے کی دھمکیاں دی جارہی ہیں۔

ڈاکٹر خان اپنی اہلیہ سمیت حسب سابق اپنے گھر پر نظر بنداور قید تنہائی گز ارر ہے ہیں۔قانونی جنگ بھی دم توڑ چکی ہے۔

مزيد کہا گيا کہ

اقدامات كي بن-"

'' ڈاکٹر خان نے قوم سے جوخطاب کیااس کے لئے ان پرکوئی دباؤنہ تھااورڈاکٹر خان اوران کے خاندان کی آزاد کی اورزندگی کے لئے کوئی خطرہ نہیں ہے'ان کی اوران کی اہلیہ کی حفاظت اور سلامتی کے تخفظ کے لئے ضروری اقدامات کئے گئے ہیں۔''

جواب میں صرف اتنا کہا گیا کہ وفاقی حکومت نے ڈاکٹر خال کے تحفظ اور سلامتی کے لئے ضروری

عدالت عظمی نے جواب کومستر دکرتے ہوئے تھم دیا کہ وزارت وفاع سمیت مدعاعلیہان کی طرف سے جوابات داخل کرائے جائیں' دریں اثنا عدالت کو بتایا گیا کہ ڈاکٹر خان اور ان کی اہلیہ حراست میں بیش کرنا مناسب نہیں۔ادھر حسام الحق نے عدالت عظمی میں 27 مئی 2004 کومعروف قانون دان چو ہدری اکرام ہی کی وساطت سے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی غیراعلانے نظر بندی کے خلاف ایک خمنی آئینی درخواست دائر کی کہ ڈاکٹر خان کی وثار زندگی کوشد ید خطرات لاحق ہو چکے ہیں انہیں ذہنی اور جسمانی تشدد کا نشانہ بنایا جارہا ہے اور ان کی رہائش گاہ پر برائے نام بھی سہولت فراہم نہیں کی گئی ان سے کسی کو ملنے کی اجازت نہیں دی جارہی ان کے آزاد شہری ہونے کے بارے میں رسیا ٹوئٹس کی طرف سے عدالت میں دیئے گئے بیانات جھوٹ شہری ہونے کے بارے میں رسیا ٹوئٹس کی طرف سے عدالت میں دیئے گئے بیانات جھوٹ

ا بے ان محبوس دوستوں کے اہل خانہ ہے ملا قاتوں کا سلسلہ شروع کیا۔ بقول ان زیر تفتیش سائنس دانوں کے اہل خانہ کے ان سائنس دانوں اور انجینئر وں کو بھی علم نہیں ہے کہ وہ جن کمروں میں بند ہیں وہ کمرے کس عمارت کے ہیں اور وہ عمارت کہاں ہے۔ پھرایک کمرے میں بند کسی ایک صاحب کو پہنچی پیتے نہیں تھا کہ آیا ایکے کمرے کے ساتھ کوئی دوسرا کمرہ بھی ہے پانہیں اورا گرکوئی کمرہ ہے تو اس میں کیا ہے یاو ہاں

گر دو پیش ہےاس قدر لاعلمی کی بنیا دی وجہ رہتی کہ شروع شروع میں زیرتفتیش سائنس دا نو ل کو جب ڈی بریفنگ کے لئے لے جایا جاتا یا بعد میں جب انہیں اپنے اہل خانہ سے ملا قاتوں کی اجازت ملی تو دو تین کمانڈ وقتم کے اہل کارائے کمرے میں داخل ہوتے ،انہیں کا لےرنگ کا ماسک پہنا دیتے جس میں سانس لینے کیلئے ایک سوراخ ہوتالیکن ماسک سے باہرد کھنا ناممکن ہوتا۔ پھر دواہل کارانہیں مضبوطی کے ساتھ بازوں سے بکڑ کر کمرے ہے باہرلاتے اور سٹر حیوں سے بیجے اتار ناشروع کرتے اس عمل سے یہ بات واضح ہوگئی کہ انہیں جس کمرے میں رکھا گیا ہے وہ کسی عمارت کی پہلی منزل ہے یعنی بیاس نامعلوم عمارت کا گراؤنڈ فلورنبیں ہے۔ پھرانہیں ایک کار کی عقبی نشست پر بٹھادیا جا تااور چہرے ہے ماسک ہٹادیا جا تالیکن گاڑی کے سامنے والے شیشے کے علاوہ ہاقی تمام شیشے کا لے ہوتے اور ایکے اور گاڑی کے ڈرائیور کے درمیان ایک کالے رنگ کا دبیز پر د ولہرار ہا ہوتا۔ یول بھی کہا جاسکتا ہے کہ وہ ایک حیاروں طرف ہے کالے جھوٹے ہوئی منزل مقصود پر پہنچ جاتی جب گاڑی رکتی ایک مرتبہ پھرائے چرے پر ماسک چڑھادیا جاتا اور انہیں کسی دوسری نامعلوم عمارت کے اس کمرے میں لے جایا جاتا جہاں چندمنٹوں کے بعدا فسران بیک وقت مختلف دروازوں ہے اپنے اپنے مخصوص انداز میں داخل ہوتے۔زیرڈی بریفنگ سائنس دان احتر اماً اور مجبوراً کھڑے ہوجاتے۔

جب سائنس دانوں کوایے اہل خانہ ہے ہر دوسرے جمعہ کی شام یعنی ہر پندرہ دن بعد شام 5 بجے سے لے کر 7 بجے تک ملاقاتوں کی اجازت دی گئی تو انہیں بالکل ای انداز سے چھوٹے سے حارول طرف ے کالے ڈے میں لے جایا جاتا جیسے انہیں ڈی بریفنگ کیلئے لے جایا جاتا انہیں خان ریسرچ لیبارٹری (KRL) کے ایئر پورٹ کے قریب راولپنڈی دفاتر کے ایک ممینی روم میں لے جایا جاتا جہاں وہ کسی زمانے میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی زیر صدارت ہونے والے اہم اجلاسوں میں شریک ہوا کرتے تھے اور یا کستان کے ایٹمی اور میزائل پروگرام کو آ گے بڑھانے کیلئے سر جوڑ کر مبیٹا کرتے تھے۔ ماسک گاڑی کی عقبی سیٹ پر ہی رکھ دیا جاتا تا کہ ملاقات کا وفت ختم ہونے کے بعد انہیں پھر ساہ ماسک کے اندھیروں میں اتاردیا جائے۔ بیویاں متفکر چیروں اور بھیکی بلکوں ہے اپنے قابل احترام

كس سائنس دان كوكهال ركها كيا؟

ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور دیگر سائنس دانوں ،انجینئر وں اور دیگر شخصیات کی ڈی بریفنگ پر مامورادارہ ہرکام انتہائی راز داری ہے کرنے کی شہرت رکھتا ہے۔خود آئی ایس آئی کے مرکزی دفتر دیگر ذیلی دفاتر "مہمان خانوں" یا سیف ہاوسسر میں بھی عام محاورے کے مطابق دائیں ہاتھ کو بھی پیتہیں ہوتا کہ بایاں ہاتھ کیا کررہا ہے۔آئی ایس آئی کے پرانے ہیڈکوارٹرز کےصدر دروازے کے قریب کوریڈور میں ایک فریم شدہ تصویر آویزاں ہوا کرتی تھی جے مجھے کئی مرتبہ دیکھنے کا اتفاق ہوا۔اس تصویر میں ایک انسانی چېره دکھایا گیا تھا جسکے دونوں ہونٹوں پر ایک بڑا سا تالا لگا ہوتا تھا۔اس تالا لگے ہونٹوں کو آئی ایس آئی کالوگو (Logo) یا ماٹو (Motto) بھی کہا جا سکتا ہے۔اس تصوراتی تصویر سے آئی ایس آئی جیسے انتہائی حساس ادارے میں کام کرنے والے ہرچھوٹے بڑے اضرائل کاراور فیلڈ میں کام کرنے والے برق رفتار عملے کو بیواضح پیغام دینامقصودتھا کہاہے ہونٹوں کوی کرے رکھویعنی کسی کوئی بات نه کرواور خاص طور پرکسی غیر متعلقه فرد ہے تو قطعاً کوئی بات نه کرو، ماضی میں جب بھی کبھار مجھے کسی اہم قومی معاملہ کے حوالے ہے مشورہ کیلئے مدعو کیا جاتا تو متعلقہ صاحب انتہائی پر تکلف حائے پیش کرنے کے بعد جس انتہائی مختاط انداز میں بات کرتے اور دک رک کرآ گے بڑھتے اس سے مجھے کچھ عجیب ساتا ثر ماتا کچھ البھن بھی ہوتی لیکن اس حوالے سے خوشی اور اطمینان بھی ہوتا کہ اس اہم قومی ادارے میں کس قدرا حتیاط برتی جاتی ہے پھونک پھونک کدقدم رکھا جاتا ہے سول اداروں کے برعکس جہاں گپ شپ اغیر مختاط گفتگواور بے پر کی اڑانے کا کلچر جڑیں بکڑ چکا ہےاور جہاں آپ کسی بھی بڑے ہے بوے افسریاوزر کے عملے سے ہرطرح کی معلومات آسانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔افواج پاکستان کے اس اہم قومی اور قابل فخر ادارے نے اپنے اس اصول اور طریقہ کارے مطابق کسی کوبھی پنہیں بتایا کہ جن حضرات کی ڈی بریفنگ کی انہیں کہاں رکھا گیا۔ شروع شروع میں مجھے اس حوالے سے بڑا بحس تھا لیکن میں نے بیرجانے کی کوشش بھی نہیں کی اس لئے کہ غیر معمولی سوالات جوابات اور ادھرادھر ہاتھ یاؤں مارنے سے بعض اوقات زیر تفتیش یا زیرڈی بریفنگ افراد کیلئے مسائل پیدا ہو جاتے ہیں۔البتہ جب شدید د باو اور تحقیقات و تفتیش کے چندابتدائی مگرانتهائی تشویشناک دن گزر گئے اور ڈی بریفنگ کے شكارانجينئر وں ہے الكے اہل خاندے ہريندرہ روز بعد ملاقات كرانے كاسلسله شروع ہوا تو پھر ميں نے

ہیں۔ آپ یہ پکٹ ساتھ والے کمرے میں فاروق کودے دیں اور میرا پیک جوآپ نے فلطی ہے انہیں دے دیا ہے وہ مجھے لا دیں۔ اہل کارنے ایسا ہی کیا۔ یوں کے آرایل کے ان دونوں دوست انجینئر وں کو اتفاقیہ طور پریہ جان کرخوشی ہوئی کہ وہ مصیبت کی اس گھڑی میں بھی ساتھ ساتھ ہیں۔لیکن بعد میں انہیں الگ الگ' مہمان خانوں' میں منتقل کردیا گیا۔

شاید بیان زیر تفتیش سائنسدانوں کے اعصاب توڑنے اور انہیں ذبنی طور پر تنہا اور کمزور کرنے کے عمل کا حصہ ہی ہو کہ انہیں جراست کے دوران دنیا جہاں ہے بے خبر رکھا گیا۔ کمروں میں ٹیلی وژن یا ریڈ یو ہونے کا تو سوال ہی پیدانہیں ہوتا تھا۔ افسوسناک بات بیہ ہے کہ انہیں پڑھنے کے لئے اخبار بھی نہیں دیا جاتا تھا ان کے پاس وقت دیکھنے کے گھڑیاں بھی نہیں۔ اور وہ بند کمرے میں اندازے ہے نمازوں کے اوقات کا تعین کرتے۔ انہیں وقت کے تعین میں مدد زیادہ تر کھانے کے اوقات سے ملتی۔ مازوں کے اوقات کے اوقات سے ملتی۔ اوپا تک دروازہ کھاتا اور کوئی الم کار بغیر کوئی بات کئے کھانے کی ٹرے دروازے کے اندر رکھ دیتا اور ایک آ دھ گھنٹے بعدوالی اٹھا لے جاتا۔ اس ہے زیر تفتیش سائنسدانوں کو اندازہ ہوجاتا کہ اب دو پہر کے ایک دو ہوجاتا کہ اب دو پہر کے ایک دو ہوجاتا گیا رات کے آ ٹھونو کا وقت ہوگا۔ طاہر ہان کے داوں میں طرح طرح کے وسوے پیدا ہوتے ہوئے اور ذہنوں میں کئی سوالات انجرتے ہوں کے مثلاً

1- نہ جانے محسن پاکستان کہاں ہیں اورائے ساتھ کیا بیت رہی ہے۔؟ 2- نہ جانے ہماری گرفتار یوں کے حوالے ہے پاکستانی عوام کا کیار دعمل ہوا ہے۔؟ 3- کیا ایسا تو نہیں کہ امریکہ ہماری حکومت پر دباؤ ڈال رہا ہو کہ زیر تفتیش سائمندانوں کو امریکہ کے حوالے کیا جائے۔؟ حوالے کیا جائے۔؟ خاوندوں کو دیکھتیں اور بیٹیاں بیٹے ابو۔ ابو پکارتے۔ دونوں فریق ایک دوسرے کوجھوٹی تسلیاں دیے۔
کوئی ایک دوسرے کوحوصلہ شکن خبر نہ سنا تا مثلاً اس دوران انجینئر ڈاکٹر نذیراحد کے لاہور میں مقیم بوڑھے والد پر شد ت غم سے فالح کا شدید حملہ ہوا اور وہ ہے حس و حرکت چار پائی پرلیٹ گئے لیکن جب ڈاکٹر نذیر احمد اپنے بچوں سے پوچھتے کہ آپ کے داداالو کیے ہیں۔ ان سے آپ فون پر بات تو کرتے ہیں ناں۔ تو احمد اپنے بچوں سے پوچھتے کہ آپ کے داداالو کیے ہیں۔ ان سے آپ فون پر بات تو کرتے ہیں ناں۔ تو بچو کہتے وہ ٹھیک ٹھاک ہیں۔ آپ کے لئے بڑی دعا میں کرتے ہیں ایک دودن میں پھر اسلام آباد آنے والے ہیں۔ لیکن شایداب دہ بھی بھی اسلام آباد نہ آسکیں۔

جن کمرول میں سائنس دان قید تھا آئی کھڑکیوں کے شیشوں پر بھی باہر کی طرف سے کالا رنگ کیا ہوا تھا اور وہ تھلتی بھی باہر کی طرف سے ہیں۔ کمرول میں قدر سے بلندی پر ایئر کنڈیشنر لگے ہوئے سے جبکہ بعض کمرول کی حجمت پرست رفتار پکھے تھے۔لیکن انکے سوچ (Switch) کمرے سے باہر تھے لینی آپ کمرے کے اندر سے ایئر کنڈیشنر یا پکھے کوآن یا آفن ہیں کر سکتے۔ایک دن ایک سائنس دان نے کمرے سے ملحقہ باتھ روم میں کالے شیشوں والے روثن دان کو کھولنے کی جمارت کی تا کہ کی طرح باہر جھا تک کر دیکھا جائے کیا منظر ہے تو فورا باہر سے ایک کھر دری آواز آئی۔"روثن دان کو بند کر وکھولنے کی کوشش نہ کریں۔"

میجراسلام الحق کے والے ہے معلوم ہوا کہ آنہیں مختلف ممارتوں میں رکھا گیا ہے اورایک مرتبہ وہ جس کمرے میں رکھا گیا ہے اورایک مرتبہ وہ جس کمرے میں بندیتھ وہ بالکل بندتھا یعنی اس میں کوئی کھڑی وغیرہ نتھی۔ شدید گرمی اورجس کی بناء پر وہ تولیہ پانی میں بھگو کرا ہے سر پر رکھتے اور گیلے تو لیے ہے گرنے والے قطروں ہے ان کے جسم کوقد ر محتندگ محسوس ہوتی۔ میں جرصا حب کارنگ سانولہ ہو چکا ہے اور پارکنسن بیاری میں مبتلا ہو گئے ہیں۔

سائنسدانوں کی ڈی بریفنگ کے چند دنوں بعدایک ایباا تفاق ہواجس سے ایک زیر حراست انجینئر کو پہتہ چل گیا کہ وہ جس کر سے میں بند ہیں اس سے ملحقہ کر سے میں کے آرایل کے ایک دوسر سے انجینئر بند ہیں۔ ہوایوں کہ ایک دن انجینئر ڈاکٹر نذیر احمد کوشدید ڈیریشن نے آگیرا جسکے نتیجہ میں انہیں فوری طور پر بعض ادویات کی ضرورت پڑگئی۔ انہوں نے اندر کی طرف سے دروازہ زور زور سے کھنکھٹایا۔ ایک اہل کارنے باہر کی طرف سے دروازہ کھولا اور پوچھا کیا مسئلہ ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی جسمانی (اور ڈبنی) کیفیت بیان کی اور کہا ہے کہ مجھے فلاں فلاں ادویات کی فورا ضرورت ہے۔ اہلی کار جسمانی (اور ڈبنی) کیفیت بیان کی اور کہا ہے کہ مجھے فلاں فلاں ادویات کی پیک ڈاکٹر نذیر احمد کودیا جلاگیا اور ایک ڈیڑہ گھنٹہ کے بعد جب اس نے دوبارہ دروازہ کھول کرادویات کا پیک ڈاکٹر نذیر احمد کودیا تو ڈاکٹر ضاحب نے دیکھا کہ پیکٹ کے اوپر کالے مار کرے''ڈاکٹر فاروق احمد'' کھا ہوا ہے۔ ڈاکٹر نذیر احمد نے اپنی روای صاضر دما فی سے کام لیتے ہوئے کہا کہ آپ غلطی سے فاروق کا پیک مجھے دے رہ محن پاکتان کی ڈی پریفنگ

يوليس تمشير يبين بينيقة ہے--- سكاٹ لينڈيار ڈيوليس دنيا بحرمين پيچيده اورمنظم جرائم كوب نقاب كرنے

ہاں! ڈاکٹر عبدالقد ریفان کا نبید ورک ہے

5 فروری 2004 و کوصدر پرویزمشرف نے ٹی وی پریس کا نفرنس میں کہا

'' ہمارے پاک سارے دستاویزی ثبوت ہیں ، کوئی انکار نبیں کرسکتا ہے۔ بدشمتی ہے تمام ایمی پھیلا وُڈاکٹر قدیر کے تھم اور سرپرتی میں ہوا --- ایک اور بات نگلی کہ پوراانڈرورلڈ ملوث ہے۔ پوری دنیا کی طاقبتیں انڈرورلڈ ہے بنی ہیں ،ہم بھی تو تھلے عام شاپنگ نبیں کررہے تھے'' رہنا یہ کارم رازاں ہے۔ یہ ومث: شارفی سے میں میں میں اسلامی میں کارہ ہے تھے''

امریکی وزیرِ خارجہ کولن پاؤل، صدر پرویز مشرف سے ٹیلی فون پر بات کرتے ہوئے یوں گویا ہوئے "جمیں دیکھنا ہوگا کہ ڈاکٹر قدیر خان نے جن مما لک کوایٹی راز پختل کیے اس کا نیٹ ورک کہاں کہاں موجود ہے؟ جمیں اس نیٹ ورک کوکمل طور پرفتم کرنا ہوگا"

امریکی صدربش (11 فروری 2004ء) پالیسی بیان دیتے ہوئے یوں برے

'' مارکیٹ میں دستیاب مبلک نیکنالوجی اور آلات سے دہشت گردگروپ اپنی مرضی کے بتھیار بنا

سکتے ہیں ایسے نیٹ ورک کوڈ اکٹر عبد القدیر خان کی شکل میں دیکھا جاسکتا ہے، اب تک ہمیں اتنی

کہانی معلوم ہوئی ہے۔ ڈاکٹر قدیر خان پائستان کا یٹمی ہتھیاروں کے پروگرام کے باپ کے
طور پر پوری دنیا میں جانے جاتے تھے۔ اب تک یہ بات کسی کومعلوم نہتی کہ وہ دنیا بجر میں پہلے

ہوئے نیٹ ورک کی قیادت کرتے رہے ہیں جس کے ذریعے ایٹمی ٹیکنالوجی اور معلومات پہلی تی و ہیں۔۔۔''

اُوپر کے اقتباسات میں''انڈرورلڈ''اور''نیٹ ورک'' کے جوالفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ اکتوبر 2003ء سے تادم تحریر مغربی اور ملکی میڈیا میں ان الفاظ کا بہت چرچا ہے اور پاکستانی عوام بھی ان الفاظ کی تکرار پر چونک چونک گئے ہیں۔ آ ہے! دیکھتے ہیں کہ انڈرورلڈ ہے کیا؟

انڈرورلڈ کیاہے؟

اس حوالے سے لندن، جودنیا کا بڑا سیاس مرکز ہے، خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ دنیا کے بڑے
بڑے کام بشمول عالمی سازشیں لندن ہی کے ذریعے ہوتی ہیں۔ دنیا کے بڑے سیاس لیڈر جی کہامر کی
لیڈر بھی اپنی سیاس یا تخریب کاریوں کی راہیں ہموار کرنے کے لیے لندن ضرور آتے ہیں کہ یہاں ہرقتم
کے انڈرورلڈ ہیں۔ اس شہر کے وسط میں سکاٹ لینڈ یارڈ کے نام سے ایک پولیس سنٹر ہے اور لندن کا

اور زہین مجرموں کو پڑنے کے حوالے سے خاص شہرت کی حامل ہے۔ سکاٹ لینڈیارڈ پولیس کے نظام میں ''انڈرکور'' کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ انڈرکور پولیس کے تخواہ دارا یجٹ ہوتے ہیں جو جرائم پیشہ افراد کے ساتھ زندگی گزارتے ہیں اور اگر کسی مجر ماندسر گری کے دوران میں پکڑے جائیں تو جرم کے مطابق سرایا ہے اور سرا کالئے کے بعد دوبارہ جرائم پیشہ ساتھوں سے باطبخ ہزرا۔ یہ ''انڈرکور'' پولیس کو انتہائی مقین ہڑے یا بر حالی نظر کے بارے میں جن میں وہ خود انتہائی مقیر نہیں اور کے خاص النہائی مقیر نہیں ہو جو سکاٹ لینڈی ڈرڈ پولیس جا کنا قائن میں فندہ مشرک نہیں دوسر سے جرائم میں مادت پیشہ ورا فراؤ میں ہے آئی میں کو خارف ایس کے باوجود سکاٹ لینڈی ڈرڈ پولیس جا کنا قائن میں فندہ کی کور فار نہیں کر کے اور پولیس اندہ کی سے انتہائی مقرر ہیں کیکن جو لے موٹے موٹے ہوئی سے انتہائی کی بیٹر کرکور'' ان چینیوں میں داخل نہیں بوسلنا۔ سکاٹ لینڈیارڈ پولیس کئی چھوٹے موٹے ہوئی سرفل کرنے کے باوٹوں میں کہ انتہائی تعرف کی بیٹر کورٹ ان ہیں کہ بیٹر کرکور'' ان چینیوں میں داخل نہیں بوسلنا۔ سکاٹ لینڈیارڈ پولیس کئی چھوٹے موٹے ہوئی کرنے کے باوٹر نہیں کرتے اور پولیس اان سے کوئی تعرف نہیں کرتی کیوں کہ بیکل اور کیسینوز اور نائٹ ہوں وغیرہ کے اوقات مقرر ہیں لیکن انگر کرتے اور پولیس اان سے کوئی تعرف نہیں کرتی کیوں کہ بیکل اور کیسینوز اور نائٹ ہوں وغیرہ کے اوقات مقرر ہیں کیا کی کیوں کہ ایک رہی نظرانداز کردیا جاتا ہے کیوں کہ میں اور اشار کی انڈورنس کے باوٹ کو مواسلیں جاتم کو بھی نظرانداز کردیا جاتا ہے کیوں کہ میں وقت اشیا کی انشورنس کے باوٹ کو مواسلیں جاتا ہے کیوں کہ میں وقت اشیا کی انشورنس کے باوٹ کو مواسلیں جاتا ہے کیوں کہ میں وقت اشیا کی انشورنس کے باوٹ کو مواسلیں جاتا ہے کیوں کہ میں وقت اشیا کی انشورنس کی باوٹ کو مواسلیں جاتا ہے کیوں گ

اس تفصیل کا مقصد برائم سے پینے ، اسکا وفروٹ دینے کے لیے مغربی طریق کارے روشناس کرانا ہے کیوں کہ کم وہیش یجی طریق کا اس پر ممالک بین الاقوای جرائم بالخضوص سمگلنگ بین التیار کیے ہوئے ہیں۔ برطانیے کی مشہور وہ بکل وروسرت الی بین الاقوای جرائم بالخضوص سمگلنگ بین التیار کے ہوئے ہیں۔ برطانیے کی مشہور وہ بکل وروسرت کی اور سے ممالک بین پولیس اور معاقد حکام کے افغاض کے نتیج ہی بین سمگل ہوتی ہیں اور یورپ کا کششعتی ادارے اپنی مصنوعات کی دوسرے ممالک بین کھیت کے لیے وہ مگروں کی خدمات حاصل کرتے ہیں، جنہمیں عرف عام بین انظر دورلڈ'' کہا جاتا ہے۔ صنعتی الارے 'انظر دورلڈ'' کوا پی طرف راغب کرنے کے لیے الن سے اپنی مصنوعات کا بہت کم منافع لیتے ہیں تا کہ بیاشیا، جن ممالک بین سمگل کی جا کیں وہاں مارکیٹ کے مروجہ نرخ ہے کم بین فروخت ہوں۔ بیسامان عام طور پر بحری اور سمندری راستوں سے لے جایا جاتا ہے اور استمن بین 'انڈرورلڈ'' کی آف شور کمینیاں بہت انہیت رکھتی ہیں۔

ہتھیاروں سمیت ہرفتم کی اشیاء''انڈرورلڈ'' کے ذریعے فروخت کرنے والے ادارے اور حکومتیں اکثر ان اشیاء کی وصول کنندہ حکومتوں اور افراد کے بارے میں باخبر ہوتی ہیں لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ انہیں اپنے مال کے اصل خریدار کی خبرنہیں ہوتی۔

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

اس قابل ہو گئے کہ اپنی مرضی کے ہتھیار بنا سکتے ہیں۔ قارئین کرام ۔یادر ہے کہ پاکستان نے ایٹمی شیکنالوجی میں جومہارت حاصل کی ہے اسکی بدولت اور پاکستان کے منعتی بنیاد کے مضبوط بن جانے کی وجہ سے پاکستان بہت سے غیرائیٹمی ہتھیار بنا لینے کی پوزیشن میں آچکا ہے۔اقوام متحدہ کی مانیٹر نگ اور ویری فیکیشن کمیٹی کے فرانسیسی رکن Therse Delpech نے ہمارے ایٹمی سائمندانوں کے حوالے سے پیدا ہونے والے بڑان کے سیاق وسباق میں بالکل بجا کہا ہے کہ

" بورپ ہو یا ایشیا، ایٹی مواد کی غیر قانونی منڈیاں بہت ہیں اور دوئی آج غیر قانونی ہتھیاروں کی سب سے بڑی مارکیٹ ہے، ممنوعہ ہتھیاروں کا کاروبار کرنے والے بھی بہت ہیں، انہی میں سے کچھ سالہا سال تک پاکستان کو ضرورت کی ہرشے فراہم کرتے رہے ہیں'

آئے! اب ذرا ڈاکٹر خان کے ''انڈرورلڈ'' اور'' نیٹ ورک'' پرنظر ڈالتے ہیں تا کہ ایٹی پھیلاؤ کے الزامات کا بچے جموٹ سامنے آسکے کیکن آگے بڑھنے سے پہلے جان لیجئے کہ آج کی دنیا ایک گلوبل ولیج ہے۔ امریکہ اس گاؤل کا چودھری ہے اور چودھری اپنے کمیوں کے گھروں میں خطرناک ہتھیار برداشت نہیں کیا کرتے بیسارا مسئلہ چودھری کی نفسیات کا ہے۔

ڈا کٹرعبدالقد ریکامشن

ڈاکٹر عبدالقدیر خان جب ہالینڈ ہے پاکستان آئے تو انہیں پاکستان کے منتخب وزیرِ اعظم ذوالفقارعلی بھٹونے جوکام، جومشن یا جومینڈیٹ دیاوہ کچھ یوں تھا

"Beg, borrow or steel, come and enrich our uraniam. We must make the nuclear device to counter the nuclear threat posed by India. Money should be no problem. We will eat grass and bear the high cost of building the nuclear arsenal"

پاکستان کے سابق آ رمی چیف جزل اسلم بیگ کے الفاظ ہیں کہ

'' مجنونے بلا کرڈ اکٹر عبدالقدیر خان کے ذمے میرکام لگایا تعااور جب ڈ اکٹر خان پاکستان آئے تو وہ اپنے ساتھ کوئی ڈیز ائن یا آلات نہیں لائے تھے۔وہ سرف اپناعلم لے کر پاکستان پہنچے تھے۔ مسٹر بھٹوسے جزل مشرف تک سب نے ڈ اکٹر عبدالقدیر خان کو یورینیم کی افزودگی کے آلات اور مواد کے حصول میں تحفظ ویا۔انہیں فنڈ ز دیے۔''

انہوں نے مزید کہا

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

سے بات دلچپ ہے کہ آف شور کمپنیوں کا ہزامر کز برطانیہ کی سمندری حدود میں واقعہ جزیرہ
''جرک'' ہے' اس کی بلند و بالا ممارتوں میں یورپ کی ہڑی ہڑی کمپنیوں کی برانچیں اور جائیدادوں کا
غیرقانونی کاروبار کرنے والے اداروں کے دفاتر قائم ہیں' برطانیہ کا کوئی قانون یہاں نافذئیس ہوتا۔
جری کے ساحل پر ہڑے بڑے بحری جہاز سمگل شدہ سامان لے جانے کے لیے ہروقت موجودر ہے ہیں'
یہ کوئی راز نہیں کہ انڈرورلڈ کے ذریعہ جن صنعتی اداروں کی مصنوعات سمگل ہوتی ہیں ان میں یورپ کی
اسلحہ ساز فیکٹریاں بھی شامل ہیں۔اسلحہ کی انڈرورلڈ تجارت کا آغاز بلجیم ہے ہوا تھا' جو پوری دنیا میں پھیل
اسلحہ ساز فیکٹریاں بھی شامل ہیں۔اسلحہ کی انڈرورلڈ تجارت کا آغاز بلجیم ہے ہوا تھا' جو پوری دنیا میں پھیل
گیا۔گئی رپورٹیس منظر عام پر آپکی ہیں کہ دنیا بھر میں باغی گروپوں' جرائم پیشافراد' متحارب فورسز اور ابعض
عکومتوں کو بھی امریکہ برطانیہ جرمنی' فرانس اور دیگر مما لک کا بنا ہوا اسلحہ مہیا ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ
عکومتوں کو بھی امریکہ برطانیہ جرمنی' فرانس اور دیگر مما لک کا بنا ہوا اسلحہ مہیا ہونے کا سب سے بڑا ذریعہ
انڈرورلڈ بی ہے۔ بلکہ دنیا کی بڑی ہتھیارساز کمپنیوں کا تیار کردہ اسلحہ ان مما لک کو انڈریورٹی کے ذریعہ
فراہم کیا گیا جوان فیکٹریوں کے مالکان یا ان مما لک کے وہمن ہیں' جباں یہ فیکٹریاں واقع ہیں۔اس کی فراہم کیا گیا جوان فیکٹریوں کے مالکان یا ان مما لک کے وہمن ہیں' جباں یہ فیکٹریاں واقع ہیں۔اس کی مثال ایران کواسرا نیکی ہتھیاروں کی فراہم ہی ہے۔ بیسب کاروباری سوچ کا نتیجہ ہے۔

صنعتی مما لک کی حکومتیں انڈرورلڈی سرگرمیوں سے پوری طرح واقف ہوتی ہیں گئن سکا کے لینڈ یارڈ پولیس کی طرح بی حکومتیں بھی جان ہو جھ کرائے نظر انداز کرتی ہیں کہ اس طرح ان کے کارخانے چلتے اورلوگوں کوروزگار مہیا ہوتا ہے۔ پھر کم قیت پر سامان کی تربیل سے ایک فاکدہ یہ ہوتا ہے کہ بہت ممالک کی صنعتیں مشکلات کا شکار ہو کر بند ہو جاتی ہیں اور باآ خران ممالک کو درآ مدی ممالک کے کارخانوں پر انحصار کرنا پڑتا ہے اور بول بالواسط طور پر انہیں ان ممالک کی معیشت پر کنٹرول حاصل ہو جاتا ہے۔ بعض ممالک تو منصوبہ بندی کے تحت انڈرورلڈ میں اپنے ''انڈرکور'' واخل کرتے ہیں جوان کے مارکیٹ ایجنٹ کے علاوہ ''مخر'' کا کا م بھی کرتے ہیں۔ اس لیے بلاخون تردید کہا جا سکتا ہے کہ انڈرورلڈ نے اسرائیل' بھارت' شالی کوریا' ایران یا پاکستان کو ایٹی ٹیکنالو جی یا ایٹی آلات فراہم کیے ہیں تو ان کی تفصیلات سے امریکہ میں موثری اختیار کی گئی ؟ اوراب انکشاف کی ضرورت کیوں محسوس ہوئی ؟ بیسوال بجائے خود کم مقاضی ہے۔

واقعہ یہ ہے کہ امریکی صدر بش نے ڈاکٹر خان کوجس انڈرورلڈ کاتخلیق کار ہونے کا الزام دیا ہے وہ پہلے سے موجود تھا' جسے مدتوں پہلے یورپ وامریکہ کے تاجروں نے تخلیق کیا۔ ڈاکٹر خان نے اس انڈرورلڈ کواپے مشن یعنی پاکستان کواپٹی طافت بنانے کے مشن کی تحکیل کے لیے استعمال کیا اور صدر بش کوغصہ بھی ای بات کا ہے کہ مسلمان جوان کی نظر میں ''اجڈ''اور'' دہشت گرد'' ہیں ، ڈاکٹر خان کی بدولت مشن یا کستان کی ڈی بریانگ

اےاپے پروجیک کے لیے بھینچ لائے۔ معروف جریدہ'' کرسچن سائنس مانیٹر'' نے ایک بارلکھاتھا

" و اکثر خان یور نیسکو کے طریق کار کی تممل معلومات کے ساتھ پاکستان اوٹے انہیں ان تمام اداروں کاعلم تھا، جہاں ہے سنٹری فیوج پلانٹ کے لیے ضروری پرزے خرید سکتے تھے'' اور لندن فنانشل ٹائمنر نے اسے یوں بیان کیا تھا

'' بین الاقوامی اشیاء کی خریداری بیس ڈاکٹر قدریرخان کا مغربی بورپ میں حاصل کردہ تجربہ بہت مفید ٹابت ہوا۔ تنظیمی صلاحیت' قابلیت اور تجربے کئے۔ انہوں نے ان اداروں کو شناخت کر لیا جن سے سنٹری فیوج کا ساز وسامان خریدا جاسکتا تھا''

یہ وہ دور تھا کہ جب دنیانے پاکتان کوائیمی ری ایکٹر کے پرزہ جات دیے بھی بند کردیے سے لیکن ڈاکٹر خان اہل مغرب کے ہار ہے ہیں ایک تھوں رائے رکھتے تھے۔وہ یورپ بیں طویل قیام کے باعث ان لوگوں کی سوچ اور نفسیات ہے واقف تھے۔وہ کہا کرتے تھے" مغربی تاجر کی نفسیات ایسے تاجر کی ہے جو ہرشے فروخت کرنے کے لیے ہر لمحہ تیار رہتا ہے اگر مناسب قیمت اداکی جائے تو -- "اور انہوں نے مغرب کی اس کمزوری ہے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور کھلی منڈی ہے مال خریدا جائے لگا۔ "دی اسلامک بم" کے یہودی مصنفین نے لکھا ہے

'' يور ينم از چمن كى نيكنالو جى نهايت چيد دادراس كاحصول بهت مشكل ہے۔ يه نيكنالو جى نهايت خفيد انداز ميں آ گے برجى ہے ليكن ڈاكٹر خان به كررہ بے تھے اور مغرب كے قواعد وضوابط ہے بچتے ہوئے ہے كررہ بے تھے۔ يور ينيم از چمن پائٹ كے اہم حصكلاى فائيڈ تھے ليكن ان كے الگ الگ پرزوں پر پابندى نہيں تھى اور پاكتان (ڈاكٹر خان) نے اس كے ضرورى حصا لگ الگ ملكول كى تقریباً كيد درجن كمينيوں سے خریدے۔''

ڈاکٹر خان نے پہلے ہے موجود نیٹ ورک ہے استفاد کے لیے جو کریش پروگرام بنایا۔اس میں انہوں نے بیاہتمام کیا کہ کسی بھی پرزے یا آلات کی خریداری کے لیے با قاعدہ اجازت نامہ حاصل کیا یا پھر متعلقہ ملک کے قانونی سقم ہے فائدہ اٹھایا۔'' دی اسلامک بم'' کے مصنفین کے مطابق خریداری زیادہ ترسفارت کاروں کے ذریعہ ہوئی۔

یہ بات ریکارڈ پر ہے کہ اوائل 1979 میں جب امریکہ نے سوئٹرزلینڈ پر بعض پرزوں کی سپلائی رو کئے کے لیے دباؤ ڈالا اور اسے این پی ٹی (NPT) کا الزام دیا تو سوئس حکومت نے امریکی الزامات کومستر دکرتے ہوئے کہا کہ پاکستان ہے جوبھی سودے کیے گئے ہیں' وہ قانون کے عین مطابق "مب جانتے ہیں کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی پیمیل کے لیے یقیناً "انڈرورلڈ" سے مدد لی گئی، جس طرح بھارت، اسرائیل اور دوسر سے ملکوں نے لی ہے۔ اس میں تعجب کی کوئی بات میں سیس ۔۔۔ ڈاکٹر قدیر نے جن اوگوں کو اسپنے ساتھ ملایا وہ سب سائنس دان تھے۔ یہ منطقی بات ہے کہ بیرونی دنیا سے ان کار ابطہ بنا۔ آپ انہیں کوئی بھی نام دے سکتے ہیں۔ جزل پرویز مشرف کہ بیرونی دنیا سے ان کار ابطہ بنا۔ آپ انہیں کوئی بھی نام دے سکتے ہیں۔ جزل پرویز مشرف (صدر بیش وغیر دبھی) انہیں" انڈرورلڈ" کہتے ہیں لیکن اس سب پچھکو پاکستان کی قانونی عکومت کی منظوری حاصل تھی۔ بھاوگ جرمنی اور دوسری جگہوں پر پکڑ ہے بھی گئے'ان پر مقد سے کی منظوری حاصل تھی۔ بھارے کو اگھی اور مسٹر پرویزیاد ہیں۔"

ڈاکٹر خان کے ایک ڈی استاد پر وفیسرایم - ہے برابرس نے ایک انٹر و یومیس کہاتھا

''انیمس (ڈاکٹر خان کو) اپنی پیند کے لوگوں کا انتخاب کرنے کی آزادی تھی وہ ایجے لوگوں کو جانے

تھے۔ سامان کی خریداری کے ضمن میں تمام کمپنیوں کا علم تھا'ان کے شاساستعدد مما لک میں موجود

تھے۔ وہ کئی زبانیں جانے ہیں اور دکشش شخصیت کے مالک ہیں۔ اس لیے وہ کئی ایک چیزیں

خرید نے میں کامیاب ، ہے جو کوئی دوسرا پاکستانی نہ خرید سکتا، اُن کی ایک خصوصیت ہے ہے کہ

انہوں نے کسی نے کسی طری ان لوگوں سے تعلقات برقر ادر کھے ہیں' جن سے وہ زمانہ طالب علمی

سے لے کراب تک ملے ہیں یا بھی تعارف ہوا ہے۔''

انفراسٹر کچرکی صورت حال اوراس میدان میں علم ومہارت کے حوالے سے نبایت مشکل بلکہ ناممکن نظر اسٹر کچرکی صورت حال اوراس میدان میں علم ومہارت کے حوالے سے نبایت مشکل بلکہ ناممکن نظر آتی تھی، وہ ملک جہاں ایک معمولی سوئی نہ بنتی ہواور موز وں افرادی قوت کا فقدان ہوا ہے۔ یٹی قوت بنانامعمولی کام نہ تھا ۔۔۔ لیکن ڈاکٹر خان کو جومینڈیٹ ، جومشن سونیا گیا تھا ، وہ محض ان کے لیے جاب یا نوکری نہتی بلا۔ اُن کا اپنامشن اپنا مطلح نظر اپنی منزل بھی تھی۔ وہ پاکستان کے جھکے ہوئے سرکو بلند کرنے کے خزم کے ساتھ بی تو مغرب میں بھاری شخواہ ، پُر آسائش اور پُر وقار زندگی کو چھوڑ کر پاکستان آئے تھے۔ اس لیے انہوں نے حکم انوں کی سرپری آئے جذبہ کہ پایاں ، قوم کی دعاؤں اور سب سے بڑھ کر اللہ تبارک و تعالی نے فضل و کرم کے ساتھ میں اسپنا اس کھن شرکا آغاز فوجی بنیا دوں پر کیا وہ فورا ہی ہا اللہ تبارک و تعالی نے فضل و کرم کے ساتے میں اسپنا سی تشروع ہوئے تو دوسری طرف پائٹ پروجیکٹ کا ذیر مصورف ہوگئے۔ ایک طرف لیبارٹری میں تج بات شروع ہوئے تو دوسری طرف پائٹ پروجیکٹ کی نیو کی بنیادر کھدی گئی۔ تیسری طرف اس پروجیکٹ کے لیے موز وں جگہ کا استحاب اس کی تغیر و تفکیل کی نیو کی بنیادر کھدی گئی۔ تیسری طرف اس پروجیکٹ کے لیے درکار ضروری ساز و سامان مشینری آئالت اور خام مواد کی خریداری اور اسے منگوانے کا سلسلہ چل نکلا اور سب سے بڑھ کر میہ کہ جہاں بھی انہیں جو ہر قابل نظر آیا

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

پاکستان (ڈاکٹر خان) کے چیش نظر جومقصد تھا اے سامنے رکھا جائے تو پاکستان کی یہ کارروائی جائز قرار دی جائے گی۔''

''ایٹ ڈیز'' کے مطابق''نہایت اہم آلات کی خریداری کے لیے تی نمائٹی کمپنیاں قائم کی گئ تھیں۔ برطانیہ ایمسٹرڈم اور مغربی جرمنی کے کئی شہروں اور قصبات میں مصروف عمل کمپنیوں میں ہے کئی ایک نے فقط ایک بارخریداری کی ۔ سامان پاکستان کے ہاتھوں فروخت کیا اور بوریا بستر لپیٹ لیا۔۔۔' 11 جنوری 1977ء کو بون کے مضافاتی قصبہ واشبرگ بیج میں پی اوابیٹ (پاکستان آرڈینٹس فیکٹریز) کے ایک افسر مسٹرا کرام الحق نے دفتر قائم کیا جہاں مغربی یورپ سے ایٹمی سامان کا تا نتا بندھ گیا۔ پہلا آرڈرڈیڑھ کروڑ پونڈ کی مالیت کا ایک امر کی کمپنی کے ذیلی ادارہ ایمرین الیکٹرک انڈسٹریل کنٹرولز کو دیا گیا۔ سامان بذر اپنہ طیارہ پیشل ورکس آرگنا کڑیشن (SWO) راولپنڈی کو بھجوایا گیا۔۔۔ اکرام الحق بون میں سفارت نمانہ پاکستان کے میاں عبدالوحید (بھتجا ضیاء الحق) سے مل کرکام کر رہے تھے جنہیں بحزل ضیاء الحق نے بطور خاص وہاں متعین کیا تھا تا کہ خریداریوں کی رفتار تیز کی جائے۔ ای دوران میں دفاعی پیداوارڈ ویژن ایک فرقی تیز ہوگئی اور ان کے ذریعہ اداریکیوں میں آسانی کے لیے خریداری ہے متعلق اعلیٰ افسران کو آڈٹ کی مروجہ جانج پڑتال کے بغیر دی لاکھ ڈالر تک اخراجات کے اختیارات دے دیئے۔ اس

"ایت ڈیز" کے مطابق اگرام الحق کے چھوٹے سے دفتر کے ذریعہ جون 1978 ، تک ایک کروڑ دس لاکھڈ الرکا سامان فریدا گیا۔ سپلائز کا موقف تھا کہ انہوں نے کسی قانون کی خلاف ورزی نہیں کی۔ " بیا یسے کا رو باری سود ہے تھے" جن پرسر کاری ضابطوں کا اطلاق نہیں ہوتا۔ اس عرصے میں زیادہ تر فریداریاں سوئٹر زلینڈ ہالینڈ ایران ترکی سویڈن مغربی جرمنی امریکہ اور برطانیہ سے ہوئیں۔ بعض صلتوں کے مطابق ذاکئر خان کی آجر فرم ایف ڈی او نے بھی بھاری مقدار میں بعض اشیاء پاکتان کو فروخت کیس۔ ایک دوسری فرم وی ڈی ٹی نے سات ہزار کے قریب خصوصی طور پر بخت کی گئی سٹیل ٹیو بیل پاکتان کو بھوا کیں ، ان کی آخری کھیے ہم ہر 1979ء میں بجوائی گئی۔ یہ آرڈ ررا تنا بڑا تھا کہ ڈی تھومت کے منع کرنے کے باوجود آرڈ رکی تعیل کی گئی۔ ایک اور فرم نے مارٹن سٹک سٹیل اور ایک نے ایلومنیم کے منع کرنے کے باوجود آرڈ رکی تعیل کی گئی۔ ایک اور فرم نے مارٹن سٹک سٹیل اور ایک نے ایلومنیم کیو بیل کی تو کومت میں جائل نہ تھا۔ شالی فرانس سے سنٹری فیوجز کے کے موجود کی تو کسٹم نے متعلقہ فرم کو آرڈ رکی تھیل نہ کرنے کا مشورہ دیا لیکن اس نے مطلوبہ مال بیلومنیم کی ایک فرم کی وساطت سے بھوا دیا اور ڈائس (Dyes) بھی بھی دیں تاکہ پاکستان مسلوبہ مال بیلومنیم کی ایک فرم کی وساطت سے بھوا دیا اور ڈائس (Dyes) بھی بھی دیں تاکہ پاکستان حسب ضرورت مال تیار کرسکے۔

ہیں۔ اس وقت دوسوکس کمپنیوں VAT اور CORA کے نمائندے پاکستان میں مذاکرات کررہے سے۔ اس طرح 1981 میں جب امریکہ نے روم' بون' انقرہ اور مزید ایک درجن سے زائد دارالحکومتوں میں متعین اپنے سفیروں سے کہا کہ وہ اپنے میز بان ملکوں پر واضح کر دیں کہ پاکستان کے ہاتھوں اس میں متعین اپنے سفیروں سے کہا کہ وہ اپنے میز بان ملکوں پر واضح کر دیں کہ پاکستان کے ہاتھوں اس حساس ٹیکنالوجی سے متعلق کوئی شئے فروخت نہ کریں تو مغربی جرمنی' ترکی اور کئی دوسری حکومتوں نے جواب دیا کہ نجی کمپنیاں قانونی دائر سے میں رہتے ہوئے جوکام کرتی ہیں ان پرحکومت زیادہ دباؤ نہیں ڈال سکتی۔

خریداریوں کا اہتمام اگست 1976 ہی ہے ہوگیا تھا جب برسلز میں پاکستانی سفارت خانہ نے ہالینڈ کی مشہور فرم کو ہائی فریکویٹسی انورٹرز کی سپلائی کا آرڈر دیا۔ ۷۸۲ ہے ''ہائی ویکیوم والوز''اور کوراانجیز نگ سے بنٹری فیوجز پلانٹ کو ہکسا فلورائیڈ گیس فراہم کرنے والے آلات فریدے گئے۔ یہ اشیاء ''لندن کلب'' کی ممنوعہ اشیاء میں شامل نہ تھیں اور پاکستان لانے کے لیے با قاعدہ 130-0 ملیارے بھیجے گئے۔ سوئس حکام بخو بی جانتے تھے کہ بیآ لات سنٹری فیوجز کے لیے نہایت اہم ہیں، لیکن ان کا کہنا تھا'' ہماراا پٹی ہتھیاروں ہے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی ہم جانتے ہیں کہ ایٹم بم کس طرح بنا ہے۔ یہ مودا تو دراصل نٹ اور بولٹ کا ہے۔''

اخفائے راز

"دى اسلامك بم" كمصنفين نے اعتراف كيا ہے كه

"پاکستان کی خریداریوں کا سراغ لگانابرا ادفت طلب اور سراغرسانی، جاسوی اور ذبانت کا مسئلہ تھا۔ خریداری کرنے والوں نے اخفائے راز کے ساتھ ساتھ جس جرائت اور مہارت کا مظاہرہ کیا، اس کے باعث پاکستان کوایٹمی مواد کی سپلائی رکوانے کے خواہشند یور پی اور امریکی سراغرساں اوارے ان سے ایک قدم پیچے رہے اور 1978ء تک کی کونجر نہ ہوگئی کہ پاکستان کیا کر رہاہے؟"

برطانوی جریدے''ایٹ ڈیز'' (Eight Days)نے بھی مُغرب کی اس کمزوری کا اعتراف کیا ہے کہ جو ہری سامان کی بلیک اربول کا کاروبار ہے اور اس بات ہی نے جو ہری تحفظات پر امریکی شوروغوغا کو بے معنی کردیا۔ جریدہ نے مزید کھھا

> "جو ہری اشیاء کی بلیک میں امریکہ کے اتحادی ملوث ہوں تو وہ اغماض بر تا ہے۔جو ہری زیر زمین منڈی کے سرسری جائزہ سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ یا کتان نے کس طرح" اسلامی بم" کے اجزاء حاصل کیے اور کیونکر" معصوم" پر پاورز کے سائے کے تلے سے ایٹم بم کونی الواقعہ" چرالیا"۔

> > محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

امريكه يريثان ہوگيا

امریکی ی آئی اے نے مارچ 1979ء میں حکومت کور پورٹ پیش کی کہ یا کستان ایٹمی اسلح کے لیے بورینیم بنانے کاسنٹری فیوج پلانٹ لگار ہاہاوراب تک نصب کردہ انورٹروں کی مجموعی پیداوار دس ہزار سنٹری فیوجز کے لیے کافی ہے جوسال میں 150 کلوگرام افزودہ پورینیم پیدا کر علتی ہیں'اور یہ جھ سات ایٹم بم بنانے کے لیے کافی ہوگا۔ رپورٹ میں کہا گیا تھا کہ پاکستان انر چمنٹ پلانٹ کے لیے در کار ہر ضروری شے خرید چکا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر قدیر کی زیرنگرانی ایسے پرزہ جات مقامی طور پرتیار ہور ہے ہیں جو کھلی مارکیٹ سے خرید نے نہیں جا سکتے تھے۔امریکہ اس رپورٹ پر پریشان ہوگیا۔ایک طرف اس نے پاکستان پراپناسفارتی و باؤ بر هایاتو دوسری طرف ہرقتم کی امداد بند کر دی اور نائب وزیر خارجہ تھامس پکرنگ نے کہا''ایٹم بم کے لیے پاکتان کو دوتا پانچ سال کا عرصہ درکار ہوگا''۔ اے جیرت تھی کہ یا کتان انتبائی ترقی یافتہ یورینیم ٹیکنالوجی پرمبنی پلانٹ نگار ہا ہے۔اس کا مطلب بیہ ہوا کہ پاکستان کو یور پنیم کی سپلائی مسلسل ملتی رہے گی اور قلت پیدا نہ ہوگی ،جس ہے امریکہ دوجار ہے' ---اس پلانٹ کے لیے آلات اور دیگر سامان کیے خریدا گیا؟ --- امریکی سینٹ کی ایک ذیلی تمیٹی میں اس پر اظہار خیال کے دوران کہا گیا'' یا کتان نے امریکہ ہے بھی انورٹرزیا ہائی سپیڈموٹرزخریدی ہوں گی'' کیوں کہ اس وقت تک امریکه میں بھی بیاشیاء جنزل لائسنس کے تحت دستیات تھیں۔

ىروپىگنڈە كاطومار

بہر حال 1979ء میں اس خبر کے عام ہوتے ہی کہ " یا کتان ایٹم بم بنار ہاہے "مغرب میں ا یک بھونچال آ گیا۔ جنزل ضیاءالحق نے کوئی دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا تو مغربی بالخصوص امریکی و یہودی میڈیامیں پاکتان، جزل ضیاءالحق اور ڈاکٹر قدیر خان کے خلاف معاندانہ یروپیگنڈ وانتہا کو پہنچ گیا۔ ڈاکٹر قدر کو'' چور''،'ایٹمی جاسوس''،''شیطان''،'' بدمعاش' اور نہ جانے کیا کیا نام دیے گئے۔ ا نہی دنوں ڈاکٹر خان نے جرمن جریدہ'' در سپیگل''(Deir Spigle)کے نام ایک تکنی ورش خط لکھا

"مغربی سحافی ترتی یذیر ممالک کے بارے میں جھوٹی اور گمراہ کن رپورٹنگ کرنے میں فخرمحسوں کرتے ہیں۔اس وقت تو (ان کی خباشت میں)اور بھی شدت پیدا ہو جاتی ہے جب وہ کسی مسلم ملک کے بارے میں لکھ رہے ہوں ۔ان وابیات خود پسندامر مکیوں اور برطانو یوں ہے میں یو چھنا حابتا ہوں کہ کیاوہ خدائی فوجدار ہیں جنبوں نے مینکروں جو ہری بم تیار کرر کھے ہیں اور" خداداد" اختیار کے تحت ہر ماہ دھائے کرتے رہتے ہیں ہم اگر جھوٹا ساپر امن پروگرام شروع کریں تو ہم

راز کھل گیا

یہ چیکے چیکے خریداریاں بھی منظرعام پر نہ آتیں اگر 1978ء کے اواخر میں ایمرین الیکٹرک سونڈن میں ایک معمولی شنعتی تنازعہ جنم نہ لیتا جو لیبرمبر پارلیمنٹ فرنیک الان کے علم میں آیا تو انہوں نے دارالعوام میں مسئلہ اٹھایا اور وزیر تو انائی ٹونی بن کو تحقیقات پر مجبور کر دیا تحقیقات ہے معلوم ہوا کہ مطلوبہ انورٹرز کی برآ مدقطعی قانونی تھی اور پہلی کھیپ یا کستان پہنچ چکی تھی۔ بعد میں برطانیہ نے اس کی برآ مد پر یابندی لگادی۔ایمرین کا کہناہے کہ ہم جانتے تھے کہ

> "انور رز بورینیم پلان کے لیے بیں لیکن قطعار بیثان ند تھے کیوں کہ میں یقین تھا کہ یا کتانی اس جدیدا یکو پمنٹ کو بھی استعال نہ کر عمیں گے اور یہ بند پڑانا کارہ ہوجائے گا (جیسا کہ لیبیا میں

امریکه کی مثلون یالیسی

جیبا کہ میگذالن کا لج آ کسفورڈ کی استادزیا موشیور (Ziba Moshavor) نے اپنی کتاب"N.W.Proliferation in Indian subcontinent" میں لکھا ہے کہ ایٹمی عدم پھیلاؤ کے بارے میں امریکہ کی خارجہ یالیسی ہمیشہ ہی بدلتی رہی ہے۔مثلاً تکسن انتظامیہ نے اس کوزیادہ اہمیت نہیں دی جبکہ کارٹرانتظامیہ میں بیانتہائی ترجیح کے معاملات میں ہے ایک تھی ریگن انتظامیہ کاروبیہ بین بین تھا۔اس لیے جو ہری مواد کے حوالے سے اس کی برآ مدی فہرست بھی برلتی رہی ہے۔بہر حال 1979 تک برطانیاورامریکہ نے اپنی برآ مدی فہرست پر دومر تبدنظر ٹانی کی۔الان نے دارالعوام میں جوسوالات اٹھائے تھے اس نے سب کو چو کئا کردیا۔''لندن کلب'' کے ارکان اپنے ہی قواعد وضو یا کے ہاتھوں شکست کھارہے تھے۔اس کے بعد پہلی مرتبہ ڈاکٹر خان کے لیے ایک چیلنج پیدا ہوا--- یا کتان کو ایٹمی طاقت ہےمحروم رکھنے کے آرز ومندسارےمما لک سرگرم عمل ہو گئے اورمنصوبہ بحران کا شکار ہوتا نظر آ یا مگر ڈاکٹر قدریخان نے خود کفالت کی راہ اختیار کی اور پروجیکٹ کی تحمیل کے لیے پرزوں اور آلات کی اری کاعمل مقامی طور پرشروع کردیا۔اس دوران بھی وہ یا کتان کے چند بااثر لوگوں کے ذریعے ضروری نوعیت کا سامان منگوانے میں کا میاب رہے۔اس وقت جن اداروں سے تعاون لیا گیاان میں بی اوالف' ہوی ری بلڈ فیکٹری' مشین ٹولز فیکٹری' پاکستان انڈسٹر میل اینڈ ٹیکنیکل سنٹر لا جور اور چند ایک دوسرے سرکاری وینم سرکاری ادارے شامل تھے۔

محن يا كستان كى ۋى بريفنگ

قوی مشن کی تعمیل کے لیے بعض اوقات اپ دوستوں کے ذریعہ معلومات اور ضروری تفصیلات حاصل کیں 'پھراُن کا ایک کمال میہ ہے کہ انہیں سمندر پاراور اندرون ملک ایسے جراُت مند پاکتانیوں کا بھی تعاون حاصل ہوگیا جنہوں نے مالی منفعت یا ذاتی مفاد کی پرواہ کے بغیرائ پروجیک کے لیے کام کیااور اس والی جنہوں ان میں سے ایک کرا چی کے معروف اس راہ میں آنے والی مشکلات اور قید و بند سے گھرائے نہیں۔ ان میں سے ایک کرا چی کے معروف صنعت کارمیاں فاروق شخ ہیں جوا ہے وسیح کاروبار اور تعلقات کی بناء پرایک بڑی شخصیت ہیں۔ ڈاکٹر خان سے ان کے ذاتی مراہم شخصیاں صاحب پاکتان کی تغیروتر قی کیلئے فکر مندر ہے ہیں یہ ذاتی تعلقات کڑے وقت میں کہونہ پروجیکٹ کے کام آتے رہے۔ انہوں نے ایک سے زیادہ بار مشکلات اٹھا کر ضرور کی ساز وسامان کی فراجمی میں بے لوث اور بے خوف طریقے سے مدد کی۔ افسوں کہ آج کل وہ بھی گئن یا کتان کی طرح پریشان اور ہراساں ہیں اور انہوں نے یہاں کے حالات سے پریشان ہوکر بھی گئن ہے کاروبار اس کرنے والی کاروائیوں کی وجہ سے وقتی طور پردئی بھی تکاف سے کام نہیں لیا۔ وہ عرصے اور ہراساں کر نے والی کاروائیوں کی وجہ سے وقتی طور پردئی بھی تکاف سے کام نہیں لیا۔ وہ عرصے اور ہراساں کرنے والی کاروائیوں کی وجہ سے وقتی طور پردئی بھی تکاف سے کام نہیں لیا۔ وہ عرصے اور ہراسان میں بی تی کارف کی سے بیاروہ سابق امر کی صدر جی کارٹر سے کاروبار نے تی کارٹر نے آتی کی کارٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کی کر ٹر نے آتی کی کریٹر نے آتی کررٹر نے آتی کررٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کی کررٹر نے آتی کررٹر نے آتی کررٹر نے آتی کی

'' کیا میں کبونے دیکھ سکتا ہوں۔''آ عاصن عابدی نے ہر جت جواب دیا''آپ کوشاید یا ذہبی رہا کہ کبونے دیکھنے کے لیے بہت بڑی قیت اواکرنی پڑے گی۔ کوئی سابق امریکی صدر سے قیمت اوائبیں کرسکتا۔''

ارشد پرویز عرصے سے کینیڈا میں مقیم تھے۔وہ قانونی لائسنس پر 25 ٹن مخصوص فولا دامریکہ سے باہر بھیجنا چاہتے تھے لیکن اس بر گمانی پر کہ بیہ مال دراصل کہو شہ کے لیے ہے انہیں امریکہ میں گرفتار کرلیا گیا اور جولائی 1987ء میں عدالت نے انہیں 25 سال کی سز اسنا دی ابعداز اں اس سز امیں کمی کر دی گئی اور ارشد نے رہائی کے بعد امریکی حکومت کے خلاف پانچ کروڑ روپے ہرجانے کا مقدمہ بھی دائر کیا۔

آئے کل پاکستان کے دل لا ہور میں مقیم پریگیڈیر(ر) انعام الحق بھی ڈاکٹر خان کے ایک ایسے ہی جنگہوسیا ہی ہیں جنہوں نے اپناسب کچھ کہوٹہ کے لیے داؤپر لگا دیا۔ وہ ملٹی نیشنل کمپنی لمیٹڈ کے سربراہ تھے جوریلوے کے لیے سٹیل درآ مدکرتی تھی۔ انہیں اس الزام میں پونے دوسال امریکہ اور جرمنی کی جیلوں میں رکھا گیا کہ انہوں نے لا ہورکی اس فرم کے لیے مارا یجنگ سٹیل درآ مدکی تھی جومختلف کی جیلوں میں رکھا گیا کہ انہوں نے لا ہورکی اس فرم کے لیے مارا یجنگ سٹیل درآ مدکی تھی جومختلف مقاصد کے علاوہ سنٹری فیوجز کے لیے بھی استعال ہوتی ہے۔ انہوں نے ایک امریکی ٹیلی ویژن کو انٹرویو

'' شیطان''اور'' بدمعاش'' بن جاتے ہیں۔سارے مغربی صحافی ہمارے بیچھے پڑ جاتے اور جموئی شرانگیز کہانیاں گھڑنا اپنافرض سجھتے ہیں''

انہوں نے انہی دنوں ایک مضمون میں اس''مغربی نیٹ ورک'' کی ذہنیت اور نفیات پر روشنی ڈالتے ہوئے لکھا کہ

"جب بی بی ی گفتم" اسلامی بم" اور دوسرے میڈیا ہے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خلاف
پرو پیگنڈ و سے لوگوں کو ہمارے بارے میں معلوم ہوا تو ہمیں بہت سے خطوط اورفیکس موسول
ہوئے ۔ لوگ اس مشینری کی تفصیلات اور اعداد وشار لے کر ہمارے پیچھے پڑھے جو انہوں نے
المیاو اور کا پن برسٹ وغیر د کوفر وخت کی تھی ۔ سیچے معنوں میں انہوں نے ہتھ جوڈ کر ہم سے کہا کہ
ہمارا سامان خریداؤ ہمیں جوسامان درکار تھا خرید لیا۔ لوگوں کوخیال ہونا چا ہے کہ ہم نے جو پیچو ٹریدا
وو دروایتی نیکنالو بی تھی ، یہ معمول کا جمیکل پراسس اور ویکیوم نیکنالو بی کا سامان تھا' جس کے
ہزاروں دوسرے استعمالات تھے۔''

ِ ہالینڈ میں مقدمہ

انہی دنوں نیویارک ٹائمنر (11 اگست 1979) نے خبر دی کدامریکی انتظامیہ نے پاکستان کے پوریٹیم بلانٹ کو تباہ کرنے کے لیے تین متبادل صورتوں پرغور کیا ہے۔ اس کے لیے وزارت خارجہ کے جیراڈ سمتھ کی مگرانی میں ایک انٹرائیجنسی ٹاسک فورس قائم کر دی گئی ہے۔ خبر میں خدشہ ظاہر کیا گیا تھا کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے خالق سائنسدان ڈاکٹر قدیر خان کو ہلاک کیے جانے کا بھی خطرہ ہے۔ ادھر ہالینڈ نے اسرائیلی وزیراعظم کے خطیر مارچ 1979 میں ایک بین الوزارتی سمیٹی قائم کی جے ڈاکٹر خان کے قیام ہالینڈ کے بارے میں رپورٹ تیار کرنے کا فریضہ ونیا گیا۔ سمیٹی نے تحقیقات کے بعد لکھا کے قیام ہالینڈ کے بارے میں رپورٹ تیار کرنے کا فریضہ ونیا گیا۔ سمیٹی نے تحقیقات کے بعد لکھا

'' ڈاکٹر خان نے کوئی چوری نہیں کی ،ان کے خلاف کوئی مقدمہ نہیں بنرآ۔ وہ یہاں ہے کچھ کے کرنہیں گئے اور پاکستان میں پورینیم کی افزودگی کا جوطر ایندز بڑمل ہے، وہ دوسرے وسیع پانے برطبع شدہ موادادر آزادی ہے میسر آجانے دالے دسائل پہنی ہے۔''

کیکن سامراجی طاقتیں مطمئن نہ ہوئیں' یہودی دباؤ بڑھا تو 1983 میں ان کے خلاف ہالینڈ کی ایک عدالت میں مقدمہ دائر کر دیا گیا گرڈ اکٹر خان اس ہے بھی سرخرو نکلے۔

جرات منديا كتان

ڈاکٹر خان جہاں بھی رہے اپنے رفقائے کار میں مقبول رہے اس لیے انہوں نے اس عظیم

محن پاکستان کی ڈی بر یفنگ

دیے ہوئے کہاتھا کہ'' میں نہیں جانتا کہ ہم نے ایٹم بم بنایا ہے پانہیں؟ کیکن ایک سپائی کی حیثیت میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ اگر کسی سے لڑنا پڑے تو میرے پاس کم از کم ایسا ہتھیارلاز ما ہونا چاہے جس سے اس کا مقابلہ کر سکوں''۔ (حسن اتفاق سے ہریگیڈیئر انعام الحق میری بیگم کے قریبی عزیز ہیں۔۔۔مصنف)

امریکی اخبار 'نیویارک ٹائمنز' (19 فروری 2004ء) اور بعض دیگر غیر ملکی اخبارات نے اعتراف کیا ہے کہا یٹی بلیک مارکیٹ شروع کرنے کی ذمہ داری ڈاکٹر خان پڑیس یورپ پرعا کد ہوتی ہے ڈاکٹر خان نے تو اے استعال کیا ہے اور یور پی سائنسدان اور خفیہ ادارے یورپ کی ایٹمی انڈرورلڈ کے بارے میں گزشتہ کئی دہائیوں ہے باخبر ہیں۔ پاکستان اور ایٹمی ہتھیار سازی ہے دلچیسی رکھنے والے دوسرے ممالک کوایٹمی ٹیکنالوجی سینری فیوجز' پلانٹ اور دوسرا ضروری ساز وسامان فراہم کرنے والے ادارے اور افرادایٹمی سائنس اور تجارتی دنیا کے جانے پہچانے نام ہیں۔ اب تو ایٹمی تو انائی ادارے نے بھی اس کا اعتراف کرلیا ہے کہیں سے زائد مشہور یور پی کمپنیاں اس میں ملوث ہیں۔

پاکتان کے وسیع تر ایٹمی مفاد میں ڈاکٹر خان نے اس '' انڈرورلڈ'' سے استفادہ کے لیے اسے بعض سابق دوستوں اور یو نیورٹی کے معاصر طلباء سے بھی کام لیا۔'' نیویارک ٹائمنز' نے پاکستان کو آلات و ٹیکنالو جی دینے والے جن غیر ملکی افراد کا ذکر کیا ہے ان میں ایک ارس نفر ہیں جوسوگر انجینئر ہیں اور ملاکشیا کی اس فیکٹری میں مینوفینچرنگ کنٹرولر تھے۔ یہاں لیبیا کے لیے سنٹری فیوجز کے پارٹس تیار ہوئے۔ ان کے والد فریڈرک ٹنر بھی انجینئر تھے' ان پر پاکستان اور عراق کو ایٹمی آلات فراہم کرنے کا الزام تھا۔ وہ 1970ء کے عشرے میں ۲۸۲ کے شعبہ برآ مدات کے سربراہ تھے۔ اس حیثیت میں انہوں نے پاکستان کو کئی اس کے بھرا پی کھینی Phi-TEC.A-G بناکی کی کشرول اتھارٹی اس نے بھی پاکستان کو کئی آلات بھیجان سے 1970 کے عشرے میں پہلے امر کی وزارت دفاع بھرا کیسپورٹ کنٹرول اتھارٹی آلات بھیجان سے 1970 کے عشرے میں پہلے امر کی وزارت دفاع بھرا کیسپورٹ کنٹرول اتھارٹی قانون کی کبھی خلاف ورزی نہیں گی۔

ایٹی علوم کے جریدہ نیوکلیونس نے اپنی اشاعت فروری 2004 لکھا ہے کہ جن ناموں کا اسلامی میں انہائی علوم کے جریدہ نیوکلیونس نے اپنی اشاعت فروری 2004 لکھا ہے کہ جن ناموں کا ج شہرہ ہے پچھلے میں سال میں ان سے کئی دفعہ باز پرس ہو چکی ہے۔ ہالینڈ کی دو کمپنیوں نے 1976 میں انہائی مضبوط مار بجنگ سٹیل ہے تیار 6200 ٹیو بیس پاکستان بجوا کمیں۔1980 کے عشرہ کے آخری سالوں میں ایٹی ماہرین کی وارنگ کے باوجود بیکئی کے بعض وزراء کی قیادت میں ایٹمی سائسدانوں اور تاجروں نے پاکستان کا دورہ کیا اور پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے وابستہ لوگوں سے ملا قات کی۔وزیر تجارت فلپ سڈٹ کوتو تا ہکار مواد کے ادار ہے کے ڈائر کیٹراین کونسٹنٹ نے پاکستان کا دورہ نہ کرنے کا محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

مشورہ دیا تھا۔ ایٹمی جرید ہے اور نیویارک ٹائمنر کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ جن دنوں امریکہ نے بعض ممالک کو پاکستان کو حساس مواد فروخت کرنے ہے روکا تھا، انہی دنوں ایک جرمن فرم نے پاکستان کو ٹرمینیئم (Trinium) کا ریکوری پلانٹ بھوایا جوابی گیس تیار کرتا ہے کہ جس کے ہتھیار میں استعال سے اس کی تباہ کن طاقت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ اس پر کمپنی کے چیف روڈ لف میئر زاور انجینئر پیٹر فک کے خلاف مقدمہ چلا۔ فک نے پاکستان آ کراس پلانٹ کی تنصیب میں مدداور گیس کے ہتھیاروں میں استعال کی تربیت بھی دی۔

نیویارک ٹائمنر کی رپورٹ کے مطابق ڈیلفٹ یو نیورٹی میں ڈاکٹر خان کے ہم درس ہینک سلیوس (Henlk Slebose) نے 1980 کے عشر ہے میں پاکستان کو اوی لوسکوپ سلیوس (Henlk Slebose) بھوائے جوسٹمری فیوج کی ٹسٹنگ میں کام آتے ہیں ان پر مقدمہ چلا اور مختصر سزا ہوئی۔ Oscilloscope کھی انہوں نے دو ہر ہے استعال کے پرزہ جات کی پانچ شپ منٹس کشم دکام کے ہوئی۔ 1985 میں انہوں نے دو ہر ہے استعال ہو سکتی جوروا بی جتھیاروں میں استعال ہو سکتی اعتراض پر ایئر پورٹ سے واپس لے لی تھیں کیونکہ وہ اشیاء غیرروا بی جتھیاروں میں استعال ہو سکتی میں وزیر خارجہ اور نیٹو کے موجودہ سیرٹری جزل ہوپ شیفر کے مطابق سلیوس کے ڈاکٹر خان سے سابق وزیر خارجہ اور نیٹو کے موجودہ سیرٹری جزل ہوپ شیفر کے مطابق سلیوس کے ڈاکٹر خان سے نا بھلتات ابتک برقرار ہیں۔ برطانو می ٹراد مگینے کال آئیز میں اورا کی فرم کے میونگ ڈاکٹر بیٹر ٹریٹو ان اس سیرٹری میں بڑی مدد کی۔ آئیوں ٹراد خان سے را بطے کی اجازت برئش ٹریڈ اتھار ٹیز کیا گئان کے دوران خود کی نیٹوں کے دوران خود کی خوش دیسٹر نیٹر نیٹر نیٹر خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ

'' مجھے بعض پرزہ جات کی خریداری دنیا کی مختلف منڈیوں میں خود جاکرکرنا پڑی (غالبایہ و بی زمانہ تھا جب ان کے بیرون ملک اکا وَنٹس میں بھاری رقوم جمع تھیں تا کہ بروقت منڈی سے پرزے خریدے جانکیں)

اب قارئین کرام خود فیصله کریں که ڈاکٹر خان'' انڈ رورلڈ'' کے سردار تھے یاخریدار۔ جنزل پرویز مشرف نے کہا ہے'' معلوم نہیں' ڈاکٹر خان نے انڈرورلڈ کواستعال کیا یا انڈرورلڈ انہیں استعال کر گئ'' --- بیمحض پُرکاری ہے بات صرف اتن ہے کہ ڈاکٹر خان نے اپنے مشن کی خاطراس انڈرورلڈ سے شاپنگ کی --- نیویارک ٹائمنر نے امریکی میڈیا کی طرح ڈاکٹر خان کے اپنے دوستوں سے مملی کام

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ہم اس انڈرورلڈ سے مطلوبہ ساز وسامان لیتے رہے ہیں۔ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ مغرب کے اس انڈرورلڈ کو پاکستان کا انڈرورلڈ ٹابت کیا جار ہاہے اور جیران کن بلکہ انتہائی افسوسناک بات سے کہ بعض پاکستانی بھی مغرب کے اس انڈرورلڈ اورایٹری نیٹ ورک کو پاکستان کا نیٹ ورک سمجھ رہے ہیں۔!! لینے کے ممل کو ایک ٹیم تیار کرنے کا نام دیا ہے۔ اس الزام کو اگرتسلیم بھی کرلیا جائے تو یہ بھی ڈاکٹر خان کا کارنامہ ہے کہ انہوں نے اپنے قومی مشن کی تکمیل میں بوقت ضرورت ان دوستوں سے کام لیا۔ اصل مجرم سمگانگ اور خفیہ مار کیٹ میں مال بیچنے والے ہیں۔ ڈاکٹر خان کا تو کمال یہ ہے کہ انہوں نے نامساعد حالات اور کڑی تگرانیوں اور امر بکہ اور ایٹمی سپلائرز کلب کی تمام تر مخالفتوں اور پابندیوں کے باوجود سپر پاورز کے سائے سے ایٹم بم چرالیا بھی ان کا جرم ہے۔

ڈاکٹر خان اور ان کے ساتھیوں نے صرف وہی کیا جوان کے ذمے لگایا گیا تھا جس کی وہ تخواہ لیتے ہے جو وطن عزیز کی خاطران کا مقدس مشن تھا۔لوگ ان کا احترام محض اس لیے نہیں کرتے کہ انہوں نے وطن عزیز کوایٹری قوت بنانے کے عمل میں قائدانہ کر دارادا کیا بلکہ اس لیے بھی پیار کرتے ہیں کہ گزشتہ 55 سال میں لوگوں نے وعدے تو بہت کے لیکن قوم کے لیے شاید ہی فخر اور مسرت کا کوئی سامان کیا ہو جبکہ ڈاکٹر خان نے تو انہیں شحفظ دیا ہے۔1998 میں جب پاکستان نے دھا کہ کیا۔ ایک جرمن ٹیلی ویژن ٹیم نے ڈاکٹر خان اور ان کے'' اسلامی بم''یرایک فلم بنائی تھی

"The Nuclear Night mare--- Atomic Weapon in

The hands of Islamic Fundamentalists"

یفلم نومبر 1998 میں پہلے جرمن ٹیلی ویژن پر دکھائی گئی پھر امریکہ سمیت پورے مغرب میں ٹیلی کاسٹ ہوئی۔اس فلم میں اس وقت سے ڈاکٹر خان کوایٹمی پھیلاؤ کا ذمہ دار قرار دیا گیا تھا جب سے وہ ڈیلفٹ سے حصول تعلیم کے بعد فارغ ہوئے تھے۔فلم میں یورپ کے انڈرگراؤ نڈسپلائرزاورا پٹی مواد کے فراہم کنندگان کی پوری تفصیل دی گئی تھی۔اسلئے امریکہ کا بیہ کہنا کہ اسے 2002 میں معلوم ہوا فلط ہے۔

باکتان پانچوال اسلامی ملک ہے جو 9/11 کے بعدامریکی گاڈزیلاکا نشانہ بنا ہے۔ باب وڈ نے اپنی تازہ کتاب (The Plan of War) میں امریکی نائب صدرڈک چینی کے حوالہ ہے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ صدر بش 9/11 کے فور اُبعد ہی فیصلہ کر چکے تھے کہ کیا کرنا ہے اور کس کس ملک کو ہدف بنانا ہے۔ جبکہ اس کتاب کے باب 'اب پاکتان کی باری ہے' میں کہا گیا ہے کہ محن قوم پر الزام تراشیاں اور انہیں 'انڈرورلڈ' کا سردار قرار دینا حقائق کے بالکل برعکس ہے۔ حب اس انڈرورلڈ کو معلوم ہوا کہ ایران کیبیا یا جنو بی کوریا بھی ایٹی عزائم رکھتے ہیں تو ای انڈرورلڈ نے ان ممالک کے سائنس دانوں سے بھی رابطہ کیا اور اپنی خدمات پیش کیس جو وہ پہلے پاکتان کو بھی پیش کر چکے تھے۔ ان ممالک سے انڈرورلڈ کی پیششکس کی تقدرین کردی کہ بال

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

غيرملكي صحافيول كوانثر ويواور هرش كي دهمكي

جب محن پاکستان اور خان ریسر چ لیبارٹری کے دیگرایٹمی سائنس دانوں اور انجینئر وں کے خلاف کاروائیوں کا آغاز ہواتو بہت ہے مغربی صحافی اسلام آباد میں آگئے ان میں زیادہ تر کا تعلق امریکہ ے تھا۔ کچھامر کی صحافی دبلی میں مقیم ہوتے ہیں اور وہ وہاں سے افغانستان ، پاکستان ، بھارت اور دیگر سارک مما لک کے بارے میں خبریں لکھتے اور گھڑتے ہیں اسلام آباد آنے والے صحافیوں میں نئی وہلی میں دنیا کے معروف اخبار واشکنن پوسٹ کے نامہ نگار برائے ساؤتھ ایشیا جان لکا سر John) (Lancaster بھی شامل تھے۔

امریکه کی افغانستان کےخلاف کاروائیوں کےساتھ ہی اسلام آباد میں پینکڑوں غیرملکی صحافی آپنیجے تھے۔ان میں الیکٹرا تک اور پرنٹ میڈیا کے صحافی شامل تھے۔ بعد میں کچھ صحافی کوئٹ نتقل ہو گئے۔ بیصحافی ادھرادھرے خبریں اور تبھرے اپنے این ملکول کوروانہ کرنے لگے۔ میں اپنے مشاہدے اور تجزید کی روشنی میں کہدسکتا ہوں کدان میں ہے زیادہ تر لوگ اپنے اخبارات کے علاوہ اپنی اپنی حکومتوں کیلئے بھی کام کر

''مسٹرملک میں جان لئکا سٹر ہول میں جانتا ہوں کہ آپ ڈاکٹر خان کے سوائح نگاراورائے دوست ہیں۔ میں آپ سے ملاقات جا ہتا ہوں۔''جان لنکاسٹر نے فون پر کہا میں نے کہا آپ تشریف لے آئیں۔آپ جوبھی سوال کرنا جاہیں گے میں اسکا جواب دینے کیلئے تیار ہوں۔ جب وہ میرے سامنے کری پر براجمان ہوئے توائے چیرے پر کچھاس طرح کے متکبرانہ تاثرات تھے جیسے پولیس ٹیشن میں تحی تفتیشی افسر کے ہوتے ہیں۔ایکے ہاتھ میں اس دن کا پاکستان آبزرورتھا۔موصوف نے اسرائیل کے حوالے ہے ہمارے ایک ادار مید کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا'' کیا آ یہ سجھتے ہیں کہ اسرائیل کو بھی اپنا ایٹی پروگرام رول بیک کرنا چاہے"۔ میں نے کہا ہاں بیاصول کی بات ہے اگر ایران اور لیبیا کو بیخق حاصل نبیں کہوہ اپنے ایٹمی پروگرام جاری رکھیں تو پھراسرائیل کواییا کرنے کا کیاحق ہے؟''

مسٹرلنکاسٹر نے اچانک بات چیت کارخ محسن پاکستان کی طرف موڑ دیا۔انکی شخصیت،خانگی زندگی ٔعادات واطوار وغیرہ کے متعلق باتیں شروع کر دیں۔ میں نے محن پاکتان کی شخصیت کے بارے میں پچھ بتا ناشروع کیا تو میں نے محسوں کیاوہ اس سے لاتعلق نظر آ رہا تھا۔اجا نک اس نے کہا'' میں نے سناہے پاکستان آبزرورڈ اکٹرخان کا اخبار ہے۔''میں نے کہا آپ نے درست سنا ہے۔ پاکستان آبزرور محن يا كتان كى دْ ي بريفنگ

ڈاکٹر خان کا اخبار ہےاور میں بھی ڈاکٹر خان کیلئے وقف ہوں۔میرےاس طنزیہ جواب کے بعدلنکاسٹر کے پاس پاکستان آبزرور کے حوالے سے کوئی مزید سوال نہ تھا۔ لٹکاسٹر مجھے مشتعل کرنا چاہتا تھا۔ کیکن میں اس ہے الجھنانہیں چاہتا تھامیں اس سے بات چیت کے دوران محن پاکستان ڈ اکٹر عبدالقدریر کے مستقبل کے حوالے ہے سوچ رہا تھا۔میرا دل خون کے آنسورور ہا تھا اے اللہ'اے مالک دوجہاں جو مخص اینے آ پکوتیراایک معمولی سیابی قرار دیتا ہے اسکے ساتھ بیسب کچھ کیوں ہور ہا ہے۔ میں سوچ رہاتھا کہ کیااللہ تعالی کواس زمین پراینے ربانی پروگرام کوآ گے بڑھانے کیلئے مزید ابراہیموں کی ضرورت ہے۔انکاسٹر چند دنوں بعدا یک مرتبہ پھر ملاقات کیلئے آ گئے۔ا کمی مرتبہ بھی اسکارویہ جارحانہ تھا۔ بعد میں مجھے پتہ چلا کہنی دیلی ہے موصوف جوخبریں واشنکٹن پوسٹ کوارسال کرتے ہیں۔وہ عام طور پریا کتان کے خلاف ہوتی ہیں اور انتہائی زہر آلود ہوتی ہیں موصوف پاکتان کے ایٹمی پروگرام کے بہت خلاف ہیں ان دنوں جو دیگر غیرملکی صحافی میرے انٹرویو کیلئے میرے پاس آئے ان میں امریکی نیوز الیجنسی اے پی (AP) کے نیوزایڈیٹر پال ہیون (Paul Haven) فرانسی نیوزائیٹنی اے ایف پی (AFP) کے ایک سینئر نامہ نگاراوراس معروف نیوز ایجنسی کے پاکستان اورا فغانستان کے لیے پاکستانی صحافی اشرف خان، جرمنی کے کثیر الاشاعت جریدہ ڈائی زٹ (Die Zeit) کے رپورٹر الرچ لاڈرز Ulrich) (Ladurner) مریکہ کے بااثریفت روزہ ٹائم (Time) کے سینئر نامہ نگار اور اسکے یا کتان میں مقیم ر پورٹرغلام حسنین، جایانی ٹیلی ویژن این ایج کے (NHK) کی ایک ٹیم اور اسکے اسلام آباد میں مقیم سینئر ر پورٹرمبارک ورک اورای طرح بہت ہے دیگر صحافی حضرات میرے انٹرویوز کیلئے ہمارے دفتریامیرے گھر آئے ۔ سعودی عرب اور دیگر خلیجی ریاستوں کی بہت ی ٹی وی ٹیمیں اور صحافی بھی مجھ سے ملاقات كرتے رہاور بار باركرتے رہے۔ان ميں سے چندايك تو ميرے ساتھ يوں اوب اوراحرام كے ساتھ بات کرتے جیسے اسلے خود محسن یا کتان بیٹے ہوں۔ انکاروبیاورانداز گفتگو برا اہدرداندہوتا۔ لیکن ان تمام انٹرویوز میں دوانٹرویو خاص طور پر قابل ذکر ہیں ایک تو فنایشل ٹائمنرلندن کی وكورىيرنث(Victoria Burnet) كااوروهاس لحاظت كديس في اين كفتكويس جو يجه كهامحترمه نے اپنی رپورٹ میں تقریباً وہی کچھ شائع کیا اور دوسرے امریکہ کے بااثریفت روزہ نیویارکر کے سیمور ہرش کا اور وہ اس حوالے سے کہ اس نے انتہائی دھمکی آ میز گفتگو کی۔وہ موبائیل پریانج چھون بات کرتے رے کہ میں آپ سے ملاقات کیلئے آ کے دفتر آنا جا ہتا ہوں۔ای دوران میں ایک دن کیلئے کراچی میں تھا۔موصوف نے کراچی فون کیا اور کہا میرے علم میں ہے کہ آپ کراچی میں ہیں۔آپ اسلام آباد آ جائیں تو ملا قات ہوگی۔ پھرایک دن فرمانے لگے کہ میں نے جنزل مرزااسکم بیگ مشاہر حسین سیداور

محن <u>یا</u> کتان کی ڈی بریفنگ

دیگر دو تین حضرات کو اپنے ہوئل میں مدعوکیا ہے اور ان سے بات چیت کے بعد میں آپکے پاس
آ و نگا۔ میں نے کہاضرورتشریف لا کیں کین میں سوچنے لگا کہ سے ہرش صاحب آخر مجھے بار بار فون کیوں
کرتے ہیں۔ میں نے ایک باخبر پاکتانی ادارے کے متعلقہ صاحب سے پوچھا کہ ہرش صاحب کا کیا
پی منظر ہے؟ انہوں نے کہا'' ہرش یہود یوں کا القائدہ ہے''اس پانچ لفظی جواب میں مشہور محاورے کے
مطابق دریا کو کوزے میں بند کردیا گیا۔ دوسرے دن نوائے وقت 8 فروری 2004 میں جزل مرزا بیگ
صاحب کا ہرش سے ملاقات کے حوالے سے ایک مضمون شائع ہوا جس سے بیواضح ہوا کہ سے مور ہرش
امر کی انتظامیہ میں وسیج اثر درسوخ رکھنے والاصحافی ہے۔ مثلاً انہوں نے بقول جزل اسلم بیگ پاکتان
کے ذکورہ دانشوروں سے بات چیت کے دوران کہا

تيسرے دن ميرے موبائيل پرانهول نے كہا" ميرے علم ميں ہے كه آپ اسلام آباد كلب میں کیج کررہے ہیں۔'' کیامیں تین ہے آ یکے دفتر آ جاؤں؟ میں نے کہا ہاں بصد شوق تشریف لائیں میں آیکا منتظرر ہوں گا۔کھانے کے دوران میرا ہرش کودیکھنے اوراسکی باتیں سننے کا اشتیاق اور مجتس مزید بڑھتا گیا۔ تین بجے ہرش صاحب مجھ سے ملاقات کیلئے آئے تو میں نے دیکھا انہوں نے جا گرشوزینے ہوئے ہیں اور ہاتھ میں ایک تھیاانما کوئی چیز بکڑی ہوئی ہے۔انہوں نے اپناتھیلاایک خالی کری برر کھ دیا اورخودساتھ والی کری برٹا مگ برٹا مگ رکھ کر بیٹھ گئے۔قدرے جھک کراپنادائیاں ہاتھ اس کری پر پھیلا دیا جس پران کاتھیاا پڑا ہوا تھا۔ پھر بغیر کسی تمہید کے متکبرانہ انداز میں کہنے لگے''مسٹر ملک اگر امریکہ پاکستان ہے مطالبہ کرے کہ آ کیے ڈاکٹر خان کو ہمارے حوالے کیا جائے تو آپ کیا کریں گے؟ میں اس غیر متوقع سوال پر قدرے جیران ہوا اور برہم بھی کیکن میں نے ایک روایتی مشرقی میزبان کی طرح مسکراتے ہوئے کہا''مسٹر ہرش امریکہ کوکوئی بھی منع نہیں کرسکتا کہ وہ ایبا مطالبہ نہ کر لے کیکن میری پیہ بات یا در هیں کہ یا کتان کے پندرہ کروڑ شہری سڑکوں برآ جائیں گےاورصدر مشرف کو ہرمکنہ طریقے ہے روكيں كے كهوه ڈاكٹر خان كوامريكه كے حوالے نه كريں -كيا آپ واقعی ايبا سمجھتے ہيں؟" ہرش نے بڑی سنجيدگى سے دوسراسوال كيا-ميں نے كہابال ميں يورى ايماندارى سے آ پكوبتار باہول كدايما بونا ناممكن ہے۔مسٹر ہرش بولے۔'' کیا آپ کے علم میں ہے کہ میں پندرہ برس سے یا کستان کے ایٹمی پروگرام پر گہری نظرر کھے ہوئے ہوں۔ میں ڈاکٹر خان کی تمام حرکات وسکنات سے واقف ہوں۔ میں آپ ہے یو چھتا ہوں کہ ڈاکٹر خان نے ایران اور لیبیا کوایٹمی ٹیکنالوجی کیوں دی؟'' ___ میں نے کہامسٹر ہرش میں آپ سے ایک سوال پوچھوں؟ کہنے لگے ہاں پوچھیں ۔ میں نے کہا۔'' برطانیہ، جرمنی' ہالینڈ اور دیگر بہت ہے مغربی ممالک نے ایٹمی ٹیکنالوجی یا کستان کو کیوں دی اور اب ان ممالک نے ایٹمی ٹیکنالوجی

محسن یا کستان کی ڈی بریفنگ

ایران اور لیبیا کو کیوں دی؟ ' جن اشخاص یا اداروں نے پاکستان کوٹیکنالوجی دی تھی یا اب ایران اور لیبیا کوٹیکنالوجی دی ہے آپ لوگوں نے انکے خلاف کیا کاروائی کی ہے؟ مسٹر ہرش اپنی سیٹ سے اٹھے اپنا تھیلا پکڑ ااور سلام دعا کئے بغیر دفتر سے باہر نکل گئے۔

جیبا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ مغرب ہے آنے والے بہت سے صحانی اپنی اپنی حکومتوں کے ایجنڈ کو آگے بڑھانے کیا کم کرتے ہیں۔ اب چونکہ ہمارے مغربی دوستوں کا ایجنڈ اپاکتان کو ایک غیر ذمہ دارا پٹمی ملک ثابت کرنا ہے اور اپنے اس مضحکہ خیز تصوراتی خدشے کو حقیقت ثابت کرنا ہے کہ پاکستان کے ایٹمی ہتھیار دہشت گردوں کے ہاتھ لگ سکتے ہیں جس سے عالمی امن خطرے میں پڑجائے گا اسلئے میر اانٹرو یوکرنے والے تقریباً ہرمغربی صحافی نے بچھاس قتم کے سوالات پو چھے

(۱) کیا آپنہیں مجھتے کہ بیرسب کچھڈا کٹر خان اسکیے نہیں کر سکتے تھے۔آپکے خیال میں کون کو ن ک حکومتی یا فوجی شخصیت اس سارے معالم میں شامل ہوسکتی ہے؟

(ب) کیا آپاک بات ہے اتفاق نہیں کرتے کہ پاکتان کاسب سے بڑا مسکہ غربت ہے اسلئے ایٹمی پروگرام پرکروڑوں اربوں روپے خرج کرنے ہے پاکتان کو کیاملا؟

(ج) کیا آئچی معلومات کے مطابق ڈاکٹر خان نے ایٹمی ٹیکنالوجی کے حوالے سے ایران کیبیااور شالی کوریا کے علاوہ کسی اور ملک کی بھی مدد کی ؟

(د) ڈاکٹر خان اپنے شب وروز کیسے گزارتے تھے؟ کیا آ کیے پاس انکی جائیداداورانکی بیگمات کی فہرست ہے؟ وغیرہ وغیرہ

مغربی مما لک نے اور خاص طور پرامریکہ نے ذرائع ابلاغ اور میڈیا میں پنہاں بے پناہ قوت
اورا آگی غیر معمولی اثر آفرینی کو انچھی طرح ہے بچھ لیا ہے اور وہ اپنے مقاصد حاصل کرنے کیلئے میڈیا کا مجر پورا ستعال کرتا ہے میں نے پاکستان میں اخبارات وجرا کد کے مدیران کرام کی قو می تنظیموں کے ایک عبدہ دار کی حیثیت ہے گئی مرتبہ کوشش کی ہے کہ ہم میڈیا کے لوگ حکومت وقت اور مملکت پاکستان کے مفادات اور مقاصد کو الگ الگ کر کے دیکھنے کا کچر پیدا کریں میرا ہے کہنا ہے کہ جہاں تک پاکستان کے قو می مقاصد کے حصول کا تعلق ہے حکومت اپوزیش ، پرلیں اور دیگر تمام حکومتی اداروں بشمول ان اداروں کے جنہیں عرف عام میں حساس ادار کے کہا جاتا ہے۔ سب کو یکجا اور یک زبان ہونا چا ہے۔ میں اکثر یہ مثال دیتا ہوں کہ جب یوالیں ایس آریعنی سابق متحدہ روس امریکہ کا ٹارگٹ تھا تو اس نے ایک مربوط حکمت عملی کے تحت پرلیں کی مدد سے یوری دنیا میں روس کی کردار کشی کی مہم کئی برس تک چلائے رکھی۔ ہم حکمت عملی کے تحت پرلیں کی مدد سے یوری دنیا میں روس کی کردار کشی کی مہم کئی برس تک چلائے رکھی۔ ہم حکمت عملی کے تحت پرلیں کی مدد سے یوری دنیا میں روس کی کردار کشی کی مہم کئی برس تک چلائے رکھی۔ ہم کی اسابی ای میان اس کے کہا تان میں برستمتی سے پاکستانی ای کے کہا تان میں برستمتی سے پاکستانی ای کے کوروں کے خلاف ہو گئے کہ روی طحد میں اللہ کے وجود کونہیں مانے 'پاکستان میں برستمتی سے پاکستانی ای کے کوروں کے خلاف ہو گئے کہ روی طحد میں اللہ کے وجود کونہیں مانے 'پاکستان میں برستمتی سے پاکستانی ای کہا کہا کہ کے کوروں کے خلاف ہو گئے کہ روی طحد میں اللہ کے وجود کونہیں مانے 'پاکستان میں برستمتی سے پاکستان میں برستمتی سے کھوں کے کھوں کے کھوں کے کہا کہ کی کی کھوں کے کھوں کی کوروں کے خلوں کے کھوں کو کھوں کی کوروں کے کوروں کی کھوں کی کوروں کے کہا کہ کوروں کے کھوں کے کہ کوروں کی کوروں کے کھوں کی کوروں کی کوروں کے کہ کوروں کے کوروں کی کوروں کے کوروں کی کوروں کی کوروں کے کوروں کے کوروں کوروں کی کوروں کے کوروں کی کوروں کے کھوں کی کوروں کے کوروں کی کوروں کے کوروں کی کوروں

محن پا کستان کی ڈی بریفنگ

ڈ اکٹر خان کی کر دارکشی اور اصل حقائق

تاریخ بناتی ہے کہ 715ء میں خلیفہ سلیمان بن عبدالملک نے فاتح سندھ محد بن قاسم کے ہاتھوں نیزہ بازی کے ایک مقابلے میں شکست اور ان کے چیا حجاج بن یوسف سے ذاتی عداوت کا بدلہ لینے کے لئے محد بن قاسم کوسندھ کی امارت ہے الگ کر کے عراق کی ایک جیل میں نظر بند کردیا تو محد بن قاسم جیل میں بھی ایک نئی مجنیق (پھر پھینکنے کی ایک قدیم مشین) کا ڈیز ائن بناتے رہے۔جیلر نے جب یو جھا''آپ یہ کیا بنار ہے ہیں؟'' تو کہا''ایسی پخینق کا ڈیزائن بنار ہا ہوں' جوزیادہ بھاری پتحرزیادہ فاصلے تك پھينك سكے 'جير نے جرت اور د كھ سے كہا'' خليفه آپ وقتل كرانے كور يے ہاور آپ اس كے لئے بیکام کررہے ہیں۔' محمد بن قاسم نے کہا'' مجھے معلوم ہے خلیفہ سلیمان مجھے قبل کروادے گااور مجھے سے بھی یفین ہے کہ ایک دن سلیمان کو بھی موت آ د ہو ہے گی لیکن میں نئی منجنی کا ڈیز ائن لشکر اسلام کے لئے بنار ہا ہوں۔ "محد بن قاسم کے تیار کردہ اس ڈیز ائن پرنئی مجنیق بنائی گئی جوسالہاسال شکراسلام کے کام آتی رہی ہے۔ بن قاسم مرنے کے بعد بھی زندہ ہیں۔ایک ہیروکی حیثیت سے اپنوں اور غیروں نے ان کی عظمت کو گہنانے کے لئے ان پر زندگی میں بھی اور بعداز مرگ بھی کئی الزامات تر اشے مگرمحد بن قاسم کی عظمت اور مقبولیت میں کوئی فرق نہیں آیا اوران کا تذکرہ آج بھی ایک عظیم ہیروکی حثیت ہے ہوتا ہے۔ یا کتان کے مابیناز سپوت ڈ اکٹر عبدالقدیر خان نے نہ صرف یا کتان بلکہ پورے عالم اسلام کے لئے وہ کارنامہ انجام دیاہے جس کا تذکرہ ہمیشہ رہے گا۔قوم نے ڈاکٹر خان کو جوعزت واحترام دیا ہے اس کی مثال نہیں ملتی۔ وہ ہرمحب وطن کے دل پر حکومت کرتے ہیں کہ ان کی کوششوں سے یا کتان ایٹمی قوت بنااوراس کے تحفظ کامستقل انظام ہوا۔

ڈاکٹر خان کے'' زندہ درگور'' کئے جانے کا ایٹمی سانحہ درحقیقت اکیسویں صدی میں کھلنے والے عالمی پنڈورا بکس سے نگلنے والی انتہائی تنہلکہ خیز خبر کی صورت میں رونما ہوا' جس نے بھارت سے برسر پیکار پاکستان کے ایک قومی ہیر وکوعبر تناک حالات سے دو جارکر دیا۔اس وقت پوری دنیا میں جومہم جاری ہے یا کستان کے بھی بعض لوگ اسکا حصہ نظر آتے ہیں۔

بولیس کا ایک معمولی تفتیشی افسر بھی کئی جرم میں ملوث ملزم کی تفتیش کی تشہیر نہیں کرتا' جب تک کہ وہ کئی ختمی نتیج پر نہ پہنچ جائے۔ بیاتو ایک قوم کے انتہائی حساس اٹا ٹوں اور ہیرو کا معاملہ تھا' جنہیں انتہائی غیر ذمہ داری کا ثبوت دیتے ہوئے کئی غیر جانبدارانہ تفتیش کے مراحل سے گذارے اور ملز مان کو

. محن یا کستان کی ڈی بریفنگ مختلف ادوار کے میڈیا منیجروں کی کوتاہ بنی کی وجہ ہے حکومت کا پریس سے رابطہ صرف سربراہ حکومت کی پر جبکشن یا اپوزیشن کی کردارکشی کے حوالے ہے رہا ہے۔وطن عزیز کے بنیادی قومی مقاصد کے تعین اوران مقاصد کے حصول کے حوالے ہے کسی متفقہ لائحمل پراتفاق رائے پیدا کرنے کی کوشش نہیں کی جاتی۔

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقد برخان کے حوالے ہے جس مغربی صحافی نے بھی میراائٹر دیوکیا اور جو جو سوالات ہو جھے ان ہے میرایقین پختہ ہے بختہ ہوگیا کہ بیلوگ امریکہ کے عالمی ایجنڈ ہے کے تحت اسلام آباد میں آئے تھے۔ دوسر ہے بہت سے حضرات کی طرح میر ہے ٹیلی فون بھی ٹیپ ہوتے ہیں اس کئے متعلقہ ادار ہے میر ہے دفتر میں غیر ملکی صحافیوں کی آمد ورفت ہے بخو بی واقف تھے اور مجھے ایک دو مرتبہ کہا بھی گیا کہ آپ کی ہے بھی ملا قات کرنے اور ڈاکٹر خان کے حوالے ہے بات چیت کرنے ہے بہیز کریں ورند آپ کے لئے مسائل بیدا ہو تھے ہیں۔ دراصل بیہ ہمدردانہ مشور ہے تھے کہ بیں کوئی غیر ملکی صحافی کوئی ایسی بات بھے ہے مسائل بیدا ہو تھے ہیں۔ دراصل بیہ ہمدردانہ مشور ہے تھے کہ ہیں کوئی غیر ملکی حوالی صحافی کوئی ایسی بھی ہوئی ہوں اس لئے میں جانتا ہوں کہ کس ہے کوئی طوفان اٹھ کھڑا ہو۔ میں نے کہا میں چونکہ خود ایک صحافی ہوں اس لئے میں جانتا ہوں کہ کس ہے کیا بات کرنی ہے اور دوسر سے یہ کہ میرامحن پاکستان ڈاکٹر عبدالقد برخان ہے حزت واحر ام کارشتہ جس قدر بھی گہرا ہواور میں ان کے ساتھ زمانے پاکستان ڈاکٹر عبدالقد برخان ہے جس قدر بھی دل گرفتہ ہوں میں بھی بھی اپنے قول وقعل ہے پاکستان کے مفاد پر آنے نہیں آئے دونگا۔

کی ریٹائر منٹ پرقوم نے جس رڈمل کا اظہار کیا تھا'اس سے انھیں ریٹائر کرنے والے بھی گھبرا گئے اور بالواسطہ طور پران کی ہمدر دیاں بھی ڈاکٹر خان کی مخالف لا بی کو حاصل ہوگئے تھیں تا کہ ڈاکٹر خان نے قومی زندگی میں جوقابل رشک مقام بنالیا ہے اسے گہنا دیا جائے اوران کے قد کوچھوٹا کیا جائے۔

دنیا کی واحد پر طافت کے دباؤاور ملک کی سا کھ بحال کرنے کے نام پرڈی بریفنگ کا ڈرامہ شروع ہوا تو بعض عناصر ڈاکٹر خان ہے اپنی پرانی مخاصت کا حساب برابر کرنے کے لئے میدان میں کو دبڑے اور شعور کی یالشعوری طور پراس مہم کا حصہ بن گئے جو دشمن نے ڈاکٹر خان اور پاکتان کی رسوائی کے لئے شروع کی تھی بلکہ بعض علقے تو اس گمان کا اظہار کررہے ہیں کہ جس طرح معروف امر کی صحافی باب وڈورڈ کی کتاب' پلان آف افیک' (Plan of Attack) میں لکھا ہے کہ عراق پر حملے کا جواز وصور ٹی کتاب ' پلان آف افیک' میں اور حفاظتی نیٹ فوج ورگ میں گئی ہونی آئی اے قبائلیوں اور کردوں کے علاوہ صدام کی فوج انٹمیلی جنس اور حفاظتی نیٹ فوج سرک میں گئی اور ڈالروں کے ذریعے بڑی تیزی ہے ایجنٹ پیدا کر لئے گئے ای طرح یہاں بھی ڈالروں کے سہارے ایجنٹ تیار نہ کر لئے گئے ہوں بلکہ سابق چیف آف آرمی شاف جزل بیگ نے تو ڈالروں کے سہارے ایجنٹ تیار نہ کر لئے گئے ہوں بلکہ سابق چیف آف آرمی شاف جزل بیگ نے تو اداروں میں نقب لگا چکے ہیں۔' اس کا شبوت وہ کیسٹ ہے جس میں کارگل آپریشن کے دوران میں جزل اداروں میں نقب لگا چکے ہیں۔' اس کا شبوت وہ کیسٹ ہے جس میں کارگل آپریشن کے دوران میں جزل برویز مشرف اور چیئر میں جائی گئی چروہ کیسٹ بے جس میں کارگل آپریشن کے دوران میں جزل برویز مشرف اور چیئر میں جائے گئی گئی وہ کی گئی چروہ کیسٹ بے جن میں کارگل آپریشن کے دوران میں جزل رکارڈ کی گئی چروہ کیسٹ بھارت جائی تھی ۔ جزل مشرف نے بیجنگ سے جزل عزیز سے بات کی تھی۔

خیر یہ جزل بیگ کی اپنی رائے ہے جس سے اتفاق ضروری نہیں لیکن پاکتان میں متعین رہنے والے ایک سابق امریکی قونصل جزل ڈاکٹر اینڈریوکوری نے ایک مرتبہ پاکتانیوں کے بار سے میں کہاتھا کہ'' ایک پاکتانی کی قیمت و کئی کی ایک بوتل سے امریکہ کی مفت سیر کے درمیان ہے۔''اوردی''اسلا مک بم'' کے امریکی مصنفین نے بھی اپنی کتاب میں بہی لکھا ہے کہ انہوں نے 'ملتان میں سائنسدانوں کی کانفرنس' اور اس کے بعدا یٹمی پروگرام کی چیش رفت اور بھٹو کے عزائم کی 'ملتان میں سائنسدانوں کی کانفرنس' اور اس کے بعدا یٹمی پروگرام کی چیش رفت اور بھٹو کے عزائم کی تضیلات بھٹومرجوم کے ایک قربی اہل کاردانشور سے حاصل کی ہیں جوشراب پی کراہیا بہا کہ سب بچھ اگتا چلا گیا۔''اس لئے یہ گمان کیا جاسکتا ہے کہ حکومتی کارندوں سے لیکر قامکاروں اور دانشوروں کے اس قبیلے تک می آئی اے نے ایجنٹوں کا جال بچھادیا ہوجیسا عراق میں بچھایا تھا۔

محسن پاکستان کی کردارکشی کی مہم میں جسکامحسن پاکستان کو بڑا دکھ ہے ایک بڑے اخباری گروپ کے بعض صحافیوں نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ کردارکشی کے حوالے سے شائع کی جانے والی ان خبروں میں ڈاکٹر خان کے لئے ایسے غیر مناسب الفاظ استعمال کئے گئے کہ خدا کی بناہ بعض قارکاروں

محن يا كستان كى ڈى بريفنگ

صفائی کا موقع دیئے بغیر طے شدہ منصوبے کے تحت رسوا کیا گیا اور بعض برعم خود نا بغہ روزگار قارکاروں اور دانشوروں نے کسی تحقیق اور' ملز مان' کوذ مہ دارا نہ اور آزادا نہ فورم پر بولنے کا موقع دینے اور کسی بے لاگ منصف کے فیصلے کے بغیر ہی یقین کرلیا کہ ڈاکٹر خان اوران کے ساتھی سرتا پاگناہ اور' ملت فروشی' لاگ منصف کے فیصلے کے بغیر ہی یقین کرلیا کہ ڈاکٹر خان اوران کے ساتھی سرتا پاگناہ اور' ملت فروشی' کے مرتکب ہوئے ہیں۔لہذا ان کے بارے میں جوجھوٹ کچ انھیں فیڈ کیا جاتا رہا اے چبا چبا کرا پنے کا کموں اورا پی خبروں میں بیان کرتے رہے جیسے قوم پر بہت بڑا احسان کر رہے ہوں۔

جزل پرویزمشرف نے اپنی 5 فروری 2004 کی پریس کانفرنس میں اپوزیشن اور ڈی

بریفنگ کے ناقد اخبار نو یہوں کو تو غیر ذمہ دار قرار دیتے ہوئے انھیں قومی مفاد میں تخل و بر دباری کی تلقین
کی لیکن وہ ان کارندوں اور شکم پرور قلمکاروں کو جانے کیوں نظرانداز کر گئے جن کی غیر ذمہ داری نے
انھیں اس موڑ پرلا کھڑا کیا کہ ایک طرف آج ان پرامر یکہ کا دباؤے اور دوسری طرف ملک وقوم کا مفاد
اور عوام کا غم وغصہ دراصل یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے میری دانست میں ڈاکٹر خان ان کے ساتھیوں اور پاکستان کے ایٹی پروگرام کے خلاف ایسی ایف آئی آرکٹوائی ہے جس کا خمیازہ قوم کو مدتوں ہمگتنا
اور پاکستان کے ایٹی پروگرام کے خلاف ایسی ایف آئی آرکٹوائی ہے جس کا خمیازہ قوم کو مدتوں ہمگتنا

ڈاکٹر خان کی کردارشی میں ماضی میں پاکتان ایٹی توانائی کمیشن اور اس کے بعض ذیلی اداروں کے بعض عناصر تو ای روز ہے مصروف تھے جس روز وزیراعظم ذوالفقارعلی بھٹو نے کے آرایل کے نام سے الگ ادارہ بنایا ادراس کی سربراہی ڈاکٹر خان کوسو نی تھی اوران عناصر میں مخالفت ورقابت کا منفی جذبہ کہو فہ لیبارٹریز کی اپنے مشن میں پیش رفت کے ساتھ ساتھ بڑھتا گیا۔ آفیس خوف تھا کہ ڈاکٹر خان اوران کی ٹیم کی کا میابیاں ان سازشی عناصر کی'' صلاحیتوں'' اوروطن عزیز سے ان کی'' وفاداری'' کا محرم کھول دیں گی۔صدر ضیاء الحق مرحوم کی زندگی تک وہ اپنے اندر چھے ہوئے بغض و جث کا کھل کرا ظہار نہ کر سکے تھے البتہ ضیاء شہید کے منظر سے بغتے ہی ان کی ذبا نیس بتدریج کھتی چلی گئیں پھڑم کی کھل کرا ظہار دھاکوں کے بعد جب قوم نے ڈاکٹر خان کو محن پاکستان کے قابل فنح مقام پر فائز کیا تو وہ پھٹ پڑے۔ دھاکوں کے بعد جب قوم نے ڈاکٹر خان کو محن پاکستان کے قابل فنح مقام پر فائز کیا تو وہ پھٹ پڑے۔ اس مرحلے پر آخیس وزیراعظم نواز شریف کی بالواسطہ تائیہ بھی مان گئی کیونکہ بقول بعض علقوں کے خود پرست نواز شریف بھی ان کی تبویات عامہ سے حسد کرنے لگے بھے اور آخیس خواہ کو اہ اور بے بنیاد ڈر پیدا ہوگیا تھایاان کے اندر بیڈر پیدا کردیا گیا تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان اگر کسی وقت سیاست میں آگئو تھو وہ کی بنا پرمشہور و معروف کرکٹر عمران خان کی بھی قو می انتظابات سے پہلے ذر پر دست کردارشی کی تھی۔

مارچ 2001میں محسن پاکستان کی ریٹائر منٹ کے بعد تو جیسے بلی کے بھا گوں چھینکاٹو ٹا۔ان

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

0-انیس سے زائد مرتبہ ثالی کوریا کے خفیہ دورے کئے وغیرہ وغیرہ

مزید تفصیلات میں جائے بغیر مخصر طور پر کہنا مناسب ہوگا کہ ایک ایک ہتی کے خلاف اس قد رابے بنیاد منحکہ خیز تا قابل یقین اور دل آزار الزامات کی بوچھاڑ کردی گئی جو کہ ایک فرشتہ صفت شخصیت ہیں جس کے مجیرالعقول کا رنا ہے کی بنا پر آج ہر پاکتانی سینۃ تان کر چلنا ہے۔ لیکن ڈاکٹر خان پر اس قتم کے الزامات پہلی مرتبہ نہیں گئے بلکہ 2001 میں جب انھیں خان لیبارٹریز کا چیئر مین رکھنے گیا تھا اور اس پر عوام نے شدیدرڈ کل کا اظہار کیا کیونکہ وہ آئیس تاحیات خان لیبارٹریز کا چیئر مین رکھنے کے حق میں بیخ تواس وقت بھی عوامی رد مل کی شدت کم کرنے اور ڈاکٹر خان کے قد کو گھٹانے کیلئے "باخبر ذرائع نے ای قتم کی بعض خبریں شائع کروائی تھیں۔ اس وقت بھی کہا گیا تھا کہ کے آرایل کے حسابت کا بھی آڈٹ نہیں ہوا تھا 'پہلی بار کے آرایل کا آڈٹ ہوائی آڈٹ ہوائی ہیا ہوئی جسابت کا کہی آڈٹ کی کہ مات ارب دی تھی کہ گوئی حساب موجود نہیں ہوا تھا 'پہلی بار کے آرایل کا آڈٹ ہوائی آئی میں بر بخت نے پینر بھی شائع کروا دی تھی کہ ڈاکٹر خان اسلام آباد میں ساختے کے نام سے جو فلائی شظم چلار ہے ہیں انہوں نے اس کی خاتو ن سر براہ کے ساتھ خفیہ شادی رچائی ہوائی ہوائی تھا وہ ڈاکٹر خان اسلام آباد میں ساختے کے نام سے جو فلائی شظم چلار ہے ہیں انہوں نے اس کی خاتون سر براہ کے ساتھ خفیہ شادی رچائی ہوائی ہوئی کہ ڈاکٹر خان کوئی اور تھے خاتون سر براہ کے ساتھ دفیہ برائی گھڑ اور نید کوئی کے مواز کر خان کوئی اور تھے اور پر ڈی کے طور پر آگل کیا گئا کیا تھا 'وہ ڈاکٹر خان کوئی اور تھے اور ڈاکٹر عبدالقد برخان ایک برمزان اکھڑ اور خوبیت کا آبال تاک کوشنوں کو مفالط میں رکھا جائے۔ اور ڈاکٹر عبدالقد برخان ایک برمزان اکھڑ اور خوبیت کہ ہیں۔

0-صوابدیدی فنڈ زکوذ اتی اخراجات کے لئے بھی استعال کرتے تھے۔

0- ی ڈی اے میں ایک قبضہ گروپ کوان کی آشیر باد حاصل رہی اور انہوں نے کئی پلاٹوں پر قبضہ کیا۔ 0-ایٹم بم بنانے میں ان کا کوئی کر دارنہیں ہے۔

0-انہوں نے مالی بے ضابطگیاں کیں جو ثابت ہوگئیں لہذا انھیں باعزت گھر بھیجنے کے لیے مثیر بنایا گیاہے۔

ال وقت بھی پچھکالم نویسوں نے چاند کی عظمت کو گہنا نے کی کوشش کی اور براہ راست یابالواسط ملک کے محن ایٹمی سائنسدان پر کچپڑا چھالا ۔ حالیہ بحران کے دوران بھی جن قلدکاروں نے اپنے دلی بغض کا اظہار کیا ہے' ان میں ایک نے ایک انگریزی اخبار میں کئی کالم لکھے' سب کی تان اس پرٹوٹی کہ ایٹمی سائنسدان ایٹمی ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ میں انفرادی طور پر ملوث ہیں' اسلئے'' قابل گردن زدنی' ہیں لیکن سائنسدان ایٹمی ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ میں انفرادی طور پر ملوث ہیں' اسلئے'' قابل گردن زدنی' ہیں لیکن سائنسدان ایٹمی ٹیکنالوجی کے پھیلاؤ میں انگل کٹا کرشہیدوں میں شامل ہونے کے لئے اپنے کالم میں سفارش کی کہ چونکہ ڈاکٹر خان اور ان کے ساتھیوں نے پاکستان کو ایٹمی صلاحیت دی ہے اسلئے ان کی سزا

نے''باخبر حلقوں''کے حوالے سے ڈاکٹر خان پر جوالزامات لگائے وہ اس طرح ہیں۔ ٥- ڈاکٹر خان اپنی شہرت کے جنون میں مبتلا اور خود پرست شخص ہیں۔انتہائی گھمنڈی اور خرچیلے ہیں۔انہوں نے 1988 سے ابتک اپنی شہرت اور شخصیت کو بالا کرنے کے لئے ملکی اور غیر ملکی میڈیا کے لوگوں پر پچاس ملین رویے خرچ کئے۔

٥- ڈاکٹر خان نے اپنی بیٹیوں کی شادی پر آرائش سامان (میفلون ٹمنیٹ وغیرہ) فلوریڈا ہے منگوایا۔ چالیس لاکھڈ الرخرچ ہوئے۔ دونوں بیٹیوں کو BMW گاڑیاں اور مکانات تخفے میں دیئے۔
 ٥- ڈاکٹر خان نے اپنے ڈرائیور اور ایک پامسٹ سمیت بہت ہے لوگوں کو مکانات بنوا کردئے۔
 ٥- ڈاکٹر خان کا قبضہ مافیا ہے تعلق ہے اسلام آباد میں ان کی 22 جائیدادیں ہیں بیرون ملک بھی بھاری پراپرٹی بنائی ہوئی ہے۔

0- ڈاکٹر خان رشوت خور ہیں۔ آئی ایس آئی کے ایک ریٹائر ڈ افسر کے مطابق 80 کے عشرے میں جب جزل حمیدگل آئی ایس آئی کے سربراہ تھے۔ پہلی دفعہ نشاندہی ہوئی۔ جزل کلونے با قاعدہ ایک رپورٹ وزیر اعظم کودی مگر کوئی ایکشن نہ ہوا' پھر جزل محمود احمد ہے جھڑپ ہوئی اور ان کی تجویز پر ہی آئہیں کہونہ سے فارغ کیا گیا۔

کہونہ پروجیکٹ پردس بلین ڈالرخر جے ہوئے ان کا کوئی حساب ندر کھا گیا۔ زیادہ ترخریداریاں دبئ میں قائم اپنے بھائی عبدالقیوم خال اور داماد نعمان شاہ کی فرم کے ذریعے ہوئیں اس فرم کو پرکشش ٹھیکے دیئے اور یوں بالواسط طور پر بھاری رقوم وصول کیں۔

0- ڈاکٹر خان نے ممبکٹو میں کروڑوں روپے کے خرچ سے بیوی کے نام پر ہوٹل بنایا اس کے لئے فرنیچراور دیگر سامان 130 - 2 سے بھیجا گیا سینئر سائنسدان ڈاکٹر فاروق ساتھ گئے وہاں چونکہ 130 - 2 طیارہ اتر نے کی سہولت نہ تھی اس لئے طیارہ ٹریپولی میں اتارا گیا۔ اس کا پچھسامان امریکہ کے ہاتھ لگ گیا۔ 0- انڈرورلڈ مافیا ہے تعلق ہے دبی میں سونے کے پاکستانی تاجر سے قریبی تعلق ہے روزانہ ٹیلی فون ربات ہوتی ہے۔

ایبا اور ایران کوایٹمی ٹیکنالوجی بیچی شام وعراق کو پیش کس کی ایران کومعلومات اور بلیو پڑٹس دیے کےعلاوہ سنٹری فیوج بنانے میں مدودی جزل بیگ اور آئی ایس آئی کے ایک سابق ڈی جی جزل اسد درانی کوعلم ہے کیونکہ دونوں ایران کی مدد کے حامی تھے۔

0-ڈاکٹر خان کے بیرون ملک کئی بنک اکا ونٹس میں کروڑوں جمع ہیں۔ایران سے ملنے والا بیسہ دبن کے بنک میں رکھا گیا۔ایرانی حکومت نے اس کی تصدیق کردی آئی اے ای اے اور امریکہ کو تفصیلات مل گئی ہیں۔

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

برائے نام ہونی جا ہے۔

"The fact that AQK and his scientist colleagues had developed the Nuclear potential for Pakistan makes a case for mitigating their punishment."

ان صاحب کے بارے میں اتنا جان کیجے کہ 1971 میں موصوف فوج میں تھے اور مشرقی پاکستان میں تعنینات سے سقوط ڈھا کہ کے فور اُبعد واحد فوجی سے جو بھارت کے راستے بخریت پاکستان بہنچ گئے سے ہیں کرممکن ہوا وہ فی الحال ہمارا موضوع نہیں ہے لیکن اس حوالے سے ہمارے پاک مصدقہ معلومات اور دستاویزات ہیں۔ان صاحب نے ڈاکٹر خان پر بیالزام لگایا ہے کہ وزیراعظم بھٹو اور جزل ضیاء الحق نے انہیں اپنے کام کے لئے ''فری ہینڈ'' دیا تو ڈاکٹر خان نے نہایت چالاکی سے ایکی اختیارات کو' برآ مدی'' سرگرمیوں کے لئے استعمال کیا۔

ان صاحب نے اپنے کالم میں سری کٹکن طاہر کے اس بیان کو ترف بحرف چھاپا ہے جواس نے مبینہ طور پر ملا پہنیا کی پولیس کو دیا۔ حالا نکدا ہے کالم ہی میں بیاعتراف بھی کرتے ہیں کہ دنیاجاتی ہے کہ 1975/76 میں کہونہ پر وجیکٹ شروع ہوااس کیلئے زیادہ ترخر بداری انڈرورلڈے ہوئی ایسے میں متعلقہ بروکر زیالوگوں ہے ڈاکٹر خان کا رابطہ یقینا ہوا ہوگا۔ جو وقت کے ساتھ شناسائی میں تبدیل ہوگیا' لیکن آج محض ان لوگوں ہے تعلق کو بہانہ بنا کر محن ملک وملت کی کردارکشی کی جارہی ہے ۔"اے روشی طی تو برمن بلاشدی ۔۔۔۔"کین اس حوالے ہانہوں نے جودلائل دیکے ان میں ذوالفقارعلی بھٹو جز ل ضیاء الحق نصیراللہ بابر 'جزل جاویداشرف قاضی ڈاکٹر خان سمیت تمام ایٹمی سائنسدانوں بیاان کے دوستوں پر کیچڑاچھالا گیا'اور بالواسط طور پر چمنوں کے الزامات کی تا نمید وائل مختلف کی حقمت و خدمت ہا نکار کی جوانزامات لگائے جارہ ہیں تو م کے سامنے ان کا کوئی دستاویز کی جوت نہیں لایا گیا۔ البتہ ان کا جوانرامات لگائے جارہ ہیں تو م کے سامنے ان کا کوئی دستاویز کی جوت نہیں لایا گیا۔ البتہ ان کا کوشت و سالویز کی جوت نہیں کہ ڈاکٹر خان کی ہو ہو کو اس کی بالا ہے۔ کہ قوم ڈاکٹر خان کو ہیروکیوں تسلیم کرتی ہے اور گذشتہ پانچ سال کی کوششوں کے باو جود جن لوگوں کو حاکمان وقت کی تائیہ بھی حاصل رہی ان کو آج ہی عوام کوئی اہمیت دینے میں کہ ڈاکٹر خان کا بہت بڑا ہاتھ ہے۔ پھر بھی وہ گھتے ہیں' ڈاکٹر خان نے ساری شہرت میڈیا کے لوگوں کو بھاری رقوم دے کرحاصل کی۔"

ایک بڑے اردوا خبار کے سینٹر صحافی نے جو' اندر کی خبر' لانے میں مشہور ہیں اپنے کالموں کے ذریعہ اسٹی سائنسدانوں کی بھداڑانے میں کوئی کر نہیں اٹھار کھی۔ ہمارے بیمختر ماپنی تحریوں میں دوسروں کو اکثر دلیل منطق' تد بر اور حقیقت شنای کا سبق دیتے نہیں تھکتے اور اپنے کالموں کو قرآن وحدیث کی تمام وحدیث ہے میں بہت آگے ہیں' خود پڑوی سے ایسے اترے کہ قرآن وحدیث کی تمام تعلیمات کو بھلا کر غیروں کی باتوں پر اعتماد کر بیٹے اور پاکستان کے محن ڈاکٹر خان کے بارے میں بے اختیار شکسیر کے الفاظ میں جلاا تھے Pour Brutes (بروٹس تم بھی ایسی حرکت کر سکتے ہو)

پاکستان میں اخبارات کے دوسرے بڑے گروپ کے انگریزی روز نامہ میں ایک خاتون کالم نولیں مسلسل اپنے جلے دل کے پھیچو لے پھوڑتی رہیں ای اخبار کے ایک مستقل ملازم اپنے ابتدائی کالموں میں خاصے متوازن رہے پھر جانے انہیں کس کی نظر لگ گئی کہ ڈاکٹر خان کی عظمت کا اعتراف کرنے والا بیدانشورڈ اکٹر خان کو پاکستان کی ایٹمی قوت بنانے میں 1124 وال کر دارد یے پر بھی آ مادہ نہ تھا اور پینجر ایا کہ ڈاکٹر خان کی آ مدے پہلے بلکہ 1960 کی دہائی میں پاکستان ایٹمی تو انائی کمیشن کا ایک نو جوان سائنسدان یور پنیم از چمنٹ پر کامیاب تج بہ کرچکا تھا۔ ماشا اللہ۔ اگر ایسا تھا تو اس نو جوان سائنسدان یور پنیم از چمنٹ پر کامیاب تج بہ کرچکا تھا۔ ماشا اللہ۔ اگر ایسا تھا تو اس نو جوان نے 74 تک کھنی چیش رفت کی تھی ؟ آج تک کسی نے روشی نہیں ڈائی۔

آیئے! اب الزامات کے کچھ حقائق ملاحظہ فرمائے 'تا کہ اندازہ ہوسکے کہ ڈاکٹر خان کی کردارکثی
کرنے والوں کے الزامات میں کتنا تج اور کتنا جھوٹ ہے؟ کہا گیا کہ کھوٹہ پروجیکٹ پر 10 بلین ڈالر
خرج ہوئے 'اور ڈاکٹر خان نے سات ارب روپے اڑا گئے۔ اس بارے میں پاکتان کے سابق آرمی
چیف جزل مرزا اسلم بیگ کا 23 اپریل 1994 کو''دی نیوز'' میں ایک مضمون چھپا تھا'اس کا ایک
اقتباس ملاحظہ بیجئے۔

"1980 مل الموری المالاند بجن المحدد الموری المالاند بجن المحدد ا

"كياآ ب ميرايقين كريں گے كہ 1976 ب 1990 تك پروگرام پرصرف ہونے والى رقم 250 ملين والر ہے كم تحى ان ميں غير ملكى اوا ئيگياں بھى شامل تھيں كوئى بھى يقين نہيں كر ہے گا كدا ينمى ہتھيارا سے سے بنائے جائے ہيں۔ فرانس ہے ہم نے ایک آ بدوز 350 ملين ميں خريدى تھى۔ جواوگ كہتے ہيں ہم نيوكليئر ذيرنس كے حصول كى عياشى ميں گئے ہوئے سنتے خلطى ير ہيں۔"

میں نے جزل بیگ ان اقتباسات کا اس لئے ذکر کیا ہے کہ جزل بیگ آ رمی چیف کی حثیت ہے کہوٹہ پروجیک کے ہر پہلو ہے بخو بی واقف تصاور پاکستان کے ایٹمی پروگرام پرایک قابل اعتباراتھارٹی کامقام رکھتے ہیں قارئین خود ہی فیصلہ سیجئے ننگی نہائے گی کیااور نچوڑے گی کیا۔؟ آسان پر تھوكا اپنے منہ پر۔سات ارب كہاں ہے كھائے گئے؟ ڈاكٹر خان كو پینے سے پیار ہوتا تو وہ 1974 میں بالینڈ کی تمیں ہزار روپے ماہاند کی پرسکون اور باعزت ملازمت چھوڑ کر تین ہزار ماہانہ پر پاکستان کی ملازمت میں ندآتے۔وہ جوایک سرکاری ذریعہ نے اپنے"الزام" کوتقویت دینے کے لئے کہا ہے کہ ہم نے گذشتہ 26 سال میں اپنے ایٹمی پروگرام پر 184 بلین روپے خرچ کئے ہیں اس نے اول تو تفصیل نہیں بنائی کہاس میں ہےا یٹمی توانائی تمیشن پر کتناخرچ ہوااور کے آرایل پر کتنااور دیگر د فاعی ضروریات پر کتنا خرج ہوا' دوسرے میہ کہ کہوٹہ پر اٹھنے والے اخراجات کا بھاری حصہ یقیناً اسی کے عشرے اور نؤے ے عشرے کے ابتدائی سالوں میں خرچ ہوا ہوگا۔ کہ جب ہم پورینیم کوہتھیارسازی کی سطح تک افزودہ اور ا بے بم کوریفائن کررہے تھے اس کے بعد ہم نے اپنے زیادہ تر مالی وسائل ڈلیوری سٹم کی تیاری اور دوسرے ملکے ایٹمی آلات کی ایجاد اور تیاری پرخرچ کئے گئے اس ذریعہ کا پہکہنا کہ 184 بلین رویے (جو بقول اس کے 80 کے عشر ہے کی شرح کے حساب سے دس بلین ڈ الر بنتے ہیں) با قاعدہ ڈیفنس بجٹ سے خرچ کئے گئے ان اعدادوشار کے حقیقی ہونے کومشکوک بنادیتا ہے کیونکہ ہمارے ظاہری دفاعی بجٹ کا بڑا حصیتخواہوں پرخرچ ہوتا ہے جبکہ عام روایتی ہتھیار بھی خفیہ دفاعی بجٹ سے خریدے گئے۔ یوں بھی دفاعی بجث بھی عام نہیں کیا گیا۔ جزل اسلم بیگ نے اس بات کی بھی تر دید کی ہے کہ کھوٹ کی کی آ مدوخرج کا کوئی حياب نبين هوتا تها'وه كهتے بن:

> '' معاطے کو جس طرح ہو ھا چڑھا کر چیش کیا گیاوہ تھکموں کے درمیان رقابت صداور دشمنی کا 'نتج ہے۔ کے آرامل اورانا کمانر جی کمیشن کے نام سے دومختف ادارے ہیں۔ کے آرامل کو جو فنڈ ملتے تصان کا آؤٹ نہیں ہوتا تھا اٹا کمانر جی کمیشن کا آؤٹ ہوتا تھا۔ اس نے دونوں میں عناد پیدا کر دیاا نیمی کمیشن والے نہیں جا ہے تھے کہ کے آرامل والوں کو کیک ملیس جھے وہ کھا کیں

مجی جب تک جزل ضیاء انچاری رہائ رقابت کو کنٹرول ہیں رکھا گیا اس کے بعد لوگ پھٹ پڑے اور الزام تراثی کرنے گئے۔ قدیر خان کیخاف فرضی کہانیاں گھڑلیں جن میں بوی جاذبیت نظرا تی تھی جب جزل پرویز مشرف افتد ار میں آئے یہ کہانیاں پھیلی ہوئی تھیں کہ ڈاکٹر قدیر اور ان کے ساتھی سائمندانوں نے اس رقم ہے جوانھیں دی گئی تھی ایم پائز بنالیں ۔ ان میں سے بعض کہانیاں اخبارات میں بھی آئیں اور کہا گیا جزل پرویز مشرف کو بیسب پھی بتایا گیا تو وہ پریشان ہو گئے۔ شاید حکومت بھی ہے کہ ڈاکٹر خان نے فنڈ زکا غلط استعال کیا یہ کیے ہوسکتا تھا ڈاکٹر قدیر کو بھاری رقوم کام کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔ انہوں نے کام کرکے ہوسکتا تھا ڈاکٹر قدیر کو بھاری رقوم کام کرنے کے لئے دی گئی تھیں۔ انہوں نے کام کرکے دکھایا۔ آپ ہریائی کا حماب تونبیں دے سکتے۔ "

"هیں نیوکلیئر کمان اتھارٹی کارکن تھا اوراس کے سالانہ اجلاس میں شریک تھا جہاں جبت پر فور
ہوا اس میں اے کیو خان کو دیے گئے جب کی بیلنس شیٹ کی چیف ایگر کیٹو نے منظوری
دی نہر چیز کا حساب ہوا اتنی رقم دی گئی اتنا افز دوہ یوربینیم تیار ہوا۔ ڈاکٹر قدیر اور ایکے ساتھی
سائنسدانوں نے معمولی رقم کے موض ملک کو قابل اعتاد ڈیٹرنٹ دیا بیان کا کا ڈنٹس میں جو کچھ
ہے میں اسے سونے کا ہرادہ قرار دیتا ہوں انہوں نے حکومت کا چیہ نہیں لیا۔ اگر کسی سائنسدان کو
دی ملین ڈالر سامان کی خریداری کے لئے دیئے گئے وہ اس رقم کو اپنے بیگ میں نہیں رکھے
گا۔ پھو مرصہ بیرقم اس کے اکا ڈنٹ میں پڑی رہ ہی گئو جتناع صدید رقم اس کے اکا ڈنٹ میں
پڑی رہی گی اس کا مارک اپ بھی اس کے اکا ڈنٹ میں جائے گا۔ ہوسکتا ہے اور پہنطقی بات ہے
کہ کوئی شخص اس سائنسدان سے رابطہ کر کے بچہ کہ اے آ روائی گولڈ والے علاقے میں سونے کی
گیری رہی گی اس کا مارک اپ بھی اس کے اکا ڈنٹ میں جائے گا۔ ہوسکتا ہے اور پہنطقی بات ہو
قیمتوں پر نظر رکھتے ہیں۔ آپ کیوں ان ملین ڈالروں کی سرمایہ کاری نہیں کرتے ضرورت ہوا پئی
مقاطریقے سے قیمتوں ہو کی ایس کی اور خریق میں وہ فریق بن گئی ہے اور بھی ہے کہ سائندانوں
معاطے کو لے رہی ہے اور ککھوں کی آ ویزش میں وہ فریق بن گئی ہے اور بھی ہے کہ سائندانوں
نے راز بیکھی ہیں۔ " (روز ناصاوصاف 27 جور 2004)

اس کا اعتراف تو صدر پرویز مشرف نے بھی کیا ہے کہ کھونہ کے معاملات کو جن لوگوں نے ڈیل کیا ہے ان میں غلام الحق خان کا عرصہ بہت طویل ہے بھٹون ضیاء الحق فاروق لغاری اور رفیق تارژ کو چھوڑ کئے۔ غلام الحق خان کے بارے میں سب جانتے ہیں کہ وہ کتنے جزرس اور مالی معاملات میں کیا شہرت رکھتے ہیں۔ 74سے 92/93 تک انہی نے ڈیل کیا۔

بنک اکاؤنٹس کے بارے میں'' خبری'' کے ایک صاحب نے 20 مارچ 2004 کے ثنارہ میں ''باخبر ذرائع'' کے حوالے سے بیخبر دی ہے کہ پاکستان کے حالیہ دورے کے دوران میں امریکی وزیر خارجہ جب کہونہ پروجیکٹ شروع کیا'اس کی گرانی تین رکنی کمیٹی کے سپردھی جوڈ یفنس سیرٹری غلام آخق خان اس وقت کے ذانس سیرٹری اے جی این قاضی اور سیرٹری خارجہ آغاشاہی پرمشمل تھی جزل ضیاء کے دور میں آغاشاہی کی جگہ جزل خالد محمود عارف نے لے لی۔ اور پچھ عرصہ بعد صاحبز ادہ یعقوب علی خان کو بھی اس کمیٹی میں شامل کرلیا گیا۔ یہ ایسے لوگ تھے کہ جنہیں کوئی شخص بھی خواہ کتناہی بااثر ہوتا دھو کنہیں دے سکتا تھا۔ ویسے بھی کہونہ کے اکا ونٹس کی نگرانی کے لئے ایک ایڈیشنل سیرٹری یا جائے سیرٹری کے عہدے کا ماہر مالیات ہمیشہ متعین رہا ہے۔ جس کا تعلق وزارت خارجہ سے ہوتا تھا۔ جزل پرویز مشرف نے خود بھی اپنی پانچ فروری 2004 کی پریس کا نفرنس میں اس کا اعتراف کیا ہے کہ'' 1998 تک ہمارا ایٹمی پروگرام خفیہ تھا'اوراس کے لئے خفیہ طریقے سے خریداری ہوتی رہی۔''انہوں نے بیاعتراف بھی کیا ہے کہ ''اسونت اندرونی آڈٹ ہوتا تھا۔ میں بنار ہا ہوں سے مح طریقہ تھا'ورنہ ہم آگے نہیں بڑھ سکتے تھے۔''

عام آ دمی بھی اتنا شعور رکھتا ہے کہ جو چیز آپ کو کھلے بازار ہے نہ ملے بلکہ یوں کہتے جس چیز آپ کھلے بازار میں آپ کے ہاتھوں فروخت پر پابندی ہؤا ہے آپ ایسے شخص سے خریدیں گے جواس پابندی کی خلاف ورزی پر آ مادہ ہواور ہرتنم کا خطرہ مول لے رہا ہؤوہ شخص آپ سے شاید دام بھی زیادہ لے دوسرے وہ آپ سے چیک نہیں لے گا۔ یش لے گا۔ وہ نہ بل دے گا اور نہ ہی کوئی رسید جاری کر سے گا۔ ہوسکتا ہے کہاں تتم کے لین وین میں کوئی لا پروائی ہوئی ہوجے کہ اب لا پروائی کہا جا سکتا ہے لیکن یہ بنیاد بات یہ کہا کہ چونکہ حساب کتاب نہیں رکھا اسلئے وہ مال کھا گئے۔ بدد بانتی ہے بلکہ واہیات اور بے بنیاد بات ہے۔ ایک صاحب کوید دکھ ہوا ۔۔۔۔ کہا کہ میٹالرجسٹ 'دمخسن پاکستان' کیے بن گیا ؟ وہ کہتے ہیں:۔

I recognize Dr. Khan as a person who is polluting the fresh water of Rawal Lake. The sewerage pipelines of his bangalow discharge into the fresh water of the lake. It is allleged that Dr. Khan's house is the gross violation of the building rules of the CDA.

گویا موصوف خدائی فو جدار ہیں اور جو بات ی ڈی اے کونظر نہیں آئی۔ انہیں دکھائی دے گئ پچھ یہی حال اس الزام کا ہے کہ ڈاکٹر خان کائ ڈی اے کے قبضہ گروپ سے تعلق ہے اور انہوں نے گئ پلاٹوں پر قبضہ کیا۔ تو جان لیجئے ای سیون کا گھر انہوں نے 80 کی دہائی کے آغاز میں با قاعدہ ی ڈی اے سے پلاٹے خرید کر تعمیر کرایا تھا اس وقت زمین کی قیمت دولا کھروپے تھی' بنی گالہ کی'' اسٹیٹ' کے کون پاول کوڈاکٹر خان کے اکاؤنٹس کی تفصیلات ہے آگاہ کیا گیا۔ بیا کاؤنٹس کلسمبرگ کیمن آئی لینڈامر یک فرانس اور برطانیہ میں ہیں۔ (کیاکسی کواب بھی شبہ ہے کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کیلئے تین بڑے ملکوں ہے بھی انڈرورلڈ کے ذریعہ خریداری ہوئی) جبکہ 7 فیصد اکاؤنٹس متحدہ عرب امارات میں ہیں۔ بقول خبرنگار کیمن آئی لینڈوہ جگہ ہے جہاں اکثر فراڈ کمپنیاں اپنی رجٹر پیشن کراتی ہیں آغاصن عابدی کا بندہونے والا بنک بی سی آئی بھی اسی جزیرے میں رجٹر ڈتھا (گویاا ہے امریکیوں نے تباہ نہیں کیا بلکہ فراڈ بنگ تھا) ذرائع کے مطابق کلسمبرگ اور کیمن آئی لینڈ میں اکاؤنٹس نمبروں پر ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر خان کے غیرملکی بنک اکا ؤنٹس کے بارے میں میاں شہباز شریف اور جزل بیگ اپنے بیانات میں وضاحت کر چکے ہیں کہ بیا کا ؤنٹس حکومت کے اشار بے پر کھلوائے گئے تھے کیونکہ انڈرورلڈ سے لین دین سرکاری سطح پراور کھلے عام نہیں ہوسکتا تھا اگر ایسا کیا جاتا تو پاکستان کا ایٹمی پروگرام بھی آگ نہ برطتا۔ پھر جب حکومتی ذرائع خود بیہ کہہ چکے ہیں کہ ان اکا ؤنٹس کی حیثیت Open and Shut کی میٹ جسے مورای الزام کو بار بارد ہرانا اورکوئن یاول کو تفصیلات دینا چہ معنی دارد؟

2001 میں جب ڈاکٹر خان پرائ قتم کے الزامات کے تھے تو معروف صحافی اور برطانیہ میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنرواجد شمس الحسن نے اور بہت میگزین میں لکھاتھا کہ '' ایجنسیوں کے ایجنٹ ان قلمکارول کا کوئی یقین نہیں کہ ایجنسیوں کے اشارہ پر وہ ایک دن ڈاکٹر خان کو'' را'' کا ایجنٹ قرار دیدیں۔''انہوں نے مزید کھھاتھا کہ جن دوا خبارات نے ڈاکٹر خان کی کردارکشی کی مہم چلار کھی ہے۔ان کے خفیدا یجنسیوں سے تعلقات کا سب کوعلم ہے۔''

قار کین کرام ۔ یہاں یہ بات بھی جان کینے کہ ڈاکٹر خان کی کے آرایل ہے ریٹائر منٹ ہے قبل نیب سے بھی تحقیقات کرائی گئی تھی۔واجد شمس الحن کے مطابق ان دنوں ڈاکٹر خان کی مالی بدعنوانیوں کی جتنی بھی کہانیاں شائع ہو کمیں وہ سب Planted ہیں واجد شمس الحن کا کہنا تھا کہ'' ڈاکٹر خان کو دراصل بھٹو کی طرح پاکستان کوائیٹمی قوت بنانے کے گناہ کی سزادی جار ہی ہے۔اور'' سزاد ہے فان کو دراصل بھٹو کی طرق پاکستان کوائیٹمی قوت بنانے کے گناہ کی سزادی جار ہی ہے۔اور'' سزاد ہے والوں'' کے پیچھے وہی طاقتیں ہیں جنہوں نے بھٹو کو'' عبرتناک مثال'' بنادیا اور اب وہ کسی بھی وقت کسی بھی دن ڈاکٹر خان کے ساتھ یہسلوک کرسکتی ہیں۔''

1990 میں ڈاکٹر خان نے انسٹی ٹیوٹ آ ف نیشنل افیئر زمیں تقریر کرتے ہوئے کہاتھا کہ

«بعض ایمی پرز د جات کی خریداری دنیا کی مختلف منڈیوں میں جا کر کرناپر دی''

بیوبی دورہے جب دبئ کے بنکوں میں ان کے نام اکاؤنٹ تھے ان میں بھاری رقم جمع تھی ان کی مدد سے وہ دنیا کی منڈی سے مطلوبہ سامان خرید سکتے تھے۔ بیسب جانتے ہیں کہ بھٹو مرحوم نے محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

سکینڈل کا پس منظر میہ ہے کہ 1993 میں جب غلام المحق خان اور نواز شریف کے درمیان شخی تو کسی نے نواز شریف کے کان میں میہ بات ڈال دی کہ غلام المحق خان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو نگران وزیر اعظم بنانا چاہتے ہیں تا کہ ان کی مضبوط شخصیت کونواز شریف کی مقبولیت ختم کرنے کا ذریعہ بنایا جائے ۔ بعض حلقوں کے مطابق ڈاکٹر خان نے غلام المحق خان کی خواہش کے باوجود اس دلدل میں اتر نے سے انکار کردیا کی مطابق ڈاکٹر خان نے غلام المحق خان کی خواہش کے باوجود اس دلدل میں اتر نے سے انکار کردیا کین جب نواز شریف کی حکومت چالیس روز کے بعد بحال ہوئی تو چند مخصوص افراد نے نواز شریف کے دل میں جوگرہ پڑ چکی تھی اس سے فائدہ اٹھانے کا فیصلہ کیا اور ان کو ڈاکٹر صاحب کے خلاف خوب بحرا۔ انہی دنوں نواز شریف ہیرون ملک گئے تو می ڈی اے نے آپریشن بنی گالہ کی آ ڈ میں ڈاکٹر خان کے خلاف انتقامی کاروائی شروع کردی۔

بنی گالہ میں ڈاکٹر خان نے اپنی کمائی سے اپنی شریک حیات کے لئے چھونا ساایا گھر تھیں کیا جو بھول ڈاکٹر خان زندگی میں پہلی باراپنی بیگم کی خواہش پرانہیں پہلے تخد کے طور پر دیا تھا کیونکہ وہ اس گھر کے سوابیگم کو پچھنیں دے سکے 'جبداس خاتون نے ان کے اور ان کے ملک کے لئے اپنے جذبات حقوق اور مال کی قربانیاں دی تھیں ۔ اس گھر کی تعمیر میں ڈاکٹر خان اس طرح جذباتی سے جس طرح انہوں نے کے آ رایل کی بنیا در کھی تھی ۔ راول ڈیم کے قریب گھر بنانے کی وجہ یتھی کہ وہ جگہ اسلام آ باوش سے خوریب مٹ کرتھی اور وہاں زمین بہت سستی تھی ۔ چند ہزار روپے کنال سے زیادہ نے تھی کیکن راول ڈیم کے قریب مشی ۔ پند ہزار روپے کنال سے زیادہ نے تھی کیکن راول ڈیم کے قریب مشی ۔ پند ہزار روپے کنال سے زیادہ نے تھی کیکن راول ڈیم کے قریب مشی ۔ پند ہزار روپے کنال سے زیادہ نے تھی کیکن راول ڈیم کے قریب مشی ۔ پھی کو ملتا تھا جو بھی ہالینڈ میں دریا ئے رائن کے کنا ہے آ بائی گھر میں دیکھی تھیں ۔

آپریشن بی گالہ کا مقصد ڈاکٹر خان کو ذبنی و مائی طور پر پریشان کرنا اور لوگوں کو یہ بتانا تھا کہ
انہوں نے زمین پر ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے۔آپریشن بنی گالہ کی گرانی روئیداد خاں اور کی ڈی اے کی
نمائندگی اس وقت کے ڈائر یکٹر لینڈ خالد خال طور نے کی تھی۔ایک روز انور سیف اللہ نواز کھوکھر
'ملک نعیم' اور کی ڈی اے کے چیئر مین میاں فرید ایک و فدکی صورت میں اسلام آباد میں کے آرایل کے
گیسٹ ہاؤس گئے اور ڈاکٹر خان سے بنی گالہ کی رہائش ختم کرنے کو کہا۔اس کا جواز یہ چیش کیا گیا کہ'' راو
ل ڈیم کی جھیل آلودہ ہور ہی ہے اس سے اسلام آباد کی فضاز ہر یلی ہونے کا خدشہ ہے' اسلامی ڈی ا نے فیصلہ کیا ہے کہ بستی بنی گالہ کو ہموار کر سے جھیل کو کشادہ کر دیا جائے'' ڈاکٹر خان نے اس جواز کو تسلیم نہ کیا
تو انھیں پیشکش کی گئی کہ'' آپ کو اسلام آباد میں بہترین جگہ پر کمرشل اور رہائش پلاٹ دیئے جاسے
تو انھیں پیشکش کی گئی کہ'' آپ کو اسلام آباد میں بہترین جگہ پر کمرشل اور رہائش پلاٹ دیئے جاسے
تیں۔آپ پلازہ لے لین' مگر آپ راستے ہے ہے ہے' مین''' یہ غیر قانونی اور انتقامی حرکت ہوگی۔اگر اس
جگہ پرناجائز قبضہ کیا گیا ہے تو آپ کو پہلے کو ل خبر نہ ہوئی جب میں نے بیجگہ خریدی تھی' ڈاکٹر خان ہولے
میں باکستان کی ڈی بریفنگ

پھر چیئر مین سے مخاطب ہوکر کہا۔"آپ نے میرے پلاٹ اور گھر کے کافذات دیکھے ہیں ہے جعلی دستاوہزات ہیں؟ میں نے ہے جگہ او پن مارکیٹ سے خریدی ہے۔ ضلع کوسل اسلام آباد سے نقشہ منظور کرایا۔ تخصیلدار فرخ نے میر سے استفسار پر مجھے بتایا تھا کہ اس جگہ کا کوئی جھڑا ہے اور نہ یہاں گھر بنانا غیر قانونی ہے تخصیل دار نے یہ بھی بتایا کہ ہے جگہ کا ڈی اے کی حدود سے باہر ہے اور میں نے یہ جگہ اس لئے خریدی کہ غیر آباد اور سنسنا علاقہ ہے۔ جگہ بہت سستی تھی اور میری قوت خرید میں تھی۔ پھر میں نے انتقال کرایا واپڈ انے کئٹ ن دیا میلی فون گئ ہیں ہے ابر نہیں تھا بلکہ قانونی عمل ہوا۔ آپ لوگ مجھے مجبوز ہیں کرایا واپڈ انے کئٹ ن دیا مؤون گئ ہیں ہے ابر خان نے داتوں دات ایس ایم ظفر سے دابطہ کیا اور کے آپ کا گھر اور سارائی گالہ مسار ہو چکا ہوگا' ڈاکٹر خان نے داتوں دات ایس ایم ظفر سے دابطہ کیا اور کے آپ کا گھر اور سارائی گالہ مسار ہو چکا ہوگا' ڈاکٹر خان نے داتوں دات ایس ایم ظفر سے دابطہ کیا اور عدالت کے جس پر عدالت نے حکومتی اقدام کو غلط قرار دیتے ہوئے پوری ہتی بنی گالہ کو قانونی قرار دیا وہیں اور شہر حاضر ہیں۔ زندہ قو میں ایے محسنوں کے لیے ایک گھر تو کیا پوری بستیاں اور شہر حاضر ہیں۔ زندہ تو میں ایے محسنوں کو انہ کی تیں۔ "

۔ کین آپریشن بن گالہ میں مکینوں کالہو بہہ چکا تھااور ہلاکتیں بھی ہوئیں۔ بعدازاں نوازشریف نے ڈاکٹر صاحب کویقین دلانے کی کوشش کی کہ انہوں نے آپریشن بن گالہ کاحکم نہیں دیا تھا دوسری طرف محسن پاکستان کا ظرف دیکھئے۔ باخبر ذرائع کے مطابق جس طرح ڈاکٹر خان نے بھٹو کو بھانسی نہ دیئے جانے کی ضیاء الحق سے سفارش کی تھی اسی طرح نوازشریف کے کڑے دنوں میں انہیں سعودی عرب بجوانے کی ضیاء الحق سے سفارش کی تھی دخل تھا۔

میری مصدقہ معلومات کے مطابق اسلام آباد میں ان دورہائش مکانوں کے علاوہ محن پاکتان کی کوئی اور جائیداذ نہیں ہے۔ ڈاکٹر خان کو بدد ماغ اورا کھڑ قرار دینے والے شایدان سے بھی نہیں ملے یا پھر بھی ان کی ہر بات منہ پر کہد دینے کی عادت سے پریشان ہوئے ہوں۔ اس میں شبہیں کہ دہ کھر ہے بھو پالی پٹھان ہیں اور کسی کی کوئی بات ناپیند آئے تو اس کے اظہار سے نہیں چو کتے ۔ چنانچہ مشہور ہے کہ ایک یو نیورٹ کی تقریب میں حکمران وقت پرنہ پہنچ سکے تو ڈاکٹر خان نے منہ پر کہد دیا کہ جس نے یونیورٹ کی امفید زمانہ طالب علمی نہ دیکھا ہوا سے یونیورٹ کی عظمت کا کیے علم ہو۔ ڈاکٹر صاحب کے رفقاء اور ماتحت ڈاکٹر صاحب کا جو نقشہ تھینچ ہیں وہ کے آ رابل کے موجودہ چیئر مین ڈاکٹر جاوید ارشد مرزا کے الفاظ میں پچھاس طرح ہے:۔

'' ڈاکٹر خان کولوگوں کا دل اور اعتماد جیننے کافن آتا ہے۔وہ جاننے ہیں کہلوگوں میں کس طرح اعتماد پید کیاجاتا ہے۔وہ رحم دل'مشکل میں دیکھیری کرنے والے شخص ہیں۔وہ تعلقات نبھانا

® Scanned PDF By HAMEEDI

لاکھوں روپے ماہانہ وصول ہوتے ہیں۔ ڈاکٹر خان ہوں زرمیں مبتلا ہوتے تو وہ درجنوں رفاہی ادارے اور مساجد نہ بناتے 'جن پرانہوں نے لاکھوں خرچ کئے۔ جن لوگوں نے ان کا طرز بود و ہاش دیکھا ہے وہ جانتے ہیں کہ ڈاکٹر خان ایک سادہ زندگی کے عادی ہیں درویش منش شخصیت ہیں اوراپی ذات پرخرچ نہیں کرتے۔

ان کی شخصیت کا ایک اور پہلویہ ہے کہ پاکتان کے عوام ان سے پیار ہی نہیں کرتے ان پر اعتاد بھی کرتے ہیں'براہووقتی مصلحتوں کا'جس نے ایک ایسے مخص کے دامن کو داغدار کیا'جومعاملات میں امانت ودیانت کے ضابطوں کا پورا خیال رکھتا ہے اور جو ہروفت باوضور ہتا ہے۔ میں ذاتی حوالے سے بات کرونگا' بیان دنوں کی بات ہے' کہ جب انہوں نے بہادرمسلمان بادشاہ سطان شہاب الدین غوری كى ياد ميں ايك ميموريل كى تعمير كا اعلان كيا۔ ايك ملاقات ميں ان سے اس كى تعمير پرا شخصے والے اخراجات كاذكر ہوا' تو كہنے لگے۔سب اللہ كے توكل پر شروع كرتا ہوں اعلان كرنا تھا كہ لوگوں كى طرف عطيات آ نا شروع ہو گئے۔کوئی سوروپے کامنی آ رڈر بھیج رہا ہے تو کہیں ہے یا کچ ہزار روپے کا فیکھوسینٹ والوں نے سینٹ کی ذمہ داری اٹھالی ہے۔راولپنڈی نازسینما کے چوک میں ایک صاحب ہیں (انہوں نے نام بتایا تھالیکن ذہن سے نکل گیا) سریا ڈیلر ہیں انہوں نے اسکی تغییر کے لئے درکارسریا بطور عطیہ دینے کی پیشکش کی ہے۔ اللہ قوم کے اس جذبے کو وسعت بخشے۔میرے فلاحی پروجیک ای طرح پورے ہوتے ہیں۔ای طرح ماڈل ٹاؤن ہمک میں کہونہ پلانٹ کا خاصا شاف رہتا ہے۔وہاں کی مسجد قباء کے لئے کلیجی ریاست کے شیخ نے جو پیسہ دیا تھا'وہ تو سی ڈی اے اڑا گئی۔مسجد کی تعمیر کا مسئلہ در پیش تھا۔ شاف نے ایک رمضان میں ختم قر آن کی محفل میں ڈاکٹر صاحب کو بلایا اوراپنا مسلہ بیان کیا۔ تو ڈاکٹر صاحب نے اس مسجد کی تغمیر کی ذمہ داری اٹھالی مسجد تمیٹی کے ارکان اس امر کے گواہ ہیں کہ سینٹ سریا اینٹیں کہاں کہاں ہے آئیں ڈاکٹر خان کواللہ نے جوعزت دی ہے اس کا نتیجہ ہے کہوہ جس ہے بھی کسی نیک کام میں حصہ لینے کو کہتے ہیں وہ اپنی استطاعت سے بڑھ کر حصہ لیتا ہے۔

کوں کے لئے جھوٹا سام پیتال بنانے کا مرحلہ تھا' اخراجات کا تخمیہ 50 لاکھ کرا چی میں پیش بچوں کے لئے جھوٹا سام پیتال بنانے کا مرحلہ تھا' اخراجات کا تخمیہ 50 لاکھ روپے تھا چند دوستوں نے وعدہ کرلیادس لاکھ مزید درکار تھے' کہا ہے آ روائی والے حاجی عبدالزاق آگئے ڈاکٹر صاحب نے ان سے کہا کہ چالیس لاکھ ہوگئے ہیں دس لاکھ آپ دیجئے گا۔وہ بولے کیا باقی رقم وصول ہوگئی؟ کہنے لگے وعد ہے ہوئے ہیں رقم نہیں آئی ۔عبدالرزاق نے کہا۔ان دوستوں سے نہ کہیں سے سارے اخراجات میں اداکروں گا۔ چنانچیپیشل بچوں کا مہیتال تغمیر ہوگیا۔

جی آئی کے انسٹی ٹیوٹ کے تغمیری اخراجات کا بڑا حصدانہوں نے ای طرح عطیات ہے جمع

.ن ان سے اس محسن یا کستان کی ڈی بریفنگ جانے ہیں اسے بڑے پروجیک کی پخیل میں انہوں نے اندرون اور بیرون ملک دوستوں سے بڑا کا م لیا ہے۔ البتہ بھی بھار بہت بخت ہوجاتے ہیں۔لیکن کسی کی عدم موجود گی میں اس کی برائی نہیں کرتے بلکہ اس کے منہ پر کھری کھری سنانے کے عادی ہیں' جس کی وجہ سے پچھالوگوں کو شکلیات ہوجاتی ہیں'

ممبکٹو کے ہوٹل کا پس منظریہ ہے کہ فروری 2000 میں ڈاکٹر خان ممبکٹو کی سیر کے دوران انکا عبدالرطمن نامی جو گائیڈ تھا وہ مسلمان تھا جبکہ وہ علاقہ عیسائی آبادی پر مشتل تھا عبدالرطمن کے دوسرے تمام ساتھی بھی عیسائی تھے ڈاکٹر خان نے اپنے رفقاء سے کہا کہ اس مسلمان مخص کے ہاتھ مضبوط كرنے جاہيں۔ ڈاكٹر صاحب سياہ فام عبدالرحمٰن ہے اتنے مانوس ہوگئے كہ پچھ عرصہ بعدا ہے خرچ پر یا کتان بلا کر کے آرایل مپتال میں اس کا بواسیر کاعلاج کروایا ایک مرتبہ مجھے محن پاکتان نے بتایا کہ مجھے اس سیاہ فام مخص میں حضرت بلال حبثی کی جھلک نظر آتی ہے ۔ پھرانہوں نے اسے چند مخیر دوستوں کی مدد سے ایک سرائے نما ہوٹل جھے آپ ایک بہتر حالت کا چھپر ہوٹل کہہ سکتے ہیں ملمبکٹو میں بنوادیا اور دوستوں کی مدد سے فرنیچراور کچھ سامان بھی یہاں ہے بھجوا یااس طرح کے ہوٹل جی ٹی روڈ پر بھی دیکھے جا یکتے ہیں۔ان کی بیگم کا تعلق اس ہوٹل سے صرف اتنا ہے کہ اس کا نام عبدالرحمٰن نے ازراہ تشکر ڈاکٹر خان کی بیگم ہینڈرینا خان کے نام پررکھا ہے۔اس پس منظر کا ذکر ایک سائنسدان ڈاکٹر نذیر احمد نے اینے ایک مضمون میں 2001 میں کیا ہے جوٹمبکٹو کے سفر میں اور یوں بھی ڈاکٹر خان کے شریک سفر ہیں۔ رہی فرنیچر C-130 کے ذریعے بھجوانے کی بات تو اس بارے میں صحافی معروف سینئر نذیر ناجی کا یت جرہ کافی ہے ' ڈاکٹر قدیر پرایک الزام میں کہا گیا ہے کہ پینئر سائنسدان ڈاکٹر فاروق ان کے ہوٹل کے لیے قیمتی لکڑی کا فرنیچر C-130 کھیارے میں لیکر گئے لیکن اس شہر میں طیارہ اتر نے کی سہولت نہیں تھی لہذااے ٹریپولی لے جایا گیا۔ یہ الزام تراشنے والوں کو کون بتائے کہ ایسی احتقانہ بات کوئی نہیں مان سكتا 'اول تو فرنیچر کے ساتھ ایک سینئر سائلندان کو بھیجنے کی کیا ضرورت تھی ؟ دوسرے ڈاکٹر خان کے پاس کونساC-130طیارہ تھا؟ تیسر ہے جو سامان لیبیا ہے ملا اور جوامریکہ پہنچایا جاچکا ہے کیاوہ بذریعہ ڈ اک

محن پاکتان پر'' ہوں زر' الزام لگانے سے پہلے میضرورسو چنا چاہے کہ وہ 1975 میں جب پاکتان آئے اس وقت وہ ہالینڈ میں 1974ء کے کرنی ریٹ کے حساب سے تمیں ہزار روپے ماہانہ لیتے تھے' یہاں انہیں صرف تمین ہزار روپے ماہانہ دیئے گئے۔انہوں نے ہالینڈ میں ملازمت سے جو کچھ کمایا' اس سے پس انداز کی ہوئی رقم لاکھوں روپے میں تھی۔ پھران کی اہلیہ کی ہالینڈ میں پراپرٹی ہے بھی

لکھے پڑھے کا کوئی اعتبار۔البتہ وہ ان بدبختوں کے کردار کے باعث اپنے ہیرو کے سامنے شرمندہ ہے اور ان سے معذرت خواہ ہے میری بیہ بات یا در تھیں وہ قوم بدبخت ہوتی ہے جواپنے ہیرو کا اعزاز واحتر ام نہیں کرتی۔

جزل اسلم بیک جوواقف راز ہیں انہوں نے ڈاکٹر خان کی صلاحیتوں کا اعتراف کرتے ہوئے روز نامہاوصاف سے ایک انٹرویو میں کہاتھا: (27 جنوری 2004)

ے ہیں ہرویویں جاسا را 24 ، ورن 2004)
'' ڈاکٹر خان عجیب وغریب شخص ہیں ان سے جو کہوہ وہ بنادی ہے میں۔انہوں نے عنز ومیزائل سے
لیکر ٹینک کے گولے اور وہ ہر چیز بنادی 'جس نے یا کتان کوئی ہتھیاروں سے بے نیاز کردیا۔''

حمد کے مارے سارے عناصران ہے" پاکتان کے ایٹم بم کا خالق' 'ہونے کا اعزاز چھنے ک جتنی بھی کوشش کریں کامیاب نہیں ہو تکیں گے۔1998 سے 2004 تک ڈاکٹر ثمر مبارک مند کے نام سے پاکستان کے زیادہ تر لوگ متعارف نہ تھے۔حالیہ سانحہ کے دوران انہوں نے جیوٹی وی پرممتاز صحافی حامد میر کودیئے گئے ایک انٹرویو میں کہا''28 مئی 1998 کوچاغی میں ایٹمی دھاکوں کے موقعہ پر ڈاکٹر خان کوبطورمہمان بلایا گیا تھا۔ایٹمی دھاکوں میں ڈاکٹر خان کا کوئی کردار نہ تھا!! جبکہاس سے پہلے جاغی دھاکوں کے فوراً بعدان کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہا ٹیمی دھاکے میں ڈاکٹر خان کا پانچ فیصد حصہ ہے' اورلیکن اب انہوں نے فرمایا ہے کہ وہ جاغی میں صرف ایک مہمان کی حیثیت سے مدعو تھے۔ایک اعلیٰ عہدیداری خواہش پر''جیو'' کے اس انٹرویوکودوسرے روز لی ٹی وی پر چلایا گیا۔ یہ لی ٹی وی کی تاریخ میں پہلاموقعہ تھا کہ کسی بجی چینل کے پروگرام کو یوں ری ٹیلی کاسٹ کیا گیا۔ تا کہ بی ٹی وی کے ناظرین بھی ڈ اکٹر شمر مبارک مند کے" ارشادات" ہے مستفیض ہول اس کے علاوہ پاکستان ایٹمی کمیشن کے مرحوم چیئر مین منیر احد خان کوبھی ہوا دینے کی کوشش کی جارہی ہے اور ایکے سائنس کی ترقی میں کر دار کو بڑھا چڑھا کر پیش کرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ چنانچہاس مرتبدان کی بری پربعض اخبارات میں خصوصی مضمون چھپوائے گئے اورمحتر مدبے نظیر کے نام سے شائع ہونے والے ایک مضمون میں بیجی کہلوا دیا گیا كه وبى ايثم بم كے بابا ہيں۔اس بارے ميں واقعاتی اور دستاويزي شہادتوں كے حوالے سے عليجارہ باب میں بات ہوگی۔ یہاں اتنا کہنا جا ہوں گا کہ یہ بالکل ایسی ہی بات ہے جیسے کوئی مث یونجیا یہ کہے کہ یا کستان حضرت قائد اعظم نے نہیں بلکہ اس کے ماموں نے بنایا تھا۔

کیا۔ میدہ چندواقعات ہیں جومیر ہے علم میں ہیں باتی فلاحی اداروں کے لئے بھی بھیجا گیا فنڈ زانہوں نے اس طرح جمع کیا۔ پاکتان کے ایک وزیراعظم حسین شہید سہروردی کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ اپنی فرورت کا اظہار کرتا تو جیب میں جو کچھ ہوتا 'نکال کر اے تھا در کرز کا بڑا خیال رکھتے تھے'کوئی اپنی فرورت کا اظہار کرتا تو جیب میں جو کچھ ہوتا 'نکال کر اے تھا دیتے 'اپنے پاس کچھ نہ ہوتا تو کی دوست صنعتکار یا صاحب حیثیت کوفون کرتے 'اس سے اتن ہی رقم منگواتے جتنی ورکر کے لئے درکار ہوتی ۔ وہ اپنے دور کے مہنگر ترین وکیل تھے'کا گئٹ سے فیس لیتے'تو کوئی ضرورت مندور کر آ جاتا تو جو کچھ لیا ہوتا اسے دے دید ہے'کئی مرتبہ خود فاقد کرتے ۔ یہی حال ڈاکٹر خان کا ہے ان کے ساتھی اور کے آ رایل کے موجودہ چیئر مین ڈاکٹر جاویدار شدم زانے ایک مضمون میں فان کا ہے ان کے ساتھی اور کے آ رایل کے موجودہ چیئر مین ڈاکٹر جاویدار شدم زانے ایک مضمون میں لکھاتھا۔

''قاکٹر خان بڑی خاموثی اور راز داری سے پریشان حال لوگوں کی مد دکرتے ہیں۔اگر انہیں معلوم ہوجائے کہ ان کا دور پار کارشتہ داریا دوست پریشانیوں سے دو چار ہے' تو وہ خودا کی مدد کے لئے اس کے در دازے پریش جاتے ہیں۔وطن عزیز کے طول وعرض سے انہیں بے شار خطوط اور درخواسیں موصول ہوتی ہیں۔ایک بشر ہونے کے ناطے ان کی بھی پچھے مجبوریاں ہیں لیکن اس کے باوجود ڈاکٹر خان اپنی بساط کے مطابق ان کی مدد کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ڈاکٹر صاحب کے دوستوں کا بہت بڑا حلقہ ہے۔''

قومی ہیرو ہیرو ہی رہتا ہے محمد بن قاسم موسی بن نصیر کی تذکیل کرنے والوں کوکوئی نہیں جانتا'کوئی یاد نہیں کرتا لیکن محمد بن قاسم اور موٹی بن نصیر آج بھی ہیرو کہلاتے ہیں اور مانے جاتے ہیں۔ ڈاکٹر خان کی تذکیل پرخوشیاں منانے والے سائنسدان ہیورو کریٹس وانشور یہ کیوں بھول گئے کہ لوگ جس سے محبت کرتے ہیں اس کی خامیوں پر بھی توجہ نہیں دیتے' نہ یا کتان جیسے معاشر سے میں کوئی اپنے ہیرو کی کوئی خامی سرتا ہے محبت میں حساب کتا بنہیں ہوا کرتا' عظیم دوست چین کے ڈپنی چیف آف مشن کا یہ فقرہ ہیرو کی کردار کئی کرنے والوں کے منہ پرزور دار طمانچہ ہے' ڈاکٹر خان کو ہیرو سے ولن بنانا فسوسنا ک اور ہاعث ندامت ہے۔''

یہ ایک قومی المیہ ہے کہ وہ لوگ بھی جوایٹی سائنس کی ا'ب' نہیں جانے ڈاکٹر خان کی صلاحیتوں پرانگی اٹھا کیں۔انہوں نے قوم اور ملک کووہ کچھ دیا جواس کے پاس اس سے پہلے نہیں تھا۔ جو قوم اپنا پیٹ کاٹ کراور گھاس کھا کرایٹی پروگرام کے لئے پاکتان کے عزوو قار کے لئے وسائل فراہم کرتی رہی ہے وہ اتنی بے وقوف نہیں کہ دفاع کی یقینی ضانت فراہم کرنے والے کی کردارکشی پریفین کرتی رہی ہے اور نہ کرلے۔گٹیا پرو پیگنڈہ کو درست مان لے وہ بھی ایسے لوگوں کی طرف سے جن کی کوئی سا کھ ہے اور نہ

وُيزائن نيس دييے"

کیااس کے بعد بھی اس بارے میں شک رہ جاتا ہے کہ من پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو مخص حاسدین یا مغربی میڈیا کے پروپیگنڈہ کے باعث قربانی کا بحرا بنایادیا گیا ہے۔ کیونکہ صدر پرویز مشرف کے بیان کے برکس' معافی'' ہے ایک روز قبل 4 فروری کو دوڈ ھائی گھنٹے تک اسلام آباد میں 20 منتخب صحافیوں کو جو بریفنگ دی گئی اس میں ہمارے اخبار پاکستان آبزرور کی معروف سینئر رپورٹر عروسہ عالم بھی موجود تھیں۔ ایکے مطابق اس آف دی ریکارڈ بریفنگ میں بتایا گیا کہ

" ڈاکٹر خان نے ایک گیارہ صفحاتی اعترانی بیان پردستخط کردیے ہیں کہ انہوں نے گذشتہ پندرہ سال کے دوران ایران شالی کوریا' اور لیبیا کوایٹی ہتھیاروں کی تیکنالوجی اور ڈیزائن دیے جی انہوں نے لیبیا کے سائنسدانوں سے کراچی جی انہوں نے کراچی میں ملاقا تی کرنے گا عتراف کیا ہے۔''

اور کہا گیا کہ

''ڈاکٹر خان نے سب سے پہلے 1989 تا 1991 کے درمیانی عرصے میں ایران کو ڈیز ائن 'ڈرائنگر اور پرزہ جات دینے پھر 1991 سے 1998 کے دوران بھی ٹیکنالوجی لیبیااور ثالی کوریا کودی۔(یددراصل ملائیٹیا کی پولیس کوسری تنکن طاہر کے بیان کا اعادہ ہے) یہ سلسلہ 2002 میں نیوکیئر پیشل کمانڈ اتھارنی کی تشکیل کے بعد فتم ہوا۔''

اس بیان کے داخلی تضادات ہے قطع نظر آ ہے' ذرا حالات وواقعات پرنظر ڈالتے ہیں کہ کس طرح ہمارے نابغہ روز گارسر کاری کارندوں نے اپنے محسنوں اورا پی مادروطن کے خلاف استغاثہ تیار کرنے میں''محنت''اور'' دانشمندی'' ہے کا م لیا ہے۔

اران

سب سے پہلے ایران کا معاملہ لیتے ہیں ایران کا ایٹی پروگرام 1960 کے عشرے سے جاری ہے اوراس کی ابتداء ایران نے امریکہ جرمنی اور فرانس سے حاصل کردہ ایٹی ری ایکٹروں سے کی سخی بلکہ امریکی نیشنل سیکورٹی کونسل کی جوخفیہ دستاویز ات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق امریکہ نے خفیہ طور پر ایران کواس راستے پرڈالا تھا لیکن 1979 کے فیمینی انقلاب کے بعدامریکہ ''شیطان کبیر'' قرار پایا اسلئے پچھلے چند سالوں سے امریکہ اور مغربی ممالک نے یہ پرو پیگنڈہ شروع کررکھا تھا کہ ایران انتہائی راز داری کے ساتھ ایٹی ہتھیار بنانے کے پروگرام پڑمل پیرا ہے۔حالانکہ ایران نے NPT پردستخط کرر کھے

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ایٹمی پھیلاؤ کے الزامات -- حقیقت کیا ہے؟

پاکستان کا اینمی پروگرام جو تین عشروں ہے بڑی خاموثی اور راز داری ہے آگے بڑھتار ہا 1998 کے فور آبعد 1998 کے اینمی دھاکوں کے بعد عالمی اجارہ داروں کو بری طرح چینے دگا ہے مئی 1998 کے فور آبعد ایس سے عالمی میڈیانے پاکستان پر تو اتر ہے ایٹمی پھیلاؤ کے الزامات کی بوچھاڑ کردی تھی اور 19/1 کے بعد تو ان الزامات کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اکتوبر 2003 میں تو یہ سلسلہ انتہا کو پہنچ گیا۔ جس بعد تو ان الزامات کی شدت میں اضافہ ہو گیا تھا۔ لیکن اکتوبر 2003 میں تو یہ سلسلہ انتہا کو پہنچ گیا۔ جس کے نتیج میں محسن پاکستان ڈاکٹر عبد القدیر خان کو امریکہ اور ان کے ہم نواؤں کی طرف ہے ایٹمی بھیلاؤ کا '' ملزم'' قرار دینے پر پاکستان نے بھی اس الزام کی تو ثیق اور ڈاکٹر خان کو ایران کیبیا' اور شالی کوریا' کوایٹری کی منتقلی کا مرتکب قرار دیدیا مگر دھائی بھی اور ڈاکٹر خان کو ایران کیبیا' اور شالی کوریا' کوایٹری کی منتقلی کا مرتکب قرار دیدیا مگر دھائی بھی اور کہتے ہیں تفصیل آگے آر ہی ہے۔

اس افقاد کے بارے میں کہاجاتا ہے کہ اس کا آغاز تو انائی کے عالمی ادارہ (IAEA) کی ایک رکی شکایت ہے ہوا جونومبر 2003 کے اوائل میں موصول ہوئی اور جس میں مبینہ طور پر بتایا گیا تھا' کہ پاکستان نے ایران اور لیبیا کوائی ٹیکنالو جی شقل کی ہے اس پر تحقیقات کی گئی۔صدر مشرف نے بھی 5 فروری 2004 کی پر لیس کا نظر نس میں ایران اور لیبیا کے رویے پر دھکا اظہار کیا کہ دونوں مسلمان برادرملکوں نے ہارے خلاف بحر بحر کر باتیں کیں ۔لیکن اس سارے ڈراھے کا یہ پہلوانتہائی پر اسرار ہے کہ ایٹی تو انائی کے عالمی ادارے کی طرف سے موصول ہونے والی شکایت کے مندر جات نہ صرف قوم کہ ایران لیبیا ورشائی کوریا نے برکاری طور پر تر دیدگی ہے کہ انہوں نے پاکستان کے خلاف کوئی ثبوت دیے ایران لیبیا ورشائی کوریا نے سرکاری طور پر تر دیدگی ہے کہ انہوں نے پاکستان کے خلاف کوئی ثبوت دیے بین خودائی تھی ان کی تعقیل کرنے کا کوئی ثبوت کے نہیں ہے۔ دنیا کی بلیک مارکٹ میں بعض جو ہری ڈیز ائن موجود ہیں۔ جن کے بارے میں تحقیقات کررہے جیں' (204 کے دری کے کانٹرو کو میں بعض جو ہری ڈیز ائن موجود ہیں۔ جن کے بارے میں تحقیقات کررہے جیں' (23 جنوری 2004) اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ صدر جزل پر ویز مشرف نے برطانوی اخبار فنائش ٹائمنرے 19 فروری 2004ک کانٹرو پو میں کہا ہے کہ

'' ڈاکٹر خان کےخلاف تحقیقات کے دوران کوئی ایسا ثبوت نبیس ملا کہ انہوں نے ایران کے علاوہ کسی دوسرے ملک کوایٹمی راز دیئے ہوں ڈاکٹر خان نے صرف ایران کوایٹمی ٹیکنالوجی دی ہے۔ وہ بھی صرف سینٹری فیوجز کے ڈیزائن کی صورت میں تھی۔ انہوں نے جو ہری بتصیاروں کے

یں ان سے اندازہ ہوتا ہے کہ ایران نے ایٹم بم کاڈیزائن سنٹری فیوجز اور از پھنٹ پلان وغیرہ کے بلیو پنٹس ڈرائنگر اورڈیزائن 'ایجنٹوں' کے ذریعہ حاصل کئے ہیں۔ اور اس بارے میں کسی ملک کا نام میں لیا۔ البتہ اس کا میا بی کی بدولت ایران ایٹمی تھیار تیار کرنے کے کئی مراحل طے کرگیا۔ لیکن اگر بنظر غائر دیکھا جائے تو پہ چتا ہے کہ ان مراحل کو ایٹمی پروگرام کے ابتدائی مراحل قرار دیا جائے گا۔ ' واشکٹن فوسٹ' نے اپنی 2004 کی اشاعت میں اس حوالے سے پاکتان کو ملوث کیا 'لیکن وہ بھی اس مفروضے کی بنا پر کہ جو استعمال شدہ سنٹری فیوجز ملے ہیں وہ اس ڈیز ائن کے ہیں جو پاکتان نے استعمال کئے متھے ۔ واشکٹن پوسٹ کی رپورٹ میں یہ بھی کہا گیا کہ 'ایران نے بلیو پنٹس فنی را ہنمائی اور پاکٹ پر دجیکٹ کے بچھ پر زوں کی سپلائی میں چند پاکتا نیوں کو انفر ادی طور پر ملوث کیا ہے تا ہم کسی کا نام بیا گیا '' مگر پاکتان کے تیجے پر زوں کی سپلائی میں چند پاکتا نیوں کو انفر ادی طور پر ملوث کیا ہے تا ہم کسی کا نام نیا گیا '' مگر پاکتان کے تیجے اس کے زیر داست لیا گیا کہ نہیں دیا گیا'' مگر پاکتان کے تھے اس کے تیج استعمال کے تیج کہ تو اس کے زیر داست لیا گیا کہ نام دیا گیا۔ 'ایران نے ان کا نام دیا تھا۔

اس حوالے سے ایک دن میری اسلام آباد میں ایرانی سفارت خانہ کے منٹر قونصلر اور ڈپٹی چیف آف دی مشن جناب رضاعلی (RazaAllaei) سے اتفا قا ملا قات ہوگئی تو میں نے ان سے گلہ کیا کہ آپ نے خواہ نخواہ نخواہ نخواہ نخواہ نخواہ نکو مشکل میں ڈال دیا۔ یہ 9اگست 2004 کا دن تھا اور اسلام آباد میں میں عرب ممالک کے چار (مصر قطر یکن اور کو یت) سفراحضرات کو عرب سفراکونسل کی طرف الودائی میں عرب معنائے دیا جارہا تھا جو پاکستان میں اپنی مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک کو واپس عشائے دیا جارہا تھا جو پاکستان میں اپنی مدت ملازمت پوری کرنے کے بعد اپنے اپنے ممالک کو واپس جانے والے تھے۔ جناب رضاعلی نے فرمایا کہ ملک صاحب آپ کل ہمارے سفارت خانہ میں امام خمینی کی تصویر کے ساتھ لینچ کریں تو ہم اس موضوع پر تبادلہ خیال کریں گے۔ہم نے سفارت خانہ میں امام خمینی کی تصویر کے نیچ گئی میز پر پر تکلف لینچ کیا۔ میرے ایک دن قبل کے گلے شکوے کے جواب میں جناب رضاعلی نے بھی گئی میز پر پر تکلف لینچ کیا۔ میرے ایک دن قبل کے گلے شکوے کے جواب میں جناب رضاعلی نے بھی جیران کن بات کی فرمانے گئے دہارے پاس خود ہیں ڈاکٹر عبدالقد پر خان ہیں۔' اس موقعہ پر سفارت خانہ کی در بات کی فرمانے کے در بات کی فرمانے گئی موجود تھے۔

IAEA کے مطابق ایران پورینیم از چمند کی ٹیکنالوجی پر پچھلے اٹھارہ سال سے کام کررہا ہواوسنٹری فیوج کے حوالے سے پاکستان پرالزام ڈیوڈ البرائٹ نے لگایا ہے'اس کے مطابق وہ سنٹری فیوج کاڈیز ائن اک ڈیز ائن کی ترمیم شدہ صورت ہے جو یورنیکو میں استعمال ہوتا تھا اور پاکستان نے اسے اپنایا تھا۔ یا در ہے کہ ڈاکٹر خان یورنیکو سے وابستہ رہے ہیں اس رپورٹ میں ریجھی کہا گیا کہ ایران کو بعض آلات مسٹر سلیوس نے فراہم کئے جو ہالینڈ میں ڈاکٹر خان کے ہم جماعت رہے ہیں اور پاکستان کو بھی آلات مسٹر سلیوس نے فراہم کئے جو ہالینڈ میں ڈاکٹر خان کے ہم جماعت رہے ہیں اور پاکستان کو بھی

ہیں۔اس کے علاوہ اس نے 1974 میں ایٹی توانائی کے عالمی ادارہ IAEAکے ساتھ تحفظات کا افرادی معاہدہ بھی کیا تھا۔البتہ 1998 اور 1999 میں جب پاکستان نے غوری اور شاہین میزائل کے تجربے کئے تواریان بھی' شہاب' اور' سیدون' نامی میزائل داغ کرمیزائل دوڑ میں شامل ہوگیا۔شہاب پاکستان کے غوری اور بھارت کے پرتھوی کا ہم پلہ ہے اس سے بیاشارہ ملاکہ ایران میزائل ٹیکنالوجی کے میدان میں خاصی پیشرفت کرچکا ہے۔

علاقے میں ہے اپنی مرضی کا منظر نامہ تفکیل دینا چاہا' اورا فغانستان کے بعد عراق کا نمبر آیا۔ صدام حکومت کے ختم میں بھی اپنی مرضی کا منظر نامہ تفکیل دینا چاہا' اورا فغانستان کے بعد عراق کا نمبر آیا۔ صدام حکومت کے ختم ہوتے ہی شام اور ایران پر بھی دہا وہر ہے گیا۔ اور اس سلسلے میں IAEA کو بھی استعمال کیا گیا۔ مغربی میڈیا کئی سالوں سے ایران کے خلاف پر و پیگنڈہ میں مصروف تھا مگراس نے ایران کے ایٹمی پر وگرام میں پاکستان کی معاونت کا الزام بہت کم لگایا تھا۔ لیکن عراق کے سانحہ کے بعد بندر تن کیا کتان کے ساتھ ایران کے ایڈی تعلقات کا ذکر زیادہ ہونے لگا۔

جب 9/11 کے واقعہ کے بعداریان پرد ہاؤبڑھا' اوراکتوبر 2003 کے تیسرے ہفتے تین مغربی ممالک (جرمنی فرانس اور برطانیہ) کے وزرائے فارجہ نے دورہ ایران کے دوران ایرانی قیادت کو دھمکی دی کہ اس نے عالمی ایمنی الجنبی سے تعاون نہ کیا اوراضافی پروٹو کول پرد شخط نہ کئے تو عراق جیے حشر کے لئے تیارہ وجائے تو ایران کے ہاتھ پاؤں پھول گئے انہی دنوں اتفاق سے مجھے وزیر اعظم میر ظفر اللہ فان جمالی کے ہمراہ ایکے تین روزہ دورہ ایران کے موقع پر تہران میں ظہر نے کا موقع ملامیں نے دیکھا کہ ان جمالی کے ہمراہ ایکے تین روزہ دورہ ایران میں آمد سے ایک قتم کا زلزلہ آگیا تھا۔ ایرانی میڈیا نے وزیر اعظم پاکستان کے دورے کے بجائے یور پی ممالک کے ان تین وزرائے فارجہ کو زیادہ اہمیت دی۔ وزیر اعظم پاکستان کے دورے کے بجائے یور پی ممالک کے ان تین وزرائے فارجہ کو زیادہ اہمیت دی۔ ایرانی مزاحمت دم تو ڑگئی ایران نے 18 دسمبر 2003 کو اضافی پروٹو کول پرد شخط کر دیے اور یوں عالمی ادارے کو ایران کی کسی بھی ایڈی نے دوالے کیں جن مین ایٹمی پروٹرام کے جوالے سے پچھے دفیہ معلومات اور دستاویزات عالمی ادارے کے حوالے کیں جن مین ایٹمی پروٹرام کے جوالے سے پچھے بکشافات تھے۔

IAEA نے نومبر 2003 کے آخری دنوں میں ایران کے خفیہ ایٹی پروگرام کے بارے میں 12500 الفاظ پر مشتمل جور بورٹ جاری کی وہ میری معلومات کے مطابق زیادہ تر واشکٹن کے انسٹی فیوٹ آف سائنس اور انٹر پیشنل سیکورٹی کے ڈیوڈ البرائٹ کی فراہم کردہ معلومات پر مشتمل تھی ۔ ڈیوڈ البرائٹ کی فراہم کردہ معلومات پر مشتمل تھی ۔ ڈیوڈ البرائٹ کی فراہم کردہ معلومات پر مشتمل تھی ۔ ڈیوڈ البرائٹ عراق میں اقوام متحدہ کے اسلحہ انسپکٹر بھی رہے ہیں رپورٹ کے مطابق ایران نے جومعلومات دی محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEED

ایران پرسلسل دباؤڈال رہاہاورا پے اتحادیوں کے ساتھ ملکراس کا یٹمی ہتھیاروں کا مبینہ پروگرام بند کرانے کے لئے کوششیں جاری رکھے ہوئے ہے۔

کچھ عرصة لل امریکی میڈیا اور حکومت دعوے کر چکے ہیں کہ ایران نے وسط ایشیا کی ریاستوں سے ایٹم بم کا کچھ مواداور کیرئیرسٹم خرید لئے ہیں اور افزودہ پورینیم سے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کی مختلف ٹیکنالوجیز بشمول سنٹری فیوج اور لیز رٹیکنالوجی حاصل کر چکا ہے لیکن اس کے پاس ایٹمی دھا کہ کرنے کا کوئی ماہز ہیں۔ایسے میں پیکہنا کہ ڈاکٹر خان یاان کے رفقائے کار نے ایران کوایٹمی ٹیکنالوجی اور آلات منتقل کے بین محض پروپیگنڈہ ہے جس کا مقصد پاکتان کود باؤمیں لانا تھا'اگرسنڈے ٹیکیگراف لندن کی 24 اپریل 2004 کی اس خبر کو میچے بھی مان لیا جائے کہ ایک پاکستانی سائنسدان نے اعتراف کیا ہے كداس نے ايران كوايٹى ہتھيار بنانے كے لئے دركار مواد اور ضروري آلات فراہم كرنے والى كمپنيوں کے بارے میں رہنمائی کی ہے کہ وہ کہاں سے اور کیسے خرید سکتے ہیں تو تب بھی ایٹمی ٹیکنالوجی کی عملی منتقلی کا الزام نہیں لگ سکتا۔ 7 جنوری 2004 کوامر یکی وزیر خارجہ کولن پاول نے بھی اعتراف کیا تھا کہ پاکستان سے لیبیااور دیگرممالک کوایٹمی ٹیکنالوجی کی منتقلی کی خبریں محض قیاس آ رائی ہیں۔ادھرخود بھارتی پریس اس امر کا اعتراف کرچکا ہے کہ بھارت کے ایٹمی ہتھیا روں کے پروگرام ہے وابستہ کئی سائمنیدان ایران کے پروگرام میں کام کرتے رہے ہیں۔ ڈاکٹر وائی ایس آرپرشاد نے پاکلٹ ایٹمی پلانٹ کی تنصیب میں ایران کی مدد کی۔جو پورینیم کی افزودگی کی ٹیکنالوجی کے ماہر سمجھے جاتے ہیں۔اس کے علاوہ بھارت ایران کوئی 2000 کے معاہدہ کے تحت ابتک 26.5 ملین ڈالر کا جو ہری موادمہیا کر چکا ہے اس میں پورینیم 238 جو ہری ایندھن کے پائپ اور شافٹیں یورینیم اور پائپوں کے لئے استعال ہونے والا پاؤ ڈراور دیگر اینمی موادشامل ہے۔

اکنا مک ٹائمنر دیلی نے اے بی ک (کیم جنوری 93) کے حوالے سے خبر دی تھی کہ پاکتان اور ایران ایٹی اسلحہ بنانے میں تعاون کررہے ہیں۔اورایک اطلاع کے مطابق جب جزل مرزااسلم بیگ پاکتان کے آرمی چیف جے تو انکے دورہ ایران کے موقع پر ایران نے ان سے 12 ارب ڈالر کے موقع اینکی معاونت کی درخواست کی تھی بلکہ ایک بنابنایا یعنی ململ ایٹم بم دینے کا سودا کیا تھا مگر حکومت پاکتان نے یہ پیشکش قبول نہیں کی اور ایک اطلاع کے مطابق ایران نے 1997 میں اپی پیشکش دوبارہ دہرائی لیکن وزیراعظم نواز شریف اور آرمی چیف نے اسے بھی قبول نہ کیا۔اس کے بعد بھارت اور روس سے رابطہ کیا گیا بھارت وردوس سے دابلے کیا گیا بھارت وردوس سے دابلے کیا گیا بھارت اور دوسرے آلات فراہم کرنا شروع کردیے۔

جزل بیگ والی بات سے قطع نظر حقیقت یہ ہے کہ انقلاب کے بعد سے پاکستان اور ایران

ایٹی پرزہ جات سپلائی کرتے رہے ہیں۔تا ہم لندن کے انٹر پیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سٹر ٹیجک سٹیڈیز کے ڈائر بکٹر گیری سمور کے مطابق بینہیں کہا جا سکتا کہ''ایران پاکستانی مشینیں استعال کررہاہے ہوسکتا ہے کہ پاکستان نے فاصل سنٹری فیوجز فروخت کردی ہوں'اوروہ انڈرورلڈ کے ذریعہ ایران پہنچ گئی ہول کیکن سے بھی تو ہوسکتا ہے کہ ایران نے پورنیکو یا کہیں اور سے حاصل کی ہول۔''

امر کی پروفیسرروڈنی جونزاگر چہ پاکستان پرالزام تراثی کرنے میں کی سے بیچے نہیں رہے کیک انہوں نے بیاعتراف کیا ہے کہ''اس سم کے ڈیزائن کہیں ہے بھی حاصل کئے جاستے ہیں۔ کیونکہ سنٹری فیوج کی شکینالوجی کم یاب ہونے کے باوجود جرمنی روان فرانس اور کئی دوسرے ممالک میں دستیاب ہے۔اوراس کا بنیادی ڈیزائن ZIPP کی 1960 کی رپورٹ میں چھپا تھا''کیول بھی کی دستیاب ہے۔اوراس کا بنیادی ڈیزائن ZIPP کی فرون کی رپورٹ میں چھپا تھا''کول بھی کی بلان کے اندر پوریٹیم کی افزودگی کے لئے دو چارشینیس کافی نہیں ہوتیں بلکہ ڈیزھدوسوشینیس تولازی ہوتی ہوتی ہیں اور یہ شینیس جیب میں ڈال کرنہیں لیجائی جاستیں بلکہ ٹرکول اور جہازوں کی ضرورت ہوتی ہوتی ہوتی ہیں اور پاکستان سے ان کی برآ مدکی اکر تی ایسی شیڈیز کے لئدنی ایسوی ایٹ سائن اور الزام پاکستان کودیا جارہا ہے۔امر کی انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹیڈیز کے لئدنی ایسوی اسکے ہوادی گئی اور الزام پاکستان کودیا جارہا ہے۔امر کی انسٹی ٹیوٹ آف پالیسی سٹیڈیز کے لئدنی ایسوی اسکے ہوادی گئی گئی دوشکشن اس بہانے جزل پرویز مشرف سے پاکستان کا کم از کم نصف پراجیک بند کرانے کی تو تع

امریکی ی آئی اے کے سربراہ جارج ٹمنیٹ نے ایران کے ایٹی پروگرام کی دریافت کا کریڈٹ اپنی ایجنی کو دینے کی کوشش کی ہے گئین بیض و دونوں کے مطابق ایران کے ایٹی پروگرام کی نشا ندہی اٹھارہ ماہ بل مجاہدین خلق کے سیاس بازو ' مزاحمت کی قومی مطابق ایران کے ایٹی پروگرام کی نشا ندہی اٹھارہ ماہ بل مجاہدین خلق کے سیاس بازو ' مزاحمت کی قومی کونسل' نے کی تھی کونسل کے نمائندوں نے اگست 2002 میں واشنگٹن میں ایک نیوز کانفرنس میں اس کا انتقاب کے مخرفین کا گروپ ہے۔ جے امریکہ مسلسل مالی امداو فراہم کرتا رہا ہے۔ بعد ازاں اسرائیل نے ایران میں اپنے رابطوں کے ذریعے اس امری تصدیق کرائی ۔ آخرایرانی حکومت نے نوماہ کی لکن میٹی کے بعد IAEA کے سامنے سرنڈر کردیا کہ اس نے پچھ افزودہ پورینیم اور پلوٹو نیم چوری چوری تیار کرلیا ہے اور پچھ ایٹی مواد اور تنصیبات کو چھپائے رکھا ہے۔ مارچ 2003 میں علقوں کی خوش فیمی کے مطابق ایران اب بھی اس پوزیشن میں ہے کہ کی وقت بھی دھا کہ کرسکتا ہے اور بھی حلقوں کی خوش فیمی کے مطابق ایران اب بھی اس پوزیشن میں ہے کہ کی وقت بھی دھا کہ کرسکتا ہے اور بھی کہ ایران نے تمام ایٹی تنصیبات اور مواد کی تفصیلات مہیانہیں کیں۔ یہی وجہ ہے کہ امریکہ اب بھی

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEED

کے باہمی تعلقات کبھی استے قربی نہیں رہے کہ اس حساس معاطے میں پاکستان اہران سے تعاون کرتا بالخصوص اسٹی کے عشرے کے یہی وہ ماہ وسال ہیں جب پاکستان اور اہران کے تعلقات میں روا پی برادار نہ گرم جوثی میں کی آ چکی تھی'۔ 1988 میں اہران نے روی انخلا کے بعدا فغان حکومت کی تشکیل کے برادار نہ گرم جوثی میں کی آ چکی تھی'۔ 1988 میں اہران نے روی انخلا کے بعدا فغان حکومت کی تشکیل کے پاکستان کی طرف ہے کی جانے والی کوششوں کی زبردست بخالفت کی تھی نوے کے پورے عشرہ میں کہی صور تحال برقر ارد ہی ۔ پھر بقول بعض حلقوں کے 80 اور 90 کے عشرے ایسے ہیں کہ پاکستان ایران اور اور سعود کی عرب کی پراکسی وار کا ہدف بناان دنوں ایران بھارت کے بہت قریب چلا گیا بلکہ تہران اور زاہدان میں ''را'' کے دفتر کھل گئے اور پاکستان کے خلاف سازشیں شروع ہوگئیں۔ اس کے علاوہ پاکستان میں ایران کے طرفدار لوگوں کو اقتدار میں لانے کے منصوب بھی بغتے رہے ۔ سوویت روی کے علائے سان میں ایران کے معالمہ شروع کردیا۔ اور ایرانی میڈیا ہے وابستہ بچھ اداروں نے گذشتہ ہیں سالوں میں پاکستان کی شقیص کا کوئی موقع ہاتھ نے نہیں جانے دیا۔ ای طرح طالبان کے معالم عیں شالی اتحاد کی پاکستان کی شعوص فوج کی تخلیق مجھی تھی ۔ ایسے میں پاکستان یا پاکستانی سائنسدان کی طرح ایران کی مدو تھی وردہ بھی ایشی میں جانے دیا۔ ای طرح طالبان کو پاکستانی میں ایران کی مدو تھی اوردہ بھی ایشی میں باکستان یا پاکستانی سائنسدان کی طرح ایران کی مدو تھی اوردہ بھی ایشی میں باکستان یا پاکستانی سائنسدان کی طرح ایران کی مدو تھی ایکستان میں باکستان یا پاکستانی سائنسدان کی طرح ایران کی مدو

ایک اوراہم بات جے الزام تراشنے والے نظرانداز کرگئے وہ پاکستان کی اسلامی ممالک کے باہمی تنازعات میں غیر جانبداری کی پالیسی ہے پھریہ کہ ضیاء الحق اگرایران کے خلاف امریکہ کواس کے بیٹمالیوں کی رہائی میں مددد ہے پر آمادہ نہ ہوئے تو پاکستانی قیادت ایران وعرب تنازعہ کے باعث ایران کے ایٹی ہتھیاروں کے پروگرام میں عربوں کی رضامندی کے بغیر ملوث ہوکر عربوں کو کیسے تاراض کر کئی تھی تغیرے یہ کسعودی عرب سے پاکستان کے تعلقات ہمیشہ ہی ہے بردارانہ رہے ہیں اور سعودی عرب ماضی میں ایران کے ایٹی پروگرام کے بارے میں ہمیشہ مشکوک اور مضطرب رہاہے کیونکہ ایران اور سعودی عرب کے تعلقات انقلاب کے بعد مخالفانہ بلکہ 'مشددانہ' رہے ہیں۔ادھر مغرب چونکہ عراق کے بعد ایران کو امرائیل کا مضبوط ترین دخمن تصور کرتار ہا اور اسے کی طور پر اتنا طاقتو رئیس دیکھنا چا ہتا کہ وہ امرائیل کے لئے چیننج بن جائے۔اور پاکستان کا ایران سے مبینہ تعاون اس کے ذہن پر اکاس بیل کی طرح چھا گیا ہے۔

رائٹر کے مطابق وی آنا کے IAEA کے ہیڈ کوارٹر میں مغربی سفارت کاروں کا کہنا ہے کہ ایران نے IAEA کو پانچے ولالوں اور تقریباً 3 پاکستانی سائنسدانوں کے نام دیئے تھے جنہوں نے محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ایران کوایٹمی شیکنالوجی کے حصول میں مدو دی لیکن 23 فروری 2004 کوایران کی وزارت خارجہ کے ترجمان حامد رضا آصفی نے ایک بار پھر کہا کہ

> ''ہم نے جو پچولیا ہے ڈیلرز سے لیا ہے ہم ینہیں جانتے کدان کا ذریعہ کیا تھایا وہ سامان انہوں نے کہاں ہے حاصل کیا پیمن انفاق ہے کہ بعض ڈیلرز کا تعلق اس برصغیر کے ممالک سے تھا''

اس بے قبل ایرانی نائب وزیر فارجہ اور وزیر فارجہ بھی یہ کہہ چکے تھے کہ ایران نے کی پاکتانی مائمندان کا نام ہیں دیا البتہ بروکرز کے نام دیئے ہیں۔ جبکہ بعض فرمہ دار حلقوں کا خیال ہے کہ ایران نے ایٹی پروگرام ہے وابستہ بھارتی ماہرین کے کہنے پر ہوسکتا ہے کہ پاکتان کی طرف بھی اشارہ کر دیا ہو لیکن اس نے نام واقعی کی کانہیں دیا۔ جبیبا کہ پہلے بھی کہا گیا ہے انقلاب ایران کے بعد پاکتان اور ایران کے تعلقات میں جونشیب وفراز آئے اسکے باعث پاکتان کی طرف ہے ایٹی ٹیکنالوجی کی دمنتقلی''کا امکان نہیں ہے لیکن بھارت جس کے چوٹی کے سائمندان پروگرام ہے عملا وابستہ رہے ہیں۔ اس کی طرف امریکہ اور عالمی ایٹی ایجنی نے کوئی قدم کیوں نہیں اٹھایا ادھرائی تو انائی کے عالمی اداروں نے مئی کھرف امریکہ اور عالمی ایٹی ایک ایران کو سنٹری فیوٹ ہیں۔ اس کی طرف امریکہ کوریا ہے برآ مدکیا گیا اس کے بعد پاکتانی سائمندانوں اور خاص طور پرخس مشینیں ترکی اور یورینیم شائی کوریا ہے برآ مدکیا گیا اس کے بعد پاکتانی سائمندانوں اور خاص طور پرخس مشینیں ترکی اور یورینیم شائی کوریا ہے برآ مدکیا گیا اس کے بعد پاکتانی سائمندانوں اور خاص طور پرخس اور اس نے بھی کہ دیا ہے کہ امریکی حکومت ایران کے ایٹی ہم جھیا روں کے پروگرام کے بارے میں مبالغہ آرائی کررہی ہے۔

ليبيا

اب آیے لیبیا کی طرف جوم خربی بالخصوص امریکی پریس کے مطابق پاکستان کے خلاف سب نے زیادہ معلومات دینے والا ملک ہے۔ امریکی کی آئی اے کے سربراہ جارج ٹمیٹ نے 5 فرور کی 2004 کو جارج ٹاؤن یو نیورٹی میں تقریر کرتے ہوئے لیبیا کے ایٹری ہتھیاروں کے پروگرام سے متبرداری کو امریکی خفیدا بجنسیوں کی انقلابی کا میابی قرار دیا ہے لیکن معروف امریکی صحافی اور دانشور سیمور ہرش کی 4 فروری 2004 کو نیویارک ٹائمنر میں جورپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے مطابق کرنل معمرقذافی خودگی سالوں سے امریکہ اور مغرب سے مصالحت کے لئے کوشاں تھے لیکن برائے نام کا میابی سے زیادہ پچھ نہ حاصل ہوا اس پر لیبیا کی خفید ایجنسی کے سربراہ موٹ کوئی نے انہیں مغرب کے خفید اداروں سے براہ راست را بطے کی ترغیب دی اور 19/10 کے سانحے کے بعد یہ کہا ''مریڈر کرنے کا بہی اداروں سے براہ راست را بطے کی ترغیب دی اور 9/11 کے سانحے کے بعد یہ کہا ''مریڈر کرنے کا بہی

من پاکتان کاؤی بریفگ ® Scanned PDF By HAMEEDI

موقع ہےامیدہ وہ سرنڈر کو قبول کرلیں گے۔"

اس حوالے سے یہاں سردا ہے اس امر کا ذکر کرنا ضروری ہے کہ لیبیا کے سرنڈر میں کرنل قذائی کے صاحبزاد سے سیف الاسلام قذائی جواکٹر لندن میں مقیم رہتے ہیں' نے بھی کلیدی کردارادا کیا ہے۔ سیف الاسلام گذشتہ کچھ عرصہ سے مختلف ایجنسیوں کے ہتھے چڑھ چکاتھا کرنل قذائی کو جو بدشمتی سے ایک غیر شجیدہ اور کوتاہ بین سربراہ کے طور پر سامنے آئے ہیں اپنے اقتدار کی فکر تھی وہ یقین دہائی چاہتے تھے کہ سرنڈر کے بعد ان کا اقتدار قائم رہے گا۔ چنانچہ برطانوی وزارت خارجہ کے مائیک وبرائن 11 اوک کے بعد آئے تو انہیں ایک طرف لے جا کرموی کوئی نے ان سے اس امرکی فات سے ماس کرلی۔ بعد آزاں موئی نے برطانیہ کو بعد 19 دمبر 2003 مخانت عاصل کرلی۔ بعد ازاں موئی نے برطانیہ کے سامنے سرنڈر کردیا۔

لیبیااورامریکہ وبرطانیہ کے درمیان بڑے پیانے پرخفیہ بات چیت کا آغاز مارچ 2003 میں اسوقت ہواجب عراق کے خلاف فوجی کاروائی ہوئی۔ یہ بات چیت 1988 میں لاکر بی حادثے کے متاثرین کو معاوضہ دینے کے لئے شروع کی گئی۔ کیونکہ بین ایم کے اس جہاز 103 کو لیبیا کے خفیہ ایجنٹوں نے مارگرایا تھا'کرئل قذائی نے اس حادثے میں 270 ہلاک شدگان کے لواحقین کو ایک کروڑ ڈالر فی کس اوائیگی کرنے کی پیشکش کی جبکہ قذائی نے 1989 میں صحارا میں بتاہ ہونے والے فرانسیں ڈالر فی کس اوائیگی کرنے کی پیشکش کی جبکہ قذائی نے 1989 میں سحارا میں بتاہ ہونے والے فرانسیں طیارہ کی ذمہ داری بھی تبول کر کی حالا لاک شدگان کے لواحقین کو 10 لاکھ ڈالر روپے فی کس دینے سے اتفاق کیا۔ بعض حلقوں کا کہنا ہے کہ کرئل قذافی کے لواحقین کو 10 لاکھ ڈالر روپے فی کس دینے سے اتفاق کیا۔ بعض حلقوں کا کہنا انہیں اپنے اقتدار اور اپنے جیٹے سیف السلام قذافی کی جائشینی کی فکر تھی۔ لیکن بچھے اسلام آباد میں متمم لیبیا کے ایک سفارت کارنے بتایا کہ جب کرئل قذافی کی جائشینی کی فکر تھی۔ لیکن بچھے اسلام آباد میں متمم لیبیا کے ایک سفارت کارنے بتایا کہ جب کرئل قذافی نے میلی وژن پردیکھا کہ امریکہ نے عراق کے مرد آبن صدام سین کو دوج لیا ہے آئی داڑھی بڑھی ہوئی ہاورا یک امریکی ڈاکٹر انکے دانتوں کا معائد کر رہا ہے میں دیکھوتے کا فیصلہ کرلیا!!

بہرحال مذاکرات سمبر 2003 کواس نتیج پر پہنچ کہ امریکہ وبرطانیہ کے ایجنٹوں کے لئے لیبیا کیا بیٹمی تنصیبات کھول دی گیش اوران کوالی دستاویزات دکھائی گئیں جن سے انکشاف ہوا کہ لیبیا ایٹی ہتھیاروں اور میزائلوں کے منصوبے پڑمل کررہاہے۔ پھر 19 دیمبر 2003 کوکڑل قڈ افی نے ایٹمی حیاتیاتی اور کیمیائی ہتھیاروں کے تمام منصوبے ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا اور 20 دیمبر کوصد ربش اور برطانوی محن یا کتان کی ڈی بریفنگ

وزیراعظم ٹونی بلیئر نے مشتر کہ طور پر اعلان کیا کہ لیبیاا پی ایٹمی تنصیبات IAEA کے انسپکڑوں کے لئے کھول دےگا۔اس طرح حیاتیاتی اور کیمیائی ہتھیارتیار کرنے والی تنصیبات کوختم کردےگا۔اس کے بدلے امریکہ تنام یابندیاں اٹھالےگا۔اس کے ساتھ ہی امریکہ نے ''Axis of Evil ''کے ایک اور کن کا شکار کرلیا جو بھی اپنی بڑھکوں اور عرب دنیا کی جہادی بلکہ زیرز مین مسلح سرگرمیوں میں مصروف تنظیموں کی سر پرتی میں مشہورتھا اور مغرب کے نزدیک وہ عراق کے صدام حسین سے کم خطرناک نہ تھا کرنل قذافی نے کیم جنوری 1975 میں اعلان کیاتھا کہ

"وقت آنے والا ہے جب ایٹم بم کسی کے لئے راز نہیں رہے گا چند برس قبل ہم اس پوزیشن میں نہیں سے کہ اپنے کے جند لڑا کا سکواڈرن خرید لیس اب وہ وقت آنے والا ہے کہ ایٹم بم خرید سکیس کے ایٹم بم خرید سکیس کے ایٹم بم برید کی ایٹم بم خرید سکیس کے ایٹم بم براب اجارہ داری فتم ہونے والی ہے"

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ لیبیا نے بھی بہت ہے ملکوں کی طرح NPT پر وستخط کرر کھے ہیں۔ اوراضافی پر وٹو کول پر بھی دستخط کرد ئے ہیں۔ کرنل فذانی کے بیٹے سیف الاسلام کے مطابق اینمی پر وگرام ترک کردینے کے بدلے لیبیا نے ایک پیکے ڈیل کی ہاس کے تحت امریکہ و برطانیہ تباہ یا ختم کی جانے والی تنصیبات اور مواد کا معاوضہ دیں گے اور لیبیا کو اقتصادی امداد بھی دیں گے۔ اس کے علاوہ برطانیہ لیبیا کے فوجیوں کو تربیت دے گا اور روایت ہتھیار فراہم کرے گا۔ کر بمس سے پہلے اس منصوب کا اعلان ہوتے ہی احداد کے سربراہ البرادی اپنی ٹیم کے ساتھ لیبیا کے چھروز ہ دورے پر پہنچ گئے اور کئی تنصیبات کھوں کو ڈالیس یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ لیبیا کی بہت ی تنصیبات اس ڈینٹ (Dent) پڑے بھی نہ ہو۔

پڑے ٹیمن کے کنستر کی طرح ہوگئی ہیں جس میں پچھ بھی نہ ہو۔

لیبیا کے ایٹمی پروگرام کے حوالے سے برطانوی اخبار سنڈ کائمنر نے سیف الاسلام قذافی کا ایک انٹرویو 4 فروری 2004 کوشائع کیا تھا'جس میں مبینہ طور پرسیف الاسلام قذافی نے الزام لگایا کہ پاکستانی سائندانوں نے ایٹمی شیکنالوجی کی منتقلی کے بدلے لیبیا کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور تقریبان سائندانوں نے ایٹری شیکنالوجی کی منتقلی کے بدلے لیبیا کو دونوں ہاتھوں سے لوٹا اور تقریبان ملائوں میں ڈالر میں پاکستان سے خریدا'اس انٹرویوکومغربی میڈیا نے بہت اچھالالیکن اس انٹرویوکے سنسی خیز اثر اث سمندر کے جھاگ کی طرح بیٹھ انٹرویوکومغربی میڈیا نے بہت اچھالالیکن اس انٹرویوکی تردیدکرتے ہوئے کہا کہ

"انہوں نے پاکستان یا پاکستانی سائمندانوں پرکوئی الزام نہیں لگایا البتہ بیکہاتھا کہ انڈر درللہ سے خریداری میں ہوسکتا ہے کئی پاکستانی ہے بھی رابطہ ہوا ہو" 8 جنوری 2004 کے اس تر ویدی بیان میں سیف الاسلام قذ افی نے مزید کہا کہ:

® Scanned PDF By HAMEEDI

''لیبیا کے قائد معمر قذائی ہمیشہ کہتے رہے ہیں کہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام تمام مسلمانوں کے لئے باعث فخر ہے۔اسلئے یہ بھی نہیں ہوسکتا کہ لیبیا پاکستان کے ایٹمی پروگرام بیا بیٹمی سائمندانوں کو کئی متحاف پہنچائے۔ ہمیں یہ بات نہیں بجونی چاہیے کہ کئی مما لک پاکستان کو گھیرے میں لئے ہوئے ہیں اورا سے ایٹمی نیکنالوجی سے محروم کرنے کے موقع کی تلاش میں ہیں جسکی دلیل سنجر کی وہ بات ہے جس میں انہوں نے مسٹر بھٹو سے کہا تھا کہ ہم تہمیں دوسرے مسلمانوں کے لئے عبرت بادیں گئے تا کہ کوئی بھی ایٹم بم بنانے کا نہ سو ہے۔''

اس بیان کے الفاظ اور لہجہ تو یہ بتار ہا ہے کہ ایران اور لیبیا کی جاسوی سے سراغ لگانے کا دعویٰ کرنے والے دراصل پاکستان لیبیا اور ایران کے درمیان کثیر گی پیدا کرنے کے لئے کہانیاں گھڑ رہے ہیں۔ سنڈے ٹائمنر کے مطابق برطانیہ اور امریکہ کے نمائندوں جنہوں نے محابق کی ماہرین کی حیثیت سے کئی ہفتے قبل لیبیا کی ایٹمی تنصیبات کا دورہ کیا تھاان کے مطابق لیبیا ایٹمی ہتھیار بنانے کے بالکل قریب پہنچ چکا تھااور انہوں نے وہاں یور بینیم کوافزودہ کرتے ہوئے دیکھا تھالیکن البرادی کا کہنا ہو بالکل قریب پہنچ چکا تھااور انہوں نے وہاں یور بینیم کوافزودہ کرتے ہوئے دیکھا تھالیکن البرادی کا کہنا ہو کہ لیبیا کا ایٹمی پروگرام ابھی پالنے میں ہے بہت کی درآ مدکردہ مشیزی اوردیگر مواد بگسوں میں بند پڑا ہے اور ادھر بھر اہوا ہے۔ اسے ہتھیار سازی کے لئے کئی سال درکار ہیں۔ پائلٹ پروجیک لیبارٹری کی سطح کا ہے اور ملک میں افزودہ یور بینیم ہے ہتھیار سازی کا کوئی صنعتی انفر اسٹر کچر بھی نہیں لیکن لیبیا نے جو سطح کا ہے اور ملک میں افزودہ یور بینیم ہے ہتھیار سازی کا کوئی صنعتی انفر اسٹر کچر بھی بیدر کیا ہے۔ کے کئی سال درکار بھی ۔ پیشریداری گذشتہ 24 سال ہوریکھا ہے بیٹریداری گذشتہ 24 سال ہے جاری تھی۔

IAEA کے ترجمان کے مطابق لیبیا نے خفیہ طور پر افزودہ یورینیم اور پلوٹو نیم بھی درآ مد کئے۔لیبیا کاپروگرام کچھ عرصہ معطل رہا'1990 میں اے دوبارہ شروع کیا گیا۔اے پی کی خبر کے مطابق لیبیا کو یورینیم کنورشن پلانٹ 1984 میں جاپان کی ایک فرم نے سپلائی کیا تھالیکن لیبیانے یورینیم کی اعلیٰ مسطح پر افزودگی ابھی تک خود شروع نہیں کی۔

سفارت کاروں کے مطابق لیبیا نے 1980 کی دہائی میں بلیک مارکیٹ کی وساطت سے یورپ امریکہ جنوبی افریقہ اور مغربی ایشیا سے خریداری کی۔ امریکی دانشور ایرک ای مارگولس نے ایٹی توانائی کے عالمی ادارے اور امریکی برطانوی ماہرین کی رپورٹوں کا جو خلاصہ بیان کیا ہے اس کے مطابق لیبیا کے یاس ایٹمی اور حیاتیاتی وجرا ثیمی ہتھیار نہیں ہیں صرف سکڈ بی ٹائپ کے میزائل ہیں جن کی مار لیبیا کے پاس ایٹمی اور حیاتیاتی وجرا ثیمی ہتھیار نہیں ہیں صرف سکڈ بی ٹائپ کے میزائل ہیں جن کی مار 180 میل تک ہے یا پھر پہلی جنگ عظیم کے زمانے کے مسٹرڈ گیس کے بم ہیں مارگولس کے مطابق جس ملک میں ایلیویٹر (لفٹ اور خود کار زینہ) کا مکینک بھی موجود نہ ہو وہ ایٹم بم کیسے بناسکتا ہے اس کا

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

70 فیصد ملٹری سازوسامان ٹوٹ بھوٹ کا شکار ہے مارگوس نے لکھاہے کہ'' لیبیا کا ڈرامہ دراصل پاکستان کےایٹمی پروگرام کو بند کرنے یااس پر دباؤبڑھانے کے لئے رچایا گیااس کا کہناہے کہ لیبیا کے بارے میں یا کستان نے پریشانی کے عالم میں عجلت میں اعتراف کیا ہے۔''

ادھرواشکٹن بوسٹ نے 15 فرور 2004 کولیبیا کے حوالے سے بیخبردی کہ' پاکستان کے ایٹمی پروگرام میں چین کی شرکت ٹابت ہوگئ ہے کیونکہ لیبیا میں حاصل ہونے والے جو ہری ہتھیاروں کے ڈیز ائن چین سے آئے تھے۔ بعض ایسی دستاویزات ملی ہیں جن میں سے پچھ چینی زبان میں ہیں ان میں میں ان میں اس کا ڈیز ائن جن میں سے بچھ چینی زبان میں ہیں ان میں میں اس کے لیے مرحلہ وار ہدایات درج ہیں۔ ہتھیاروں کے بید ڈیز ائن بہت زیادہ پرانے لیکن انجینئر گگ کا بہترین نمونہ ہیں۔''

پاکتان کو ایبیا کے معاملے میں ملوث کرنے کے لئے مغربی میڈیا میں کرتل قذائی کے بھٹو مرحوم ہے قربی تعلقات کاذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ عرب ممالک بالخصوص لیبیااور سعودی عرب نے پاکتان کے ایمی پروگرام میں بڑی معاونت کی ہے الیبیا نے بھاری رقوم کے علاوہ پاکتان کی مغربی یورپ سے ٹیکنالوجی اور مواد کی خریداری میں معاونت کی سعودی عرب کے ذریعہ پاکتان کورقم کے علاوہ امر کی ساختہ سر کمپیوٹرز تک رسائی حاصل ہوئی۔ مغربی میڈیانے اس بارے میں بیکہانی بھی تراش رکھی ہے کہ صدر قذائی نے جب بید یکھا کہ یہودی لائی اضیں اپنے ملک میں ایٹم بم نہیں بنانے و سے گی تو انہوں نے پاکتان کواس پر آمادہ کیا اور پائے سولین سے زیادہ کی امداددی تھی اس سلسلے میں بھٹواور قذائی کے درمیان 1974 میں ایٹمی تعاون کا معاہدہ ہوا تھا۔

مغربی اخبارات کے مطابق 1974 میں اسلامی سربراہی کانفرنس کے موقع پرہی کرنل قذائی نے ہوٹوی طرف سے پاکستان کے ایٹی پروگرام کے لئے وسائل کی فراہمی کی ایپل کے جواب میں کہاتھا کہ وہ لیبیا کی دیرین خواہش پوری کرنے پر آمادہ ہوں' تولیبیا ان کی مدد کرے گا۔ قذائی کے بارے میں مشہور ہے کہ وہ ایٹم بم خرید نے کی قوت رکھتے ہیں یہودی پر ایس کے مطابق صدر قذائی نے چین کے عظیم لیڈر چواین لائی سے ایٹم بم مانگے تھے گرانہوں نے معذرت کرئی تاہم چین نے لیبیا کو ایٹمی تحقیقات میں مدد دینے کا وعدہ کیا۔ ایک رپورٹ کے مطابق لیبیا کے نائب صدر عبدالسلام جلود مارچ 1978 میں بھٹومرحوم کے خلاف مقدمہ پر لیبیا کی طرف سے اظہار ناراضگی اور بھٹوکی رہائی کے مارچ لیا کتان کی ہوئیم کی مدد کرنے کا وعدہ کیکر آئے تھے۔ تو انہوں نے بھی صدر ضیاء الحق سے ایٹم بم خرید نا جا جا تھا۔

پاکستان کو پھانسے کیلئے ی آئی اے نے اکتوبر 2003 میں'' بی بی بی چائنا'' نامی جرمن جہاز کا

بارے میں اطمینان رہے اور ا کا ؤنٹ میں کوئی ہیرا پھیری بھی نہ ہو۔

لیکن بیساراڈرامہاسلے کامیاب نہ ہوسکا کہ ملائیشی پولیس نے ابتدائی تحقیقات کے بعد کمال الدین احمد بداوی اور طاہر دونوں کو ہری قرار دیدیا 'پولیس کے مطابق طاہر نے چونکہ ملائیشیا کی سرز مین پر کوئی جرم نہیں کیا اسلے اس کے خلاف کوئی مقد مہنیں بنا اور کمال الدین احمد نے ان پر زوں کی تیاری کا اعتراف کرتے ہوئے کہا کہ اسے بتایا گیا تھا کہ بید پر زے آئل اور گیس انڈسٹری کے لئے ہیں اور اس سے امریکیوں اور عالمی اداروں نے بھی انکار نہیں کیا کہ بید دوہرے استعمال کے پر زے ہیں طاہر نیویارک ٹائمنر کے مطابق انوسٹمنٹ ہولڈنگ کمپنی Kuspada کا ڈائر کیٹر ہے اس کے ایک حصد دار کمال الدین احمد بھی ہیں۔ البتہ می 2004 کے آخری ہفتے ملائیشیا کے ڈپٹی نیسٹر برائے داخلی سلامتی نوح مر نے ایک بیان میں انکشاف کیا ہے کہ طاہر کو دوبارہ گرفتار کرلیا گیا ہے کیونکہ اس نے ''سکوپ'' کو دھوکہ دیا۔ طاہر دیمبر 2001ء سے لیمیا ہے کہ لین دین کر دہا تھا'اور اس نے لیمیا کے گئینشنز کے لئے دھوکہ دیا۔ طاہر تعمید کا ہمتمام بھی کیا تا کہ کوائٹی کنٹرول مشینوں کو وہ بہتر طور پر سنجال سکیں۔ اس قبل مغر بی میڈیا نے طاہر کے حوالے ہی سے ڈاکٹر خان پر الزام لگایا تھا کہ انہوں نے تین سوملین ڈالر کے مغر بی میڈیا نے طاہر کے حوالے ہی ہے ڈاکٹر خان پر الزام لگایا تھا کہ انہوں نے تین سوملین ڈالر کے مغر بی میڈیا ور آئی گیا تھا کہ انہوں نے تین سوملین ڈالر کے مغر بی میڈیا کو ایکٹر فیاں پر الزام لگایا تھا کہ انہوں نے تین سوملین ڈالر کے بیا ایران کوائٹی ٹیکٹر اور کہ نے کہ کوئے گئی ۔

طاہر نے ملائیشی پولیس کوانڈرورلڈ کے بورپی ڈیلروں کے جونام دیئے ہیں ان میں ایک سوئس شہری فریڈرکٹنز بھی ہے جو کہ''سکوپ' کے مینوفیکچرنگ آپریشنز کانگران رہا ہے اس کے بارے میں ہنایا گیا ہے کہ وہ پرزہ جات کے جو ڈیزائن دیتا تھا وہ واپس لے لیتا تھا لی بی ی چائنا ہے برآ مدہونے والے پرزے بھی اسی کی نگرانی میں تیار ہوئے تھے۔اس لئے ملائیشی پولیس کے سربراہ نے IAEA سے کہا کہ وہ ادھرادھرٹا مک ٹوئیاں مارنے کے بجائے بورپی بروکرز کے خلاف تفیش کرائے۔

دوسری طرف لیبیا نے 500 ٹن وزنی جو ڈیٹا اور دیگر ساز وسامان اور آلات امریکہ کے حوالے کئے ان میں ہے ایک چھوٹا سابکس برآ مد ہوا جو جنوری 2004 کے آخری ہفتے میں ایک خصوصی چارٹر ڈ طیارے کے ذریعہ واشنگٹن لایا گیا۔اس بکس میں وہ ڈیز ائن ہیں جو نیوز و یک کی رپورٹ کے مطابق امریکی دکام کے زدیک ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے تعلق رکھنے والی انڈرورلڈ نے خفیہ طور پر فروخت کیا اور یہ وہی ڈیز ائن ہیں جو بقول ان کے ایران اورکوریا کو بھی دیئے گئے۔

امریکی حکام کا کہنا ہے کہ لیبیا کے حکام نے بتایا کہ انہوں نے بچاس ملین ڈالر کے عوض خفیہ نیٹ ورک کے ڈیلروں ہے ایٹمی ہتھیاروں کے بلیو پڑٹس حاصل کئے ۔اور یوں لیبیا کے ہاتھ وہ تمام عناصر آگئے جن کی مدد سے وہ ایٹمی ہتھیار بنا سکتا تھا۔ ایک امریکی ماہر کے مطابق لیبیانے کچن ہی نہیں جوڈرامار چایاوہ اتی جلدی اور بے ڈھنگے انداز میں رچایا گیا کہ اس کا انداز ہی سب پچھ کہو دیتا ہے۔ اس ڈرامے کی کہانی کے مطابق امر کی سمندری جہازوں نے اکتوبر 2003 لیبیا جاتے ہوئے ذکورہ بحری جہاز کا راستہ روک کراس کی تلاقی لیتو اس میں سے لیبیا کے ایٹمی پروگرام سے متعلق پچھ سازوسامان ملا جو پاکستانی ایجنٹوں نے لیبیا روانہ کیا تھا۔ دراصل ای ڈرامے سے پاکستان پرشدید دباؤ کا سلسلہ شروع ہوتا ہے لیکن فقت روزہ نیور یار کر کے سمور ہرش نے ایک عرب خفیدا پجنٹی نے کرفل قذ انی کی منظوری سے کہام یکہ و برطانیہ سے نداکرات کی کامیا بی کے بعد لیبیا کی خفیدا پجنٹی نے کرفل قذ انی کی منظوری سے امریکی اور برطانوی خفیداداروں کو ایک سودے کے بارے میں بتایا کہ جو ابھی زیر تھیل تھا 'چنا نچیاس کی امریکی اور برطانوی خفیداداروں کو ایک سودے کے بارے میں بتایا کہ جو ابھی زیر تھیل تھا 'چنا نچیاس کی مطابق اطلاع پراکتوبر 2003 میں" بی بی کی و برطانوی ایج نسیوں کی بہت بڑی کامیا بی قرار دیا گیا۔ ہرش کے مطابق مواد برآ مدکر کے اسے امریکی و برطانوی ایج نسیوں کی بہت بڑی کامیا بی قرار دیا گیا۔ ہرش کے مطابق اس عرب ایجنٹ کے الفاظ میں" نیدراصل خفیدوالوں کا کام ہے جنہوں نے پاکستان کو آگ میں جھون کا اور اس کی برائی برائیک ماریٹ کے الفاظ میں" نیدراصل خفیدوالوں کا کام ہے جنہوں نے پاکستان کو آگ میں جھون کا اور خان پر بلیک ماریٹ کا الزام دھر دیا۔" اس عرب ایجنٹ کا کہنا ہے کہ لیبیا نے دراصل پاکستان سے بدلہ لیا ہے کونکہ اس نے بھاری رقوم لیکر دوسر سے درجہ کا منصوبیدیا۔

کہانی کے مطابق بی بی ی چا تنا جہاز ہے جوایٹی مواد پڑا گیا وہ ملا پہنیا کی کمپنی سکوی پری سائز نگ انجینئر نگ (سکوپ) کا تیار کردہ تھا۔ اسلے امریکہ نے ملا پہنیا کا اپنی لیب بیس لے لیا اور کہا گیا کہ ملا پہنیا بھی ڈاکٹر عبد القدیر خان کے نیٹ ورک کا حصہ ہے۔ ملا پہنیا کا ایمی پروگرام پرامن مقاصد کے لئے ہواوراس نے این پی ٹی پر دستے ظاکرد یے ہیں لیکن امریکہ کو ملا پہنیا اسلے جبہتا ہے کہ دہ اپنی اقتصادی ترقی کے اپنے ہو جو بستر تی ایٹیاء کا اہم ملک بن گیا ہے اور امریکی کوششوں اور سازشوں کے باوجوداس کے سابق وزیر اعظم مہا تیر محمد کی قیادت میں آگے بن آگے بڑھتا رہادوس سے یہ مہماتیر محمد امریکہ اور مغرب کے زبر دست نقاد اور تیسری دنیا کے جرات مندر بہنا کی حیثیت اختیار کر چکے تھے۔ امریکہ اور مغرب کے زبر دست نقاد اور تیسری دنیا کے جرات مندر بہنا کی حیثیت اختیار کر چکے ہیں اور ان کی جگہ عبد اللہ بداوی آگے آئے ہیں ۔ سکوپ کے مالک ان کے جیٹے کمال الدین احمد بداوی ہیں ۔ کہانی کی جگہ عبداللہ بداوی آگے آئے ہیں ۔ سکوپ کے مالک ان کے جیٹے کمال الدین احمد بداوی ہیں ۔ کہانی کی جگہ عبداللہ بداوی آگے آئے ہیں ۔ سکوپ کے مالک ان کے جیٹے کیاں الدین احمد بداوی ہیں ۔ کہانی اس کے ڈاکٹر خان نے ہدایت کی تھی ۔ بیوی طاہر ہے جو دئی سے پاکتان کو بھی 'ایٹی مواد' ببلک کے مطابق انہی مواد' ببلک کے مطابق انہی خوا تا رہا ہو بیٹی کا تون کی بات ہے جب پاکتان خفید ذرائع سے کہوٹ کے ماک کی مریف کی کیا تارہ ہے بیونا گیا ان دنوں کی بات ہے جب پاکتان خفید ذرائع سے کہوٹ کے میک میں گیا گیا کہ کو اسلے کھولا گیا تھا کہ طاہر اور اس کے سپلائرز کوادا نگل کے کئی اس کی ڈی بریفنگ

محن يا كستان كى ۋى بريفنگ

بلکهاس میں تیار کی جانے والی ہرشے کا طریقہ اور تر کیب بھی خرید لی تھی۔

ادھر 24 جنوری کو IAEA کے ترجمان Gorez Decky نے جو بیان دیا ہے'اس کے مطابق ایٹمی ڈیز ائن اورڈ رائنگر کوسر بمہر کر دیا گیا ہے اور'' می حفوظ ہاتھوں میں ہے' لیکن ایجنسی کے سربراہ البرادی اور ترجمان دونوں نے اس بارے میں اظہار خیال ہے گریز کیا کہ یہ کہاں ہے آئے ؟ مگروی آنا کے بعض سفارتی حلقوں نے کہا کہ ان ڈیز ائنوں اور ڈرائنگز ہے صرف اتنا اندازہ ہوتا ہے کہ یہ کی جنگی ہتھیاں کے جس بیدواضح طور پر ایٹم بم کے ڈیز ائن نہیں ہیں۔ان ذرائع کے مطابق لیبیا نے یہ یا کتان ہیں بیرونی ذریعہ ہے خریدے تھے۔

یہاں میہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ امریکی حکام 5 فروری ہے قبل بار بار زور دیکر کہتے رہے بیں کہ ایسے شواہد نہیں طے کہ پاکستان ایٹمی ڈیز ائنوں کی خفیہ فروخت میں ملوث ہے۔ امریکی وزارت خارجہ کے ترجمان رچر ڈباؤچر کا بیربیان ریکارڈ پر ہے کہ امریکہ نے پاکستان پر ایٹمی ٹیکنالو جی لیبیا کو متقل کرنے کا الزام نہیں لگایا (8 جنوری 2004) اور سیف الاسلام قذ افی اور اسلام آباد میں لیبیا کے سفار تخالف کے علاوہ لیبیا کے وزیر خارجہ ڈاکٹر محموع بدالرحمٰن شلغام نے لندن میں برطانوی وزیر خارجہ جیک سٹرا کے ساتھ ایک مشتر کہ پریس کا نفرنس کے دوران (25 فروری 2004) اس بات کی تر دید کی کہ لیبیا نے ڈاکٹر خان کا نام دیا ہے۔

بھارتی اخبارانڈین ایکسپریس نے جہاں لیبیا کوایٹی ٹیکنالوجی فراہم کرنے کے سلسلے میں پاکستان کے خلاف مغربی میڈیا کے الزامات کو دہرایا ہے وہاں پی خبربھی دی ہے کہ کئی بھارتی سائنسدان لیبیا کے ایٹی ہتھیاروں کے پروگرام سے وابستہ رہے ہیں اور خبر کے مطابق بھارتی سفار تخار نہ ٹریپولی نے بھی اس کی تصدیق کردی ہے۔ مئی کے مہینے میں تو خود IAEA کے حوالے ہے ایسی خبریں آئی بین کہ لیبیا کوزیادہ ترایٹی مواد شالی کوریا ہے ملاتھا'اور سینٹری فیوجز ترکی ہے بھی آئیں۔اس طرح دوٹن بین کہ لیبیا کوزیادہ ترایٹی مواد شالی کوریا ہے ملاتھا'اور سینٹری فیوجز ترکی ہے بھی آئیں۔اس طرح دوٹن بین کہ لیبیا کوزیادہ ترایٹی مواد شالی کوریا ہے شالی کوریا ہے آئی تھی اس سے ایک ایٹم بم بن سکتا تھا۔

اب ذرا پاکتان اور لیبیا کے تعلقات پرنظر ڈال لیجئے تا کہ یہ بات بچھنے میں آسانی رہے کہ آ یا پاکتان لیبیا کی ایٹمی مدد کرسکتا ہے۔ کرنل قذ افی بھٹومر حوم کے ذاتی دوستوں میں شار ہوتے ہے بعض حلقوں کے مطابق 1974 میں انہوں نے بھٹومر حوم کو بھاری رقوم بھی بھیجی تھیں جوسر کاری سطح پزئیں بلکہ ذاتی سطح پر بھیجی گئیں۔ اور یہ بھٹومر حوم کے اکا وَنٹس میں جمع ہوئیں۔ فرانس میں شاہنواز بھٹو کا قل دراصل ذاتی سطح پر بھیجی گئیں۔ اور یہ بھٹومر حوم کے اکا وَنٹس میں جمع ہوئیں۔ فرانس میں شاہنواز بھٹو کا قل دراصل ای رقم کی تقسیم پر خاندانی لڑائی کا نتیجہ تھا، پچھلے دنوں بیگ نامی کی شخص نے بیان دیا کہ لیبیا نے ایٹمی پروگرام کے لئے بھٹو کی مالی اعانت کی تھی محتر مہ بے نظیر بھٹو نے اس کی مختی ہے تر دید کرتے ہوئے کہا کہ

لمحن پاکستان کی ڈی بریفنگ

1977 میں جب جزل ضیاءالحق نے بھٹو کا تختہ الٹااوراس کے بعدان کے خلاف مقدمہ چلایا گیا تو کرنل قذافی نے کوشش کی تھی کہ ضیاء الحق بھٹومرحوم کو لیبیا بھجوادیں ان کے انکار پر قذافی نے مبینہ طور پر بھٹوکو جیل ہے اڑا کیجانے کی دھمکی بھی دی تھی'بعد ازاں الذوالفقار کی تنظیم کے لئے سرماییہ کاری بھی کی' بلکہ مارچ 1981 میں بی آئی اے کا جو طیارہ اغوا کر کے دمشق بیجایا گیا بعض حلقوں کے مطابق اس کے بیجھے بھی قذافی کی تائید تھی۔ای طرح بعض حلقوں کے مطابق ضیاء الحق کے دور میں راولپنڈی میں ہتھوڑا گڑوپ کے ہاتھوں قبل کی خوفناک واردانوں کے بیچھے بھی کرنل علی نامی شخص کا انکشاف ہوا جس کے پاس لیبیا کے سفارتی نمائندوں کا پاسپورٹ تھا.اے واپس بھیج دیا گیا تھااور کابل میں پی آئی اے کے طیاروں کے ہائی جیکروں ہے سب ہے پہلے ای نے ملا قات کی تھی ، پھر ایک مرحلہ ایسا بھی آیا کہ لیبیامیں موجودسابق یا کتانی فوجیوں ہے" نامناسب رویے" کے حوالے ہے آغاشاہی کوٹریپولی جانا پڑا۔اس کے نتیج میں لیبیا کے اخراجات پر ان سابق فوجیوں کو یا کستان لایا گیا۔بعض حلقوں کےمطابق لیبیانے ایک مرحلہ پرصدرضیاءالحق کولیبیا کے دورے کی دعوت دی تو پاکستان نے پیہ صانت مانگی کہان کا استقبال صدر یا کستان کی حیثیت ہے اور پورے پر وٹوکول کے ساتھ کیا جائے گا تو لیبیانے خاموثی اختیار کرلی دراصل قذافی ان کی بعزتی کرناچاہتے تھے ایسے میں یا کستان یااس کے سائنسدان لیبیاے کیے تعاون کر علتے تنے مختصریہ کہ 80ء کی دہائی میں پاکستان اور لیبیا کے تعلقات کشیدہ بی رہالبتہ بےنظیر بھٹو کے برسرافتد ارآنے کے بعد کسی حد تک معمول پرآئے اور بےنظیر نے لیبیا کا دورہ بھی کیا بگرامر کمی د ہاؤکے باعث محترمہ بےنظیر جاہتے ہوئے بھی لیبیا ہے معمول کے تعلقات قائم نەكرىكىس. پھر 2000 مىس صدرىيرو يزمشرف بھى لىبيا گئے۔

میں نے لیبیا کے ایٹی پروگرام بلکہ ایٹی خواہشات کے حوالے سے اور اس ضمن میں محسن پاکستان کو ملوث کرنے یا ان پر کیچڑا چھالنے کی جوبھی کوشش کی گئی ہے اسے یہاں درج کردیا ہے اگران تمام الزامات اور بیانات کا تجزید کیا جائے تو انکے اندرہی طرح طرح کے تضادات موجود ہیں جن سے ان الزامات کے بے بنیاد ہونے کا پہلو ٹکاتا ہے۔ ویسے بھی لیبیا کے ایٹی پروگرام کے بارے میں محسن پاکستان کے ملوث ہونے کے بارے میں ہماری اطلاع کے مطابق IAEA یاامر کی شکایت میں براہ راست کوئی ذکر نہیں تمام ترکہانی امر کی میڈیا اور ایجنسیوں نے گھڑی ہے اور اسکا اعتراف تو امر کی انٹیلی جنس نے بھی کیا ہے کہ یفتون سے نہیں کہا جا سکتا کہ بیدوار ہیڈ ڈیز ائن کے حصول کی نسبت یورینیم اور پلوٹو نیم کو ہے کہ بینفول اور لوگوں کے پاس بھی ہیں اور وار ہیڈ ڈیز ائن کے حصول کی نسبت یورینیم اور پلوٹو نیم کو

 گیا۔ 2002 کے موسم خزال میں ٹائی کوریا نے پہلی باری آئی اے اور آئی اے ای اے کے الزامات کی تصدیق کردی تا ہم بیدواضح کردیا کہ ایٹی نیکنالوجی پاکتان ہے نہیں کی ٹی بلکدامر یکہ ٹی طرف ہے اس پر اصرار اور ڈاکٹر خان کے ''اعتراف'' کے بعد شائی کوریا نے دھم کی دی کہ امریکہ شائی کوریا کے خلاف ماز شول ہے بازر ہے ور ندامریکہ کو تا ہے گا شائی کوریا نے ڈاکٹر خان کے اعتراف کوامریکی مازشوں سے بازر ہے ور ندامریکہ کو تا ہے گئی کہا ہے کہ اس کا ایٹی ہتھیار سازی کا پروگرام پلوٹو نیم کا مازش اور دباؤ قرار دیا ہے۔ شائی کوریا نے یہ بھی کہا ہے کہ اس کا ایٹی ہتھیار سازی کا پروگرام پلوٹو نیم کا ہے۔ یورینیم کا نہیں مخرفین کے مطابق شائی کوریا نے اپنی تھیبات پر حملے کے خوف ہے ایٹی تھیبات کو قلعہ بندیوں میں رکھا ہوا ہے اور 1991 کی خلیجی جنگ کے بعد سے شائی کوریا کچھ زیادہ ہی چوکس ہوگیا ہے۔ مخرفین کے بیان کے مطابق شائی کوریا نے روی اور چینی ٹیکنالوجی اور سوویت روی ٹوٹے کے بعد سوویت اور مشرقی جرمنی کے ماہرین کی مدوسے ایٹی ہتھیار بنا کے ہیں لیکن مغربی میڈیا نے الزام معدسوویت اور مشرقی جرمنی کے ماہرین کی مدوسے ایٹی خزاں 2002 تک جاری رہی جبکہ پاکتان کے عملری ترجمان نے اپنی معلومات کے مطابق اے 1997 تک محدود بتایا ہے۔ شائی کوریا کے ایٹی موری کی شینی ندا کرات جاری رہی جبکہ پاکستان کے بیش کوریا کے ایٹی موری شائی کوریا کے ایٹی معلومات کے مطابق اے بھی کی ندا کرات جاری رہی جبکہ پاکستان کے بیش کوریا کے ایٹی کوریا کوریا کوریا کوریا کوریا کوریا کوریا کو خواطر میں لا کے بغیراس شرط پراڑا ہوا ہے کہ امریک کی چیش کوریا میا دو ضدد ہے۔

امریکہ اور امریکی میڈیا کا کہنا ہے کہ پاکستان نے شالی کوریا ہے میزائل نوم ڈنگ کی میکنالوجی کی اوراس کے بدلے بیس ایٹی شیکنالوجی دی ان کے مطابق پاکستان کا غوری میزائل شالی کوریا کی شیکنالوجی پر بناہے جبکہ بے نظیر بھٹونے کہاہے کہ انہوں نے اپنی وزارت عظی کے زمانے یعنی دس سال قبل 1993 میں ڈاکٹر خان اور نیوکلیرا تھارٹی کے مشورے پرشالی کوریا ہے میزائل شیکنالوجی نقذاوا ٹیگی پر خریدی تھی۔ یعنی میزائل کے بلیو پزش لئے تھے۔ یہاں سے بات بھی قابل توجہ ہے کہ امریکی میڈیا ایک طرف تو میزائل شیکنالوجی کے بدلے ایٹی شیکنالوجی شالی کوریا کو دینے کا پروپیگٹرہ کررہا ہے اور دوسری طرف نیویارک ٹائمنر نے 27 فروروی 2004 کو سے دلچسپ انکشاف کیا ہے کہ می 1998 کے ایٹی خوا کر بات کے لئے شالی کوریا نے پاکستان کو بلوٹو نیم فراہم کیا تھا۔ بیان خدمات کے بدلے دیا گیا جو ڈاکٹر خان نے شالی کوریا کے لئے انجام دی تھیں۔ خبر کے مطابق ایٹی دھاکوں کے فورا بعدام کیا جو ڈاکٹر مواد کے نمو نے حاصل کرنے کے لئے جانی کی فضاوں میں ایک ملٹری جٹ طیارہ بھیجا نوخا کے اندر پایا جانے والامواد بلوٹو نیم تھا جبکہ پاکستان کا دعوی تھا کہ دو پورینیم افزودہ کر دہا ہے اخبار کے مطابق می آئی کی جانے والامواد بلوٹو نیم تھا جبکہ پاکستان کا دعوی تھا کہ دو پورینیم افزودہ کر دہا ہے اخبار کے مطابق می آئی اے کہ شالی کوریا اور پاکستان نے ٹل کر جانے دکام نے ''لاس ایلموں'' لیباوٹر پر کے حوالے سے دعوی کیا ہے کہ شالی کوریا اور پاکستان نے ٹل کر حام نے ''لاس ایلموں'' لیباوٹر پر کے حوالے سے دعوی کیا ہے کہ شالی کوریا اور پاکستان نے ٹل کر

پراکس کرکے ایٹمی ہتھیار بنانا کہیں مشکل ہے لیکن لیبیا نے وار ہیڈ کے علاوہ دونوں ٹیکنالوجیز یورینیم و پلوٹو نیم بھی خریدی ہیں اورانڈرورلڈ سے خریدی ہیں امریکی حکام نے کم وہیش وس مقامات پر ایٹمی تنصیبات اور مواد کا معائنہ کیا ہے۔

لیبیا نے 27 فروری 2004 ہے کیمیائی ہتھیاروں تلف کرنے شروع کردیتے ہیں پہلے مرحلے میں کیمیائی ہتھیاروں کا مکی گرانی کیمیائی ہتھیاروں کی مرحلے میں کیمیائی ہموں کے 3300 خول تباہ کئے جا کیں گےاوراس کا مکی گرانی کیمیائی ہتھیاروں کی منظیم کررہی ہے جہاں تک ایٹمی شعیبات اور مواد کی تلفی کا تعلق ہاں بارے میں سیف الاسلام قذ انی کا یہ موقف ہے کہ عالمی شغیم یا امریکہ وبرطانیہ جو چاہیں کریں تاہم لیبیا کی خواہش ہے کہ میام عالمی ادارہ کی نگرانی میں ہؤالبرادی جس کو چاہیں اینے ساتھ شامل کرسکتے ہیں۔

شالى كوريأ

شانی کوریا کے حوالے سے مغربی میڈیا نے یہ الزام لگایا ہے کہ شانی کوریا سے جوہری موادوشیکنالوجی کے لئے سودے بازی کا آغاز 1980 کی دہائی کے آخری سالوں میں ہوار جبکہ یورینیم کی افزودگی کے آلات 1990 کی دہائی میں اسوقت دیئے گئے جب امریکہ سے ہونے والے معاہدہ کے تحت شالی کوریا نے بلوٹو نیم پروگرام روک دیا تھا'نیویارک ٹائمنر کے مطابق کوریا کوسرف یورینیم سنٹری فیوجز دیئے گئے" ساؤتھ چا کنامورنگ نیوز" کے مطابق سنٹری فیوجز دیئے گئے" ساؤتھ چا کنامورنگ نیوز" کے مطابق اس بارے میں شالی کوریا اور پاکستان میں معاہدہ 1996 میں پویگ یا نگ میں ہوا تھا'پاکستان کی طرف سے اس کے سفیر نے دستی کوریا ور پاکستان میں معاہدہ 1996 میں پویگ یا نگ میں ہوا تھا'پاکستان سے حاصل کر دو گئیا لوجی سے کیا گیا۔ اور کولڈ ٹمیٹ 2001 میں ہوا۔ پاکستان اور شالی کوریا کے درمیان ایٹی تعاون کا انکشاف شالی کوریا کی ورکرز پارٹی کے سابق سیکرٹری مین الاقوا می اموروا نگ زنگ پوپ نے ایک جاپائی اخبار سائٹر ویو میں کیا'اس سال پوپ 1997 میں شالی کوریا سے بھاگ کرجنو بی کوریا چلے گئے۔ جبکہ اخبار سائٹر ویو میں کیا'اس سال پوپ 1997 میں شالی کوریا نے 1980 میں ایٹم بم بنانے کی بعض منحرفین نے برطانوی اخبار انڈی پنڈنٹ کو بتایا کہ شالی کوریا نے 1980 میں ایٹم بم بنانے کی صلاحیت حاصل کر کی تھی میں کھا کر کے لائے گئے ہے۔

1994 میں امریکہ اور شالی کوریا کے درمیان تیل کی مفت فراہمی اور ملکے پانی کے دوری ایکٹروں کے بدلے میں ایٹمی پروگرام مجمد کرنے کی ڈیل ہوئی'لیکن بقول امریکہ تیل آتا رہا'اورایٹمی پروگرام مجمد نہ ہوا۔ بلکہ 1994 کے بعد تیز کردیا گیا اور IAEA کے انسپکٹروں کو ملک ہے نکال دیا

محسن يا كستان كى ۋى بريڧنگ

بہر حال جوں جوں وقت گر ررہا ہے' جھوٹ کی کہانیوں' سے پر تیں اثر رہی ہیں ایران نے جرمنی کے تین اور جنوبی ایشیا کے دوافراد کے نام دیئے تھے۔ جرمنی کی طرف سے اس بارے میں کمل خاموثی رہی ہے البتہ ہالینڈ نے تسلیم کیا ہے ہوسکتا ہے کہ ہالینڈ کی کمپنی کی تیار کردہ حساس ٹیکنالو جی شالی کوریا 'لیبیااورایران کو نتفل کی گئی ہو (19 جنوری 2004) پھر یہ کہ نیویارٹ ٹائمنر نے 19 فروری 2004 کوریا 'لیبیااورایران کو نتفل کی گئی ہو (19 جنوری 2004) پھر یہ کہ نیویارٹ ٹائمنر نے 19 فروری 1004 کوریا 'لیبیااورایران کو نتفل کی جس میں اعتر اف کیا گیا کہ ایٹمی انڈرورلڈ کا آغاز پورپ سے ہوا 'اسلام آباد سے فریس اور ایٹمی دنیا سے متعلق ماہر بن اور مختلف عدالتوں میں موجود دستاویز ات سے فراہر ہوتا ہے کہ یہ انڈرورلڈ گذشتہ کئی عشروں سے سرگرم کمل ہے'اور پاکستان نے بھی ای انڈرورلڈ کی مدد سے اپنا پروگرام ہو گئی اس کے ہو میں مقد مات بھی قائم ہوئے' چندا کی کوسز ابھی ہوئی دلچسپ بات یہ ہے کہ 12 فروری کورائٹر نے اپنی مقد مات بھی قائم ہوئے' چندا کی کوسز ابھی ہوئی دلچسپ بات یہ ہے کہ 12 فروری کورائٹر نے اپنی سکھوری میں اس انڈرورلڈ کی فرد سے ہوئے بھی سارا ملیڈ اکٹر خان پرڈا لنے کی کوشش کی تھی' اس کے ہوئیں نے ویارک ٹائمنر نے انڈرورلڈ کے افراداوراداروں کے علاوہ ان کے ختلف مما لک سے لین وین کا کہ کے این وین کا کہ اورائس کی تخلیق کی ساری فرمداری پور سے برڈالی ہے۔

میر نزدیک بیسب کچھ بالکل درست ہے۔ اس باب کو سیٹے ہوئے میں کہوں گا کہ حقیقت میں ایٹی پھیلا و کا آغاز بورپ سے ہوااور بورپ میں ہی ختم ہوتا ہے۔ ان ہی لوگوں نے 1970ور میں ایٹی پھیلا و کا آغاز بورپ سے ہوااور بورپ میں ہی ختم ہوتا ہے۔ ان ہی لوگوں نے 1980 1980 کی شرے میں پاکستان سے کاروبار کیا۔ ویز مین (Weissman) اور کروزنی (Krosney) کی کتاب کاروبار کیا۔ ویز مین (Eight Days) کا وہ خصوصی کھی یا پھرلندن کے جریدہ (Eight Days) کا وہ خصوصی شارہ ملاحظہ فر مائے جس میں پاکستان کے ایٹی پروگرام کے بارے میں اعشافات ہوئے۔ نیویارک مائمنر کی مذکورہ رپورٹ کا دلچسپ پہلویہ ہے کہ اس میں ایک اعلیٰ امر کی عہدیداراوروی آنا میں المحقل کو کوروک کا کہ سفار تکار کے توالے سے کہا گیا ہے کہ ''اگر ہم چا ہے تو ہم تمیں سال قبل اس ایٹی پھیلا و کوروک کے ایک سفار تکار کے توالے سے کہا گیا ہے کہ ''اگر ہم چا ہے تو ہم تمیں سال قبل اس ایٹی پھیلا و کوروک کے سفار تکار کے توالے سے کہا گیا ہے کہ ''اگر ہم چا ہے تو ہم تمیں سال قبل اس ایٹی پھیلا و کوروک کے سفار تکار کے توالے کے ممال کی تیں بعنی جب تک کی مسلمان ملک نے ایٹی قوت مولوگ اس مائل نظر کی انٹر رورلڈ کی سرگرمیوں پر نہ عالمی اداروں کو تشویل ہوئی نہ ہی امریکہ کوئی تکی تھیا ہوئی۔ نہی امریکہ کوئی آئی طور پر شالی کوریا اور ایران نے یورینیم از چھنے کی شکینالو جی 1984 کے لگ بھگ یورنیکو سے نورامکانی طور پر شالی کوریا اور ایران نے یورینیم از چھنے کی شکینالو جی 1984 کے لگ بھگ یورنیکو سے اور امکانی طور پر شالی کوریا اور ایران نے یورینیم از چھنٹ کی شکینالو جی 1984 کے لگ بھگ یورنیکو سے اور امکانی طور پر شالی کوریا اور ایران نے یورینیم از چھنٹ کی شکینالو جی 1984 کے لگ بھگ یورنیکو سے اور امکانی طور پر شالی کوریا اور ایران نے یورینیم از چھنٹ کی شکینالو جی 1984 کے لگر کی گور کیا کوروک کی تورنیکو سے کار کیورٹ کے دوسر کی کی بی کور کی کی کیا تور کیا کی کور کیا کور کیا کی کھیلا کور کورلوں کی کی کی کور کیا کور کیا کورلوں کی کور شالی کورلوں کی کورلوں کی کورلوں کی کورلوں کی کھیلوں کی کورلوں کورلوں کی کورل

ایٹمی دھا کے گئے ہیں'(گویا شالی کوریا کے پاس ایٹم بم کی موجود گی کو ثابت کرنا مطلوب ہے) اس طرح نیویارک ٹائمنر نے مئی کے اوائل میں یہ خبر دی تھی کہ ڈاکٹر خان نے تفتیش کاروں کو بتایا کہ انہوں نے تقریباً کے سال قبل شالی کوریا کے دورے میں ایک خفیہ جو ہری مرکز میں 3 ایٹم بم دیکھے تھے۔ یوں لگتا ہے کہ یہ کہانی کوریا کے خلاف کاروائی کے لئے شہادت حاصل کرنے کی خاطر گھڑی گئی ہے۔

چاغی کی فضاؤں میں پلوٹو نیم کے ذرات کی جان کاری کا انکشاف ایسا ہی ہے جیسالندن آ بزرور نے 18 جنوری 2004 کی رپورٹ میں کہاتھا کہ سیرس ڈورف نے ایران کے نیوکلیائی مراکز کے قریب کاشتہ کپاس کی گرد کے پچھنمونے حاصل کے اوران کا تجزیہ کرایا گیا تو اس میں انتہائی افزودہ یورینیم کے اثرات پائے گئے یہ سب کہانیاں من گھڑت ہیں ای طرح مغربی میڈیا کی دیگر تضاد بیانیاں بھی قابل خور ہے۔

مثلاً بی بی عیانا کی فدکورہ نشاندہی کواگرایک ذریعہ لیبیائی ایجنٹوں کی کارگزاری بتاتا ہے تو دوسرایعنی نیویارک ٹائمنر (12 فروری 2004) اے امریکی جاسوں طیارے کی کاروائی گردانتا ہے بعض حلقوں کے مطابق شالی کوریا کے حوالے ہے یہ منفی پروپیگنڈہ اسلئے کیا جارہا ہے کہ چھملکی فدا کرات میں چین کواس پر رضا مند کرلیا جائے کہ وہ شالی کوریا پرد باؤبڑھائے اور دوسری طرف یا کستان میں ایک طرف ڈاکٹر خان کے عظیم کارنا ہے کہ بارے میں منفی تاثر پیدا کرنا اور کہوٹہ کے ایٹی پروگرام کو بند کرانا ہے۔

یہاں اس طرف بھی اشارہ ضروری ہے کہ سرکاری طور پر تو نہیں البتہ بعض خبروں میں ' شاہ سے زیادہ شاہ کے وفادا' عناصر نے بیالزام بھی لگایا ہے کہ ڈاکٹر خان یاان کے کی نمائندہ نے عراق اور شام کو بھی 1990 کے لگ جگ ایٹم بم بنانے میں تعاون کی پیشش کی تھی ۔ حالیہ دنوں میں تو اس پیشکش کے بارے میں کوئی زیادہ تفصیل سامنے نہیں آئی ۔ لیکن 1998 میں جب اس پیشکش کی پہلی مرتبہ ہوائی اڑائی بارے میں کوئی زیادہ تفصیل سامنے نہیں آئی ۔ لیکن 1998 میں عراقی صدر صدام حسین کے داماد جزل حسین کامل کو گئی تھی تو اس میں کہا گیا تھا کہ یہ پیشکش 1990 میں عراقی صدر صدام حسین کے داماد جزل حسین کامل کو کئی تھی۔ نیز مرسب سے پہلے'' نیوز و یک' نے جو ہری کسی نے کہ تھی جو بعد از ال عراق سے شاکع کی تھی' لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ دروغ گوکا حافظ نہیں ہوتا' اس خبر سب سے برا اسٹی کے عالمی ادارہ کے حوالے سے شاکع کی تھی' لیکن وہ جو کہتے ہیں کہ دروغ گوکا حافظ نہیں ہوتا' اس خبر سب سے برا اسٹی میں بیا کہتان بھی شامل تھا اور سب سے بران اسپنے عروج کو پہنچ چکا تھا' اور اس کے خلاف عالمی میں ڈاکٹر خان پیا ان کے کئی کمائندہ کا صدام حسین یا مرکی حملے کے لئے تیاریاں انتہا پر تھی ۔ ایسے عالم میں ڈاکٹر خان یا ان کے کئی نمائندہ کا صدام حسین یا عراق کہی ذمہ دار سے اس خوالے سے دابلے کوئی نمائندہ عراق گیا۔ عراق نہیں گئے تھے۔ اور مذہ جا آئی طرف سے انکا کوئی نمائندہ عراق گیا۔

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

چرائی ہےاور میگ گراول کے ایٹمی جریدہ نیوکلینکس میں 1989 میں مسٹر ہس (Hibbs) نے لکھا کہ

ایٹمی پھیلا ؤکے فیقی مجرم

2003ء کی آخری سے ہائی سے پاکستان کے ایٹی پروگرام کے بارے میں مغربی میڈیا کی طرف سے طرح کرح کی کہانیاں پھیلائی جارہی ہیں۔ پاکستان بالخصوص ایٹی سائنسدان محسن پاکستان و ڈاکٹر خان پر ایٹی پھیلاؤ کا الزام لگایا جارہا ہے کیا حقیقت میں ایسا ہی ہے؟ ماضی پر نظر ڈالیس تو کہنا پڑتا ہے کہاں معالم میں امریکہ اور پورپ ہی ذمہ دار ہیں۔ صدر جزل پرویز مشرف نے یہ بات زور دے کر کہی ہے کہ'' پورپی ممالک بھی ایٹی ہتھیاروں کے پھیلاؤ میں ملوث ہیں۔' کیکن میری نظر میں صدر مملکت کو اپنے اس بیان میں لفظ بھی ایٹی ہتھیاروں کے پھیلاؤ میں ملوث ہیں۔' کیکن میری نظر میں امریکہ اور پورپی ممالک کی جائے ایٹی پھیلاؤ میں ملوث رہے ہیں۔ صدر جزل پرویز مشرف کے اس بیان میں امریکہ اور پورپی ممالک کی نصر و سے کہ ہم اپنے کی نصر و سے خوا دور نورپی ممالک کی نصر و سے جو اور پورپی ممالک کی خود سے بین الاقوامی معاہدات کی مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے جاری خلاف ورزیوں پردنیا کی توجہ طرف سے بین الاقوامی معاہدات کی مسلسل اور بغیر کسی رکاوٹ کے جاری خلاف ورزیوں پردنیا کی توجہ مرکوز کرا کمیں۔

حقیقت یہ ہے کہ کہ نیوکلیائی پھیلاؤ کا آغاز امریکہ اور یورپ نے کیا اس کے باوجود مغربی حکومتوں نے ابھی تک ایٹی ہتھیا روں کے پھیلاؤ کا آغاز امریکہ اوران کے دلالوں کے ناموں کی تشہیر کی نہ بھی انھیں سزادی اس تناظر میں ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ امریکی میڈیا کن کے اشاروں پر اور کن مقاصد کے تحت بیہ سب پچھ کر رہا ہے اور بیدوی کی کرنے والے کہ ان کے خفیہ اداروں نے سالہا سال کی محنت سے ایٹی پھیلاؤ کے ذمہ داروں کا سراغ لگایا ہے اپنے دعووں میں کتنے سے ہیں؟ آپئے دیکھتے ہیں کہ عالمی امن کے شعیدار اور انسانی حقوق اور تہذیب کے بلند با نگ دائی کتنے سے اور کتنے صاف سخرے اس اور عالمی امن اور انسانی حقوق اور تہذیب کے بلند با نگ دائی کتنے سے اور کتنے صاف سخرے ہیں۔ اور عالمی امن اور ایش کی تباہ کاریوں کے خلاف مہم چلانے والے بیممالک '' ایٹمی تعاون'' اور '' ایٹمی کاروبار'' کیسے کرتے رہے ہیں؟

امریکی میڈیا' حکومت کا ایجنٹ

ممتاز برطانوی صحافی رابرٹ فسک نے جو' دی انڈی پنڈنٹ' (Independent ہے نسلک ہیں۔ 12 سمبر 2002 کو ایک امریکی یو نیورٹی میں 9/11 کی پہلی بری کے موقع پرتقر ریکرتے ہوئے

یورنیکوکی جرمن سب کنٹریکٹر فرم Burno Stemmlre اورکارل جیزوشیب (Karl Heins Schaab) نے عراق کو سٹیملر Burno Stemmlre اورکارل جیزوشیب (Karl Heins Schaab) نے عراق کو سٹیملر فیوجز کے بلیو پزش دیئے بھران پرعملدرآ مدکی مشکلات کو دورکر نے کے لئے بغداد بھی گئے۔ شیب کوایک سال کے لگ بھگ سزا بھی ہوئی۔ ڈیوڈ البرائٹ کا کہنا ہے کہ حالیہ عراق جنگ کے دوران انھیں یور پنیم انر چھوٹ کے بلانٹ کے کمل بلیو پزش ملے بین انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے 'بہت ہے ڈیز انگناور بلیو پزش عائب ہوگئے ہیں۔ رائٹر اور نیویارک ٹائمنر کی ان رپورٹوں میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ گذشتہ سال بعدی 2003 میں جرمن کشم نے یورنیکوڈیز ائن کی انتہائی مضوط المونیم ٹیوبیں جوسنٹری فیوجز میں استعمال ہوتی ہیں۔ پکڑی ہیں جوشائی کوریا بھوائی جارہی تھیں۔ ای طرح مشر بینک 'سلیو س کا معاملہ ہاں یہ پر برائزام ہے مسٹر سلیوس 1985 میں پاکستان کو ایش میں رہ چکے ہیں۔ انہوں نے 1988 میں بھی ہالینڈ 'جکھیکم اور آسٹریا ہے پانچ کھیپ سامان ایر پر پر پر پر پر برائز کو انہوں نے یا گئے کھیپ سامان کیا کہتان بھوانے کی کوشش کی تھی جے ہالینڈ حکومت کے اعتر اض پر واپس لے ایا تھا۔ مختصر رہد کہ ڈاکٹر خان کا می نے ایک کو ان بھی تاری ہی ہی ہیں جو بھی سے اس میدان میں کا دوبار کر دے ہیں۔

کیالسی کواب بھی شک ہے کہی آئی اے کی ڈاکٹر خان کے ایمی نیٹ ورک کے حوالے ہے فراہم کردہ تمام معلومات ای طرح ہے غلط بین جس طرح عراق کے تباہ کن اسلحہ کے بارے میں غلط تھیں ۔ عالمی حالات پر نظرر کھنے والے مبصرین کے نزدیک ان سارے مغربی الزامات کا مقصد شالی کوریا 'لیبیا' اوراریان کے خلاف کاروائی اورامریکہ کو پاکستان کے ایٹمی پروگرام کورول بیک کرانے کیلئے جواز فراہم کرنا ہے۔ ان کے علاوہ ان تمام مما لک کے پاکستان کے ساتھ تعلقات خراب کرنا ہے 'بہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ ابھی تک عالمی طاقتوں نے پاکستان کوایٹمی قوت تسلیم نہیں کیا' اوراس امری کوئی بات ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کوئن پاؤل کے استان اور بھارت کوایٹمی قوت تسلیم کرلیں گے۔ بیا لگ بات ہے کہ امریکی وزیر خارجہ کوئن پاؤل نے پاکستان اور بھارت کوایٹمی طاقت کہا ہے گراین پی ٹی کے دائرہ کار میں ایٹمی قوت تسلیم نہ کرنے کے بارے میں امریکہ کاوہی رویہ ہے جو 30 جون 1998 سے قبل تھا۔

اسلئے گرفتار کیا گیا کہ وہ عراق کو دوبارہ سلح کرنے کے عمل میں صدام حسین کی معاونت اور ضروری سامان فراہم کررہے تھے۔لیکن ان خبروں کا نہ تو امریکی انتظامیہ نے کوئی نوٹس لیا اور نہ ہی امریکی میڈیا نے الزام لگایا کہ بھارتی سائنسدان اور ادارے ایٹمی بھیلاؤ میں ملوث ہیں۔ کیوں؟ اسلئے کہ ان کا شکار تو پاکستان اور پاکستانی ایٹمی سائنسدان ہیں۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کے بارے میں ان کے عزائم و کھکے چھے نہیں۔ورنہ وہ بھی جانے ہیں کہ کلاس فیوش برطانوی روزن برگ جوڑ ااور رابرٹ ہمیز امریکی سائنسدان تھا جنہوں نے سودیت یونین کو چوری چھے ایٹمی راز دیئے اور یوں ایٹمی انڈرورلڈ کا آغاز ہوا مسائنسدان تھا جنہوں نے سودیت یونین کو چوری چھے ایٹمی راز دیئے اور یوں ایٹمی انڈرورلڈ کا آغاز ہوا تھا۔ ای طرح روایت ہتھیاروں کی غیرقانونی شجارت میں بھی مغربی اقوام سرفہرست ہیں۔

اٹھارویں صدی کے وسط میں سیجیئم ہے19 ویں اور 20 ویں صدی روایتی ہتھیاروں کی اینٹی نیشنل ٹریفک کا آغاز ہوا اور آج بھی یم کمل ای طرح جاری ہے۔ امریکہ کے ایک تا جرفر انس ہیر نے عیسائیت کے پرچار کے لیے کر پچن سولجرز کے نظر ہے کوفر وغ دیا اور عیسائی مسلح گر و پوں کو ہتھیار فروخت عیسائیت کے پرچار کے لیے کر پچن سولجرز کے نظر ہے کوفر وغ دیا اور عیسائی مسلح گر و پوں کو ہتھیار فروخت کر کے کروڑ وں ڈالر کمائے ۔ 1936 میں لیگ آف نیشنز میں ایک قر ارداد منظور ہوئی تھی کہ نجی شعبے میں ہتھیار سازی پر پابندی لگائی جائے دنیا کو ہلاکت خیز اسلحہ ہے ' نجات دلانے کاعزم رکھنے والا''امریکہ اور مفر بی یورپ کے ممالک آج تک اسلحہ کی صنعت کوقو میانے میں کامیاب نہیں ہو سکے۔ امریکہ اور یورپ کے ہوئی پرست تا جروں نے ہی ہلاکت خیز ہتھیاروں کو بھی عام کیا ہے۔

عالمی جریدہ 'جیرالڈرٹیون' ہا نگ کا نگ نے ایک خصوصی رپورٹ میں لکھا ہے (مئی 2004)

کہ ''پورپ میں ایٹی پھیلا و کی جڑیں اس لئے مضبوط ہونا شروع ہوئیں کہ پورپ ایٹی معاملات میں امریکہ ہے آزاد ہونا چا ہتا تھا۔''پورپ میں ایٹی پھیلا و کوسرکاری سریرتی میں چلنے والی جو ہری صنعت کے درمیان مقالج کی فضا پیدا ہونے نے فروغ ما بیکچئم سے تعلق رکھنے والے بور پی پارلیمینٹ کے ایک رکن پال سٹیس (Paul Satais) کا کہنا ہے کہ '' ایٹی پھیلا و ایک اقتصادی مسلہ ہے۔ اس میں کروڑوں بلکہ اربوں کی یافت ہے۔ 1970 اور 1980 کے عشرے میں جرمئی برطانوی' سوئس اور فرانسیں کمپنیاں اور ماہرین افزودہ پورینیم شکینالو جی کی بمعد آلات و فدمات فروخت کیلئے اپنی خفیہ کیٹلا گز کے ساتھ دنیا بھر میں مکنے تر یداروں کے تعاقب میں گئے رہنے تھے۔'' دنیا جانتی ہے کہ عراق کے سابق صدر صدام حسین کو ایٹی شینالو جی اور آلات فراہم کرنے میں 82 مغربی کمپنیاں اور مغربی سائنسدان ملوث تھے بچھ بھارتی سائنسدان علی میں اس سکینڈل کے بارے میں زیادہ بچھ سنے میں مہران متعلقہ معلومات کو دبانے کے لئے فوری حرکت میں آگے مباران متعلقہ معلومات کو دبانے کے لئے فوری حرکت میں آگے مبادانا منہا دنے مددار ملک جوائی کی بھیلا و کے اس خفیہ کاروبار میں ملوث میں بوجا میں۔

موثر انداز میں کہاتھا کہ' خارجہ یالیس کے بارے میں یا کتانی پریس امریکی پریس کے مقابلے میں بہت زیادہ آزاد ہے۔امریکی میڈیانے 9/11 کے بعد حالات وواقعات کوجس انداز میں پیش کیااورجس قتم کے تبرے اور کالم لکھے گئے ان میں سرکاری موقف اور سرکاری تناظر ہی بیان ہوتار ہا' جبکہ فلسطین میں اسرائیل کی دہشت گردی اس حمن میں امریکی میڈیا کی اخلاقیات کا اندازہ اقوام متحدہ کے سیرٹری جزل کوفی عنان کے دفاتر سے خفیہ آلات کے ذریعہ معلومات حاصل کرنے (Bugging) کے سکینڈل ے کر لیجے'ای طرح کا ایک واقعہ یا کتان کے ساتھ بھی ہوا کہ جب لندن میں یا کتانی سفار تخانے کو بکنگ کاشکار بنایا گیا' یا کتان کے حوالے ہے دوسراوا قعداس کے سائمنیدانوں کو ذاتی مفادات کے لئے ایٹمی پھیلاؤ کاملزم گرداننے کا ہے۔ بکنگ اتناعظین جرم ہے کدامریکی صدرر چرڈ بکسن کومحض اسلئے ذلت آمیزانداز میں صدارت ہے مستعفی ہونا پڑاتھا کہ انہوں نے 1972 کے اتخابات میں ڈیموکریک یارٹی کے ہیڈکوارٹر کی بگنگ کا تھم دیا تھا' پھراگست 1979 میں اقوام متحدہ میں امریکی سفیراینڈریوینگ کوای وجهت مستعفی ہونا پڑا حالا نکہ اینڈر یوخود بکنگ کا شکار ہوئے تھے۔ ہوا یوں تھا کہ اینڈریوینگ کی بی ایل او کے نمائندوں کے ساتھ ایک خفیہ ملاقات کی اسرائیلی ایجنٹوں نے بگنگ کر کی تھی۔اوراس کی خبرامریکی میڈیا میں دیدی تھی ٔ حالانکہ اسرائیل کی طرف ہے امریکی سرز مین پرامریکی عہدیدار کی اس طرح بکنگ قانون کی صریحاً خلاف ورزی تھی کیکن امریکی انتظامیہ یا میڈیانے اسے تفتیش یا جانچ پڑتال کا مسکلہ ہی نہ مجھا بلکہ 2 مارچ 2002 کو' دی ابز رور' کندن نے اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنزل اور غیر مستقل ارکان کی ایک خفیہ میٹنگ کی امریکہ کی طرف ہے مکنگ کے ایک سالہ برانے واقعہ کی تفصیلات شائع کیس تب بھی امریکہ کے چوٹی کے اخبارات خاموش رہے اور کوئی خبر دی نہ ہی کوئی تبصرہ کیا'تا کہ امریکی عوام اینے حكمرانوں كى كرتوتوں سے باخبر نہ ہونے يائيں۔انہى دنوں واشكنن ٹائمنر كے رپورٹر وارن سكار بروكى جنگ عراق پر "Rumsfeld's War" کے نام سے جو کتاب مارکیٹ میں آئی اس میں امریکی ڈیفنس انٹیلی جنس انجنسی کی ایک دستاویز بھی شامل ہے جس میں بتایا گیاہے کہ اسرائیل کے پاس82 ا یٹمی ہتھیار ہیں لیکن نہ تو کسی اخبار نے کوئی سٹوری شائع کی نہ ہی کسی امریکی عہدیدار نے اس پر واویلا کیا۔ای طرح23 اکوبر 2003 کو ایران نے ایٹی ہتھیاروں کی تیاری کے پروگرام سے دست برداری کا اعلان کیا تو اس روز سرکاری ذرائع کے حوالے سے ہندوستان ٹائمنر میں خبر چھیی کہ بھارت کے معروف سائنسدان ڈاکٹر وائی ایس آر پرشاد جو بھارت کی ایٹمی کارپوریشن کے سربراہ رہ چکے ہیں حکومت کی اجازت کے بغیر (لیکن علم میں) ایران کے ایٹمی پروگرام پر خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔کہ بھارت کی معروف فرم این ای کی انجینئر ز کے بنس راج شیوکوامریکہ میں 21 اکتوبر 2003 کو

دوسرے پراعتاد نہیں کرتے تھے۔ مغرب کو خدشہ تھا کہ کمیونسٹ روس کل کوان کے مقابل دیمن کی حیثیت سے کھڑا ہوگا اس لئے امریکہ اور روس دونوں ہی ایک دوسرے سے چوری چھپے ایٹمی ہتھیار سازی کی دوڑ میں شامل تھے۔ گرامریکہ نے اس میں پہل کردی۔ روس کے اپنے سائنسدان یعقو ب زیالدوچ اور یونی خیریتون اس میدان میں خاصے عرصے سے کام کررہے تھے کین جنگ عظیم دوم کے بعد جب بیمسوس ہوا کہ ایٹمی دھا کہ کرنے کے لئے ابھی خاصا سفر کرنا ہوگا تو روس نے امریکی لیبارٹریز میں کام کرنے والے کاس فیوش اور روز نبرگ جوڑے جیسے ''ایٹمی جاسوسوں'' سے ایٹم بم کا مکمل ڈیز ائن حاصل کیا اور کا اگراس فیوش اور روز نبرگ جوڑے جیسے ''ایٹمی جاسوسوں'' سے ایٹم بم کا مکمل ڈیز ائن حاصل کیا اور 194گست 1949 کوائی دھا کہ کرکے دنیا کی دوسری ایٹمی تقوت بن گیا۔

برطانيه

برطانیہ کے ایٹمی پروگرام کوامریکہ کے ایٹمی پروگرام کامٹنی یا تم کہ کہا جاسکتا ہے کہ برطانیہ کو براہ راست امریکی میں بٹن پروجیٹ سے مدد بلی جب 1943 کے کیوبک معاہدہ کے تحت جیوفری آئی اللہ اور ولیم پینی جیسے صف اول کے برطانوی سائنسدانوں کو تربیت اور کام کے لئے الموس بھیجا گیا ان امریکی تربیت یافتہ سائنسدانوں نے برطانیہ کو ایٹمی قوت بنانے میں اہم کردارادا کیا۔ کینیڈانے کیوبک معاہدہ کے تحت برطانیہ کو ایٹمی دھا کو لیٹمی درکار پلوٹو نیم مہیا کیا۔ چنانچہ 15 سمبر 1952 کو ایٹمی دھا کہ کرکے برطانیہ بٹی قوت بن گیا۔ برطانیہ نے ایٹمی دھا کے کے پروجیکٹ کو ایٹمی کین 'کانام دیا۔

فرانس

برطانیہ کی طرح ڈاکٹر برٹرنیڈ گولڈشمٹ جیسے سینئر فرائسیسی سائنسدانوں نے بھی برطانوی اور کینیڈ بن سائنسدانوں کی ٹیم کے ساتھ مین ہٹن پر وجیکٹ پرکام کیا تھالیکن امریکہ اور برطانیہ کو خدشہ تھا کہ جنگ کے بعد فرانس نیوکلیئر ازجی کے حوالے ہے ان کا مدمقابل بن سکتا ہے ادھر فرانس نے خود اپنے منصوبے بنائے اور گولڈشمٹ نے جنگ عظیم دوم کے بعد ہتھیار سازی کے میدان میں پیش رفت جاری رکھی فرانس کے لیے یور پنیم کا حصول کوئی مسئلہ نہ تھا کیونکہ اسکی افریقی نوآ بادیوں میں یور پنیم کی کا نیس تھیں۔ چنا نچے فرانس نے پہلا ایٹمی تجربہ 13 فروری 1960 کو الجزائر کے علاقہ رگین صحارا میں کیا اور یوں چتھی ایٹمی تو ت بن گیا۔

چرن

چین نے سوویت یونین سے خوب فائدہ اٹھایا۔ چین اور روس کے درمیان 1951 میں ایک

ایٹی پھیلاؤ کا آغاز امریکہ ہے ہوائاں نے یہ شینالوجی دوسری جنگ عظیم کے اتحاد یوں برطانیہ اور فرانس کوبطور تحفہ دی جبکہ امریکہ اور برطانیہ کے ہی پچھ" بدمعاش" سوشلٹ عناصر کے ذریعہ سودیت روس پھر وہاں ہے چین اور بھارت بپنی ۔اس دوران فرانس اور امریکہ نے اسرائیل کوائیٹی شیکنالوجی سے مالامال کیااور اسرائیل اور بھارت نے جنوبی افریقہ اور برازیل کو نتقل کرنے میں فراخد کی دکھائی۔ حقیقت میں امریکہ سے ایٹی پھیلاؤ کا آغاز روز اول ہی ہوگیا تھا کہ جب اس نے مین فراخد کی دکھائی۔ حقیقت میں امریکہ سے ایٹی پھیلاؤ کا آغاز روز اول ہی ہوگیا تھا کہ جب اس نے مین بٹن پروجیکٹ یعنی ایٹم بم کی تیاری میں برطانی فرانس اور کینیڈا کے ایٹمی سائنسدانوں کو شامل کیا۔ پھر کیونزم کی بلخار کورو کئے کے بہانے " ایٹم برائے امن " پروگرام کے تحت اس کی تقسیم عام کردی۔ چنا نچ دنیا آئے تک ایٹمی پھیلاؤ کے گرداب سے نہیں نکل تکی۔اس کا بڑا سبب امریکہ اور مغربی طاقتوں کا دو برا معارب کی خدوں سے تو صرف نظر کر لیتے ہیں اور مخالفوں معارب کی معارب کی معارب کی جمارت بھی برداشت نہیں کریاتے۔

امریکی جاسوں سیارہ جودن رات جوہیں گفتے گردش میں رہتا ہے اس نے 22 تتمبر 1979 کو بحر بہند کی فضاؤں سے گذرتے ہوئے ایک ایٹمی دھا کہ ریکارڈ کیا مگر امریکہ نے اس کی خراسکے نہ دی کہ بید دھا کہ اس کے اتحادی بلکہ ''لے پالک''اسرائیل نے جنوبی افریقہ کی مدد سے کیا تھا۔ ماضی قریب میں امریکہ نے فرانس کو دھا کہ کئے بغیرا پٹی ہتھیاروں کی صحت جا نیخنے کے لئے جو Simulation مافٹ ویر دیا' اور حال ہی میں برطانیہ کو بڑے پیانے پر جابی پھیلانے والے جو ہتھیار دیئے ہیں' نیز بھارت سے دو ہر سے استعمال کی ایٹمی خلائی اور میز اکل ٹیکنالوجی میں تعاون کا جو معاہدہ کیا ہے بیسب جاہ کن ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی تعریف میں آتا ہے بھارت تو و لیے بھی تعاون کا جو مواہدہ کیا ہے بیسب جاہ کن ہتھیاروں کے پھیلاؤ کی تعریف میں آتا ہے بھارت تو و لیے بھی حقیقت ہے کہ خود امریکہ اور کی بالہ بیان میں شریک ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ خود امریکہ نے ایٹمی طاقت جرمنی سے اغوا کئے ہوئے سائنسدانوں کی وساطت سے حاصل کی تھی صرف جرمنی نے یہ طاقت جرمنی سے اغوا کئے ہوئے سائنسدانوں کی وساطت سے حاصل کی تھی صرف جرمنی نے یہ طاقت جرمنی سے اغوا کے ہوئے سائنسدانوں کی وساطت سے حاصل کی تھی صرف جرمنی نے یہ طاقت جرمنی ہوئی۔ یہ کینالوجی خود بیدا کی۔

ملاحظ فرمائے۔عالمی سطح پرایٹمی ہتھیاروں کا پھیلاؤ کس طرح عمل میں آیااوراس عمل میں کون کون ملوث ہوااور کس نے فائدہ اٹھایا

سوويت روس

روس اورمغربی ممالک جرمنی کے خلاف جنگ عظیم دوم میں اتحادی ہونے کے باوجود ایک

خفیہ معاہدہ طے پایا جس کے تحت روس نے چین سے خام پورینیم حاصل کیا اور چین کو ہڑے پیانے پر ایٹی شکینالوجی اور آلات مہیا گئے۔ 1957 میں دونوں ملکوں نے '' شکینالوجی برائے قومی دفاع'' کے معاہدے پر دستخط کئے ۔ سوویت یونین نے چین کو پورینیم کی افزودگی کے لئے ایک بڑے گیس فیوژن پلانٹ کی تنصیب میں بھی مدددی اور دیگر آلات بھی فراہم کئے ۔ آخر چین 116 کتو بر 1964 کولوپ نور کے علاقہ میں ایٹمی دھا کہ کر کے ایٹمی قوت بن گیا۔

بھارت

بھارت کا ایٹمی پروگرام امریکہ کے'' ایٹم برائے امن'' کے تحت ایٹمی پھیلاؤ کی ایک ابتدائی مثال ہے۔ 1950 اور 1960 کے عشرے میں امریکہ اور کینیڈا نے بھارت کو ایٹمی ہتھیاروں کی ٹیکنالوجی کی بنیادر کھنے میں مدد دی۔1956 میں کینیڈانے 40 میگاواٹ کا ایک ری ایکٹر لگایا امریکہ نے اس کے لئے ہوی واٹر مہیا کیا اور یہی ری ایکٹر 1974 کے 'پر امن ایٹی دھا کہ' (Smiling) Buddah کے لئے پلوٹو ٹیم کی فراہمی کا سبب بنا۔1963 میں بھارت نے جزل الیکٹرک ہے تارابور کے ایٹمی بجلی گھر کے لئے 210 میگاواٹ کے دو بوائلنگ واٹرری ایکٹر حاصل کئے .1962 میں ہوی واٹر کے پروڈکشن کا پہلا پلانٹ مغربی جرمنی سے اور اس کے بعد مزید سات ہوی واٹر پلانٹ فرانس اور سوئٹرز لینڈ کی مدد سے لگائے ادھرامریکہ بھارت کے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے پروگرام سے مسلسل صرف نظر کرتا رہا۔ بلکہ 1964 میں امریکہ کے نائب وزیردفاع برائے عالمی سلامتی جان میکناٹن نے حکومت بھارت کو تجویز دی کہ بھارتی افواج کو ایٹمی ہتھیاروں ہے لیس کرنے اور ایٹمی ہتھیاروں کےاستعال کی تربیت کا پروگرام شروع کیا جائے' نیز ایٹمی ہتھیاروں کا مٹاک ر کھنےاور بوقت ضرورت یورے بھارت میں منتقل کرنے کے طریق کار کی تربیت کا پروگرام بھی بنایا گیا۔ 1980 کے عشرے میں بھارت نے خفیہ طور پر روس سے پورینیم انر چمنٹ کی ٹیکنالوجی اور آلات حاصل کر کے ٹرامبے اور میسور میں پورینیم کی افزودگی کے پلانٹ لگائے۔ اس عشرے میں سابق نازی اور جرمن ا کیسپورٹر الفریڈ جمیل (Alfred Hampel)نے بھارت کو دوبی کے راستے کئی ٹن ہیوی واٹر مہیا کیا۔اس خفیہ ترمیل ہی کی بدولت بھارت دھروا کے ری ایکٹر کو چلانے اور اس سے ہتھیار سازی کے لئے پلوٹو نیم حاصل کرنے کے قابل ہوسکا جبکہ چین ناروے اور روس سے بھی ہوی واٹر سلائی ہوتارہا۔1996 میں نیوکلئیر سپلائززگروپ کی پابندیوں کوتو ڑتے ہوئے روس اور بھارت کے درمیان ایک کھلے عام معاہدہ ہوا جس کے تحت روس تامل ناڈو میں کندان کالم کے مقام پر دو ملکے یانی کے ری

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ا کیٹر تقمیر کرے گابڑی طاقتوں کی طرف ہے بھارت کی'' جیارتوں'' کی سرپرتی کا نتیجہ 1974 کے پاوٹو نیم ہے ایٹمی دھا کوں کی صورت میں نکلا'اور آج بھارت خود کو ذمہ دار'' ایٹمی طاقت'' قرار دیتے ہوئے امریکہ ہے سٹر ٹیجک تعاون کے لئے معاہدہ کر رہاہے جس کا اعلان جنوری 2004 میں ہوا اور اس کے تحت دونوں مما لک خلائی' ایٹمی' ہائی ٹیک اور بین البراعظمی فوجی میزائلوں کے میدان میں ایک دوسرے سے تعاون کریں گے۔

حقیقت ہے کہ بھارت نے ایٹی ہتھیار سازی کا پروگرام منافقت اور دھو کہ ہے آگے بڑھایا ہواور 1974 کے دھاکے کے بعد ایٹی ہتھیار سازی کے میدان مین تیزی ہے بیش رفت کی ہے امریکہ نے دنیا کو دکھانے کے لعد اجمارت کو افزودہ پورینیم کی سپلائی معطل کردی تھی کی لیکن امریکی حکومت کی جو دستاویزات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق امریکہ نے 1974 کردی تھی کی میان کے مطابق امریکہ نے 1974 تا 1980 تھی برسوں کے دوران بھارت کو 15 ٹن فی سال کے حساب سے 90 ٹن افزودہ پورینیم دیا۔ 1980 تک دیا۔ 1980 تک مسلسل افزودہ پورینیم دیتار ہا۔ فرانس کا بھارت سے ایٹمی تعاون 1951 سے جاری ہے فرانس نے مسلسل افزودہ پورینیم دیتار ہا۔ فرانس کا بھارت سے ایٹمی تعاون 1951 سے جاری ہے فرانس نے بھارتی سائنسدانوں کو استعال شدہ ایٹمی فیول سے پلوٹو نیم حاصل کرنے کی عملی ٹرفینگ دی اور بھارتی انجینئر وں کو اتنا مشاق کردیا کہ فرانسیں ایٹمی ادارہ کے سربراہ کے مطابق ہندوستان 1968 میں بی ایٹمی دھا کہ کرسکتا تھا۔

1980 میں سزاندراگاندھی دوبارہ وزیاعظم بن تواس نے بم ڈیزائن کو بہتر بنانے اورایٹی آلات کی فیمر یکشن (Fabrication) کے کام کو آگے بڑھانے کی ہدایت جاری کی۔ پانچ ایٹی تنصیبات جو بین الاقوامی ایٹی ادارے کی گرانی اور ہرتم کی بیرونی پابندیوں ہے آزاد ہیں ہتھیارسازی کے لئے درکار پلوٹو نیم کی تیاری میں معروف رہیں ان میں مدراس 1 اور مدراس 2 سالا نہ بارہ بموں کے لئے پلوٹو نیم تیار کرسکتی ہیں۔ جبکہ دور یسرچ ری ایکٹر سائرس اور دھر وا بمبئی کے بھابھا اٹا مک ریسرچ سنٹر میں لگائے گئے ہیں اور سالا نہ سات ایٹم بموں کے لئے درکار پلوٹو نیم تیار کرسکتے ہیں۔ ایک پلوٹو نیم ایکٹر میٹن پلانٹ تاراپور میں کام کررہا ہے۔ اس دوران میں زورا میں 235 میگا واٹ کا ایک نیار بکٹر سائرسکا جو بین الاقوامی تحفظات اور پابندیوں ہے آزادہ ہورسالا نہ 6 کا کوگرام پلوٹو نیم تیار کرسکتا ہے۔ گویا بھارت کی عالمی تحفظات ہے آزادا ٹیمی تنصیبات سالا نہ 40 بموں کی تیاری کے لئے تیار کرسکتا ہے۔ گویا بھارت کی عالمی تحفظات ہے آزادا ٹیمی تنصیبات سالا نہ 40 بموں کی تیاری کے لئے درکار پلوٹو نیم تیار کرسکتا ہیں۔ اس کے باوجود آج تک عالمی امن کے کی ٹھیکیوار اور مغربی میڈیا نے درکار پلوٹو نیم تیار کرسکتا ہے۔ گویا بھارت کی سرزائن نہیں کی حالانکہ 1987 ہے 1990 تک بھارتی ایٹی کیشن کے چیئر مین ایم آرسری

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEEDI

بھارت کے ایٹمی پھیلاؤ کا تیسرا پہلویہ ہے کہ اس نے عراق کیبیااور ایران کے ایٹمی یروگراموں میں خفیہ طور پر مدودی اور بھارت کی تجارتی انجینئر تگ فرم این ای سے صدام حسین کی کلورین یرمنی کیمیائی ہتھیاروں اور دور مارمیزائلوں کی تیاری میں خفیہ طور پر مدد کی۔این ای کی انجینئر نگ پرائیویٹ لمیٹڈ دبلی نے تین ملکوں ہے جعلی کمپنیوں کے نام اور جعلی دستاویزات برممنوعہ مواد کی دس کھیپ بھجوا کیں۔ اس کے علاوہ ایک فرم پروٹیک کنساٹنٹ پرائیوٹ لمیٹڈ نے بھی کیمیاوی اور حیاتیاتی ہتھیاروں کے لئے ضروری مواد فراہم کیا۔اس معاملے میں بھارتی حکومت بھی ملوث رہی ہے۔جس نے تمام پابند یول کو نظرانداز کرتے ہوئے این ای کواس کا موقع فراہم کیا۔اور تتبر 1998 ہے فروری 2001 تک نوے لا کھڈالرکی مالیت کا ایٹمی موادعراق بھجوایا گیا۔ یہ بات بھی سامنے آچکی ہے کہ بھارتی سائنسدان ایران کے ایٹی پروگرام سے وابستہ رہے ہیں۔ بھارت کے اہم اداروں ایٹی توانائی کمیشن بھارت ڈائنامیک لمينداؤيفس ريسرج وويلينت ليبارثريز ويفس ريسرج وويلينت آركنائزيش اورانديا تهيس آرگنائزیشن کے ایران سے تعلقات ڈھکے چھے نہیں۔تقریباً 150 بھارتی سائنسدان اور میکنیشن ایرانی ایٹی یا کیمیائی تنصیبات برکام کررہے ہیں۔ایران کی ایٹی تنصیب کلایاالیکٹرونکس نے بھارت سے ایٹی سامان خریدا' نیز بھارتی حکومت گرین لیزرشکنالوجی کو پروان چڑھانے میں بھی ایران سے تعاون کررہی ہے۔ بھارت اور ایران کے درمیان مفاہمت کی ایک یادداشت پر بھی دستخط ہوئے اس کے تحت بھارت ایران کو 26.5 ملین ڈالر کا ایٹمی مواد فراہم کرے گا۔ گذشتہ جاریانچ سال کے دوران دونوں ملکوں میں جوسودے ہوئے ہیں ان میں ایٹمی پروگرام کے لئے بعض حساس آلات اور موادفراہم کرنے کے معاہدے شامل ہیں۔عراق واریان کی طرح بھارت نے لیبیا کوبھی بیلسٹک میزائل پروگرام میں مدددی شالی کوریا کو بھوائے جانے والے ایک ہزارش المونیم آ کسائیڈ سے لدا ہوا جہاز تائیوان کے کشم حکام نے 7 اگست 2003 کو پکڑا۔ بیدهات بیلسٹک میزائل بنانے میں کام آتی ہے۔ بھارت کے ایٹمی پھیلاؤمیں ملوث ہونے کی ایک جہت اس کی ایٹمی تنصیبات میں مبینہ ''چوری کی وار دانتیں'' ہیں۔ بین الاقوامی میڈیا ر پورٹوں (25 فروری 2004) کے مطابق بھارت نے ایٹی تو انائی کے عالمی ادارے IAEA کوتا بکاری مواد کی" چوری"اور" گمشدگی" کے 25 کیس رپورٹ کے ہیں۔تا کہخودکو" ذمہ دار ریاست" ثابت کر سکے حالانکہ ایٹی تجربہ گاہوں سے تابکاری مواد کی چوری یا گمشدگی حکومت کی مرضی کے بغیرممکن النه با المارية الكياري الكهاديجاد قي شهري سيتناه اس ردي مهاد يون شالي كوريا كي اثبي بمصيرات سكر النه

نوائ نے بارباراعلان کیا کہ نی صدی کے لئے بھارت کامنصوبہ یہ ہے کہ وہ عالمی ادارے کی پابندیوں سے آزاد شنوں ایٹمی مواد تیار کرنے گئے جھے ترقی یافتہ بریڈرریکٹروں میں ایندھن کے طور پر استعمال کیا جائے گا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ سرد جنگ کے دوران بھارت 'سوویت بلاک میں ہونے کے باوجود
ایٹمی رکا کیٹروں کے فاضل پرزہ جات ایندھن 'ہیوی واٹر'اوردیگر متعلقہ ضروریات امریکہ بی ہے پوری
کرتارہا۔عبدالکلام اور کئی دوسر ہے سائنسدانوں نے ایٹمی ہتھیاروں اور میزائلوں کی تربیت امریکہ سے
بی حاصل کی ۔ پرتھوی اورا گئی میزائلوں اور ہائیڈروجن بم کی ٹیکنالوجی امریکہ سے لی امریکہ میں تیار کے
جانے والے ہائیڈروجن بم کے اجزاء امریکی حکام نے سیل بند پیکٹوں میں جرمنی کے راستے بھارت
پہنچائے پھرامریکہ نے بھارت کو ایٹم بم کے لئے درکار سرکہیوڑ فراہم کیا تو بھارت نے اس کمپیوٹر کی
نقول تیار کرکے دوسرے ممالک کو بھی دیں' مگرامریکہ خاموش رہا۔

ایک طرف تو بھارت پاکتان کواٹی دوڑیں مصروف ہونے کا الزام دیتا ہے دوسری طرف عالمی بلیک مارکیٹ اور ممکلروں کے ذریعہ اپنے اپنی پروگرام کوفروغ اور پھیلا ؤو رے رہا ہے اوراس کی کئی شہادتیں موجود ہیں مثلاً بھارت نے 1983 سے 1989 کے درمیان قائم ہونے والے مدراس 1 اور مدراس 2 اور مدراس 2 اور دھررا ایٹی پلانٹول کو جلانے کے لئے درکار ہیوی واٹر بلیک مارکیٹ سے مہیا کرنے کا انتظام مدراس 2 اور دھررا ایٹی پلانٹول کو جلانے کے لئے درکار ہیوی واٹر بلیک مارکیٹ سے مہیا کرنے کا انتظام کیا ۔ 1988 میں نارو سے کا تیار کردہ 15 ٹن ہیوی واٹر غیر قانونی طور پر بھارت بھیجا گیاای طر 1980 میں نارو سے سے رومانیے کے لئے خرید کروہ 12.50 ٹن ہیوی واٹر بھارت کو بجوایا گیا۔ 1988 میں نارو سے سے رومانیے کے لئے خرید کروہ 12.50 ٹن بھوں واٹر بھارت کو بھوا گیا گیا کہ بھوں واٹر کے علاوہ سینکڑوں ٹن دوسرا ایٹمی مواد بھارت کو سپلائی کہ جرمن نژاد الفریڈ ہمیل کو ہیوی واٹر کے علاوہ سینکڑوں ٹن دوسرا ایٹمی مواد بھارت کو سپلائی کرنے کے لئے ایک مصنوع گروہ تھکیل دیا گیا تھا۔ جو بیہ تاثر دیتا تھا کہ ہیوی واٹر مغربی جرمنی یا کسی دوسرے یور پی ملک کوسپلائی کرنے کے لئے ایک مصنوع گروہ تھکیل دیا گیا تھا۔ جو بیہ تاثر دیتا تھا کہ ہیوی واٹر مغربی جرمنی یا کسی دوسرے یور پی ملک کوسپلائی کرنے کے لئے ایک مصنوع گروہ تھکیل دیا گیا تھا۔ جو بیہ تاثر دیتا تھا کہ ہیوی واٹر مغربی جرمنی یا کسی دوسرے یور پی ملک کوسپلائی کرنے کے لئے بیک کرائی جاتی وہاں سے شارجہ یا دی گینچنی پی جسینی کا رخ کر لیتی ۔ سودیت دوس سے سالہا سال تک جو ہیوی واٹر غیر قانونی طور پر بھارت کینچنی کی درم کر لیتی ۔ سودیت دوس سے سالہا سال تک جو ہیوی واٹر غیر قانونی طور پر بھارت کینچنی کی درم کر لیتی ہی میں میں معارب ہمارت کی دوسر سے کہ کہ کو گیا ہے کہ کہ 1984 میں بھارت

رپورٹ کھی اس میں ایٹی پانٹ کے لئے گراؤنڈ ورک کی تیاری پرزوردیا گیا تھا۔ 1956 میں نہرسویز پر حملے میں اسرائیل کی طرف ہے ہمایت کے بدلے فرانس نے اسرائیل کو 24 میگا واٹ ری ایکٹر دینے کا معاہدہ کیا اس معاہدہ میں کوننگ سٹر اور ویسٹ (waste) کی جو سہوتیں مہیا کرنے کا وعدہ ہو وہ 24 میگا واٹ ری ایکٹر کے لئے درکار سہولتوں ہے تین گنازیادہ تھیں اور یہ معاہدہ ایٹی توانائی کے عالمی ادارہ کی صانت ہے مشروط نہ تھا معاہدہ کے مطابق فرانس کی طرف ہے اسرائیل کو یممیکل ری پروسینگ پانٹ بھی فراہم کیا گیا امریکہ ہے یور پنیم اور بھاری پانی کی فراہمی کی درخواست کی گئی فرانس نے اسرائیل کے ری ایکٹر کے لئے ناروے سے بھاری پانی خریدا اور یوں ناروے نے بھاری پانی کسی تیسر ہے ملک کوفراہم نہ کرنے کی یقین دہائی تو ڑڈالی فرانسیسی فضائیہ کا طیارہ خفیہ طور پر چارٹن بھاری پانی اسرائیل کی کرنا دیا جائے ایٹمی ریکٹر کسی اسرائیل کی کرنا دیا۔

الموں کو کہ اس کے اور وہ اپٹم بم اسم کی رپورٹ میٹھی کہ اسرائیل نے اٹمی پروگرام کے ترقیاتی کاموں کو کہ مل کرلیا ہے اور وہ اپٹم بم اسمبل کرنے سے زیادہ دور نہیں۔ اسرائیل نے امریکیوں کو بتایا تھا کہ وہ ایک چھوٹا پاورری ایکٹر بنار ہاہے حالانکہ یہ ملک فرانس کی مدد سے دس گنا بڑا ایٹمی پلانٹ بنار ہا تھا اور استعال کیا جانا تھا۔ 1960 میں اگر چہ فرانس تو انائی کے مقاصد کی بجائے پلوٹو نیم کے حصول کے لئے استعال کیا جانا تھا۔ 1960 میں اگر چہ فرانس اور اسرائیل میں اختلاف ہوگیا اور فرانس نے ری ایکٹر کے پرزہ جات کی فراہمی بند کردی اس کے باوجود کرنل مانس پراٹ کی نگر انی میں ڈیمونا کے مقام پراٹیمی ری ایکٹر اور پسینگ پلانٹ کی تعمیر کا کام تیزی سے جاری رہاور 1964 میں اس نیوکلیئر کمپلکس نے کام شروع کردیا۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ فرانسیں صدر ڈیگال نے اسرائیل کوائیٹی ٹیکنالوبی دینے اور شمعون پیرے کی تیار کردہ تکنیکی پائپ لائن بندگر نے کا تھم دیا تھا، گرفرانس کے وزیرتوانائی جیکوئیس سوٹل نے منتقلی کا عمل جاری رکھا'اسے نہ تو عالمی امن کے ٹھیکد اروں نے برا بھلا کہا اور نہ بی حکومت فرانس نے کوئی سزادی۔ جبکہ فرانس نے ککی معاہدے کی خلاف مزادی۔ جبکہ فرانس نے ککی معاہدے کی خلاف ورزی نہیں کی کیونکہ ہماراکوئی ایسا معاہدہ موجو ذنہیں جس میں کہا گیا ہوکہ ایٹی پروگرام میں کی دوسرے ملک کی مدذبیں کی جاستی ۔ گویابڑی طاقتوں کی طرف سے مختلف ممالک کے ساتھ روابط کے لئے مختلف معیار بنائے جاتے ہیں اور علیجہ ومنطق اختیار کی جاتی ہے۔ اس پلانٹ کی تیاری پر 200 ملین ڈالرخرچ معیار بنائے جاتے ہیں اور علیجہ ومنطق اختیار کی جاتی ہے۔ اس پلانٹ کی تیاری پر 200 ملین ڈالرخرچ ہوئے اس تم کا ایک بڑا حصد امر کی امداد یا امریکہ سے عطیات کی صورت میں وصول ہوا۔ یہ بات جرت آئیز ہے کہ امریکہ میں یہودی تنظیموں کوتو اسرائیل کے ایٹم بم بنانے کی خرتھی وہ اس کے لئے جرت آئیز ہے کہ امریکہ میں یہودی تنظیموں کوتو اسرائیل کے ایٹم بم بنانے کی خرتھی وہ اس کے لئے جرت آئیز ہے کہ امریکہ میں یہودی تنظیموں کوتو اسرائیل کے ایٹم بم بنانے کی خرتھی وہ اس کے لئے جرت آئیز ہے کہ امریکہ میں یہودی تنظیموں کوتو اسرائیل کے ایٹم بم بنانے کی خرتھی وہ اس کے لئے

اور''ڈرٹی بم''کی تیاری کے امکانات پرغورکرنے میں مہمیز دی ہے ہنری سمسن سنٹر واشکٹن کی حالیہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں تابکاری کے دس ہزار کے قریب ذرائع استعال میں لائے جارہے ہیں۔ ان میں سے چارسوانتہائی خستہ حالت میں ہیں جبکہ گمشدہ ایٹمی مواداور آلات کی ہڑے ایٹمی حادثے کا باعث بن سکتے ہیں اورڈرٹی بم سے شہروں پرحملہ کر کے دہشت گردانہ تباہی پھیلائی جاسکتی ہے۔

ادھرامریکی صدربش نے بھی بھارت کے ساتھ ایٹی میزائل اور خلائی ٹیکنالوجی میں تعاون کرنے کا اعلان کیا ہے جو بقول ان کے پرائیویٹ سیٹر میں کمپنیوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔امریکہ میں ایٹمی ٹیکنالوجی سمیت میزائل اور اسلحہ ساز کمپنیاں پرائیویٹ سیٹر میں ہیں جن میں سے زیادہ تر اسرائیل صیبونیوں کے ہاتھوں میں ہیں جدید ٹیکنالوجی کی حامل اس فیصد کمپنیاں جو ایٹم بم بناتی اور میزائل تیار کرتی ہیں امریکہ اور اسرائیل کی مشتر کہ ملکیت ہیں امریکی ٹیکنالوجی حکومت کی منشا کے خلاف بھی اسرائیل پہنچ جاتی ہے کیونکہ ان کمپنیوں کے یہودی ٹیکنیشن اور سربراہ امریکی حکومت کے احکامات کی کم ہی پرواہ کرتے ہیں۔

اسرائيل

کی مغربی رپورٹوں میں کہاجاتا ہے کہ اسرائیل نے اپناا یٹی پروگرام چوری چھے کمل کیا تھا'
مگر میہ خلاف حقیقت ہے کیونکہ اسرائیل کو ہمیشہ امریکہ کی تکنیکی مدد اور حمایت حاصل رہی ہے۔ایک
امریکی رپورٹ کے مطابق اسرائیل کے پاس ایٹمی مواد کا جو سٹاک ہے وہ مختلف نوعیت کے سینکڑوں
ہتھیاروں کے لئے کافی ہے جن میں بوسٹرفشن' اور تباہ کاری پھیلانے والے ہتھیار' نیوٹران ہم اورایٹمی
ہتھیاروں کے لئے کافی ہے جن میں بوسٹرفشن' اور تباہ کاری پھیلانے والے ہتھیار' نیوٹران ہم اورایٹمی
ہتھیاروں کے لئے کافی ہے جن میں بوسٹرفشن' اور تباہ کاری پھیلانے والے ہتھیار' نیوٹران کے بین'
ہتھیاروں کے ایک کو جود ہیں' حملوں ہے بچنے کے لیے اسرائیل نے ایسے ایٹمی سٹم ڈیزائن کئے بین'
ہنہیں فوری نصب کیا جاسکتا ہے اس ممل کو Bomb in Basement کہا جاتا ہے۔اسرائیل کا جنہیں فوری نصب کیا جاسکتا ہے اس ممل کو کاتھا۔

امریکی سائنسدانوں کی فیڈ ریشن کے مطابق 1973 کی جنگ میں اسرائیل نے ایٹی ہتھیار اسے لیس 175 ملی میٹر تو پول کی تین بیڑیاں بنائی تھیں اوران بیڑیوں کو 108 میٹی ہتھیار دیئے گئے تھے۔اس وقت اسرائیل نیوکرالرٹ پرتھا جس کا سراغ امریکہ اور سوویت یونین دونوں نے لگالیا اورا پنا اثر ورسوخ اختیار کر کے اے ایٹی ہتھیار استعال کرنے ہے روکا نفور کیجئے کہ بیا یٹی ہتھیار کہا لات کے تھے؟ جبکہ اسرائیل نے اپنا پہلا دھا کہ 1979ء میں کیا تھا 'امریکی دستاویزات کے مطابق 1955 میں اسرائیل کے ایٹی تو انائی کمیشن کے چیئر مین پروفیسرارنسٹ برگ مین نے ایک خفیہ مطابق 1955 میں اسرائیل کے ایٹی تو انائی کمیشن کے چیئر مین پروفیسرارنسٹ برگ مین نے ایک خفیہ

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

امریکی سائنسدانوں کی فیڈریشن کے مطابق اسرائیل ہرسال 20 کلوگرام پلوٹو نیم تیار کردہا ہے بی بی کی کا بیک رپورٹ 'اسرائیل اینڈ دی بم' میں بتایا گیا ہے کہ اسرائیل کا پٹمی پروگرام امریکہ اور اسرائیل کی باہمی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔اسرائیل سے صرف بید کہا گیا ہے کہ وہ پروگرام کولو پروفائل Low) اسرائیل کی باہمی ملی بھگت کا نتیجہ ہے۔اسرائیل سے صرف بید کہا گیا ہے کہ وہ پروگرام کولو پروفائل کا Profile) میں رکھے بینی دھا کہ نہ کرے۔عالمی امن کے ٹھیکیداروں کو امریکہ اور فرانس کی طرف سے سرکاری سطح پرایٹی پھیلا و کے میدان میں اسرائیل سے تعاون کیوں نظر نہیں آتا؟ دنیا کو پاکستان سے نہیں اسرائیل کے ایٹی پروگرام سے خطرہ ہے۔جس نے اپنے ایٹی ہتھیاروں کو میزائلوں پر نصب کر رکھا ہے اور مشرق وسطی کے گئی اہم شہران کے نشانے پر ہیں۔

اسرائیل نے 1967 سے جنوبی افریقہ میں نسلی امتیاز کے خاتمے تک جنوبی افریقہ کی گوری چڑی والی حکومت ہے تقریباً 550 کلویورینیم حاصل کیا۔ اور 1979 میں جنوبی افریقہ اور اسرائیل نے بح ہند میں مشتر کہ طور پر ایٹمی ہتھیاروں کے تجربات کئے۔اسرائیلی اخبارات کی رپورٹوں کے مطابق دونوں نے ایک دوسرے کی ایٹمی تنصیبات کی تشکیل میں مدد کی۔ اسرائیل کے پاس ایٹمی ہتھیار ہونے کی پہلی تصدیق خود ایک اسرائیلی میکنیشن ڈی جائی وانو نو(Vanunu) نے 1986 میں برطانوی اخبار'' سنڈ ےٹائمنز'' ہے ایک انٹرویومیں کی تھی اور تصاویر دیں تک ڈیمونامچن 2 پلانٹ پرخد مات انجام ویتار ہاتھا۔ وانونو کواس انٹرویو کے بعداغوا کر کے اسرائیل بیجایا گیا۔ جہاں وہ کئی سال کی قید کا ہے کر حال ہی میں رہا ہوا ہے۔اسرائیل 1971 میں تقریباً 90 کلوگرام افزودہ پورینیم پنسلوانیا امریکہ کی ایک ایٹی تنصیب سے چرایا تھا۔اس سب کچھ کے باوجود اسرائیل سے صرف نظر کئے رہاہے بلکہ اس کی مسلسل حوصلاافزائی کررہا ہے۔ اکتوبر 1998 میں امریکہ نے اسرائیل کی ڈٹرنیٹ صلاحیت میں اضافہ کامعاہدہ کیا ہے فروری 2000 (بی بی می نیوز 22 فروری 2002) میں دونوں ملکوں کے درمیان ایٹمی اور تو انائی کے دوسر ہے شعبوں میں تعاون کا معاہدہ ہوا اور یوں اسرائیلی سائنسدانوں کوایک مرتبہ پھرامریکی ایٹمی مراكز تك رسائي حاصل ہوگئي۔اوراكتوبر 2003 ميں امريكہ اوراسرائيل كامشتر كہ اعتراف ساہنے آگيا ہار بون ایٹمی ہتھیاروں ہے لیس امریکی کروز میزائل جوایٹمی ہتھیاروں ہے لیس ہیں اسرائیل کے ڈولفن کلاس آبدوزوں پرنصب کردیئے گئے ہیں۔ یوں بھی اسرائیل امریکہ اورمغربی اتحادیوں کی مدد سے یندرہ سوکلومیٹر تک ایٹمی ہتھیار لے جانے والے میزائلوں سے سلح ہوچکا ہے اور کئی دوسرے دور مار میزائل تیارکررہا ہے۔علاوہ ازیں 200 ایسے طبا ہے حاصل کر چکا ہے جواثیمی ہتھ اروں ہے لیے رکھے ۔ The state of the s

عطيات بھی متواتر جمع کرر ہی تھیں لیکن امریکی حکومت کوعلم نہ تھا۔

امریکی تاریخ میں جان ایف کینیڈی واحد صدر ہیں 'جنہوں نے اسرائیل کے ایٹی پروگرام کو روکنے کی کوشش کی' مگروہ زیادہ کا میاب نہ ہو سکے اور انہیں رام کرنے کے لئے کئی حرب استعمال کئے گئے ان میں ایک بیقا کہ اسرائیل نے بڑے زور شور سے پروپیگنڈہ شروع کر دیا کہ جرمن سائنسدانوں کی مد د جاری سے ''عرب راکٹ' تیار ہور ہا ہے بہر حال فرانس کے پہلو بہ پہلوامر یکہ نے بھی اسرائیل کی مدد جاری رکھی ۔ سرموقتی گارڈن کے مطابق اسرائیل نے 1954 میں امریکہ سے ایٹی تعاون کا معاہدہ کیا تھا اس کے تحت دس سال میں اسرائیل کے بچاس سے زائد ایٹی سائنسدانوں نے امریکہ کے بڑے بڑے سائنسی اداروں میں خصوصی تربیت حاصل کی ۔ 1955 میں امریکہ نے اسرائیل کوایک چھوٹا ساری ایکٹر مائنسی اداروں میں خصوصی تربیت حاصل کی ۔ 1955 میں امریکہ نے اسرائیل کوایک چھوٹا ساری ایکٹر فراہم کیا جس نے 1960 میں کا م شروع کیا جبکہ اسرائیل چالیس گرام یورینیم بھی حاصل کر چکا تھا اور میں 1966 تک سالانہ دس کا گوگرام یورینیم امریکہ سے فراہم ہوتی رہی۔

امریکہ 1958 ہی جاسوں طیاروں سے امرائیل کی ایٹی تیاریوں سے باخبرتھا کو کی کہا ہوں طیاروں نے وہمونا کمپلکس کی تصاویرا تارلی تھیں لیکن اس نے امرائیل کو رو کئے کے لئے کچھ نہ کیا 1961 تا 1973 موقع پر کہاتھا کہ 'صدرامریکہ نے کئی سال تک بھے امرائیل نہیں جانے دیا کہ میرے وہاں ہونے سے کوئی مسئلہ پیدا ہوجائے اورصدرامرائیل کے حوالے سے کوئی بری خبر سننے کے لئے تیار نہ تھے تی کہ 1967 کی جنگ کے بعد ڈیمونا کے گردونوا ت سامریکی اتاثی کو خفیہ معلومات فراہم کرنے سے بھی روک دیا گیا۔'1966 میں امریکی سفار تخانہ نے واشکٹٹن سے پیغام بھی فضاہی میں تحلیل ہوکررہ واشکٹٹن سے پیغام بھی فضاہی میں تحلیل ہوکررہ کیا 1960 کے عشر سے کے آخری سالوں میں امریکہ کے ایٹی تو انائی کے کمیشن نے ڈیمونا پلانٹ کا معائز کرنا چاہاتو اس میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ اس بارے میں امریکہ کے ایٹی تو انائی کے کمیشن نے ڈیمونا پلانٹ کا معائز کرنا چاہاتو اس میں رکاوٹ ڈالی گئی۔ اس بارے میں امریکہ دستاویز کے مطابق امریکہ کو اس عبد پداروں کے درمیان جو بحث مباحثہ ہوا تھا 'اکو بر 1969 کی ایک دستاویز کے مطابق امریکہ کو اس سے کوئی غرض نہ تھی کہ اسرائیل کو کھی چھٹی دی گئی ہو تھی دیاروں کے درمیان کے لئے ڈرامہ تھا۔

اسرائيل بھارت تعاون

بھارت اوراسرائیل میں ایٹمی اور میزائل کے میدان میں تعاون کی تاریخ بھی خاصی پرانی ہے اس کی تازہ ترین مثال میزائل سازی کے میدان میں ایک دوسرے کی مد دکرنے کامعابدہ ہے زمین سے فضا میں مارکرنے والے میزائل ترشول کے حالیہ تج بے اسرائیل کی مددے کئے گئے ہیں اس کے گائیڈنس سٹم میں جوخرابیاں تھیں وہ اسرائیلی ماہرین نے دور کی ہیں مزیدبرآ ساسرائیل کے تعاون سے بھارت 3500 میل تک مارکرنے والے بین البراعظمی میزائل آگئی۔ 3 کے تجربے کی بھی تیاری کررہاہے اسرائیل کو بھی ایٹمی میدان میں بھارت سے بھی مسلسل تعاون ملاہے اور 1960 ہی سے دونوں ملکول کے سائنسدان ایک دوسرے کے ملک کا خفیہ دورے کرتے رہے ہیں۔ پیٹا گان کے مطابق بھارت نے مئی 1998 میں جوایٹی دھاکے کئے ہیں ان میں ہے کم از کم دو دھا کے اسرائیلی ہتھیاروں کے تھے۔مغربی ذرائع اور پیغا گان کےمطابق ان دھاکول کے لئے ضروری ایٹمی آلات اورمواددھاکول سے دو ہفتے قبل اسرائیل کے سی 130 طیاروں میں بھارت پہنچایا گیاتھا۔ بو کھرال میں ان ایٹمی دھاکوں کے بدلے اسرائیل اینی ایٹمی معلومات بھارت کوفراہم کررہاہے اور آئندہ اس میدان میں دونوں ملکوں کے درمیان تعاون میں مزیداضا فہ ہوگا۔ان دھا کوں ہے تین ماہ قبل بھارت کے میزائل پروگرام کے خالق اور موجودہ صدر عبدالکلام نے دومر تبداسرائیل کا دورہ کیا تھا۔جبکہ اس اثنا میں کئی اسرائیلی فنی ماہرین نے بھارت کا دورہ کیا۔اگست2003 میں اسرائیل کی اٹا مک الجبنسی کے ڈائر بکٹر آپریشنزامی زیونے انکشاف کیا تھا کہ مئی 1998 میں یو کھراں میں کلوٹن ہے کم کے جودھا کے ہوئے وہ دراصل ایسے ایٹمی ہتھیاروں کے تھے جواسرائیل نے اپنی علاقائی ضروریات کے مطابق تو پخانے کے لئے تیار کئے ہیں اور بھارت بھی ان کی تیاری میں دلچیسی رکھتا ہے اسرائیل میہ جاہتا ہے کہ ایسے چھوٹے ہتھیار تیار کئے جائیں جو دشمن کے لئے مہلک ٹابت ہوں کیکن ان کی تابکاری ہے اسرائیل متاثر نہ ہو 1996 میں اسرائیل نے چونکہ ی ٹی بی ٹی پر وستخط كرديئے تھے اسلئے اس نے بيہتھيار بھارت ميں ٹيب كئے -1998 كے بھارتى دھاكوں ميں ·Option میں کی ہے اور لکھا ہے کہ "اسرائیل 200 ایٹمی ہتھیاروں کے علاوہ ایساڈلیوری نظام بھی حاصل کرچکاہے کہ جس کے ذریعہ وہ وسط ایشیاءایران اور یا کستان تک بم پھینک سکتا ہے مغربی مما لک اور امریکہ کی مسلسل امداد کے نتیجہ میں اسرائیل ہائیڈ روجنی ہتھیار بھی بناچکا ہے'انہی میں ہے ایک ہتھیار کا تجربہ

ائلی معاونت کی تصدیق امریکی مصنف ی مور ہرش نے بھی این کتاب The Samson

مئى98ميں يو كھراں ميں كيا گيا تھا۔''

محن يا كستان كى ۋى بريفنگ

امریکہ کا ایٹمی پھیلاؤ میں اسرائیل سے تعاون بالواسطہ بھارت سے جوہری تعاون کے مترادف ہے امریکی فرم ایم ٹی ایس مسٹمز کارپوریشن کے خلاف بھارت سے تعاون کی تحقیقات کے صمن میں (اگست 2003) جو دستاویز ات وزارت تجارت اور ڈسٹر کٹ کورٹ کو دی گئی تھیں'ان ہے انکشاف ہوا کہ ایم ٹی ایس بھارت کی معاونت کرتی رہی ہے۔اسرائیلی نژادقرنی کا شار انڈرورلڈ کے دلالول میں ہوتا ہے اور اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر جنوبی افریقہ میں رکھا ہوا ہے ٔ قرنی کو کم جنوری 2004 کو امریکی حکام نے پاکستان کے جوہری پروگرام میں مدددینے کے الزام میں گرفتار کیا تھا'لیکن جب تفتیش کی گئی تو پتہ چلا کہ عاشر نے پاکستان سے زیادہ بھارت کوایٹمی مواداور ٹیکنالوجی فراہم کی ہے۔

جنوني افريقه

اسرائیل نے 300 ٹن پورینیم لینے کے بدلے جنوبی افریقہ کے ایٹمی ہتھیاروں کے پروگرام میں پوری پوری فنی امداد کی اسرائیلی بم کے خالق' ارنسٹ ڈیوڈ برگ مان اور کئی دوسرے اسرائیلی ایٹمی سائنسدانوں نے 1967 میں جنوبی افریقہ کا دورہ کیا "1977 اور 1978 کے دوران اسرائیل نے جونی افریقہ سے 50 ٹن قدرتی یورینیم حاصل کیا اور اس کے بدلے میں 30 گرام ٹری ٹیکم جنوبی افریقہ کودی بم کا ڈیزائن بھی اسرائیل ہی نے دیا۔مصدقہ ذرائع کےمطابق جولائی 1990 تک جنوبی افريقة جيما يمني بتصيار تياركر چكاتھا جبكه ساتواں بنايا جار ہاتھا۔ چونكه مغرب بالخصوص امريكه كے جنو بي افريقه سے مفادات وابستہ تھے اسلئے باوجوداس کے کہ جنوبی افریقہ نے اپنے ایٹمی پروگرام کیلئے تکنیکی مواداوراور بارودمغربی ممالک کی بھی کمپنیوں اورسر کاری تحقیقاتی اداروں سے حاصل کیا مغربی ممالک نے اپنے اداروں کےخلاف بھی تحقیقات نہیں کیں۔

ارجنثائن

ارجنٹائن کے جوہری پروگرام کومتعددمما لک سے مددملی ہے کینیڈا اورمغربی جرمنی نے یاور رى الكثرديئة چين اورسوئٹزرلينڈ نے جيوى واٹر كاپلانث اورسوويت يونين نے دوسرے المينى آلات مہیا کے بیں چونکہ ارجنٹائن نے اینے ایٹی پروگرام پر عالمی ادارے کی نگرانی کوتشلیم نہیں کیا تھا اسلے 72-1969 کے درمیانی عرصہ میں کئی مرتبہ ایسی خبریں آئیں کہ ارجنٹائن ایٹم بم بناچکا ہے۔لیکن ارجنٹائن 1990 کے بعدے ایٹی پروگرام ترک کرچکا ہے حالانکہ اس نے کئی ایٹمی تنصیبات بشمول فیول فیبریکشن'یورینیم ما ئننگ مانگ اور کنورش کی سہولتیں مکمل کر لی تھیں'اسی طرح کئی سال تک ارجنٹائن نے میزائل سازی کا پروگرام بھی آ گے بڑھایا تھا۔اب ارجنٹائن اور برازیل دونوں نے لا طینی امریکہ کو

ایٹی ہتھیاروں سے پاک علاقہ بنانے کامعاہدہ کرلیا ہے۔

برازيل

امریکہ ہے ایٹی ٹیکنالوجی کی برازیل منتقلی کی کہانی تقریباً ساٹھ سال پرانی ہے۔جس کا اعلان ایس اعلان کی کان کئی کی اعلان ایس اعلان ایس اعلان ایس کی کان کئی کی اعلان کے بہلے رک اعلان کے بدلے ایش ٹیکنالوجی دینے کا معاہدہ کیا۔ 1965 میں امریکہ نے برازیل کواس کے پہلے رک ایکٹر کے لئے درمیانی سطح تک افزودہ پورینیم مہیا کیا۔ 1975 میں برازیل نے IAEA کے تحفظات اور پابند یوں ہے آزادا یٹمی ٹیکنالوجی کی منتقل کے لئے مغربی جرشی ہے معاہدہ کیا۔ اس کے تحت مغربی جرشی نے برازیل کوآٹے ٹھا یٹمی رک ایکٹر نورینیم افزودہ کرنے کی ہولت بلوٹو نیم پراسینگ پلانٹ اور بیکر '' جن نوزل'' از چھنے ٹیکنالوجی فراہم کی۔ برازیل کے ایٹمی چھیاروں کے پروگرام کو' سولی موت' کا کوڈنام دیا گیا تھا۔ اس نے ایٹم بم کے دوڑیز ائن تیار کے ہیں ایک ہیں ہے میں کلوٹن بم اوردوسرابارہ کلوٹن بم کا تھا معاہدے کے بعد بند کردیا ہے۔

عراق

عراق کے ایٹی پروگرام کی گڑیاں بھی امریکہ کے ''ایٹم برائے امن'' کے پروگرام ہے جاملتی ہیں جبکہ سوویت روس نے بھی 2 میگاواٹ کا ایک ری ایکٹر 5000- IRT ویا جے 1978 میں 5 میگاواٹ تک اپ گر یڈکر دیا گیا۔ 1976 میں عراق اور فرانس میں ایم ٹی آرری ایکٹرز کی فراہمی کے لئے ایک معاہدہ ہوا۔ بیری ایکٹر فرانسیں اوسیسری ہی کی ایک صورت تھے اور اس میں 93 فیصدافزودہ یور بینیم استعمال ہوتا تھا۔ 1979 میں عراقی انجینئر وں اور ایٹمی سائنسدانوں نے بھارت کا دورہ کیا۔ ای سال عراق نے ایک اطالوی کمپنی SINA فیکنٹ کو پائلٹ پلوٹو نیم سپریشن اور بینڈ لنگ کی سہولت اور یور بینیم کو مصفا کرنے اور ایندھن تیار کرنے کے بلاٹ کی فراہمی کا شحیکہ دیا۔ اس کے علاوہ عراق نے پر تگال سے سوٹن یور بینیم خریدی براز میل اور نا نیجریا نے مزید یور بینیم فراہم کی ۔ 1998 کے دوران ایک بھارتی فرم سوٹن یور ینیم خریدی براز میل اور نا نیجریا نے مزید یور بینیم فراہم کی ۔ 1998 کے دوران ایک بھارتی فرم این ایک انجیکر گئے نے راکٹ فیول کے لئے موادگی گھیپ دوئی کے داستے عراق ججوا کیں۔

یں میں مراق چونکہ ایک اسلامی ملک ہے اس لئے کسی مسلمان ملک کوایٹمی طاقت بن جانے کی امیازت نہ دینے کی الیسی کے تحت پہلے تو اسرائیل کے ذریعہ اوی رس بلانٹ کو تباہ کروایا گیا۔ پھرامریکہ

نے ایران عراق جنگ کو ہواد یکر مغرب نے اپنااسلح فروخت کیا۔ بعدازاں مختلف حیلے بہانے صدام کے گردگھیرا تنگ کیا عراق کو بت تناز عہد ہواد یکر 1991/92 میں عراق کے خلاف فوجی کاروائی کر کے اس گردگھیرا تنگ کیا عراق کو بت تناز عہد ہواد یکر 1991/92 میں عراق کے خلاف فوجی کاروائی کر رہے اس کی معیشت تباہ کی گئی اور دس سال بعد ایک اور خوفناک جنگ شروع کر کے سارے عراق کولہولہان کر دیا گیا اور عراق پر قبضہ کر لیا گیا۔

ران

ایران این پی فی پر پہلے دستخط کرنے والے چندمما لک بیل سے ہے۔ کیکن اس کا ایٹی پروگرام کفف صدی پر پھیلا ہوا ہے۔ امریکی بیشنل سیکورٹی کونسل کی جو خفیہ دستاویزات سامنے آئی ہیں ان کے مطابق ایران نے ایٹی پروگرام کا آغاز امریکہ کے خفیہ تعاون سے کیا امریکہ نے تہران کے ایٹی تحقیقاتی مطابق ایران نے ایٹی پروگرام کا آغاز امریکہ کے خفیہ تعاون سے کیا امریکہ نے تہران کے ایٹی تحقیقاتی مرکز کے لئے 1967 میں 5 میگاواٹ کاری ایکٹر اور دوسر اایٹی ساز وسامان فراہم کیا۔ پھر 1975ء میں ایک معاہدہ ہوا جس کے تحت ایران کو فاضل ایٹی ایندھن ایسے تیسر سامک کو دینے کی اجازت دیدی گئی جس پر امریکہ کواعتر اض نہ ہو۔ امریکہ نے ایران کو امریکہ میں افزودہ ایورینیم کی تنصیبات میں سرمایہ کاری کے بدلے خصوصی مراعات دیں۔ 1970 کے عشر سے کے درمیانی سالوں میں امریکہ نے ایران کو جو ہری تو انائی کی ضروریات پوری کرنے کے لئے 23 ری ایکٹر لگانے اوران کے شیکے امریکیوں کو دید یے ان میں ہریکی تنصیبات میں امریکہ کے علاوہ کی تجویز دی گرشاہ ایران نے فیکے مغربی جرمنی کی فرم سیمیز کے ذیلی ادارہ کراف درک کو دید سے ان میں امریکہ کے علاوہ فرانس اور مغربی جرمنی نے بھی ایران کو خوب لوٹا۔ 1974 میں ایک فرانس کے بوروڈ نے کو یورینیم فرانس اور مغربی جرمنی نے بھی ایران کو خوب لوٹا۔ 1974 میں ایک فرانس کے بوروڈ نے کو یورینیم میگاواٹ کے دوری ایکٹر لگانے کا معاہدہ ہوا علاوہ ازیں ایران نے فرانس کے بوروڈ نے کو یورینیم مریکاواٹ کے دوری ایکٹر لگانے کا معاہدہ ہوا علاوہ ازیں ایران نے فرانس کے یوروڈ نے کو یورینیم میں بھی ہرمایکاری کی۔

بھارت بھی ایران کے ایٹمی پروگرام ہے 1970 کے عشرے ہے منسلک ہے۔1975 میں ایران میں ایٹمی ری ایٹمی پروگرام ہے 1970 کے عشرے ہول کی تھیں۔1979 میں ایران میں ایٹمی ری ایکٹر لگانے اور ایٹمی سائنسدانوں کی تربیتی ذمہداریاں قبول کی تھیں۔1979 کے بعد امریکہ مغربی جرمنی اور فرانس سے تعلقات میں کشیدگی آئی تو ان ملکوں نے ایٹمی تعاون ختم کردیا۔ فرانس کے ادارہ یوروڈ ف کو انٹرنیشنل کا مرس کمیشن کے فیصلے پر 1 بلین ڈالر کا قرضہ لوٹا نا پڑا تا ہم یوروڈ ف میں ایرانی سرمایہ کاری جاری رہی۔

بتايا گيا ہے 1979ء تک بوشر-1 پر90 فيصداور بوشر-2 پر بچاس فيصد کام ممل ہو چکا تھا

اوراگر جنگ میں عراق ہوشہر پر بمباری نہ کرتا تو دونوں منصوبے تین سے چارسال میں ململ ہوجاتے۔ جنگ کی وجہ سے جو تعطل پیدا ہوا تھا' وہ 1995 میں روس سے ایک معاہدہ کے بعد ختم ہوا۔ معاہدہ کے تحت روس نے پانچے سال کے اندر ہوشہر میں 1000 میگا واٹ کالائٹ واٹرری ایکٹر 1000 کی کا تھا' بیری ایکٹر ایٹی ہتھیارسازی میں بھی معاون ہوتا ہے امریکہ نے روس کو ایران کے ساتھ ایٹی تعاون سے بہت روکا مگر کا میابی حاصل نہیں ہوئی۔ مزید برآس سوویت روس کے جھے بخرے ہونے پر ایران نے وسطالی ایکٹر ول کی ریاستوں سے ایٹی ٹیکنالوجی اور مواد حاصل کیا اور وہاں کے دوسوسے زائد سائنسدانوں اور انجینئر ول کی فدمات اپنے ایٹی پروگرام کے لئے حاصل کیس ۔ لیکن اکتوبر 2003 سے ایران کا ایٹی پروگرام بھی امریکہ اور کی طرح ملوث ہے اس کے ڈیڑھ سوسے زائد ماہرین اس پروجیکٹ پرکام کرتے رہے ہیں۔ جبکہ پوری طرح ملوث ہے' اس کے ڈیڑھ سوسے زائد ماہرین اس پروجیکٹ پرکام کرتے رہے ہیں۔ جبکہ بھارت نے شیکنالوجی بھی فراہم کی ہے۔ اس کے علاوہ ایرانی سائنسدانوں کو بنگلور اور حیدرآباد کی ایٹی

تصبیات پربھی تربیت دی جاتی ہے۔ رائٹر نے گیارہ فروری 2004 کو جوخبر جاری کی اس کے مطابق ایرانی پروگرام میں ترکی " سٹریا جرمنی بھیئم 'ہالینڈ روس جنوبی افریقہ سپین سوئٹز رلینڈ امریکہ اور بھارت کے بعض افراد اور ادارے ملوث رہے ہیں۔ایران نے تین جرمن شہریوں کے نام دیتے ہیں جنہوں نے خریداریوں میں مردکی ہے Otto Heiling Brumer'Gottard Lerch ووکل میں سری کنگن طاہر کی فرم گلف ٹیکنیکل انٹر پیشنل کے ذریعہ بھی ایران نے بہت سی خریداری کی ۔مزید برال جوبی افریقہ کے سات بڑے ایٹمی ماہرا رانی پروگرام ہے منسلک رہے ہیں۔ڈیوڈ البرائٹ کے نز دیک ایرانی پروگرام میں سوئس کمپنیوں کا کر دار زیادہ اہم تھا۔حالیہ دنوں میں ایٹمی عدم پھیلاؤ کے سب سے بڑے علمبر داراور" انتہائی معصوم" امریکہ پرمغربی سائنسدانوں نے الزام لگایا ہے کہ وہ غیرمحسوں طریقے ے عراق وافغانستان میں ایٹمی تابکاری پھیلار ہاہے تا کدان ملکوں کی آئندہ نسلیں بانجھ اور معذور پیدا ہوں۔اکو بر 2003 میں ہیمبرگ میں Depleted Uranium پرجو کا نفرنس منعقد ہوئی ہے۔اس میں واشکٹن یو نیورٹی کے سکول آف میڈیسن سینٹ لوئی کے ڈاکٹر فریڈرک سویٹ اور عالمی ادارہ میں ایٹی توانائی کے ملی اطلاق کے ڈائر مکٹر جزل نے کہا ہے کہ عراق میں جب تک جنگ اختیام کو پہنچے گ جارج بش Depleted Uranium ہے بموں کے ذریعہ صدام حسین سے کی گنازیادہ افراد کوز ہردے چکے ہوں گے جو کئی نسلوں کومفلوج بنادے گی افغانستان عراق اورکوسوو وغیرہ میں اس طرح کے گولے اور بم برسائے گئے ہیں۔جو کئی دوسری تباہ کن بیاریوں کے علاوہ سینے اور رحم کا کینسر پھیلانے کا

باعث بن سكتے ہیں۔ كانفرنس میں اس بار سے ایک قرار داد بھی منظور كی گئى ہے۔

ملاحظ فرمایا آپ نے ''انسانی حقوق کے علمبر دار' اور''ایٹی پھیلاؤ کے ٹھیکیدار' خود کیا کرتے اور کیا کررہے ہیں؟امریکہ دواحد ملک ہے جس نے ایٹی ہتھیاروں کی 60 سالہ تاریخ ہیں ایٹم بم استعال کرکے لاکھوں جانوں کو بھسم کر ڈالا حالانکہ خود ایٹم بم بنانے والے سائنسدانوں نے بھی ایک استعال کی مخالفت کی تھی۔کیا امریکی اس بات کی تر دید کر سختے ہیں کہ انہوں نے کئی ممالک کو ایٹمی شکنالوجی اور اس سے متعلقہ آلات فراہم کئے ہیں اس حوالے سے امریکی صنعت باہر کے ممالک سے سودے بازی کرکے ان کو مطلوبہ اشیاء فراہم کرتی ہے۔امریکہ میں نیوکلیئر آئی سوٹوپ کی بلیک مارکیٹ موجود ہے۔خود امریک حکام نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ القاعد دیا کوئی بھی دہشت گردگروپ مقامی مارکیٹ سے ایٹمی آئی سوٹوپ کی جیا ہے کہ القاعد دیا کوئی بھی دہشت گردگروپ مقامی مارکیٹ سے ایٹمی آئی سوٹوپ کی جیلا نے والامواد 1500 بارامریکہ سے چوری ہوا اور اس میں سے آدھا برآئی میٹینالوجی کے بھیلاؤ کا کام سرکاری اور غیر سرکاری ہردو سطح پرخود امریکہ نے خور امریکہ دوئر میں شامل ہو سے ہیں۔

قرانس نے ایٹی صنعت ہے بہت مال بنایا۔ اس کی معیشت اور تھمت عملی نے اسے مجبور کیا کہ وہ ایٹی شیکنالوجی دوسرے ممالک کو منتقل کرے تاکہ تیل کی قیمت ادا کر سکے۔ اس نے نیوکلیئر ایکسپورٹ کے لئے با قاعدہ ایک فرم ایس جی این قائم کی برطانیہ اور امریکہ کے مقابلے میں اپنے پلانٹس جاپان تائیوان جنو بی کوریا 'اور پاکستان کو فراہم کئے۔ ایک ایٹی پلانٹ کی مدمیں ایس جی این 8 ہے۔ 10 ملین ڈالر کمار ہی تھی 'سب کنٹریکٹر کی مددسے بیبل 45 ملین ڈالر تک پہنچ جا تا تھا۔

عراق کے ایٹی پروگرام ہے سوویت یونین فرانس جرمنی اٹلی کینیڈ ااور بھارت نے خوب مال خوب بنایالیکن صدام حسین کوایٹم بم بنانے کی تکنیک دینے سے گریزاں رہے۔ جاپانی فرمز بھی اس کا روبار میں ملوث رہی ہیں۔ 1992 میں امریکہ نے ایک جاپانی فرم کواسلئے جرمانہ کیا تھا کہ اس نے حساس آلات ایران کو فراہم کئے تھے مختصر یہ کہ دنیا میں ایٹمی کاروبار کرنے والی تمام کمپنیوں کا تعلق امریکہ فرانس اٹلی مغربی جرمنی برطانی ترکی جاپان اور کینیڈ اوغیرہ ہے۔

بڑی طاقتوں کا چھوٹے ممالک سے امتیازی سلوک بھی ایٹمی پھیلاؤ کا سبب بن رہا ہے۔ اگر بڑی طاقتیں اسرائیل' بھارت اور جنوبی افریقہ کے بارے میں اتن فراخدل نہ ہوتیں توایٹمی پھیلاؤ سے بچا جاسکتا تھا' ویسے بھی اگر بیٹیکنالوجی نا قابل منتقلی تھی تو امریکہ اور یورپ نے اسے کیوں اپنی سرحدوں اور تجربہ گا ہوں سے باہر نگلنے دیا یقینا اس کے چھے شراکت داری اور اپنی طاقت کی دھاک بٹھانے کی جبلت

® Scanned PDF By HAMEEDI

پاکستان کے ایٹی پروگرام پرامریکہ کا دباؤ

پاکتان اورامریکہ کے تعلقات میں جینے نشیب و فراز آئے ہیں شایدی و نیا کے دیگر دوسرے ملکوں کے درمیان آئے ہوں امریکہ نے اپنے مقاصد کے لیے تو پاکتان کو استعال کیا اور آج بھی کررہا ہے گر جب بھی پاکتان پر کڑا وقت آیا اسے نظر انداز کردیا کیونکہ اس نے روز اول ہی سے پاکتان کو وہ اہمیت نہیں دی جس کا پاکتان ایک آزاد و خود مخار ملک ہونے کے باعث مستحق اور آرز ومندرہا ہے۔ اس کا ایک سبب تو یہ ہے کہ ہمارے اکثر حکم انوں نے طویل المعیاد قومی مفادات کے بجائے وقتی اور ذاتی مفادات کو ترجے دی دوسرے ہیکہ بھارتی حکم انوں کی طرح آکثر امریکی حکم انوں نے بھی اس مملکت مفادات کو ترجے دی دوسرے ہیکہ بھارتی حکم انوں کی طرح آکثر امریکی حکم انوں نے بھی اس مملکت فداداد کے وجود کو خلوص دل سے تسلیم نہیں کیا۔ 1947 میں قیام پاکتان پر صدر ٹرویین کا قائد اعظم کے نام شہنیتی پیغام گرم جوثی اور محبت و خلوص کے جذبات سے بکسر عاری تھا اس میں پر شکوہ الفاظ سے اجتماب کیا گیا تھا ۔ 1947 امریکی محکمہ خارجہ کا بلٹین) امریکی صدر کے تہنیتی پیغام میں بڑے سادے الفاظ میں صرف اتنا کہا گیا تھا۔

'' میں آپ کویفین دلا تا ہوں کہ نی مملکت اپنا سفرامریکہ کی مشخکم دوتی اور خیر سگالی کے ساتھ شروع کہ جب یہ ''

اس کے برعکس بھارت کے گورز جزل ماؤنٹ بیٹن کے نام پیغام میں ''یادگارموقع'''' یے عظیم نئی قوم' ''عالمی معاشرہ کی تشارت کی بڑھتی ہوئی حیثیت' اور'' باہمی اعتاد اور احترام کی اساس پر ایک عالمی معاشرہ کی تشکیل میں اقوام عالم کے ہراول دستے میں بھارت کا مقام'' جیسے الفاظ شامل تھے۔ پاکتان کے بارے میں ان کے تصورات نہایت ہی مہم تھے وزیر فارجہ جارج ہی۔ مارشل اور نائب وزیر فارجہ رابرٹ ایم لوبوٹ پاکتان سے زیادہ بھارت پر توجہ دینے کا میلان رکھتے تھے۔ وہ براعظم ایشیاء میں رابرٹ ایم لوبوٹ پاکتان سے زیادہ بھارت کو اپنے لئے ضروری سیجھتے تھے وزیر دفاع فور سال کو اسرائیل چیا نگ کائی دیک کے جین کے بعد بھارت کو اپنے لئے ضروری سیجھتے تھے وزیر دفاع فور سال کو اسرائیل کے تسلیم کئے جانے سے غرض تھی' جبکہ قائد اعظم اسے عالم اسلام کے سینے میں پہلا جخر قر ارد سے چکے تھے۔ گھریہ کہ وزیر مربر 1947 کو کر اچی سے امر کی ناظم الامور نے اپنی حکومت کو جو رپورٹ بھبجی اس بھریہ کہ تو مربر 1947 کو کر اچی سے امر کی ناظم الامور نے اپنی حکومت کو جو رپورٹ بھبجی اس میں برطانوی سفارت کاراور یا کتان مخالف لا بی کے زیرائر تکھا

کا ہاتھ رہا ہوگا۔ وہاں مال بنانے کی خواہش بھی بنیادی سبب بنی ہے۔ جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے اس نے اپنے طور پر ٹیکنالو جی حاصل کی۔ افغانستان میں روس کی پیپائی ہے اگر امریکہ دنیا کی واحد پر طاقت بنا تو پاکستان ایٹمی قوت بنا 'یہ اس جنگ میں ہاری کا میابی کا حصہ تھا۔ ہم نے اپنا ایٹمی برانڈ بنایا۔ ڈاکٹر عبدالقد برخان اور اس کے ساتھی اس کے خالق ہیں۔ ہم نے این پی ٹی پروستخط ہیں گئے۔ اسلئے کی عالمی قانون کی زد میں نہیں آتے اور نہ ہی پاکستان پرکوئی قدعن لگائی جاسکتی ہے اصلی مجرم تو وہ ہیں جو دستخط کرنے اور دنیا کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک وصاف کرنے کا نعرہ لگانے کے باوجود ایٹمی پھیلاؤ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے۔

'' بعض حلقوں میں یا کتان کے مستقبل کے بارے میں مملی نتیجے سے مایوی کا اظہار پھیل رہا ہے

توجہ دیناشروع کی توامریکہ نے مختلف حیلے بہانوں سے پاکستان کےایٹمی پروگرام کومتاثر کرنے روکئے 'یاغیرموثر بنانے کی پوری کوشش کی اور بدشمتی ہیر ہی کہ پاکستان کاایٹمی توانائی کمیشن بھی اپنے فرائض کی انجام دہی میں پوری طرح فعال نہیں رہا' بلکہ اس کی صفوں میں ماضی میں بعض زمانہ سازامر کمی ایجنٹ دندناتے رہے جن کا کہ ہرخاص وعام کوعلم ہے۔

یہاں اس امر کا ذکر ہے جانہ ہوگا کہ قیام پاکستان کے بعد پاکستان کی سیاسی جماعتوں یا سول اور فوجی بیوروکر لیکی معاشی وفلاحی اداروں میں ہرجگدامر کی ایجنٹ موجودرہے ہیں اور آج بھی اس طرح کے واقعات سامنے آرہے ہیں 1970 کے انتخابات اور پاکستان کے دولخت ہونے کے بعد جب ذوالفقار علی بھٹو برسرافتدار آئے تو بقول بابائے سوشلزم شیخ محمدر شیدمرحوم پیپلز پارٹی کی سنٹرل کمیٹی اور کا بینہ کے اجلاسوں کی رپورٹ حرف بہرف امریکی سفیرکو بہنچ جاتی تھی 'جس سے بھٹو بھی سخت پریشان تھے۔

1971 جیسے المیے ہے آئندہ محفوظ رہنے کے عزم کے ساتھ بھٹو مرحوم نے 20 جنوری1972 کوملتان میں یا کستان کے چیدہ سائنسدانوں کی وہمشہورومعروف کانفرنس بلا کی تھی جس کا پاکتان کے ایٹمی پروگرام میں دلچین رکھنے والے ہر قاری کوعلم ہے اس کانفرنس میں انہوں نے یا کستان کوجلداز جلدایٹمی قوت بنانے کی خواہش کا اظہار کیا تھا' انہی دنوں امریکہ نے تمام مغربی اور دوسرے ممالک ہے رابطہ کیا تھا' کہ یا کتان کو کوئی ایسی چیز ندملنے یائے جوایٹمی پیش رفت کے لیے ضروری ہے. جناب ذوالفقارعلی بھٹونے اس لئے نیویارک ٹائمنر ہے اپنے 9 اکتوبر 1972 کے انٹرویو میں کہاتھا کہ''اگر ہاری تمام دفاعی ضروریات پوری کی جائیں اور یا کستانی قوم کویفین ہوجائے کہانہیں جارحیت کا نشانہیں بنایا جائے گا اور قومی خوشحالی کے لیے در کارتو انائی روایتی ذرائع سے حاصل ہوسکے گی تو ہم اپنے محدود مالی وسائل ایٹمی پروگرام پر بھی ضائع نہیں کریں گے۔''لیکن بھٹوامریکیوں کوکراچی کے قریب پورٹ اورٹریکنگ شیشن دینے جیسی فراخ دلانہ مراعات کی پیش کش کے باوجود متمبر 73 کے دورہ امریکه میں امریکی اسلحہ کی سیلائی بحال کروانے میں ناکام رہے توان کا پاکستان کوایٹمی قوت بنانے کاعزم اور بھی پختہ ہوگیا۔ گو بھٹو کے فروری 75 کے دورہ امریکہ کے بعد امریکی حکومت نے یا کتان کی ضروریات کے "بہتر ادراک" کے بہانے پاکتان کواسلحہ کی فراہمی پرعاکد پابندی ختم کرنے کا اعلان كردياتها كيكن امريكي صدرتكس نے اس سے پہلے 12 جولائي 1972 كواني سالاندر پورٹ ميں بھارت کوجنوبی ایشیاء کی بالا دست قوت قرار دیتے ہوئے اس بھارتی موقف کی حمایت کی تھی کہ'' اسے علاقے کے چھوٹے ملکوں پر بالا دی قائم کرنے کاحق ہے۔'' بید دراصل پاکستان کی آ زادی وخود مختاری کے خلاف ایک سازش تھی ۔ بعض سرکاری ذرائع کے مطابق بھٹو آخری دنوں میں امریکی دباؤاور فرانس کی

اور بیدامرمحال نہیں ہے' کہ بھارت کے ساتھ دوبارہ ملاپ کی تحریک جلدی شروع ہوجائے لیکن جب تک قائداعظم زندہ ہیں وہ ایسے کسی بھی رجحان کا ڈٹ کرمقا بلہ کریں گے۔''

چنانچیامر یکی حکمرانوں نے یہی طرز فکراپنالی کہ پاکستان بالا آخرمتحدہ ہندوستان کی طرف لوٹ جائے گا۔ دستیاب شہادتوں سے ثابت ہے کہ امریکہ تقسیم ہند کے زمانے میں بھی بھارت کو ہی ایشیاء میں اپناساتھی خیال کرتا تھا' اور اس براعظم میں اپنے مفادات کو آ کے بڑھانے کے لیے بھارت اور چین کا تعاون حاصل کرنے کا آرزو مند تھا۔ 1949 میں پہلے چین اس کے ہاتھوں ہے نکل گیا۔ تمبر 1949 میں روس نے ایٹمی دھا کہ کردیا پھر ہندچینی میں جنگ شروع ہوگئی اس مرحلے پر بھارت نے جو روبیا ختیار کیا'اس سے بددل ہوکرامر یکہ کومجبورا سوویت یونین اور چین کے نواح میں واقع پاکتان کی طرف متوجہ ہونا پڑااور امریکی جائٹ چیف آف سٹاف سمیٹی کے سربراہ نے اپنی رپورٹ میں ٹیبلی مرتبہ ا یک یا داشت (24 مارچ 1949) میں یا کتان کی کسی قدراہمیت کا احساس کیااور لکھا کہ'' فوجی نقط نظر سے پاکستان کے سواجنو بی ایشیاء کے دوسرے ممالک موجودہ اورامکانی صورت حال میں امریکہ کے لئے اہم نہیں ہیں' بایں ہمہ بھارت کے بارے میں امریکی محکمہ خارجہ کی ہمیشہ یہی طرز فکر رہی کہ ' بھارت جنوبی ایشیاء کا فطری اورمعاشی مرکز ہے۔ "البتہ محکمہ دفاع کی ضروریات کا خیال رکھتے ہوئے امریکہ نے "تھوڑی می قیمت" پر یا کستان کا تعاون حاصل کرنے کواپنی پالیسی میں جگہ دے دی مگر پاکستان کو بھی بھی ایک'' متبادل''اور'' سستاترین اتحادی'' ہے زیادہ اہمیت نہیں دی گئی اور گذشتہ نصف صدی ہے زیادہ عرصے پرمحیط یا ک امریکہ تعلقات کی تاریخ گواہ ہے کہ اس وقت بھی جب یا کتان بین الاقوامی سیاست میں اس کا قریب ترین حریف قرار دیا جاتا تھا' اور اس دوئتی کے لیے یا کستان نے اپناوجود تک خطرے میں ڈال دیا تھا۔امریکہ نے پاکستان کے بارے میں اپنامنافقانہ روییز کنہیں کیا۔

پانچویں دہائی کا نصف آخر وہ دور ہے جب ایٹی ممالک'' ایٹم برائے امن'' پروگرام کے تحت ایٹی ٹیکنالوجی کی منتقلی میں بڑے فراخ دل سے 'لیکن امریکی ماہرین نے پاکستان کی'' کم ما ٹیگی'' کے بہانے اس دور میں بھی پاکستان کو ایٹمی تحقیقاتی ری ایکٹر دینے یا اس کی خریداری ہے رو کئے کی بحر پور کوشش کی ۔ پاکستان کی ایٹمی اتھارٹی کے پہلے چیئر مین ڈاکٹر نذیر احد محض اسلئے امریکہ کے معتوب ہوگئے تھے کہ انہوں نے امریکی ماہرین کی رائے کو بیلنج کیا تھا۔

اس پس منظر کے ساتھ پاکستان نے جب بھی ایٹی میدان میں پیش رفت کی کوشش کی اس کی اس کی منظر کے ساتھ پاکستان نے امریکہ اوراس کے اتحاد یوں نے اس کی راہ میں روڑے اٹکائے۔1965 کے بعد جب پاکستان نے بھارت کے ایٹمی عزائم اورایٹمی ٹیکنالوجی کی اہمیت کا ادراک کرتے ہوئے ایٹمی تو انائی کے پروگرام پر

جزل ضاءالحق کے دست راست اور ممتاز دانشور جزل خالد محمود عارف اپنی کتاب "ضیاءالحق کے ہمراہ" (Working with Zia) میں لکھتے ہیں کہ" ستبر 1978 میں اقوام متحدہ کے جزل اسمبلی کے اجلاس کے موقع پر انہوں نے مثیرامور خارجہ آغاشاہی کے ہمراہ امر کی وزیر خارجہ سائرس وانس سے ملاقات کر کے درخواست کی کدامر یکہ عالمی بنک اور آئی ایم الیف سے قرضہ لینے میں پاکستان کی مدد کر نے وانس نے ہماری خواہش یا درخواست کو حقارت سے محکراد یا اس دور سے میں امریکیوں نے آغاشاہی کو پیغام دیا تھا کہ اگر پاکستان نے اپنا ایٹمی پروگرام جاری رکھا تو" آپ موت کی وادی میں داخل ہوجا کی ہے۔" 11 اگست 1979 کو امریکہ کی طرف سے کہوئے پلانٹ کو تباہ کرنے کے سہجہی مضو ہے کا انکشاف ہوا اور امریکی حکومت اور میڈیا نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر دباؤ ہڑھانے کا سلم جاری رکھا تو 30 اگست 1979 کے دن جزل ضیاء الحق نے الیکٹرا تک میڈیا پرقوم سے خطاب سلم جاری رکھا تو 30 اگست 1979 کے دن جزل ضیاء الحق نے الیکٹرا تک میڈیا پرقوم سے خطاب میں سٹو (CENTO) سے علیحدگی اور غیر جانبدارتح کے میں شامل ہونے کا اعلان کرتے ہوئے کہا میں سٹو کر دینا چا ہے ہیں کہ ہمارا ایٹم بم بنانے کا کوئی ادادہ نہیں لیکن ہم ایٹمی پروگرام بھی ترک نہیں کریں گے۔"

4 نومبر 1979 کوتبران میں ایرانی انقلابی طلبانے امریکی سفارت کاروں سمیت جن 52 افراد کویر غمال بنایا تھا پاک امریکہ تعلقات میں کشیدگ کے باوجودان کی رہائی میں مدد کے لیے امریکہ نے پاکستان کوخطوط لکھے اور کئی خفیہ مشن پاکستان بھیجے صدر کارٹر نے بھی ٹیلی فون پر کئی بار صدر محد ضیاء الحق سے رابطہ کیا کہ ان کی رہائی کے لیے پاکستان بلوچستان کے سرحدی علاقوں سے آپریشن کرنے کی اجازت دیے سے دے لیکن محد ضیاء الحق نے ایران کے خلاف پاکستان کی سرز مین استعمال کرنے کی اجازت دیے سے صاف انکار کردیا۔

یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ 1978 میں جب صدر کارٹر نے برصغیر جنوبی ایشیاء کا دورہ کیا تو پاکستان نہ آنے کا یہ عذر تراشا کہ پاکستان میں مارشل لاء ہے کین اس کے چند ہی ہفتوں بعد پاکستان کے '' فوجی آ مر'' ضیاء الحق امریکہ کی پہندیدہ شخصیت بن گئے۔27 دیمبر 1979 کو روی فوجیس افغانستان میں داخل ہوئیں اور خلیج فارس میں امریکی مفادات خطرے میں نظر آئے تو جی کارٹر نے پاکستان کی سلامتی کے لیے ہرتم کی مدود ہے کی پیشکش کرتے ہوئے جنوری 1980 کے تیمرے ہفتے میں پاکستان کی سلامتی کے لیے ہرتم کی مدود ہے کی پیشکش کرتے ہوئے جنوری 1980 کے تیمرے ہفتے میں پاکستان کے لئے 18 ماہ کی مدت کے لیے 400 ملین ڈالر کی فوجی واقتصادی امداد دیے کی پیشکش کردی مالانکہ بدنا م زمانہ گلین اور سمئٹٹن ترامیم اس مدد کی راہ میں حاکل تھیں۔ جنرل ضیاء الحق نے اس مدد کو 'دمونگ کچھی'' (Peanut) قرار دیکر مستر دکر دیا یا کستان بحر میں جنرل محمد ضیا الحق کی اس جرات مدد کو 'دمونگ کچھی'' (Peanut) قرار دیکر مستر دکر دیا یا کستان بحر میں جنرل محمد ضیا الحق کی اس جرات

حکومت کی طرف سے ری پروسینگ پلانٹ کے معاہدے کی منسوخی کے حوالے سے خاصے پریشان تھے ڈاکٹر عبدالقد برخال کی آمد نے تن مردہ میں جان ڈال دی اور انہوں نے ایٹمی قوت کے حصول کے لئے ایک نئے عزم کے ساتھ آگے بڑھنے کا فیصلہ کیا'ادھرامریکہ نے بھی پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی مخالفت تیز کردی۔ امریکی حکومت کی 14 جولائی 1977 کی ایک خفیہ یا دداشت بعنوان'' ایٹمی تحفظات' میں

امریلی حکومت کی 14 جولائی 1977 کی ایک خفیہ یا دواشت بعنوان' ایٹی تحفظات' بیل پاکتان' جنو بی افریقہ اور چین میں ان اقد امات کی تفصیل بیان کی گئی ہے جوامر کی کوشٹوں کے نتیج میں پاکتان کا بٹی پروگرام کا گلا گھو نٹنے اور سپلائی لائن کا شنے کے لیے کینیڈا فرانس' جرمنی اور نائج برخزل کی اس وقت تک کئے تتے ۔ ای طرح 1979 میں ایٹی تو انائی کے عالمی ادارہ کے ڈائر یکٹر جزل کی پاکتان کے ایٹی پروگرام کے بارے میں جور پورٹ سامنے آئی اس میں ایک امر کی سفارت کا رک حوالے سے لکھا ہے کہ ''ہم دوسرے فراہم کندگان ہے مسلس رابطہ میں ہیں۔ اور پاکتان کوسٹری فیوج کے بعض اجزا کی فراہمی روکنے میں کی حدت کا میاب بھی ہوئے ہیں'' اس میں الک کی طرف سے ملنے والی دیا گیا تھا کہ'' پاکتان پرموثر دباؤڈا لنے کے لئے تیل پیدا کرنے والے مما لک کی طرف سے ملنے والی دیا گیا تھا کہ'' پاکتان پرموثر دباؤڈا لنے کے لئے تیل پیدا کرنے والے مما لک کی طرف سے ملنے والی المداد کوختم کرایا جائے'' اس میں فرانسیوں میراج طیاروں کی پاکتان کوفروخت رکوانے اور پاکتان پر المداد کوختم کرایا جائے'' اس میں فرانسیوں میراج طیاروں کی پاکتان کوفروخت رکوانے اور پاکتان پر اسٹنٹ سیرٹری خارجہ امور برائے ایشیاء پال ولفووٹر کی تیار کردہ ہے کہا گیا ہے کہ' چون اس پر آمادہ ورکرام میں معاونت کا جو تناز عہ ہے دہ طل موجائے گا'' یمی پال ولفووٹر اب صدر بش جونیئر کے نائب پروگرام میں معاونت کا جو تناز عہ ہے دہ طل موجائے گا'' یمی پال ولفووٹر اب صدر بش جونیئر کے نائب پروگرام میں معاونت کا جو تناز عہ ہے دہ طل موجائے گا'' یمی پال ولفووٹر اب صدر بش جونیئر کے نائب ورزید فاع ہیں۔''

امریکی خفیہ دستاویزات سے اندازہ ہوتا ہے کہ جوں جوں پاکستان ایٹی ڈیٹرنس کے حصول کی طرف بڑھ رہاتھا۔ بین الاقوامی کمپنیاں کراچی اور اسلام آباد کے ایٹی بجلی گھروں کے معمول کے فئی نقائص کو دور کرنے میں بھی ہچکچا ہے کا مظاہرہ کرنے لگی تھیں اور ان کے ٹیکنیشنز پاکستان کے دور ہے کہ دوران حاصل ہونے والی ایٹی معلومات امریکی ایجنٹوں کو بھی فراہم کرتے تھے۔ 5 جولائی 1977 کو بھٹو مرحوم ایوان اقتدار سے دخصت ہو گئے لیکن ان کے جانشین جزل محمد ضیاء الحق نے بھی چونکہ ایٹی پروگرام پرامریکی دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کہوئے پروجیکٹی خبر بھی عام ہو چکی تھی۔ اسلئے صدر جمی کارٹر پرامریکی دباؤ قبول کرنے سے انکار کر دیا تھا اور کہوئے پروجیکٹی خبر بھی عام ہو چکی تھی۔ اسلئے صدر جمی کارٹر نے 79-78 کے لئے رواں مالی سال کی اقتصادی امدادرو کتے ہوئے آئندہ کے لئے بھی پابندی برقرار کھنے کا اعلان کیا تاوقت کے پاکستان سنٹری فیوج پلانٹ کے بارے میں امریکی شرائط قبول نہ کرے۔

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

معاہدے پرد تظاکر نے اور تمام ایٹی تنصیبات بین الاقوای معائنہ کے لیے کھو لئے کے پرز ورمشورہ دیے گئے۔ صدر ضیاء الحق کسی طورایٹی پروگرام اور افغان مسئلہ پرامر کی ڈکٹیٹن لینے کے لیے تیار نہیں تھے اور اس بارے بیں امریکہ سے ان کا اختلاف کھل کرسا سخ آ چکا تھا علاوہ ازیں افغانستان بیں روس کے بعد وہاں حکومت سازی کے مسئلہ پر بھی اختلاف پیدا ہو چکا تھا۔ امریکہ اب ضیاء الحق کو در در سر بیجھے لگا تھا مصدقہ ذرائع کے مطابق امریکی ی آئی اے نے جزل ضیاء الحق کا تخته اللئے کے لیے ایک جرنیل سے مصدقہ ذرائع کے مطابق امریکی ی آئی اے نے جزل ضیاء الحق کا تخته اللئے کے لیے ایک جرنیل سے بھی راابط کیا کین اس نے ی آئی اے کی سازش بیں شامل ہونے سے انکار کردیا 'پھراو جزئی کہپ کی جائی کی آڑ بیس ضیاء اور جو نیجو کے در میان اختلافات کو ابھارا گیا تو آخری حربے کے طور پر 17 اگست کی آڑ بیس ضیاء اور جو نیجو کے در میان اختلافات کو ابھارا گیا تو آخری حربے کے طور پر 17 اگست کے بورڈاف انگوائری کے مطابق تخ یس انھیں منظر ہی سے بٹادیا گیا اس طیار سے کی گئی تھی جسیا کہ 1988 کو طیار سے کے اندر ہی سے کی گئی تھی جسیا کہ ایک امریکی مصنف George Ceril نے تی کتاب '' چار کی واسم دوائی محالمات کی بھی اجازت نہیں دی اور خفیہ اپنی پروگرام پرامریکہ کو نکا ساجواب دیے دہوں کی بی محالات کی بھی اجازت نہیں دی اور خفیہ اپنی پروگرام پرامریکہ کو نکا ساجواب دیے دہوں ہوں۔

اس دور میں بھارت نے اسرائیل کی معاونت اورامریکہ کی تھیکی ہے ایک ہے زائد مرتبہ کہونہ بلانٹ کی جابی کے منصوبے بنائے گر پاکستانی قیادت کی جرات مندی اور سیکورٹی ایجبنیوں کے احساس ذمہ داری نے ان کے ارادے خاک میں ملادیے 1988 کے منصوبے میں تو امریکی سفار بخانے کا ایک اعلی عہد بدار کرفل ڈرکن''موساؤ'' کی رہنمائی کررہا تھا جزل حمیدگل کے بقول جزل ضیاء الحق کی ہدایت پر جب امریکی حکام ہے رابطہ کیا گیا تو انہوں نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے ڈرکن کو واپس بلالیا۔

کیم تمبر 1980 ہے پاکستان کی تمام فوجی واقتصادی امدادروک دی گئی اور یوں 1984 ہے شروع ہونے والا مہنی مون' ایٹی پروگرام پراختلافات کے باعث ختم ہوگیا۔امریکی صحافی اور کارنیگی انڈومنٹ سے وابستہ سکالری مور ہرش جو پندرہ سال سے پاکستان کے ایٹی پروگرام کے تعاقب میں ہیں انہوں نے اپنی کتاب "On The Nuclear Edge" میں کہا ہے کہ سینئر صدر بش کے سلامتی کمشیر رابرٹ کیٹس پاکستان آئے اور انہوں نے صدر غلام اسحق خان اور جزل بیگ سے ملاقات میں کہا کہ ' پاکستان نے وامنہوں نے صدر غلام اسحق خان اور جزل بیگ سے ملاقات میں جیسے ہی کہا کہ ' پاکستان نے حد عبور کرلی ہے اور ایٹی ہتھیار بنا گئے ہیں امریکہ کے پاس اس کے واضح جیسے ہی کہا کہ ' پاکستان نے حد عبور کرلی ہے اور ایٹی ہتھیار بنا گئے ہیں امریکہ کے پاس اس کے واضح

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

مومناندکو بہت سراہا گیا۔ 'ایک امریکی شاعرہ فلیشالیم پورٹ نے ''غیر مساوی دوی '' کے عنوان سے اس پرایک نظر کھی۔

چارسوملین کے افسانے مونگ پھلی کے ہیں کچھدانے اپنے پاس ہی ان کور کھو خود ہی ان کا ذا نقہ چکھو لڑواتے ہو کن موجوں سے کابل میں روی فوجوں سے

ا کتوبر 80 میںصدرمحد ضیاءالحق اقوام متحدہ کی جزل اسمبلی سے خطاب کرنے امریکہ گئے تو سابق صدرر چرونکس نے ان سے ملاقات میں کہا''امریکہ میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو پہندیدگی کی نظرے نہیں دیکھا جاتالیکن اگر پاکستان نے ایٹمی صلاحیت حاصل کر لی ہے تو اے ایٹمی دھا کہ کردینا عاہے۔''3اکتوبر1980 کووائٹ ہاؤس میں صدرضیاءالحق کی جمی کارٹر سے ملاقات ہوئی تو صدر کارٹر نے افغان جنگ کے حوالے ہے داؤ پر لگے امریکی مفادات کا کھل کر اظہار کیا اور بقول جزل خالد محمود عارف صدرضیاء الحق خاموش سے سنتے رہے اور جب جمی کارٹر نے ازخود ایف 16 طیارے ویے کی پیش کش کی تو جنزل ضیاء نے بیہ کہ کرٹال دیا کہ اس موضوع پر امریکہ کے صدارتی انتخابات کے بعد بات ہوگی۔ 1980ء میں رونالڈریکن امریکہ کے صدر بن گئے ۔ ستبر 1981 میں ایک معاہدہ ہوگیا اور امریکی کانگرس نے بھی یا کستان کو یانچ سالوں (87-1982) کے دوران 3.2 بلین ڈالر کا د فاعی اور اقتصادی امدادی پیلج دینے کی منظوری دے دی لیکن بیرمطالبہ بھی کیا کہ یا کستان NPT پر دستخط کرے اور اپناایٹمی پروگرام بند کردے۔اس کے برعکس افغانستان کے معاملہ پر بھارت کی روس نواز پالیسی کے باوجود بھی امریکی انتظامیہ نے بھارت کے ایٹمی پروگرام ہے بھی کوئی تعرض نہ کیا اور فاصل پرزہ جات اور افزودہ پورینیم کی سپلائی جاری رکھی۔اتنا ضرور ہوا کہ امریکہ نے پاکستان پیلیج کے بارے میں بھارتی اور یبودی لابی کی چیخ و پکار پرکوئی توجہ نہ دی تا ہم یا کتان کے ایٹمی پروگرام کے حوالے ہے اے رسوا کرنے اوراس کی راہ میں رکاوٹیں پیدا کرنے کا سلسلہ جاری رہا.امریکی وزارت خارجہ نے بون انقر ہ'روم اور ایک درجن ہےزا کدممالک میں متعین امریکی سفیروں کو ہدایت کی جہاں ہے یا کتان کے ایٹمی پلانٹ کے لئے کچھ نہ پچھ خریدا جاسکتا تھا۔ کہا ہے میز بان مما لک پر واضح کردیں کہ امریکہ پاکتان کوحساس ایٹمی مواداور ٹیکنالو جی کی منتقلی پسندنہیں کرتااوراس بناپر تعلقات بھی بگڑ کیتے ہیں ۔ادھرحکومت یا کستان پر بھی ترغیب وتحریص کے ہتھکنڈے آ زمائے جاتے رہے۔

جنگ افغانستان میں پاکستان کوقر بی اتخادی اور فرنٹ لائن سٹیٹ قرار دینے کے باوجود پاکستان کے ایڈی سٹیٹ مراز ول کی جاسوی اور اس کے خلاف پرو پیگنڈہ جاری رہا۔اور جوں جوں افغان جنگ آخری مراحل کی طرف بڑھنے لگی۔ امریکی حکومت کے کل پرزے پاکستان کو ایٹمی عدم بھیلاؤ کے محن پاکستان کو ڈیریدفنگ

ثبوت ہیں'' تو غلام الحق خان نے تند کہجے میں احتجاج کرتے ہوئے کہا

"امریکہ منافق ہے اسے کیوں ہمارے عزائم کے بارے میں اچا تک شک پیدا ہوگیا ہے۔ دراصل افغان جنگ کے بعدتم لوگ پاکتان کو کمنا چاہتے ہو...... تم مجھے بتارہے ہو کیا ہورہاہے؟ کیاتم نہیں جانتے کہ بھارت اور اسرائیل کیا کردہے ہیں؟ بیر منافقت اور دو ہرا معیار سر"

کیس نے جزل بیگ کومتاثر کرنے کے لئے کہا" جزل! ہماری فوج نے پاکستان اور بھارت کے درمیان تمام مکنہ بینا ریوز (Scenarios) پر وار گیمز کی ہیں۔ایک بھی صورت سامنے نہیں آئی۔جس میں پاکستان جیت سکے۔۔۔۔۔ غلام اسلحق اور جزل بیگ دونوں نے بیک وقت کہا" پاکستان کی طرف سے ایٹی ہتھیار استعال نہ کرنے کی خصوصی ضانت کے بعداس کی کیا گارٹی ہے کہ امریکہ پاکستان کو بھی اس تیز رفتاری سے روایتی ہتھیار سپلائی کرے گا جس طرح اس نے 1973ء کی عرب باکستان کو بھی اس تیز رفتاری سے روایتی ہتھیار سپلائی کرے گا جس طرح اس نے 1973ء کی عرب اسرائیل کو مہیا کئے تھے؟"ای طرح نومبر 1991 میں صدر غلام اسلام قان نے اسلام آباد آئے ہوئے امریکی انڈرسیکرٹری خارجہ امور تر بحینالڈ بار تھولومیو کی ایٹمی پر وگرام پر دھمکی آمیز اسلام آباد آئے ہوئے اس پر بار تھولومیو پڑ بڑا تا اور غراتا ہوایوان صدر سے نکل گیا۔ اس واقعہ کی تفصیل خود مجھے سابق صدر محترم غلام اسحاق خان نے بتائی تھی اور بعد میں دیگر ذرائع سے بھی اس کی تصدیق خود مجھے سابق صدر محترم غلام اسحاق خان نے بتائی تھی اور بعد میں دیگر ذرائع سے بھی اس کی تصدیق ہوئی تھی۔

1990 کے اتخابات میں جو حکومت بر سرافتد ارآئی اس کے سربراہ نواز شریف نے امریکہ کو خوش رکھنے کی ہم مکن کوشش کی مگرایٹی پروگرام پروہ بھی کوئی رعایت نہیں دے سکتے تھے اسلئے امریکہ نے اپڑا اور اپنے حواریوں کے ذریعے ایسا بحران پیدا کردیا کہ صدراور وزیراعظم دونوں کو ایوان افتد ارہ جانا پڑا اور امریکی فرستاوہ معین قریثی قوم پر مسلط ہوگئے ... انہوں نے عبوری وزیراعظم ہونے کے باوجود جی ایچ کو فرید کی فرستاوہ معین قریثی قوم پر مسلط ہوگئے ... انہوں نے عبوری وزیراعظم ہونے کے باوجود جی ایچ کی کو میں کے کو میں جنہوں نے ایٹی ہتھیاروں کی تیاری کے پروگرام کو مزید ناراض نہ کیا جائے 'وہ پہلے ذمہ دار شخص ہیں جنہوں نے ایٹی ہتھیاروں کی تیاری کے پروگرام کو مزید آگے نہ بڑھانے کا اعلان کرتے ہوئے لفظ" کیپ '(Cap) استعال کیا۔

بنظیر بھٹو 9 اکتوبر 1993 کو دوبارہ برسرافتدارا کیں تو کائٹن انتظامیہ نے انہیں اپنی دوتی کا یعنین دلانے کے لیے پریسلر ترمیم معطل کرنے کا بل 25 نومبر کو کانگری میں بھجوادیا... اس اثناء میں پاکستان برامریکی حکام کی میلخاریوں جاری رہی جیسے پاکستان امریکی صدر کے گھر کا پچھواڑہ ہو... امریکی وزیر خارجہ مسزرا بن رافیل اس پیغام کے ساتھ اسلام آباد آئیں کہ ''پاکستان کو پریسلر ترمیم ختم کرانی ہے تو

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

اے ایٹی پروگرام رول بیک کرنا ہوگا'مسزرا بن رافیل نے بیتا ٹر بھی دیا کہ''اس صورت میں تنازعہ شمیر کا حل بھی ممکن ہے'' مگرمحتر مدبے نظیر بھٹونے یہی جواب دیا کہ''کہا یٹی پروگرام رول بیک نہیں ہوگا... امریکہ طیارے اور امداد دے یا نہ دے'' بلکہ 29 مارچ 1994 کوآ رمی چیف جزل عبدالوحید خان کاکڑ دس روزہ دورے پرواشکٹن پہنچے تو انہوں نے بیہ پیغام دیا کہ

" پاکستان کا پٹی پروگرام سودے بازی کے لئے استعال نہیں کیاجائے گا ہم قومی وقارومفادات کو قربان کرکے ایف 16 طیارے یا کوئی اور چیز خرید نے میں دلچی نہیں رکھتے ہیں ایک ہی اور سیدھی بات کرتا ہوں کی کواس بات کی اجازت نہیں دی جائے گی کہ وہ پاکستان کے مزار کا کہتہ کھھ "

ادھرامریکی نائب وزیرخارجہ سٹراٹ ٹالبوٹ نے اسلام آباد میں 9 اپریل کو وزیرخارجہ سردار آصف احمالی کے ساتھ ایک مشتر کہ پریس کا نفرنس میں کہا'' پاکستان نے ایٹی میدان میں اب تک جو حاصل کیا ہے امریکہ اسے برقر اررکھنے پرآ مادہ ہے۔ امریکہ پاکستان سے فوری رول بیک کا مطالبہ نہیں کرتا۔ صرف پہلے قدم کے طور پر پروگرام کو کیپ کرنے کا قابل تقدیق نظام چاہتا ہے جبکہ سردار آصف احمالی نے کہا کہ'' ہم اصولی طور پر' دور بنی معائے کے لیے تیار ہوگئے ہیں'' لیکن جب محن پاکستان وائع عبد القدیم خان نے فوجی قیادت اور حکومت پراس کے مضمرات واضح کئے تو محتر مہ بے نظیر نے دورہ بنی'' یا'' جزوی معائنہ' کی اجازت دینے سے اتفاق نہ کیا بلکہ اس نے بعدانہوں نے اپنے دورہ برطانیہ میں روز نامہ نائمنر سے انٹرویو میں کہا

'' پاکتان کے نوے فیصد لوگ ایٹمی دھا کہ چاہتے ہیں بینہایت خطرناک صورت حال ہے اس کا اعتراف کیا جانا چاہیے اگر ایسانہ کیا گیا تو حالات بگڑ سکتے ہیں میں یہ بات محض اپنے اندازے سے نہیں کہدرہی بلکہ با قاعد وسروے کے ذریعیہ معلوم کی ہے۔''

اس نے امریکہ سے کہا'' ایٹمی پروگرام رول کیک نہیں ہوگا امریکہ طیارے دے یا نہ دے' بے نظیر اپریلی علی اس کے امریکہ سے دورہ امریکہ سے واپس آئیں تو امریکی حکمرانوں کے رویے سے پریشان تھیں وہ ایٹمی پروگرام کمل طور پررکوانا چاہتے تھے۔لیکن حتبر 1996 کے دورہ امریکہ میں بھی ان کا موقف یہی رہا کہ قومی مفاد کے خلاف کوئی دیا و قبول نہیں کریں گی۔

ایٹمی دھاکے

فروری1997 کے انتخابات ہے قبل اور وزیراعظم کے منصب کا حلف اٹھانے کے فور أبعد امریکی

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEEDI

میں لاکھڑا کیا کہ آج بھی عالمی اور ملکی مبصرین کی یہی رائے ہے کہ اگر پاکستان اس وقت دھا کہ نہ کرتا تو پھر کبھی اسے ایٹمی دھا کہ کرنے کا موقع نہ ملتا۔ پاکستان کے ایٹمی پروگرام پرامریکی دباؤکے مندرجہ بالا مختصر پس منظر سے بیہ بتانامقصود تھا کہ محن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی ڈی بریفنگ اورانکی نظر بندی اس دباؤکا ایک مظہر ہے دراصل پاکستان کے ایٹمی پروگرام کی باری آپکی ہے اس حوالے ہے دیکھئے باب''اب پاکستان کی باری ہے''

سفیر نے وزیراعظم نواز شریف سے ایک سے زائد مرتبہ ملاقا تیں کر کے اس امر کا اظہار کیا تھا کہ امریکہ کو ان سے بہت کی تو قعات ہیں، گر جناب نواز شریف نے ایٹی پروگرام پر امریکہ کی تو قعات پوری کر نے سے انکار کردیا۔ چنانچہ 6 اپریل 1998 کو غوری میزائل کا کامیاب تج بہ امریکہ کی خواہشات کے علی الرغم کیا گیا اور پھر جب بھارت نے 11 اور 13 مئی 1998 کو ایٹی دھا کے گئے تو امریکہ نے بھارتی ایٹی دھا کول کے بارے بین کی شدید رقبل کا مظاہرہ کرنے کے بچائے بیچھوٹ تر اشا کہ ہی آئی اے اور پینٹ گان کو بھارت نے دھو کہ دیا اور جس امریکی جاسوس سیارہ پر 27 ارب ڈالر سالانہ خرچ ہوتے ہیں اور پینٹ گان کو بھارت نے دھو کہ دیا اور جس امریکی جاسوس سیارہ پر 27 ارب ڈالر سالانہ خرچ ہوتے ہیں کو بھی بر دفت نشاند ہی نہ کر سکا 'حالانکہ اپریل 98 کے اوائل ہی ہیں پاکتان نے امریکی صدر اور بعض دوسرے عالمی رہنماؤں کو خطوط کے ذریعہ آگاہ کر دیا تھا کہ بھارت ایٹی ہتھیاروں کے خمن میں کوئی بڑا قدم اٹھانے والا ہے۔ سعودی عرب کے اخبار الریاض کی 27 مئی اور الا ہرام تا ہرہ کی 26 مئی کی خبروں سے اندازہ ہوتا ہے کہ بھارت کی امریکہ نے با قاعدہ پشت پناہی کی تھی اور بعض اسرائیلی سائندان بھی بھارتی دھاکوں کے موقع پر موجود تھے۔

یہاں اس بات کا ذکر بھی ضروری ہے کہ بھارت کے ایٹی دھاکوں پر حکومت امریکہ نے یہ موقف اختیار کیا تھا' کہ'' بھارت کے معاملے میں ہم نے ففلت ہوگئ مگر ہم پاکستان پرکڑی نظر رکھیں گے '' یہ بجیب منطق تھی کہ بھارت جس کے پاکستان اور ہمسایہ ممالک کے حوالے سے عزائم بالکل واضح ہیں اور جو پاکستان کی آزادی وخود مختاری پرڈا کہ ڈالنے کی تیاری کر رہا ہے'اسے کھلی چھٹی ہے لیکن پاکستان جوڈا کے سے نیخے کے لیے اینے دفاع کا انتظام کر رہا ہے اسکی نگرانی سخت کردی گئی۔

امریکی صدر کلنٹن نے 11 مئی ہے 28 مئی کے عرصہ میں کم وہیش پانچ او ربرطانوی وزیراعظم ٹونی بلیئر نے دو سے زائد مرتبہ خودنواز شریف پر ٹیلی فون سے بات کی اور مئی کے تیسر سے ہفتے کے شروع میں ایک اعلی سطی وفدامر کی نائب وزیر خارجہ سٹراٹ ٹالبوٹ کی قیادت میں مذاکرات کے لئے اسلام آباد آیا 'تاکہ پاکستان کو دھا کہ کرنے سے روکا جائے۔ امر کی سنٹرل کمان کے سابق کمانڈر جزل زینی کے مطابق پہلے مرحلے پر تو جناب نواز شریف نے اس وفد کو پاکستان آنے سے روک دیا پھر ترل کر امت کی سفارش پر اجازت دے دی۔ اس وفد نے دھا کہ نہ کرنے کی صورت میں آمریکہ کی طرف سے 5 بلین ڈالر سالا نہ کی امداد کا وعدہ کیا بعض صلقوں کی طرف سے امریکہ نے دھا کہ نہ کرنے کی صورت میں کرنے کی صورت میں کرنے کی صورت میں میاں نواز شریف اور میاں شہباز شریف کو کروڑوں ڈالر کی' رشوت' دیے کی بیشکش کی اس کے علاوہ انھیں مختلف دھمکیاں بھی دی گئیں مگروزیراعظم نے وہی کیا جے ملک وقوم کے بیشکش کی اس کے علاوہ انھیں مختلف دھمکیاں بھی دی گئیں مگروزیراعظم نے وہی کیا جے ملک وقوم کے مفاد میں بہترین سمجھا اور 28/30 مئی کے چھا بیٹی دھاکوں نے پاکستان کو عالمی ایٹی طاقتوں کی صف

يہودىسازش

ستم یہ ہوا کہ مغرب کی مسلم دشمنی اس وقت اور بھی گہری اور قاتل ہوگئ جب عیارومکار یبودیوں نے مغرب بالخصوص امریکہ میں بتدریج اپنا اثر ورسوخ بڑھا لیا۔ ہنری فورڈ اول نے '' بین الاقوامی یبودیت''میں ککھاہے کہ

"نیویارک کی ساری زمین یہودیوں کی ملکیت ہے یہی وجہ ہے کہ یہودی امریکہ کوارض موعوداور نیویارک کو نیا بروشلم سیجھتے ہیں۔وہ چونکہ سازشی ہیں اور جہاں جہاں رہ وہاں انہوں نے سازشوں اور تخ یب کاری کے ذریعہ اپنے ندموم مقاصد کوآ کے بڑھایاای لئے ہرجگہ سے نکا لے گئے اور آئی اور ظالم مشہور ہیں تو محض یہودیوں کے سبب کہ کرتے وہ ہیں اور بدنام امریکی ہوتے ہیں۔"

" يبودي تحري افكار اور تخ يبي كردار كے حامل بين مرمايه اورغله كى منڈى ير قبضه كرنے ميں ماہر یہودیوں نے نہصرف بنگنگ سستم پر قبضہ کیا بلکہ مز دوروں کی انقلالی اور تر تی پسندتح کیوں کو بھی رغمال بنا لیا یجارت اور تعلیم یر یبودی فکرنے برے جمالئے چرچ کو بھی اینے زیر اٹر کرلیا۔ آزادی فکراور آزاد روی کے نام پرنوجوان نسل کو اخلاقی طور پر تباہ کیا۔ بہودیوں کوامر یکہ کے مسائل اور مفادات ہے کوئی دلچین نہیں صرف بیسہ کمانے سے غرض ہے وہ کہیں بھی ہوں اتلی اصل وفاداری میہودیت سے ہوتی ہے۔جنگیں ان کی تھیتیاں ہیں۔اس لئے وہ جنگ کے دوران سامان جنگ ہی کی نہیں بلکہ معلومات کی بھی تجارت کرتے ہیں اور ہری جنگ کے بعد ان کی قوت اور دولت میں اضافہ ہوجاتا ہے۔ یہودی سجھتے ہیں کہ عیسائیت کا مث جانا یقینی ہے اور بیسرز مین ان کی ہے ایک دن آنے والا ہے جب امریکہ بی نبیس دنیا مجرمیں وہ تمام اختیارات کے مالک ہوں مے ونیا کے نظام کو تباہ کرنے کے لئے یبودیوں کے پاس آ زاد خیالی اورلبرل ازم کا حربهموجود باس حرب ستقير كحضيس موتا البية يمل سه موجود نظام تباه وبربا وضرور موجات میں۔ یہودی سید مصطریقے سے مقابلہ کرنے کے بجائے دوسروں پر پیچڑا چھال کر انھیں رسوا كرتے كانا بھوى ہے مہم آ محے بوھاتے بجرايے سارے سيائ اقتصادى اور قانونى ہتھكنڈے بروئے کارلے آتے ہیں۔ان کا دعویٰ ہے کہ "میبودیوں کی ہرآنے والی نسل مبلے سے زیادہ طاقتور اوراین وشمن معاشرہ (ہرغیر یہودی معاشرہ) کے لئے زیادہ خطرناک ہوگی"جدید یہودیت کا بانی تھیوڈر ہرزل لکھتاہے کہ'' جب ہم ڈو ہے ہیں تو انقلابی عوام اور انقلابی یارٹی کے کارکن بن کر ظاہر ہوتے ہیں اور جب ابھرتے ہیں تو ہمارے ساتھ دولت کی بے پناہ قوت ہوتی ہے"

اب پاکستان کی باری ہے

بعض تجزیه نگاروں کا کہنا ہے کہ یا کتان کی بھی باری آپکی ہے البتہ یا کتان میں ان کا طریقہ کارمختلف ہے۔ یہاں ہرکام برضا درغبت ہور ہاہے۔اس باب میں اسی حوالے سے بات کی گئی ہے اورمسلمان مما لک کی باریوں کے پس منظر پر روشنی ڈالی گئی ہے۔صلاح الدین ایو ٹی نے بارھویں صدی کے ربع آخر میں یورپ کی اجتماعی صلیبی طاقتوں کوسرز مین فلسطین وشام میں جو شکست دی تھی'جوزخم لگایا تھا'اے صلیبی گذشتہ آٹھ سوسال ہے بھلانہیں سکے۔حالانکہ ان کے اپنے مورخین کے مطابق دسویں صدی سے بارھویں صدی تک جاری رہنے والے بیسلیبی محارے ایک نیم جنونی راہب پیر دی ہرمث کے''الہامات'' پرانحصار کرتے ہوئے خودصلیبیوں نے شروع کئے'اور اس''مقدس جنگ'' کے مختلف مراحل میں سرزمین عرب کے مسلمان شہر یوں کے جان اور آبرو کے ساتھ ہی نہیں خود این نوخیز''مقدل مجاہدوں'' کے ساتھ وحشت و ہر ہریت کے ایسے ایسے رویے روار کھے کہ شرافت و شاکتگی منہ چھیائے پھری۔اس کے برعکس سلطان صلاح الدین ایوٹی کاروبیا تناشائے اورا تنارحمدلانہ اورمہذبانہ تھا کہ بقول لین پول انہوں نے''شریف نائٹ'' کا خطاب یایا۔اور'' صرف اعلانیہ جنگ میں وشمن سے بدله لیاعام شہریوں سے کوئی تعرض نہ کیا۔''بایں ہمہ صلیبوں نے بھی بھی کسی بھی موڑیر صلاح الدین ایو بی اوران کے مجاہد ساتھیوں کے دیئے ہوئے زخموں کونہیں بھلایا بلکہ وہ ہمیشہ نفرت وانتقام کی آ گ میں جلتے رہےاور جب بھی اور جہال بھی انہیں اس نفرت کے اظہار کا موقع ملاوہ اینے آپ ہے باہر ہوگئے۔ پہلی جنگ عظیم کے بعد سلطنت عثانیہ کے جھے بخرے ہوئے اور شام 'مال غنیمت' میں فرانس کوملاتو نظام حکومت کا جارج سنجالنے کے لئے جوفرانسیسی جرنیل دمشق پہنچاوہ ہوائی اڑہ ہے سیدھا مزار صلاح الڈین پر گیا اور ان کی قبر کو اینے بھاری بوٹوں سے روندتے ہوئے انتہائی رعونت سے یکارا'' اُٹھو۔سالادین ہم آ گئے ہیں' (Saladin!Get up we have come)ای طرح جب8دسمبر 1917 كو برطانوي فوج ايلن يي كي قيادت ميں بيت المقدس ميں داخل ہوئي تو برطانوي وزيراعظم لا سَيْرُ جارج بإرليمنك مين دهارُا:-

"آج ہم نے ملمانوں سے سلبی جنگوں کابدلہ لے لیا ہے"

اوراب امریکہ نے افغانستان کوروندا تو امریکی صدر بش یہ کے بغیر ندر ہے کہ یہ "آخری صلبی معرک" ہے

ہنری فورڈ اول نے ''یہودی پروٹو کولز''کے حوالے ہے لکھا ہے کہ معاصر دنیا میں جو ذہنی' فکری معاشی اور سائنس پران کی گرفت کے سبب آ گے بڑھ رہی ہیں۔ یہودی جس عالمی سلطنت کے قیام کیلئے جدو جہد کررہے ہیں اس کے بارے میں یہودی پروٹو کولز میں کہا گیا ہے کہ

" میبود کی عالمی سلطنت اس وقت تک میبود یول کوسو نی نہیں جائے گی جب تک وہ کمل محفوظ ندہواس وقت تک ہم سرکاری مناصب غیر میبود عناصر کے ہیرد کریں گے جو ہمارے لئے کام کریں گے۔ رائے عامہ پر کنٹرول کے لئے عوام کو متصادم آ رائے ذریعہ کنفیوژ اور لوگوں کی کوتا ہیوں کو برحا پڑھا کر چیش کریں گے تا کہ افراتفری بیس کوئی خود کوسنجال نہ سکے بوگوں کی باہمی تفہیم ختم ہوجائے اور الن بیس نا تفاقی اور تصادم ہوتا کہ ان لوگوں کی ہمت کو پست کرسیں جو ہمارے کام بیس رکاوٹ ڈالنے ہیں۔" ممارے اخبارات غیر میبود کے ندہبی معاملات اور سیاسی امور پر اس انداز سے تفید کریں گے کہ وہ خود کو ناائل ہمجھنے لگیس اس کے لئے ایسے الفاظ اور اصطلاحات استعال کریں گے کہ جوان کے وقار واحز ام کوتباہ کردیں ہم پریس پر اس صد تک کنٹرول حاصل استعال کریں گے کہ تمام خبریں ہماری نیوز ایجنسیوں کے ذریعے المجھی کی جا کیں اور اخبارات صرف کریں گئی کہ ایک کرتیں ہم بریس پر اس صد تک کنٹرول حاصل کریں گئی کہ تمام خبریں ہماری نیوز ایجنسیوں کے ذریعے المجھی کی جا کیں اور اخبارات صرف وہی خبریں شائع کریں جن کی ہماجازت دیں۔"

یہودی بڑوں کے منصوبے کی پہلی کڑی یورپ اور امریکہ کی معیشت پر قابو پانا تھا ، دوسری کڑی فلسطین پر قبضہ کر کے اسرائیل کی گم گشتہ ریاست قائم کرنا اسے مسلسل توسیع دیتے رہنا ، تمام دنیا کے یہود یوں کو اسرائیل میں جمع کرنا اور دنیا بھر میں یہود یوں کے مفادات کا تحفظ کرنا اور تیسر مرحلے میں عالمی سلطنت کا قیام ہے۔ پہلی کڑی کی کامیا بی کے بعد وہ دوسرے مرحلے یعنی اسرائیل اس کی توسیع اور استحام کے لئے سرگرم مل ہیں اور اس کے لئے غیر یہود کاذبالخصوص امریکہ کوخوب استعال کررہے ہیں۔ خضیہ یہود می ہتھیا ر

یہودی منصوبے کوآ کے بڑھانے میں جن یہودیوں نے سرماییاستعال کیااس میں سرفہرست تین یہود سرمایی کارول باور عرف راقصس جائلڈ (Rockfeller) راک فیلر (Rockfeller) اور وار برگ (Warburg) کے خاندان ہیں جو بنک کاری پٹرولیم' سٹیل' تجارت واقتصادیات اور بازار مصص' غرض کہ ہر شعبے میں چھائے ہوئے ہیں۔امریکی اقتصادیات پوری طرح یہودیوں کی مٹھی میں ہیں۔راقعس جائلڈ کی سر پرتی میں صیبہونی مقاصد کی تکمیل کے لئے روثن نگاہ تح یک (السمال اللہ کی سر پرتی میں صیبہونی مقاصد کی تکمیل کے لئے روثن نگاہ تح یک (السمالیا) کا آغاز کیا گیا' اس کا اولین مقصد دنیا کو ند ہی پابندیوں سے آزاد کرنا قرار دیا گیا۔جس نے بچھ عرصہ بعد

فری میسن کوجنم دیا۔روشن نگاہ روشن خیال تحریک نے ''عالم انسانی کی فتح کے لئے اسکولوں' کالجوں اور ورائع ابلاغ پر قبضے کا فیصلہ کیا ''تو ریاستہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ کو اولین مرکز بنایا۔اس الئے انہوں نے پہلے تو امریکہ کے وفاقی ریزروسٹم (1913) پر ہاتھ صاف کے پھر کونسل برائے امور خارجہ (1920) دی کلب آف روم (1974) اورٹرائی لیٹرل خارجہ (1920) دی بلٹر برگر گروپ (1954) دی کلب آف روم (1974) اورٹرائی لیٹرل (Trilateral) کمیشن (1973) کینام سے نت نی تحریکوں کوجنم دیا ماضی قریب میں نیوا تی موومنٹ (المحدود) ہوں کہ اورورلڈ کانسٹی ٹیوش اسمبلی اینڈ پارلیمنٹ کے نام سے وجود میں آنے والی تحریکات بھی دراصل یہود کی عالمی سلطنت کے لئے کا م کررہی ہیں۔ یہودی سرمایہ سے قائم سلطنت کے لئے کا م کررہی ہیں۔ یہودی سرمایہ سے قائم سلطنت کے ایک کا ورش گردی ہیں۔ یہودی سرمایہ سے قائم امریکیوں کو بیٹمال بنارکھا ہے' جبکہ تمام بڑی صنعتیں 75 فیصد یہودیوں کے ہاتھ میں ہیں امریکہ امریکہ کے 180 فیصد اخبارات اور دیگر ذرائع ابلاغ کے پیچھے یہودی سرمایہ اور ذبین کارفرما ہے۔ Enroute کے مطابق امریکی (Garry H Kay) کے مطابق امریکی ساست میں یہودیوں کا ممل وشل اس قدر ہے کہ ساست میں یہودیوں کا ممل وشل اس قدر ہے کہ

"صدارتی دور میں کوئی سیاستدان اس وقت تک شامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ کونسل برائے امور خارجہ یا ٹرائی لیئرل کمیشن سے تعلق ندر کھتا ہو۔اوران دونوں کے ارکان کی تعدادتین سے پانچ بزار تک بتائی جاتی ہودیوں کا قدرتی سیاسی تک بتائی جاتی ہودیوں کا قدرتی سیاسی گھر ہے جبکہ ڈیموکر یک اور سوشلسٹ حلقوں پر بھی پورا کنٹرول رکھتے ہیں۔ملک کے اندر کوئی برسرافتد ارہو حکومت نیویارک چلاتا ہے بیہاں سے ہمیشہ یہودی کا میاب ہوتے ہیں۔الیکشن کے بعد کوئی خض یا گروہ یہودی کنٹرول سے باہر جانے کی کوشش کر سے تو فورا "سکینڈل" " تجھقیتات" بعد کوئی خض یا گروہ یہودی کنٹرول سے باہر جانے کی کوشش کر سے تو فورا " سکینڈل" " تجھقیتات" بعد کوئی خض یا گروہ یہودی کنٹرول سے باہر جانے کی کوشش کر سے تو فورا " سکینڈل" " تجھقیتات" بعد کوئی خالی سامنے ہیں۔

1920 ہے آئ تک 18 میں ہے 16 وزرائے خزانہ 1944 ہے اہلک پندرہ میں ہے تیرہ وزرائے فارجہ تیرہ میں سے گیارہ تو می سائتی کے مشیر اور تیرہ میں سے بارہ وزرائے دفاع ایسے ہوئے ہیں جو تولہ بالد یہودی تظیموں میں سے کی نہ کی کے مبرر ہے ہیں۔1935 سے اہلک فوتی سر براہ ماسواجز ل نارمین شواز کوف کے تمام کے تمام ان تظیموں کے رکن تھے۔صدرولس سے اہلک ہے ایف کینیڈی اوررو نالڈریگن کے سواتمام امر کی صدور یہودیوں کے زیرا اثر تھے۔صدرریگن سے ان تظیموں کا اثر ورسوخ ختم کرنے کی کوشش کی گروہ غالبًا اپنے نا ئب صدر جارتی بش کی وجہ سے زیادہ کا میاب نہ ہوئے صدر جارج بش سینئر کے دور میں ان تظیموں کے 750 ارکان اہم

یہود یوں کو حضرت مسے علیہ السلام کے خون سے بری الذمہ قرار دے دیا اور بوپ پال ششم نے تو اپنے پادر یوں اور ذہبی کارندوں کوفری میسن اور دوسری یہودی تنظیموں کے ممبر بننے کی اجازت دیدی ہے تاکہ '' یہود یوں کے منصوبوں کی تکمیل مین ان کی مدد کی جائے۔'' حالا نکہ یہود یوں نے عیسائیوں کے بارے میں اپنے عزائم کو بھی مخفی نہیں رکھا ایک یہودی مصنف مارکس ایلی راناج نے 1928 میں عیسائیوں کے نام ایک کھلے خط میں کہا کہ

"جم نے تمہاری رومیں پراگندہ کردی منہارے عزائم شل کر کے رکھ دیے اور تمہاری زندگی کے رائے چید ہ کردیے "میشال شیخانے" الحوادث "شارہ نمبر 1101 میں لکھا" صیبونیت پہلے میسائیت کی اور اس کے بعد اسلام کی دشمن ہے۔"

اسرائيل كي حدود

بایں ہم مشرق وسطی میں اسرائیل کا قیام امریکہ برطانیا ورروس کی مدد کا مرہون منت ہادر کھر 1967 اور 1973 کی جنگوں میں بھی اسرائیل کو امریکہ کی مکمل تائید حاصل رہی۔اس کی تصدیق امریکی سفیر جیمز آ کنز 'اسرائیلی چیف آف شاف اضحاک رو بن اور کئی دوسرے کر چکے ہیں۔اور اسرائیل مسلسل پھیل رہا ہے یہودی مصنفین کے مطابق عظیم تر اسرائیل میں پوراشام 'لبنان' مصراردن وعراق کا بڑا حصہ' صحرائے سینا' بالائی نجد اور مدینہ منورہ شامل ہوگا۔صیبونی عالمی سلطنت کے لئے اکیلا اسرائیل مصروف عمل نہیں امریکہ و برطانیہ بھی برابر کے شریک کار ہیں۔ آج مغربی ممالک پوری طرح یہودی سرمایہ کی گرفت میں ہیں اور امریکہ کی تو مالیاتی و خارجہ پالیسیاں جیسا کہ ہنری فورڈ اول نے لکھا ہے تل ابیاب ہیں بنتی ہیں۔

اسرائیل میں سابق امریکی سفیر جیمز آکنز کے الفاظ میں 1973 کی جنگ نے اسرائیل کے نا قابل شکست ہونے کا تصور ریزہ ریزہ کردیا تھا'اس لئے یاسر عرفات امن کے پیامبر بن کر بوائین او گئے تو امریکہ کے اشارہ پر اسرائیل سینائی اور گولان کی پہاڑیوں کو جزوی طور پر خالی کرنے پر رضا مند ہوگیا'ای بات نے اسرائیل کو 1978 میں کیمپ ڈیوڈ مجھوتے پر آمادہ کیا۔ یوں لگتا ہے کہ اس دوران میں امریکہ نے اسرائیل کے حوالے ہے جو پالیسی بنائی اس میں اسرائیل کو کمل شخفظ دینے اور مشرق و سطی کے ان تمام ممالک کو کمزوریا ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا جو کسی دقت بھی اسرائیل کے لئے خطرہ بن سکتے تھے۔

پھر 1979 میں ایران میں اسلامی انقلاب آیاپاکستان کی تائید سے افغانی عوام روی یا بخار کے مقابلے میں اٹھ کھڑ ہے ہوئے تو امریکہ اور مغربی دنیا کو'' اسلامی اخوت'' اور'' اسلامی جہاد'' کو

مناصب پر قابض رہے۔ ان میں وزیر دفاع ڈک چینی چیئر مین جائٹ چیف آف ہائ کہیں ۔ جزل کون پاؤل مشرقو می سلامتی برن اسکو کرافٹ وزیر فارجہ جیمز میکر بطور فاص قابل ذکر ہیں ۔ "

بش جونیئر کی کا بینہ میں ان سمیت تقریباً دو تہائی ارکان کا تعلق ان تظیموں سے ہے اور امریکی عدلیہ انتظامیہ اور عسکریہ میں 70 سے 80 فیصد کلیدی اسامیوں پر ایسے ہی لوگ فائز ہیں ۔ اسلئے امریکہ کی خارجہ مالیاتی 'اور عسکری پالیسیوں پر تل ابیب کے اثر ات ہمیشہ نمایاں رہے ہیں۔ گیری کے مطابق صدر بش سینئر نے 29 جنوری 1991 کو "The New World Order" کا نعرہ یہودیوں کے زیراثر نگایا "The New World Order" کا نعرہ بہودیوں کے زیراثر نگایا "Novus Ordo Sectorum" یعنی دی نیو ورلڈ آرڈ رکے الفاظ پہلی مرتبہ صدر روز ویلٹ کے عہد میں ایک ڈالر کے نوٹ پر چھا ہے گئے حالا نکہ یہ گزشتہ ہوئے دوسوسال سے امریکی مرتبہ صدر میں میر کے التی سمت لکھے ہوئے تھے۔ لیکن آخیں امریکی عوام سے چھپا کردکھا گیا۔

سینٹربش کے اس سلوگن کے جواب میں امریکی کانگرس کے رکن لیری پی میکڈونلڈ (Larry) P Mcdonald نے اپنی تقریر میں کہاتھا

"بیدنفیہ طاقتوں کا نعرہ ہے جوائے مقاصد کے لئے سب سے پہلے امریکہ پر کھمل گرفت چاہتی ہیں تا کہ اس کے اقتصادی وعسکری اڑ ورسوخ کوائے مقاصد کے لئے استعال کرسیس فلیقی جنگ اس طرف ایک قدم تھا تا کہ امریکہ ایک غیر متناز مدلیڈر کی جیٹیت میں سامنے آئے۔ نیو یارک عالمی سلطنت کا دارالحکومت بنے کی تمام خصوصیات اپنے اندر سمونے ہوئے ہے اگر خفیہ طاقتیں یا یور پی ممالک بیچا ہے ہیں کہ دارالحکومت یورپ میں ہوتو اس کے لئے نیویارک کو تباہ کرنا ہوگا اور بید دوطرح سے ممکن ہے اولا اقتصادی تباہی یعنی ماریک کوکریش کردیا جائے سر مایہ نکال لیا جائے طائیا کھمل تباہی جس کے لئے دہشت گردا نہ اقتدام کرنا ہوگا یا کوئی ایمی جنگ یاا نمی حادث اے تباہ کرسکتا ہے۔ "پھر اس نے نیویارک اور بابل کے درمیان مما ثلت کا ذکر کرتے ہوئے دعا کی کرسکتا ہے۔ "پھر اس نے نیویارک اور بابل کے درمیان مما ثلت کا ذکر کرتے ہوئے دعا ک

"The Battle اپنی کتاب (Georoge Soros) اپنی کتاب The Battle امریکی دانشور جارج سورس (Georoge Soros) اپنی کتاب of American Supremacy میں امریکی ایوان اقتدار میں یہودیوں اور ان کے حای فلری انتہا نیوکنز کے اثر درسوخ کو امریکہ کے لئے خطرناک قرار دیتے ہیں ان کے نزدیک ان لوگوں کی فکری انتہا پندی منڈی کی انتہا پندی سے مل کر دنیا پر امریکی غلبہ کے خوفناک تصور کوجنم دے رہی ہے۔ پچھ مے سے امریکی دانشوروں نے بھی اس یہودی غلبہ کے خلاف کھل کر کلھنا شروع کردیا ہے کہ محمدہ امریکہ کو بتاہ کردیا سے ایکن ستم ہے کہ کیتھولک چرچ 1964 کی روم کا نفرنس بالاً خردیا ستہائے متحدہ امریکہ کو بتاہ کردیں گے۔ لیکن ستم ہے کہ کیتھولک چرچ 1964 کی روم کا نفرنس

قریب ہے دیکھنے کا موقعہ ملام خرب کے اہل دانش پر نیزی آئی اے اور دوسری خفیہ ایجنسیوں کی رپورٹوں
کی روشنی میں امریکہ نے یہاں ایک طرف اپنے پرانے حریف سوویت روس کوخون میں نہلانے کے
لئے ''جہادی اسلام'' کی تائید و حمایت کرنے کا فیصلہ کیا تو دوسری طرف وقت آنے پران ہے چھٹکارا
عاصل کرنے کی منصوبہ بندی بھی گی۔ یہ بات قابل ذکر ہے کہ سوویت یونین کے خاتے 'کے بعد امریکہ
نے جہادی تظیموں کوچین سے لڑانے کی کوشش کی تھی مگر حکومت پاکتان اور بعض مسلم رہنماؤں نے اس
مازش کونا کام بناویا۔

عراق ایران جنگ

امریکہ اور مغرب نے اپنے مقاصد کے لئے 1980 میں عراق اور ایران کو ایک دوسر ہے مقابل لاکھڑا کیا تاکہ دونوں کو کمزور کیا جائے امریکہ نے ایک طرف ''نہ ہی ایران' کے خلاف' سیکولرعراق' کی پوری مدد کی'تو دوسری طرف انڈرورلڈ اور اسرائیلی ایجنٹوں کے ذریعہ ایران کو بھی اسلحہ بیچا۔ مگر آٹھ سال تک جاری رہنے والی اس جنگ میں دونوں طرف بھاری جانی و مالی نقصان کے باوجود امریکہ کسی بھی آئل فیلڈ پر قبضہ نہ کر سکا تھا۔

نی صدی کے لئے منصوبہ بندی

دریں اثنامغربی دانشوروں اور تھنک ٹینکوں نے مسلمانوں کے منبر ومحراب کو مغرب کے لئے تاہ کن ہونے کا تاثر دیناشروع کر دیا تھا اور متعدد مغربی دانشوروں نے اپنی تحریروں کے ذریعیہ 'تہذیوں کے نکراوُ'' کا نظریم آگے بڑھایا ای دور میں سموئیل ہفتنگٹن کی'' A Clash of Civilization "کا خوب چرچا ہوا اس نے لکھا

" تہذیوں کے تصادم میں آئندہ دنوں میں اسلام ایک برد انظریاتی چیلنج ہوگا 'اور اسلام کامغرب سے تصادم روز بروز برد هتا چلا جائے گا۔''

امریکی پالیسی سازوں نے اکیسویں صدی کے منظرنا ہے کی تشکیل موجودہ صدی کے آغاز سے پہلے ہی کر لی تھی'بش سینئر کے دور میں پیغا گان کے انڈرسیکرٹری پالیسی پال وولفووٹز کی تجویز پر جائٹ سٹاف'ڈیفنس انٹیلی جنس'ڈیفنس پالیسی ڈیپارٹمنٹ اور تجزیاتی شعبے کے افراد پر مشمل شیم نے ڈک چینی (اس وقت وزیر دفاع) کی نگرانی میں ایک منظرنامہ تیار کیا'جے Regional Focussed چینی (اس وقت وزیر دفاع) کی نگرانی میں ایک منظرنامہ تیار کیا'جے کام دیا گیا'اس میں سات بڑے اہداف کی نشاندہی کی نگی محتی جن میں عراق کی طاقت کو مکمل طور پرختم کرنا اور عرب ممالک میں امریکی فوج کو کم از کم 2005 تک

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

رکھنا شامل تھا۔ای طرح اپریل 1990 میں صدر بش سینئر نے وائٹ ہاؤس میں یور پی ممالک کے نمائندوں کا ایک خصوصی اجلاس بلایا۔ بظاہر بیا اجلاس مشرق وسطی کی کشیدہ صورت حال کے پیش نظر بلایا گیا تھا، مگراس میں کسی عرب ملک کوشر یک نہ کیا گیا۔دراصل امریکہ مشرق وسطی میں اپنے مفادات کے لئے یور لی برادری اور جایان کے کند ھے استعال کرنا جا ہتا تھا۔

مخضریہ کہ امریکہ نے اپنے لئے جوم حلہ وارایجنڈ اتیارکیا'اس کا مقصد عراق'ایران'پاکستان' ملائیشیا'تر کی اور عرب ممالک کو معاشی طور پر کمز ورکر نا اور ان کی فوجی قوت کو مفلوج کرنا ہے اس حوالے ہے سرفہرست ممالک وہ ہیں جوکسی بھی وقت اسرائیل کے لئے خطرہ بن سکتے ہیں'عراق کے بارے میں امریکہ کو خدشہ تھا'کہ اٹیمی قوت حاصل کرنے کے بعدوہ اسرائیل کو نیست و نابود کردےگا۔اس لئے نہ صرف اس کے ایٹی ری ایکٹر اور تنصیبات تباہ کی گئیں ایٹمی سائنسدان قبل کئے گئے ایران سے لڑایا گیا'اور ای دوران میں (جون 1981) میں اسرائیل نے عراق کے سب سے بڑے ایٹمی مرکز اوسیراک کو تباہ کردیا۔

پہاغکیجی جنگ

اس کے باوجودامریکہ اوراسرائیل کے مقاصد پورے نہ ہوئے تو ایک نیا تھیل تھیلا گیا۔ کہ عراق میں متعین امریکی سفیر اپریل گا پی (April Glaspie) نے عراق کو اکسایا ۔صدرصدام امریکی سازش کا شکار ہوگئے۔ اورانہوں نے کویت پر قبضہ کرلیاامریکہ نے ''پوٹرن' لیااور پروپیگنڈہ اور سفارت کاری کے ذریعہ ایک دنیا کو اپنے ساتھ ملالیا عراق پر قیامت برپا کردی گئی امریکی افواج کویت معودی عرب اور فلیجی ریاستوں میں اتار دیں عراق لہولہو ہوگیا۔ مسلم ممالک کو کمزور کرنے اور تیل کے وسائل پر قبضہ کرنے کا امریکی ایجنڈ اروپیمل آیا۔

عراق کویت تنازعہ نے عالم اسلام کو بہت نقصان پہنچایا۔عرب لیگ ، خلیجی تعاون کونسل اوراو

آئی می مردہ گھوڑے ثابت ہوئے۔ دنیا کو یہ پیغام ملا کہ عالم اسلام منتشر اور بے جان ہے یہ ہڈیوں کے

بغیرجہم ہے جبکہ امریکہ کئی جہتوں سے فائدہ میں رہا اس نے تیل کی دولت سے مالا مال عرب مما لک

کوخوب اسلحہ بیچا اسے عراق کے ہمسا یہ عرب مما لک کے سیاسی اقتصادی اور سیکورٹی کے معاملات پر طبعی

وغملی قبضہ کے لئے جواز مل گیا۔خدا نہ کرے کہ 'امریکی مفادات کے تحفظ' کے بہانے سعودی عرب کے

مام معاملات امریکی اپنے قبضے میں لے لیں اور سعودی اتھارٹی مکہ ومدینہ تک محدود ہوکررہ جائے۔گو

سعودی عرب سے امریکی فوجیس چلی گئی ہیں لیکن خلیج عرب میں ان کی موجودگی عربوں کی آزادی اور

خود مختاری کے لئے مستقل خطرہ ہے۔

مین پاکتان کاؤی پرینگ Scanned PDF By HAMEEDI

افغانول كاقصور

9/11 کے سانحہ کے تناظر میں جس کے بارے میں اکثر امریکی دانشوروں نے اعتراف کیا ہے کہ اس میں اسامہ یا طالبان کے ملوث ہونے کی کوئی شہادت سامنے نہیں آئی۔امریکہ محض اسلئے افغانستان يرچر هدور اكدامريكه اوراسرائيليول كاليك" كيم يلان" تفااس كے لئے امريكه نے اسامه بن لا دن اور طالبان کی مبینه دہشت گردی کو جواز بنایا حالانکه معاملہ کچھ یوں ہے کہ اول تو جیسا کہ آئی ایس آئی کے سابق ڈائر بکٹر آپریشنز بریگیڈ ریز ندی نے اپنی یا دداشتوں میں لکھا ہے سوویت روس کے خلاف جہاد میں افغان رہنماؤں نے امریکہ کے ہاتھوں برغمالی بننے سے انکار کردیا تھا۔انہوں نے افغانستان کو ایک سیکولرریاست بنانے کے امریکی خواب کوریزہ ریزہ کردیا تھا اسلئے پہلے تو امریکہ نے افغانستان میں خانہ جنگی کو ہوا دی کہاس ہے تنگ آ کرافغان اسکی جھولی میں آ گریں گےلیکن جب نو آ زاد وسط ایشیا کی ریاستوں نے بھی بڑی تیزی ہےاہے ثقافتی اسلامی ورثے کی طرف مراجعت شروع کردی تو امریکہ کو یوں محسوس ہوا کہ کیسپین کے علاقہ کا 270 بلین بیرل تیل اس کے ہاتھوں سے نکلا جارہا ہے۔ چنانچاس نے یا کتان سے رجوع کیا کہ وسط ایشیائی جمہوریتوں سے رابطہ کیلئے افغانستان کو محفوظ بنایا جائے۔اس کے بعد ہی 29 اکو بر 1994 کو آئی ایس آئی کی گرانی میں طالبان نے جودراصل یا کتان میں زرتعلیم افغان طلباتھ۔افغانستان میں اینے بیر جمائے۔امریکہ نے طالبان کے ساتھ سفارتی تعلقات قائم کرنے کا یقین دلایا اور امریکی سٹیٹ ڈییار شمنٹ کے ترجمان کلین ڈیویز (Glyn Devies) نے کہا کہ طالبان کی طرف ہے افغانستان میں اسلامی قوانین کے نفاذیر امریکہ کوکوئی اعتراض نہیں' پھرایک ماہ کے اندر ہی تیل کی سب سے بڑی امریکی ممینی یونوکال (UNO-Cal) تر کمانستان سے افغانستان کے رائتے ایک ہزار کلومیٹر کمبی یائب لائن کے بارے میں مفاہمت کرنے میں کامیاب ہوگئ۔ تاہم بہتر مفادات کے حصول کیلئے طالبان نے یائی لائن برکوئی معاہدہ کرنے سے قبل ارجنثائن سے رابطہ کیا۔ تو امریکہ بڑ گیااوراس کی تھلی دھمکی کے باوجود جب طالبان نے جھکنے سے انکار کردیا تو امریکہ اسامہ بن لادن اور''القاعده'' کویناه دینے کا''الزام' لگا کر افغانستان پرچڑھ دوڑا۔حالانکہ اسامہ کو امریکہ ہی افغانستان میں لایا تھااور ہریگیڈ ریز مذی کےمطابق اسامہ نے خوست میں یہاڑوں کےاندرجو کمپلیس تغیر کروایا جس میں براسلحہ خانہ رہتی کیمپ اور میڈیکل انسٹی ٹیوٹ شامل ہیں اسکی تغییر کے لئے تمام سرمایدامریکی ی آئی اے نے فراہم کیا تھا۔اسامہ کے تربیتی کیمپول کے لئے رضا کاراورسر مایہ فراہم کرنے والوں میں سعودی عرب سی آئی اے آئی ایس آئی اور بی سی آئی شامل رہے ہیں۔اسامہ پر

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

امریکہ نے کویت سے عراق کے انخلا کو کافی نہ سجھتے ہوئے اقوام متحدہ کے ذریعہ پہلی خلیجی جنگ کے بعد عراق کو کس طرح مفلوج اور سرائیل کو مفبوط سے مفبوط تربنایا اور اسرائیل تمام عالمی قوانین کونظر انداز کرتے ہوئے جس سینز وری سے کام لے رہا ہے کس سے خفی نہیں اس نے فلسطینیوں پر ان کی اپنی ہی سرز مین پر جس طرح ریاستی تشد ذقل عام اور دہشت گردی کے ذریعہ عرصہ حیات نگ کررکھا ہے ۔ وہ تہذیب اور شائنگی کا سبق دینے والے امریکہ کے زدیکے ظلم نہیں بلکہ ظلم وتشد دکی اس آئدھی کے سامنے بند باندھنے والے بے وسلہ اور نہتے ''حماس'' اور '' انقادہ'' کے نوعمر رضا کار دہشت گرد ہیں' بقول سامنے بند باندھنے والے بے وسلہ اور نہتے ''حماس'' اور '' انقادہ' کے جواب میں کاروائی کرتی ہے۔'' امریکی نائب وزیر خارجہ '' اسرائیلی فوج تو انفادہ کی اشتعال انگیزی کے جواب میں کاروائی کرتی ہے۔'' انسانیت اور امن کے نام پر امریکہ اور اس کے حواد یوں نے کرہ ارض پر جو وحثیانہ جنگ اسانیت اور امن کے نام پر امریکہ اور اس کے حواد یوں نے کرہ ارض پر جو وحثیانہ جنگ چھڑر کھی ہے۔وہ دراصل دنیا کے تمام تر ماوی وقد رتی وسائل پر قبضہ کرنے کیلئے ہے ورنہ اسکی کوئی منطق اور اخلا قیات نہیں۔ بھارتی دائشور روندھیاتی رائے نے درست لکھا ہے کہ

" نے سامراج کا ایک بی ایجنڈ اے کہ ایسے تمام ممالک جن کی کوئی بھی پولیٹیکل اہمیت یا کسی بھی سائز کی پرائیویٹ مارکیٹ یا نجی شعبے میں دینے کے لئے انفراسٹر کچر یا کسی بھی قتم کے قدرتی وسائل ہوں ان کووی کرنا چاہیے جو" نیا سامراج" کہتا ہے درنداس کی جارحیت کا نشانہ بننے کے لئے تیار دہنا چاہیے۔"

9/11 كاسانحه

ستمبر 2001 کے سانحہ کو بہانہ بنا کرنے سامراج نے افغانستان میں جو قیامت برپا کی اس کے پس منظر میں قدرتی وسائل اور وسط ایشیا کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرنے کی خواہش کار فر ہاتھی کیونکہ اس وقت امریکی اقتدار کے ایوانوں میں تیل کے بیو پاریوں کا راج ہے اور امریکہ جو پچھ کررہا ہے اس بارے میں کینیڈا کی وزیراعظم جین کری ٹن کا بہتھرہ سوفیصد درست ہے۔

'' بیامریکہ کالا کچ ہے' حرص ہے اور جب تک امریکہ اپنے وزن کے بو جھے نے دون ٹیس گر پڑتا بیلا کچ اے ادھرادھر دوڑا تارے گا۔''

تیل نے دنیا کو بہت د کھ دیئے ہیں۔ تیل اور انسانی مصائب کا چولی دامن کا ساتھ ہے برطانوی جائنٹ انٹیلی جنس رپورٹ میں بتایا گیاہے کہ

"1973 میں عرب اسرائیل جنگ کے بعد تیل کے لئے اسریکہ نے چھاپ مار دستوں کے ذراید سعودی عرب اور کویت پر قبضے کا منصوبہ بنایا تھا۔ برطانیہ سے کہا گیا تھا کہ وہ ابوظہبی کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کر لے لیکن بعض حلقوں کی طرف سے شدید کا لفت کے باعث اس منصوبے کوترک کردیا گیا۔"

جکڑ کرتقریباً مفلوج کردیاات کے باوجود بھی عراق امریکہ کے نزدیک اسرائیل کے لئے خطرہ تھا والانکہ عراق پر حملے سے اختلاف کی بنا پر بش کے انسداد دہشت گردی کے مستعفی ہونے والے مشیر رچرڈ اے کلارک نے تقدیق کی ہے کہ صدر بش نے افتدار میں آنے کے فوراً بعد ہی کا آئی اے اور پینٹگان کو اس بارے میں منصوبہ بندی کی ہدایات جاری کردی تھیں۔ رچرڈ کلارک کے مطابق بیدراصل وزیر دفاع رمز فیلڈ اور نائب وزیر فارجہ پال وولفووٹز کا ذاتی ایجنڈ اتھا ای لئے مہلک ہتھیاروں کی تیاری کے حوالے سے اقوام متحدہ کی انسیان میں کھیلئے سے انکار کردیا تو صدر بش نے تمام اخلاقی اور بین الاقوامی ضابطوں کے برعکس اپنے روایتی اتحادیوں فرانس اور مغربی جرمئی کو نظر انداز کرتے اور اقوام متحدہ کوروندتے ہوئے 200 مارچ 2003 محض اسلئے عراق پر تباہ کن حملہ کیا کہ امریکہ واسرائیل کے لئے صدام کے عراق کا وجودنا قابل پر داشت ہوگیا تھا۔

امريكى عزائم كيابين؟

بر تسمتی ہے کہ عراق پر امریکی کاروائی پر 158 سلامی ممالک میں ہے حکومتی سطح پر صرف ملا میٹیا کے ڈاکٹر مہا تیر محد کو یہ کہنے کی جسارت ہوئی کہ''امریکہ کی مہم دراصل اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ ہے'' جبکہ باتی کبوتروں کی طرح آ تکھیں بند کئے بیٹے رہاور سجھتے رہے کہ امریکی باگڑ بلا صرف عراق کی گردن د ہوج کر مطمئن ہوجائے گا عالمی امن کی ٹھیکیدارا قوام متحدہ کی قلعی بھی کھل گئی۔ اب تو خود امریکی انتظامیہ نے اعتراف کرلیا ہے کہ مہلک ہتھیاروں کا الزام محض ایک بہانہ تھا اور سابق امریکی صدر کارٹر کا کہنا ہے کہ

"امریکه اور برطانیه نے مل کرعراق پرایسی جنگ تھو پی جس کا کوئی جواز ندخیااوراس کےخلاف کیس جھوٹ اور صرف جھوٹ بربنی تھا واشکٹن اور لندن نے انتہائی گھناؤنا کر دارادا کیا۔"

پروفیسراینڈریوبیمیووچ کے مطابق ''عراق تو محض ایک علامت ہے جس کا سہار الیکرامریکہ نے دنیا کو بنایا ہے کہ اب وہ اپنے کسی بھی متحکم حریف کو ابھرنے کا موقع نہیں دےگا۔'' جبکہ امریکی دانشور اور سیای مفکر نوم چوکی کے الفاظ میں ''امریکہ کے سامراجی اور استعاری مقاصد ایک امپریل گرینڈ اسٹر مجھی ہے مربوط ہیں اور عراق پر قبضہ اس مقصد کی طرف سفر ہے۔'' امریکہ پوری دنیا کی تو انائی کے بہاؤ پر کنٹرول چاہتا ہے۔ عراق پر قبضہ کے بعد نہ صرف مشرق وسطی کی معدنی دولت امریکہ کے ہاتھ آگئ ہے بلکہ وہ وسط ایشیا کی 6.3 ٹریلین مکعب فٹ آئل وگیس کے ذخائر کا مالک بھی بن جائےگا۔ امریکہ میں تیل کے وسط ایشیا کی 6.3 ٹریلین مکعب فٹ آئل وگیس کے ذخائر کا مالک بھی بن جائےگا۔ امریکہ میں تیل کے سوتے خشک ہورہے ہیں جبکہ عراق کے موجودہ دریافت شدہ ذخائر ایک صدی تک امریکہ میں تامریکی ضروریات

امریکی الزامات کے جواب میں ملامحمر کا رویہ تھا کہ'' دہشت گردی کے واقعات میں اسامہ کے ملوث ہونے کے ثبوت دواوراسامہ لے لو''لیکن امریکہ ثبوت کہاں سے لاتا۔

افغانستان پر قبضه کیوں کیا؟

افغانستان پرامریکی قبضے کا مقصدا سامہ اور القاعدہ کے فاتے ہے زیادہ طویل المعیاد مفادات کے لئے اس اہم سٹر ٹیجک علاقے پرامریکی اثر ورسوخ اور گرفت کویقینی بنانا ہے۔ امریکی دانشوروں اور مغربی میڈیا کی رپورٹوں کے مطابق امریکہ نے بہت پہلے افغانستان پر جملہ اور قبضہ کرنے کا منصوبہ بنالیا تھا اور امریکی جزل ٹومی فرینکس نے ابنی کتاب "امریکی سپائی" میں لکھا ہے کہ "امریکہ دراصل افغانستان اور پورے وسطالی ایک ریاستوں کے تیل کے ذخائر پر قبضہ کرناچا ہتا ہے۔ "افغانستان پر قبضے کو دخائر پر قبضہ کرناچا ہتا ہے۔ "افغانستان پر قبضے کے بعد بھی امریکہ افغانستان میں اسلئے تباہی پھیلار ہا ہے کہ وہ اسامہ کی آٹر میں ان تمام لوگوں کوختم کر دینا چاہتا ہے جومستقبل میں کسی وقت اور کہیں بھی امریکہ کی مخالفت کر سکتے ہیں اس لئے اس نے اس جنگ کومبینہ "دہشت گردی" کے خلاف عالمی جنگ کارنگ دے دیا ہے۔

افغانستان میں آنے سے وسط ایشیائی ممالک کے ہائیڈ وکاربن (تیل وگیس) و خائر تک
امریکی رسائی ممکن ہوگئ ہے۔ موجودہ مارکیٹ کے حساب سے امریکی تیل کے و خائر کی قیمتقر یبائے ٹریلین
ڈالراوروسط ایشیاء و خائر کی مالیت 40 ٹریلین ڈالر ہے۔ اس کے علاوہ کیسیین کا علاقہ آبی وسائل سے بھی
مالا مال ہے۔ افغانستان پر قبضہ سے امریکہ نے خطے میں فوجی وسیای برتری حاصل کرلی ہے افغانستان میں
قائم امریکی اڈے اب مشکل ہی سے ختم ہول گے اوران اڈوں سے امریکہ وسط ایشیائی ریاستوں کے '' انتہا
پہندول'' چین' روس' پاکستان' اور ایران پر بھی نگاہ رکھ سکے گا۔ امریکہ میں ایک مضبوط لا بی سیجھتی ہے کہ
عراق اورا فغانستان پر قبضے کے بعد '' بدمعاش' ریاست ایران کا گھیراؤ آسان ہوگیا ہے۔

عراق پر قبضه

امریکہ چاہتاتو پہلی جنگ (1990/91) ہی میں عراق پر قبضہ کر کے اپنی من پیند حکومت مسلط کردیتا کین اس طرح صدام کا ہواد کھا کراس نے پچھلے عشرہ میں عربوں کو جس طرح لوٹا ہے وہ ممکن نہ ہوتا۔ امریکہ نے اپنی حکمت عملی ہے گذشتہ عشر ہے میں پورے فلیجی عرب ممالک کو اقتصادی طور پر کمزور کردیا ہے۔ فاضل بجٹ کے حامل عرب ممالک بھی اب ہرسال خسارے کا بجٹ دے رہے ہیں۔ مزید برال امریکہ نے گذشتہ دی سالوں میں اقوام متحدہ کے ذریعے عراق کو مختلف النوع پابندیوں کے فیلنج میں برال امریکہ نے گذشتہ دی سالوں میں اقوام متحدہ کے ذریعے عراق کو مختلف النوع پابندیوں کے فیلنج میں

عراق پر حملے کا بنیادی مقصد تیل کے ذخائر پر قبضه ای لئے تو بغداد میں داخلہ کے بعدامر کی دستوں نے طے شدہ منصوبے کے مطابق سیدھا عراقی وزارت تیل کا رخ کیا اور وہاں موجود ریکارڈ کو فوری طور پر محفوظ کرلیا ۔ جبکہ دوسری طرف عراق میں لوٹ مار جاری رہی یوں بھی امر کی جائنٹ چیف آفری طور پر محفوظ کرلیا ۔ جبکہ دوسری طرف عراق میں لوٹ مار جاری رہی نوں بھی امریکہ ویا تھا کہ''میر ہے زدیک فی الحال عراقی تیل ہی امریکہ کی ترجیحات میں سرفہرست ہے۔''اور کیوں نہ ہوتا؟ بش خاندان تیسری نسل سے تیل کے کاروبار سے وابستہ ہے۔ یوں امریکہ اس وقت بھی تیل کی دنیا پر قابض ہے۔ ادبیک کے بڑے ممالک کے تیل کے کنوئیں امریکہ تیل کہ بنیوں کے قبضے میں ہیں ۔ تیل کی تربیل وقسیم کا سازا کنٹرول امریکہ کے ہاتھ میں ہے۔ اس وقت تیل کی بین الاقوامی قبتیں امریکہ طے کرتا ہے۔ عراق پر قبضے کا دوسرا سب اسرائیل کو پر پاور بنانا اور مشرق وسطی کا نقشہ تبدیل کرنا ہے اس لئے اسرائیل کی دہشت گردی اور دادا گیری کو کمل امریکی آشیر بادحاصل ہے۔

خليجى رياستيں اور روشنى كاسفر

اس میں شبہ نہیں ہونا چاہیے کہ مبینہ دہشت گردی کے خلاف امریکی جنگ کے کی زدمیں صرف مسلمان حکومتیں آئیں گی۔ افغانستان وعراق کولہولہوکرنے کے بعدامریکہ اپناڈے کے ایگلے مرحلے میں عالم اسلام بالخصوص عرب مما لک کے سیاسی نظاموں میں تبدیلی کے لئے پرتول رہا ہے۔ اور عرب سربراہوں کو خبردار کیا جارہا ہے کہ آئندہ ان سے تعلقات دوئ اور جمایت امریکی خواہشات پر بنی خرب سربراہوں کو خبردار کیا جارہا ہے کہ آئندہ ان سے تعلقات دوئی اور جمایت امریکی خواہشات پر بنی سئے جمہوری اور دوئن خیال سیاسی سٹم کے قیام سے مشروط ہوں گے قطع نظراس کے کہ سلم مما لک کے سیاسی نظام میں پچھا ہے پہلو ہیں جو آج کے جمہوریت پسند شہری کو پسند نہیں کرتے لیکن بعض مسلمان سیاسی نظام میں پچھا ہے پہلو ہیں جو آج کے جمہوریت پسند شہری کو پسند نہیں کرتے لیکن بعض مسلمان دانشور بلاسو ہے سمجھے ہرامریکی اقدام کی تائید کو اپنا جزوایان سمجھے ہوئے ہیں۔ حالا نکہ وہ بخو بی جانے دانشور بلاسو ہے سمجھے ہرامریکی اقدام کی تائید کو اپنا جزوایان سمجھے ہوئے ہیں۔ حالا نکہ وہ بخو بی جانے ہیں کہ بیامریکی بالادی کا ایجنڈ ا ہے اور انھیں افغانستان وعراق کی مثالوں سے سبق لینا چاہے۔

امریکہ نے '' بعظیم تر مشرق وسطی'' کی فلاح و بہود کے لئے جومنصوبہ پیش کیا ہے وہ مراکش سے پاکستان تک پھیلا ہوا ہے۔ اس خیال کواول اول دعمبر 2002 میں ہیر پیشے فاؤنڈیشن کی ایک تقریب میں امریکی وزیر دفاع کولن پاول نے '' امریکہ اور مشرق وسطی کے درمیان پارٹنزشپ'' کے عنوان سے پیش میں امریکہ کی طرف سے ''عرب انسانی ترتی کی رپورٹ Arab Human کیا اس کے فوراً بعد امریکہ کی طرف سے ''عرب انسانی ترتی کی رپورٹ Development Report 2002 سامنے آئی اس میں پورے عالم عرب کے افلاس اور

پیماندگی کونمایاں کیا گیا تھا۔مغربی دانشوروں نے نیا فلسفہ دیا کہ ندہبی انتہا پبندی اوراس کے نتیج میں ہونے والی دہشت گردی کو فروغ دینے میں افلاس اور ضروریات زندگی کا فقدان بنیادی کردار اداکرتا ہے (فلسطین کشمیر چیجنیا افغانستان اور عراق کے عوام کی آزادی چیمن کر انھیں غلاموں کی سی زندگی بسر کرنے پرمجبور کرناان دانشوروں کے نزد یک کس روشن خیالی کی دلیل ہے)

امریکہ نے ''عظیم تر مشرق وسطی'' میں جن ممالک کو شامل کیا ہے وہی ہیں جنہیں اسرائیل اپنی سلامتی کے لئے انتہائی خطرناک سمجھتا ہے گویا اس منصوبے کا اصل یا بنیادی مقصد بھی اسرائیل کی سلامتی کو بقین بنانا ہے۔ بش نے اس نظریے کو آگے بڑھانے کے لئے انہی نیو کنز روٹیوز اور اسرائیل کو چنا ہے 'جنہوں نے افغانستان اور عراق کوموت کی وادیوں میں دھکیلا اور امریکہ کو دنیا بھر میں رسوا کیا۔ چنا ہے 'جنہوں نے افغانستان اور عراق کوموت کی وادیوں میں دھکیلا اور امریکہ کو دنیا بھر میں رسوا کیا۔ امریکہ کی اس دوش کے باعث بورپی اقوام بھی اس کے عزائم کے بارے میں مشکوک ہیں اور پورپی عوام بھی کہ کہتے گئے ہیں کہ یورپ کو امریکی مفادات سے لاتعلق کا اعلان کر دینا چا ہے 70 فیصد فرانسیسیوں نے تو کھل کرامریکہ سے چوکس رہنے کی ضرورت پرزور دیا ہے۔

سعودى عرب پرد باؤ

بعض مصرین کا خیال ہے کہ امریکہ عراق کے بعد سعودی عرب شام اور ایران میں ہے کی ایک کونشانہ بنائے گا آئ کل سعودی عرب میں پے در پے تخ یب کاری کے جو واقعات ہور ہے ہیں ان کے بیجھے بھی امریکہ کا ہاتھ بتایا جا تا ہے وہ اس'' تخ یب کاری'' اور'' القاعدہ کی سرگرمیوں'' کوسعودی عرب میں داخل ہونے کے لئے بطور جواز پیش کرے گا۔ ویسے تو عراق پر'' پیشگی حیل' کی روایت کے بعد امریکہ کوکی جا دھیت کے لئے کوئی جواز ڈھونڈ نے کی ضرورت نہیں سعودی عرب سے تعلقات میں سردمہری بلکہ کشیدگی امریکی طوطا چشی کی ایک روشن مثال ہے سعودی عرب نے ماضی میں جس قدرامریکہ میں بھاری سرمایہ کاری کی اور بنکوں میں نفقر رقوم جمع کروائیں اور امریکہ کواقتصادی مشکلات سے نکا لئے کے لئے کروڈ وں ڈالر کے ہتھیار خریدے امریکہ نے ان سب کا لحاظ کے بغیر 1911 کے بعد سعودی عرب پر ابنا دبا و بڑھا نا شروع کیا لیکن سعودی عرب نے امریکہ کے کہنے پر بعض مخیر سعودی زعماء کے اکا وہشم مخمد کرنے نے انکار کر دیا کیونکہ بیوہ لوگ ہیں جن کے عطیات سے کئی فلا کی ادار ہے جس میں اس کا کا ذاتہ میں خار میں کہ کے طرف سے اسرائیل کی اندھی جمایت پر بھی شنم ادہ عبداللہ اور وزیر خارجہ سعود الفیصل نے بین امریکہ کی طرف سے اسرائیل کی اندھی جمایت پر بھی شنم ادہ عبداللہ اور وزیر خارجہ سعود الفیصل نے بین میں تقدیم تھی جس سے کہا مریکہ سعودی عرب سے مزید بگر گیا۔

ایک ریٹائرڈ امریکی جزل نے سعودی عرب اور امریکہ کے تعلقات میں آنیوالی سر دمبری کو

اقوام متحدہ کی نگران فوج جانپنجی پھرامریکہ نے بحالی امن کے نام پراس جزیرہ پرمکمل قبضه کرلیااور یوں

انڈونیشیا کواس سے کاٹ دیا گیا جبکہ تشمیراورفلسطین کے باشندے گذشتہ نصف صدی ہے اپنے حق خود

اختیاری کے لئے لڑرہے ہیں وہ امریکہ کے نز دیک دہشت گرد ہیں۔ امریکہ انڈ و نیشیا کی طرح چندسال

قبل ملائیشیا کوبھی ایک جھٹکا دے چکا ہے وہ یوں کہاسابق وزیراعظم مہاتیر محد کی خوش آئند معاشی

یالیسیوں کی بدولت ملا پیشیا معاشی لحاظ ہے ایشیاء کا ٹائیگر شار ہونے لگا ہے بیصورت حال امریکہ کوقبول

نہیں تھی یوں بھی دنیا کی 100 ہڑی ملٹی نیشنل کمپنیوں میں سے استی کمپنیاں امریکہ میں ہیں'ان کمپنیوں نے

ملائشیا کے حوالے سے ایس پالیسیاں اپنائیں اور یک بیک سرمایہ کاری سے ہاتھ تھیج لیا کہ ملائشیا کی

معیشت دیوالیہ ہونے کے قریب پہنچ گئی وہ تو مہاتیر محمد کی حکمت عملی اور تدبر نے اپنے ملک کوسنجال

لیا۔ ملائیشیا اور انڈونیشیا کی طرح پاکستان میں بھی (فی الحال)بڑے پیانے پر تیل دریافت نہیں

ہوسکالیکن اس میں شک نہیں کہ پاکستان معدنی وقدرتی وسائل ہے مالا مال ہے لیکن پاکستان دراصل

درج ذیل وجوہات کی بنا پرامریکہ اور اسرائیل کوکھٹکتا ہے۔ اور انہی وجوہات کی بنا پریا کتان کی باری

مریکہ کی طرف ہے اسرائیلی حکومت کے مجر مانہ رویئے کی حمایت اوراس میں معاونت کرنے کا نتیجہ قرار دیا گا۔'' کیونکہ ان ممالک کے خطرنا ک ہتھیار دنیا کو تباہ کر سکتے ہیں جبکہ یہودی ابلاغی میڈیا کے زیراثر عالمی ہے۔ یہودی لائی سعودی عرب کے خلاف مسلسل برو پیگنڈہ کررہی ہے اور شنرادہ عبداللہ تو امریکہ مخالف میڈیا نے ہماری قومی سلامتی کو ہدف بنالیا ہے۔ہمیں پوری دنیا میں ایک خوفنا ک مضطرب اور بتاہ کن ملک قرار دے چکی ہے یہودی لائی کے مطابق عرب ممالک خصوصاً سعودی عرب بنیاد پرستوں کی حمایت اور'' نا کام ریاست'' کے طور پر پیش کیا جارہا ہے۔عام آ دمی کے لئے یہ بات حیران کن ہے کہ وہ یا کتان كررى بين اوران كے دين مدرے امريكه كے لئے زبر دست خطرہ بيں۔ جو ہمیشہ ہے امریکی کیمپ میں رہا ہے اور بعض اوقات اسے امریکی دوستی کی وجہ ہے انتہائی کمبیھر حالات سیای مبصرین کا خیال ہے کے عظیم تر مشرق وسطی کا تصور دراصل سعودی عرب اور دوسرے عرب ہے دو چار ہونا پڑا ہے امریکہ کا ہدف بن جائے۔ یہاں اس امر کا ذکر بے کل نہ ہوگا کہ گومشرق بعید کے دو مما لک کے خلاف کاروائی کا جواز ڈھونڈ نے اور مخالفانہ پر وپیگنڈ مہم کوتقویت دینے کے لئے کھڑا گیا ہے۔ ا ہم مما لک انڈ و نیشیااور ملا مکشیا میں تیل نہیں ہے مگروہ انھیں بھی کسی طرح سکون اوراطمینان میں نہیں دیکھنا مبصرین سعودی عرب سے پہلے ایران اور شام کوامریکی ہدف قرار دیتے ہیں کیونکہ امریکہ شام اور ایران عا ہتا اور حیلے بہانے ان کو کمزور کرنے کے دریے رہتا' چنانچہ انڈونیشیا میں امریکہ نے 1999 میں پیہ کے خلاف اقتصادی پابندیاں لگاچکا ہے۔صدر بش کے نزدیک''شام کے پاس کیمیائی ہتھیار ہیں''اس تھیل رچایا کہاس کے جزیرہ مشرقی تیمور میں عیسائی مسلم فسادات کروائے اس پرفوج میں اختلاف ہوا تو کے علاوہ امریکہ نے شام کو'' بدمعاش ریاستوں'' کے حلقہ احباب میں شار کیا ہے اور عراق میں جاری

امریکی خارجہ پاکیسی کے تحت اسرائیل کی سلامتی کے لئے ایران بھی اقتصادی ود فاعی لحاظ ہے مفلوج كرنا ضرورى ہے اس لئے اريان مسلسل امريكي سيولائنس كى زد ميں ہے اريان كا يرامن ايمى پروگرام امریکہ کے نز دیک حصول توانائی تک محدود نہیں حالانکہ ایران نے پورینیم کی افزودگی رو کئے اور IAEA کواپی ایٹمی تنصیبات کے معائنہ کی اجازت اور NPT کے اضافی پروٹوکول پر دستخط کر دیے جیسے مثبت اقد امات كئے بيں مرامريكه اور IAEA ميں ان كا يجنث مطمئن نبيں ہوئے اخبارى اطلاعات ك مطابق امریکہ نے ایران کی اسلامی حکومت کوختم کرنے کے لئے مہلک ہتھیاروں کا واویلا مجانے کے علاوہ حکومت مخالف گروہوں کی طرف سے بغاوت کے لئے خطیر فنڈمخنص کردیئے ہیں۔اور جواز جمہوریت اور انسانی حقوق کی بحالی کے نعرہ میں ڈھونڈا گیا ہے امریکی عہد بدارسلسل کہدرہے ہیں کہ وعدوں کے باوجود ایران و بی کچھ کرر ہاہے جس وجہ عراق اور شالی کوریا میں معائنہ کاری متاثر ہوئی۔

مزاحمتی جنگ میں اور ایران کے خفیہ ہاتھ کا پرو پیگنڈہ کیا جارہا ہے۔

يا كستان___ا لكلامدف

بین الاقوامی اورعلا قائی طور پرتیزی ہے بدلتی ہوئی صورت حال کے حوالے ہے دیکھا جائے توامریکہ کا اگلاہدف(خاکم بدہن) یا کستان ہے اسرائیلی وزیراعظم ایریل شیرون نے عراق کےخلاف مہم کے ابتدائی دنوں میں کہاتھا''عراق کوغیر سکے کرنے کے بعد پاکستان ایران اور شام کوغیر سکے کیا جائے

آسكتى إبقول بعض تجزية نگاروں كے آپكى ہے۔ 1. نظرياتي تتخض پاکستان اسلام کے نام پروجود میں آیا ہے'مصور پاکستان علامہ اقبال کے فلسفیانہ مباحث اور بانی پاکستان قائداعظم محموعلی جناح کے منطقیا نداورسیای دلائل سے قطع نظرایک عام مسلمان کے لئے بھی پاکستان کاحصول مسلمانوں کی پوری ملی ہستی کے تحفظ اور ملی آرزؤں کی تیمیل کا مسکلہ تھا۔اسلامیان ہند کے نز دیک دوقو می نظریہ محض وقتی نعرہ نہ تھا بلکہ ایک لابد ہی حقیقت ہے انہوں نے حصول یا کتان کی

محن يا كتان كى ۋى بريفنگ

طیارےکوحادثے کا شکار بنانے کے پیچھےایک سبب پیجی تھا کہ انہوں نے امریکہ کے روکنے کے باوجود کہوٹہ پروجیکٹ جاری رکھا'اورنوازشریف بھی اقتدار کے ایوانوں سے اسلئے رخصت ہوئے کہ انہوں نے صدر کانٹن کے منع کرنے کے باوجودایٹمی دھا کے کرکے پاکستان کوایٹمی طاقت بنادیا۔ پنٹا گون نے اكيسوي صدى كابتدائى سالول كے لئے RFMS كنام سے جو پلانگ كى ہےاس ميں ياكتان کے حوالے سے اس کی ایٹمی صلاحیت کا خاتمہ سرفہرست ہے۔28 مئی 1998 کے ایٹمی دھاکوں کے بعد امریکی نائب وزیر خارجہ پکرنگ کا بے اختیار پکار اٹھنا کہ 'مم پاکستان کا ایٹم بم برداشت نہیں كريجة ''اوركانٹن كايه كہنا كه' ياكستان نے اپنى سلامتى كى ضانت حاصل كرنے كا موقع كھوديا ہے ''ب معنی نبیں تھے جبکہ آج ڈیموکر ٹیک صدارتی امیدوار سینیڑ جان کیری بھی یہ کہدرہے ہیں کہ''موجودہ تناظر میں ہم ایک اسلامی ملک پاکستان کے پاس ایٹم بم برداشت نہیں کر سکتے '' یعنی امریکی انتظامیہ کوایسے پاکتان کی سلامتی گوارانہیں کہ جس کے ہاتھوں میں ایٹمی ہتھیار ہوں بلکہ حالات وواقعات بر گہری تجزياتى نظرر كصفوالول كاتوبه كهنام كهامريكه بإكتان كوصرف روثن خيال جديداورترقي پهندرياست نہیں بنانا حابتا بلکہا ہے ایک ایسی طفیلی ریاست بنانا حابتا ہے جس کے ایٹمی پروگراموں اورمیزائلوں پر پٹٹا گون کا کنٹرول ہو۔ چنانچہ ڈیموکر ینگ صدارتی امیداوار جان کیری بھی اپنے پالیسی بیانات میں کہہ چکے ہیں کہ ان کے صدارتی ایجنڈے میں پاکتان میں جمہوریت کو کوئی زیادہ اہمیت حاصل نہیں ہوگی اصل اہمیت ایٹمی ٹیکنالوجی کے مسائل اور دہشت گردی کو حاصل رہے گی۔جبکہ ری پبلکن صدر بش کے دباؤ پرمحن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اوران کے رفیق کارایٹی سائنسدانوں کے خلاف ''ایٹمی پھیلاؤ'' کا کھیل بھی ای لئے رچایا گیا کہ پاکستان کو دباؤمیں لایا جائے' مبصرین کا کہنا ہے کہ امریکہ نے صدر جزل پرویز مشرف کی طرف ہے اختیار کردہ حکمت عملی اور ان کی یفین دہانیوں کو وقتی طور پر اسلئے قبول کیا ہے کہ ابھی اسامہ بن لا دن اور ان کی'' القاعدہ'' زندہ ہے اسلئے انھیں پاکتان کی ضرورت ہے اسامه بن لا دن كا قصدتمام مونے يا دہشت گردوں كى طرف سے مطمئن موجانے پر جب انھيں یا کستان کی ضرورت نہیں رہے گی تو پھر یقیناً یا کستان کے ایٹمی پروگرام کی باری آئے گی اور یا کستان کوکسی طور بھی بخشانہیں جائے گا۔اس کی تصدیق 5 فروری 2004 کے بعدے ابتک کے امریکی بیانات اور اقدامات سے بھی ہوتی ہے۔ یوں لگتا ہے کہ (نومبر 2003 تافروری 2004) کی ہلچل کے بعدامریکہ نے پاکستان سے ایٹمی پھیلا و کے مبینہ معاملے پر جو'' خاموشی''اختیار کی اس کا سبب وہی ہے جس کا اظہار مغربی بریس نے انہی دنوں امریکی رویے پر تبصرہ کرتے ہوئے کیا تھا کہ امریکہ کو القاعدہ کے خلاف دہشت گردی کی جنگ میں یا کستان کی ضرورت ہے۔

جدوجہد میں اس لئے حصہ لیا اور قربانیاں دیں کروہ یا کتان کو اسلامی عقیدوں کی تجرہ گاہ بنانے کے آرز ومند عظی اری قیادت کی بے عملیوں اور دانشوروں کی کج فہمیوں کے باوجود قوم آج بھی اسلام اوراس کے تاریخی ور شکو یا کستانی قومیت کی روح اور یا کستان کی جغرافیائی حدودکواس کابدن مجھتی ہے۔اپنوں اور غیروں کی طرف ہے دیئے جانے مختلف النوع مغالطّوں کے باوجو تقتیم ہند کو خالصتاً ایک معاشی اور سیاس مسکلہ بآورکرنے پرآ مادہ نہیں ہوسکی۔وہ بجاطور پر پاکستان کواسلام کا قلعہ بھتی اور کہتی ہےاور حقیقت بھی بیہ ہے کہ پاکستان اسلام کے نام پرمعرض وجود میں آیا۔اسلامیان پاکستان کی اسلام سے وابستگی لازوال ہے بیا یک ایسا نکتہ ہے کہ جس ہے'' اہلیس'' بھی گھبرا تا ہے اور بدالفاظ اقبال' بیرجاننے کے باوجود کہ' بیامت حامل قرآن' نہیں اور' پیران حرم کی آسٹین''' بے ید بیضا'' ہے اہلیس یکاراٹھتا ہے ہے اگر مجھ کوخطر کوئی تواس امت ہے ہیں جم ایک شرار آرزو جانتا ہے جس پرروش باطن ایام ہے مروکیت فتنہ فردا نہیں 'اسلام ہے کیونکہ باوجودانی بےمملیوں اور بدعملوں کےمسلمان شرع پنجمبرے بےاعتنائی اور آئین پنجمبرے لا تعلقی اختیار نہیں کرسکتا' گیا گذرامسلمان بھی ناموس رسالت پر کٹ مرنے کوسعادت سمجھتا ہے۔ قرآن کا یمی وہ حیات بخش اور حیات آفریں پیغام ہےجس سے امریکہ اور دوسرے خوفز دہ ہیں عالانکہ وہ ترکی میں یہ تجربہ کر چکے ہیں کداسلام کی فطرت میں قدرت نے ایسی لیک رکھی ہے کہ جتنااے دبایا جائے میا تنا ہی ابھرتا ہے۔ ترکی کواپنے رنگ میں رنگنے کے لئے ان لوگوں نے کیا کیا جتن نہیں کئے۔ مگرای ترکی میں احیائے اسلام کا مرحلہ تیز رفتاری ہے جاری ہے۔وسط ایشیائی ریاستیں 70/80سال بعدا ہے اسلامی ورثے کی طرف رجوع کررہی ہیں ۔ وٹمن مجھتا ہے کہ اگر پاکستان موجودہ حالت میں قائم رہتا ہے تو احیائے اسلام کی تحریکیں چلتی رہیں گی اور جہاد کے نعرے بلند ہوتے رہیں گے۔وہ دراصل ملت اسلامیہ یا کتان کے بدن میں''روح محر'' کی موجود گی ہے خوفز دہ ہے جو یا کتان کا نظریاتی تشخیص ہے'اوراس

2- پاکستان ایک جو ہری قوت

حوالے سے روز اول ہی ہے یا کتان دشمنوں کی نظر میں کھٹکتار ہاہے۔

پاکتان امریکہ اور دوسری بڑی طاقتوں کی مخالفت اور پابند یوں کے باوجود جس تیزی سے دنیا کی پہلی اور واحد مسلمان ایٹمی طاقت بن گیا ہے اسے دنیا ہضم نہیں کر پار ہی گئے یہ ہے کہ بڑی ایٹمی طاقت بن گیا ہے اسے دنیا ہضم نہیں کر پار ہی گئے یہ ہے کہ بڑی ایٹمی طاقتوں بالحضوص امریکہ اور یہود یوں کے لئے یہ نا قابل برداشت ہے کہ دنیا کا کوئی مسلمان ملک ایٹمی طاقت بن جائے وزیراعظم ذوالفقارعلی بھٹوکواسی لئے"عبرت کی مثال" بنایا گیا۔ جزل ضیاء الحق کے

امریکہ اور یہودی لابی پہلے ہی روز سے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا''اسلامی بم'' کے نام دے رہی تھی اور ایک عرصے سے اس مفروضے کا پروپیگنڈہ کرتی رہی ہے بید دراصل عالم اسلام کا ایٹمی پروگرام ہے اور پاکستان بوقت ضرورت کسی بھی اسلامی ملک کے لئے اس بم کو استعال کرسکتا ہے اور پاکستان کوتو بطور خاص اس کا ہدف بتایا جاتا رہا ہے۔ اس لئے امریکہ نے مختلف مراحل پراسے رول بیک اور فریز کرانے کی کوشش کی مگر ہرچال ناکام گئی بہائیک کہ پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو بتاہ کرنے کے منصوب بھی بنائے جاتے رہے۔ اس میں کوئی شبنہیں کہ پاکستان کے ایٹمی تجربوں پر عالم اسلام میں یک گونہ اطمینان اور مسرت کا اظہار کیا گیا اور کئی مسلم دانشور اور رہنماؤں نے پاکستان کی اس کا میابی کو امت مسلمہ کا مشتر کہ ورثہ قرار دیا ہے اور ان کی بدولت عالم اسلام بلکہ تیسری دنیا میں پاکستان کی اس سڑر پیٹل کا قد کئی گنا بڑھ گیالیکن پاکستان کی اس سڑر پیٹل کو تھی بیسان ہوئی گنا بڑھ گیالیکن پاکستان کی اس سڑر پیٹل کا قد کئی گنا بڑھ گیالیکن پاکستان کی اس سڑر پیٹل کی اس سڑر پیٹل رفت کو بضم نہیں کریا رہے۔

جوہری پروگرام پرامریکہ کا معیار یوں بھی دوہرا ہے ایک طرف اس نے اسرائیل کے ایٹی پروگرام ہے آگھیں بند کرر تھی ہیں تو دوسری طرف بھارت پر بھی بھی اس نے وہ پابندیاں نہیں لگائیں جن ہے 1979 ہے پاکستان کو اکثر و بیشتر دو چار ہونا پڑا ہے امریکہ پاکستان کے اس موقف کو مانے ہے انکاری ہے کہ اس کا جارح ہمسایہ بھارت پاکستان کے بارے میں مذموم عزائم رکھتا ہے اوراس کی جارحیت کا مقابلہ کرنے اور جنوبی ایشیا میں استحکام اور امن کے لئے پاکستان بھی ایٹمی ہتھیاروں سے لیس ہودراصل جیسا کہ امریکی صدر کانٹن نے 2000 میں بھارت کے دورہ سے قبل کہاتھا بھارت اور امریکہ کی اقد اراور منزلیں مشتر کہ ہیں۔

3-اسلامی الملہ سے گہری وابسکی

پاکتان کو کمزورکرنے کی اعلانیا ورغیراعلانی کاروائیوں کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ پاکتان پہلے ہیں روز سے خود کو امت اسلامیہ کا ایک جزاور خود کو مسلم نیشلزم اور اسلامی یور نیوسلزم کا حصہ قرار دیتا ہے جبکہ امریکہ اور مغربی دنیا کے لئے یہ بات جیران کن ہے کہ آخروہ کوئی بات ہے کہ مسلمان ندہبی اور ملی معاصلے میں دنیا کے ایک کونے سے دوسرے کونے تک متحد ہوجاتے ہیں اور آپس کے نسلی سائی اور مسلکی اختلافات کو بھلادیتے ہیں۔ مسلمانوں کے اس جذبے کو اگر چامریکہ نے افغانستان میں سوویت جارحیت کے خلاف خوب استعمال کیا اور اپنے حریف کے جھے بخرے کردیئے لیکن وہ مسلمانوں کے اس فطری جدبے کو ایک اچھا وصف ہمجھنے کے بجائے اس سے خوفر دہ ہوگیا۔ جہانتک پاکستان کا تعلق ہے تو قیام جذبے کو ایک ایک ایک ان کا تعلق ہے تو قیام

پاکستان سے قبل بھی اسلامیان ہنداس بارے میں بڑے حساس سے چنانچ شاہ ولی اللہ کی تحریک ہویاریشی کی تحریک خلافت ہویا جمال الدین افغانی کی تحریک انہوں نے پورے جوش وجذ بے سے حصدلیا مصور پاکستان علامہ اقبال تو جمال الدین افغانی کو دورجد بدکا مجد داور دورحاضر کی مسلم نشاۃ ٹانیہ کا مسلسل قرار دیا اوراپنے بارے میں '' پان اسلامسٹ'' کی اصطلاح استعال کرنے والوں کے جواب میں کہا'' مجھے پین اسلامسٹ ہونے کا اعترف ہے اور میرااعتقاد ہے کہ ہماری قوم ایک شاندار مستقبل رکھتی ہے اور جومشن اسلام کا اور جماری قوم کا ہے وہ ضرور پورا ہوکررہے گا' اور بانی پاکستان قائدا تظم محملی جناح نے بھی ای نظر بے اور دور شے کو آگے بڑھایا انہوں نے 27 اگست 1948 کو تیام پاکستان کے بعد پہلی عید پراپنے بیام میں مسلمان ملکوں کو عید کی مبارک باددیتے ہوئے احساس دلایا کہ

"ہم کیمال طور پرخطرناک اور تحضن دورے گذررہے ہیں۔سیای اقتدار کا جو ڈراما فلسطین انڈونیشیا اور تشمیر میں کھیلا جارہاہے وہ ہماری آئکھیں کھولنے کے کافی ہونا چاہیے۔ہم اپنے اسلامی اتحاد کے ذریعے ہی دنیا کے مشودہ خانوں میں اپنی آواز کی قوت محسوں کراسکتے

قیام پاکستان کے بعد مسلمانال عالم کی ہر مصیبت میں اس سرز مین کے مسلمان مسلس شریک اور نمگسار رہے ہیں اسلامی ممالک کی کانفرنس کی تنظیم جیسی بھی ہے اس کی نیواٹھانے میں اور اسے آگے بڑھانے میں پاکستان نے موثر کر دار ادا کیا ہے۔ پاکستان رابط عالم اسلامی اور مولمتر عالم اسلامی کا فعال رکھناہے قیام پاکستان کے فور اُبعد بر سراقتہ ارمسلم لیگ کے صدر چو ہدری خلیق الزمان خان کی قیادت میں بعض مسلم لیگی زعمانے مسلم ممالک پر مشتل ''اسلامی بلاک'' بنانے کی کوشش شروع کردی تھی اس کا مقصد پورے عالم اسلام کوایک ثقافی سیاسی اور نہ ہی یونٹ بنانا تھا' پیچر کیک آگر چہ بوجوہ کا میاب نہ ہوگی لیکن پاکستان کی سرز مین سے میسوچ اور فکرختم نہیں ہوئی 'بار باراس کے عملی مظاہر میسی ہوتے رہ بیلی نیا کیا تان کی سرز مین سے میسوچ اور فکرختم نہیں ہوئی 'بار باراس کے عملی مظاہرہ تھا' جبکہ ایران عراق جگہ کے باوجود غیر جانبدار رہنا بلکہ دونوں عبل اور قبلہ میں پاکستان کی ہر مجد اور ہرامام بارگاہ میں مسلم ممالک کے درمیان جنگ بند کرانے کے کوشش کرنا ای اخو سامائوں کے جذبہ کا ظہارتھا' اس طرح فلے سے نہاتوں نے عواق کے خلاف جارحیت کی ندمت کی۔ بلکہ پاکستان کی ہر مجد اور ہرامام بارگاہ میں فلسطین' شمیر چیچنیا کی آزادی وخود مخاری اور دوسرے علاقوں کے مظلوم مسلمانوں کے لئے ظلم سے نجات ور سرخاوئی اور وشمنوں اور ظالموں کی شکست کی دعا نمیں مانگی جاتی ہیں۔ جبران کن امر سے ہو کہ بوسنیا' ہرز وگو وینا اور چیچنیا جسے دور دراز علاقوں میں ظالم طاقوں کے خلاف جہاد کے لئے گئی نوجوان بوسنیا' ہرز وگو وینا اور چیچنیا جسے دور دراز علاقوں میں ظالم طاقوں کے خلاف جہاد کے لئے گئی نوجوان بوسنیا' ہرز وگو وینا اور چیچنیا جسے دور دراز علاقوں میں ظالم طاقوں کے خلاف جہاد کے لئے گئی نوجوان

® Scanned PDF By HAMEED

یا کتان کے ہمدر نہیں ہوسکتے۔

اس بینار ہو میں اگر ہمسایہ بھارت کی پاکستان دھنی کوبھی شامل کرلیا جائے تو صورتحال بہت علین نظر آتی ہے تی یہ ہے کہ بھارت بھی بھی اچھا ہمسایہ ثابت نہیں ہوااس کی قیادت آج تک فراموش نہیں کرسکی کہ پاکستان کے قیام سے ان کا اکھنڈ بھارت کا خواب پورانہیں ہوسکا' ہندو بنیا' ہندو برہمن بھی مغربی صلیبیوں کی طرح مسلم فاتحین کے ہاتھوں اپنی شکست کونہیں بھلا سکا حالانکہ فتح وشکست زمانے کے ہیر پھیرکا حصہ ہیں۔ اندراگا ندھی کی بہوئسونیا گا ندھی نے پچھ عرصة بل جمینی میں ''جدید ہتھیاراور ہم'' کے موضوع پر ایک سمینیار سے خطاب میں کہا'' بھارت نے ثقافتی بلغار سے پاکستان کی بنیاد تک ہلادی ہے' آج کی جنگیں صرف جغرافیائی سرحدوں پر نہیں لڑی جا تیں بلکہ اذبان اور نظریات پر بھی حملے کئے جاتے ہیں۔ چند مذبہی انتہا پہندوں نے ہندوستان کو اپنے مذموم مقاصد کے لئے تقسیم کرایا تھا لیکن وقت نے دوقو می نظر ہے کی بنیاد کوبی ریزہ ریزہ کردیا ہے۔''

پاکتان دشمنون کی سازش اورخواہشوں کے علی الرغم پاکتان کا قائم رہنا ایک طرف اللہ عارک و تعالیٰ کا حسان اور مجزہ ہے تو دوسری طرف پاکتان کے بدخواہوں کے لئے ایک تکلیف دہ امزیہ عناصر اسلامیان پاکتان کو اپنے مستقبل ہے مایوس کرنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف النوع شوشے مختصر اسلامیان پاکتان کو اپنے مستقبل ہے مایوس کرنے کے لئے مختلف ادوار میں مختلف النوع شوشے چھوڑتے رہتے ہیں۔ مثلاً 1960 اور 1970 کے عشروں میں امر کی دانشوروں کے ایک گروپ نے ایک گروپ نے ایک گروپ نے کہا کہ بھارت کنفیڈریشن کی تجویز آگے بڑھائی۔ اورام کی صدر جان الف کینیڈی نے بھی اپنی کتاب The Strategy of Peace میں ایک مطابق کو 1965 پاک بھارت جنگ بھی ای تناظر میں کرائی گئی کھر 1971 میں پاکتان کو دولخت کیا گیا تو اس میں بھارت کے ساتھ ساتھ اسرائیل سوویت روس اورام میکہ بھی شامل سے مگراس ہے بھی ان کا ایجنڈ اپورانہ ہوا۔ بھارت کے مانتہا پند ہند و بھارت کو' وینس ڈیمیلو'' (وہ یونانی دیوتا جس کے دونوں کا ایجنڈ اپورانہ ہوا۔ بھارت دے انتہا پند ہند و بھارت کو' وینس ڈیمیلو'' (وہ یونانی دیوتا جس کے دونوں کا ایجنڈ اپورانہ ہوا۔ بھارت دے انتہا پند ہند و بھارت کو' وینس ڈیمیلو'' (وہ یونانی دیوتا جس کے دونوں کا تھوں کے ہیں) سمجھتے ہیں کہاس کے دوباز و یا کتان اور بنگلہ دیش کے ہوئے ہیں۔

امریکہ پاکتان کے بارے میں اس خوف کا اظہار کرتا ہے کہ یہاں کی وقت بھی ''انتہا پند' اور'' دہشت گرد' برسرافتد ارآ سکتے ہیں اور ایٹم بم پر قبضہ کرسکتا ہے۔اصل مسکلہ انتہا پندنہیں کہ بیسب جانتے ہیں کہ پاکتان میں کوئی بھی سیاسی و فدہبی شظیم ان معنوں میں انتہا پندنہیں' جن معنوں میں امریکہ قرار دیتا ہے اور یوں بھی غیر ذمہ دار افراد کے ہاتھ ایٹم بم لگنے کا کوئی امکان نہیں۔صدر کانٹن کا دورہ پاکستان کے دوران بہ کہنا ہے معنی نہ تھا کہ'' پاکستانیوں کوسوچنا چاہیے کہ ایٹم بم حاصل کرنے کے بعدوہ مضبوط ہوئے ہیں یا پہلے ہے بھی کمزور ہوگئے ہیں۔'' پہلے جاراد خمن بھارت تھا' آج امریکہ اور اسرائیل

ازخود وہاں پہنچ گئے مختصریہ کہ تاریخی اعتبار ہے اسلام اور امدہے وابستگی اور گہراتعلق اسلامیان پاکستان گیشھی میں ہے۔ کیونکہ حدیث رسول کے مطابق مسلمان باہم ایک ہی جسم کے مختلف اعضاء کی طرح ہیں اور جب کوئی ایک عضر تکلیف میں مبتلا ہوتو دوسرا در دمحسوں کرتا ہے۔

4-اسرائيل دشمني

سرز مین فلسطین میں اسرائیل کا وجود امریکہ اور برطانیہ کی طرف سے یہودیوں کے لئے ایک تخفہ ہور نہاس کا نہ کوئی اخلاقی جواز ہے اور نہ سیاس توجید۔ اسلئے جب ابھی امریکہ و برطانیہ یہودیوں کو سیڈ ہوارہ فراہم کرنے کی سازش کرر ہے تھے مسلمانان ہند بالضوص آل انڈیا مسلم لیگ نے قائدا عظم محمہ علی جناح کی قیادت میں فلسطین میں اسرائیل کے وجود کوعر بوں کے سینے میں بختر کے متر ادف قرار دیا اور اس کی مخالفت کی اور ای اصولی پالیسی کے تحت پاکستان نے اسرائیل کو آج تک تسلیم نہیں کیا جب کہ امریکہ کی خارجہ پالیسی میں اسرائیل نوازی کو بنیا دی عضر کی حیثیت حاصل ہے بلکہ بعض امریکی وانشور یہاں تک کہتے ہیں کہ امریکہ فارجی اور مالیاتی پالیسیاں بنتی ہی تل ابیب میں ہیں اور امریکی سیاست ومعیشت پر یہودیوں کو جو غلبہ حاصل ہے اس کے باعث امریکی صدر اور ہر رکن امریکی کا نگرس کا منظاو مقصود یہودیوں کی حمایت حاصل کرنا ہے کیونکہ امریکہ اسرائیل کے بعد یہودیوں کا سب سے بڑا مرکز ہے۔ جہاں یہودیوں کی ایک ہنرار سے زائد تظمیں کا م کر رہی ہیں اور یہ یہودیوں کا سب سے بڑا وقوم کو اپنا دوست ہودیوں کی ایک ہنرار سے زائد تظمیں کا م کر رہی ہیں اور یہ یہودیوں کا ویشن ہیں ۔ اسرائیل کو شیف اسطینیوں اور عربوں کو گئر کی کا گرت کی سات کی خواہم یہودیوں کی سیارتی کی افت اور اسرائیل کے مقابلے میں فلسطینیوں اور عربور یوں کی کھل کر حایت کرنا ایساجرم ہے جس کے باعث امریکی اور اسرائیلی یہودی پاکستان کے لئے اچھے عزائم نہیں حایت کرنا ایساجرم ہے جس کے باعث امریکی اور اسرائیلی یہودی پاکستان کے لئے اچھے عزائم نہیں حایت کرنا ایساجرم ہے جس کے باعث امریکی اور اسرائیلی یہودی پاکستان کے لئے اچھے عزائم نہیں حایت کی خواہش یہی ہے کہی طرح پاکستان کو تابان کی خواہش یہی ہے کہی طرح پاکستان کو اور امرائیلی یہودی پاکستان کے لئے اچھے عزائم نہیں ملیک کی اور امرائیلی یہودی پاکستان کے لئے اچھے عزائم نہیں

یہ بات بھی ڈھکی چھی نہیں کہ بین الاقوامی الیکٹرا نک میڈیااوراخبارات پر یہودیوں کی کمل اجارہ داری قائم ہے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو اسلامی بم کانام اسی یہودی میڈیا نے دیااوراب یہی میڈیاپاکستان کے خلاف زبردست پرو پیگنڈہ کررہاہے۔ بین الاقوامی یہودی فورم نے امریکہ کے بعد یورپ میں بھی قدم جمالئے ہیں پاکستان اور اسلام کے خلاف جتنا پرو پیگنڈہ کیا جارہا ہے سب اس فورم کا کیا دھراہے یہودیوں کی خواہش ہے کہ فلطین اور مشرق وسطی کے حوالے سے ایسافارمولہ تیار کیا جائے کہاردن لبنان فلطین مصرسمیت تمام عرب ممالک اسرائیل کی بالادی قبول کرلیں۔اسرائیل دنیا بھر کے یہودیوں کی سازش کامرکز ہے اسرائیل سے جمدردی رکھنے والے امریکی یہودی کسی صورت میں

اصل ہدف___ پاک فوج اور آئی ایس آئی

دنیا میں صرف وہی قومیں صاحب عزت اور ہاوقار کہلانے کی مستحق ہیں' جوآ زادی کی نعمت سے کماحقہ بہرہ وراورانی آ زادی کے تحفظ پر قادر ہوں' اس لئے عالمی منظر نامہ میں روز اول ہی سے ہر ملک' اور ہرقوم نے اپنی بقا' سالمیت اور غیر ملکی جارحیت سے تحفظ کے لئے سلح افواج کی تعمیر و تفکیل کی اہمیت وضرورت کومسوں کیا ہے اور انتہائی تھی حالات میں بھی اپنی فوج کو ضروری جنگی ساز وہامان 'ہتھیا روں اور صلاحیتوں ہے لیس کرنے میں کوئی سرنہیں اٹھار کھی ہرفوج اپنے فرائض کی ادائیگی میں اپنی تاریخی روایات' جغرافیائی سرحدوں اور دشمن کی واضح شناخت سے تحریک اور فیضان حاصل کرتی اور پھر دفاع وطن میں جان تک کی بازی لگادیتی ہے البتہ تاریخ کے ہردور میں چندمما لک ضرور ایسے ہوتے ہیں جواپ جارحانہ عزائم اور توسیعی منصوبوں کی تحمیل کے لئے بڑی بڑی بڑی فوجی چھاؤنیاں قائم کرتے ہیں اور جان کن ہتھیا روں کے انبار پر انبار لگائے جلے جاتے ہیں۔ اور جیسے ہی موقع ملتا ہے اینے سے کمتر اور جیسے ہی موقع ملتا ہے اینے سے کمتر

بھی ہمارے دوست نہیں ہیں بلکہ اگر کھل کر کہا جائے تو حقیقت ہے کہ بھارت اسرائیل اورامریکہ کی تکون یا ان تینوں ممالک کے پاکستان دخمن حلقوں کا آپس میں گھ جوڑ گہرا ہوتا جارہا ہے۔ ان چار بڑے فیکٹر زکی بنا پرجن کارویہ ذکر کہا گیا ہے پاکستان کے خلاف ایک غیر محسوس جنگ کا آغاز ہو چکا ہے جو ہماری کسی بھی غلطی سے ایک با قاعدہ جنگ کی شکل بھی اختیار کر سکتی ہے۔ اب بیہ حکومت عوامی رہنماؤں اور اہل امرائے اداروں اور شخصیات کا کام ہے کہ وہ اس بات کا تجزیہ کریں اور اسے جھیں کہ آیا پاکستان کی باری آچکی ہے اداروں اور شخصیات کا کام ہے کہ وہ اس بات کا تجزیہ کریں اور اس صورت حال کا کیسے مقابلہ کرنا چاہیے۔

بہائے ہوئے ہیں اور اس خواب کی تعبیر کے لئے آئے روز طرح طرح کے جتن کرتے رہتے ہیں۔ جن میں ہسایہ ممالک میں تخریب کاری اور داخلی انتشار کو ہوادیے'(سری انکا) اپنی پسند کے حکمرانوں کو بررافتد ارلانے (نیپال) یابغاوت کرانے (مالدیپ) داخلی تخریب کاری اور بیرونی مداخلت (بنگلہ دیش) کے ذریعہ حصے بخرے کرنے کے علاوہ اپنی عسکری وفوجی طاقت میں بے پناہ اضافہ کرنے جیے اقد امات شامل ہیں اور بیر جانے ہوئے بھی کہ اس کا کوئی ہمسایہ اس کے لئے چیلنے پیدائیس کرنا چاہتا' اور نہ توسیع پندانہ عن اور نہ وسیع کے بیدائیس کرنا چاہتا' اور نہ توسیع پندانہ عن کرمانے اپنی عسکری طاقت میں ہرسال اضافہ کرتا جارہا ہے۔

بانی پاکستان قا کداعظم محمطی جناح کی قیام پاکستان کے موقع پریہ سوچ تھی کہ ماضی قریب میں برصغیر کی دو ہوی قوموں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو گئی بیدا ہوئی ہے وہ قیام پاکستان کے بعد بندر بختم ہوجا بیگی۔اور دونوں ہمسامیما لک امریکہ وکینیڈا کی طرح اچھے ہمسایوں کی طرح رہیں گے۔ اس سلسلے میں وہ پاکستان کے بارے میں بعض کا تگری رہنماؤں کی طرف سے کھلے عام منفی جذبات کے اظہار کو بھی زیادہ اہمیت نہیں و سے رہے سیس بندور ہنماؤں کی طرف سے جس طرح برصفیر کی پانچ ہزار سالہ تاریخ سے مسلمانوں کے ایک ہزار سالہ دور کو یکم محوکر دینے کے عزائم کا اظہار کیا گیا اور نہرو جیسے ''معتدل مزاج'' رہنمانے بھی تقسیم کو قبول کرنے کے باوجود یہ کہا کہ '' برطانوی ہندکا کوئی جانشین ہوسکتا ہے تو وہ انڈین یو نین ہے'' اور یہ کہ'' پاکستان کی حقیقت ان باج گزار صوبوں سے زیادہ نہیں جو انڈین یو نین سے '' اور بیہ کہ'' پاکستان کی حقیقت ان باج گزار صوبوں سے زیادہ نہیں جو انڈین کو تنظیم کرنے پر آمادہ نہیں اور بھارتی لیڈر پاکستان کو اقتصادی' سیای' عسکری اور ہمکن طریقہ سے ذک پہنچا کرختم کرنے کی کوشش کریں گے۔

یہ وجنھی کہ قاکداعظم نے تقتیم ہند کے موقع پرلارڈ ماؤنٹ بیٹن کوان کی خواہش اور دھمکی کے باوجود بھارت کے ساتھ ساتھ پاکتان کا گور نرجزل تسلیم کرنے سے انکار کردیا۔ ماؤنٹ بیٹن نے واضح الفاظ میں کہا تھا کہ 'آپ کواحساس نہیں کہ آپ کا مجھے گور نرجزل نہ بنانے کا فیصلہ آپ کی نئی مملکت کو کتنا مہنگا پڑے گا؟'' قائد اعظم نے بلاتا مل جواب دیا۔''ہوسکتا ہے کہ اس کی قیمت کئی کروڑ دین پڑے''لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے متحدہ ہندوستان کی فوج کوایک رکھنے کی تجویز بھی تختی سے مسترد پڑے''لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے متحدہ ہندوستان کی فوج کوایک رکھنے کی تجویز بھی تختی سے مسترد کردی۔ حالانکہ برطانیہ اوراس کے نمائندوں ماؤنٹ بیٹن اور فیلڈ مارشل آ کنلک کے نزدیک فوجوں کی تقسیم'' سخت ترین جرم''اور' سب سے بڑا سرورڈ' تھا۔ ماؤنٹ بیٹن نے تو کھلے الفاظ میں ہندور ہنماؤں کی ہم نوائی کرتے ہوئے کہ دیا تھا کہ'' نہ فوج کا نظام ایسے کی اقد ام کی اجازت دیتا ہے اور نہ ہم منفق ہوں گئی ہونوں اورٹی چھاؤنیوں ہوں گئی ہونوں اورٹی چھاؤنیوں

طافت والے ممالک کو ہڑپ کرجاتے ہیں۔ اور اپنے دائر واقتد ارکو پھیلاتے چلے جاتے ہیں۔ جیسا کہ آج کے دور میں امریکہ اور پاکستان کا ہمسایہ بھارت کررہے ہیں۔ امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور ہونے کے زعم میں پوری دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہاہے جارج بش جونیئر کے الفاظ میں امریکہ ہمستقبل قریب میں اپنے آپ کوالی ریاست کے روپ میں دیکھ رہاہے جوعسکری قوت کے اعتبارے مکمل طور پر مطلق العنان ہواورکوئی بھی اسے چیلنج کرنے کی پوزیشن میں نہ ہو' بھارت بھی ایشیا بالحضوص جنو بی ایشیا کے حوالے سے ایسے بی خواب دیکھ رہاہے اور اس پورے خطے کواپنی لیب میں لے لینا چاہتا ہے۔

برصغیرجنوبی ایشیا کے نقشے میں 1947 میں پاکتان کاظہور برطانوی ہندگی دومملکتوں میں تقسیم سے اور برطانوی سامراج اور برصغیری ہندوقیادت کی بھر پورمخالفت کے علی الرغم عمل میں آیا اور پاکتان کی خالق مسلم لیگ کے بالمقابل ہندووں کی نمائندہ انڈین کانگریس نے اے بامر مجبوری قبول کیا تھا' ہندو رہنماؤں کی بھاری اکثریت اس مغالطے میں مبتلاتھی' کہ جو'' کٹا پھٹا پاکتان' قائم ہوگاوہ زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گا' چنانچ سردار پٹیل اور جوا ہر لعل نہروسمیت کانگری رہنماؤں کا کہنا تھا کہ' کئے بھٹے پاکتان کو جو سائل حاصل ہوں گے ان کی بنا پر اس ملک کے قائم رہنے کا کوئی امکان نہیں' اس لئے تقسیم ہند کے مصوبے کو تسلیم کرتے ہوئے گاگریں نے 16 جون 1947 کو جوقر ارداد منظور کی اس میں کہا گیا:۔

'' پہاڑوں اور سمندروں نے ہندوستان کوایک جغرافیائی وحدت بنادیا ہے ہمارے دلوں میں ہمیشہ متحدہ ہندوستان کا تصور قائم رہے گا اور امید ہے کہ جب عوام کے جذبات مائل بہ سکون ہوں گے۔تو دہ خود بخود دوقو موں کے نظریے کوترک کردیں گے۔''

اس قرارداد میں جس' متحدہ ہندوستان کا تصور' قائم رہنے کی بات کی گئی ہے وہ بھارتی قیادت کے دل ود ماغ سے بھی محونہیں ہوا۔ اس حقیقت کے باوجود کہ پاکستان دشمن کی تمام تر سازشوں اور اپنی بعض کمزوریوں کے علی الرغم ساٹھ سال بعد بھی قائم ہے بلاشبہ بھارت کی سازشوں اور جنگی کاروائیوں اور پختی ہاری اپنی عاقبت نااندیشیوں کے باعث 1971 میں پاکستان دولخت ہوگیا لیکن بھارت کی خواہش اور تو قعات کے برعکس بنگلہ دیش نے بھارتی کالونی بننے سے انکار کردیا۔ بایں ہمہ بھارت کے ہندور بنما پاکستان کے وجود کو آج بھی ایک حقیقت' ایک وطن' ایک ملک تسلیم کرنے ہے گریزاں ہیں اور عالیہ دنوں میں انہوں نے بھر سے کھلے عام برصغیر کی' فیڈ ریش' اور'' کنفیڈ ریش' ' کے نام پراپنے خبث عالمین کا اظہار کرنا شروع کردیا ہے۔ وہ اپنے ذہنوں میں مغرب میں کوہ ہندو کش ہے لیکر مشرق میں بنگال میں شمیراورا فغانستان سے لیکر جنوب میں بح ہندتک کے پورے علاقے کو تیسری چو تھی صدی قبل مسے کے چندر گیت اور اشوک کی'' اکھنڈ بھارت' نامی ایک عظیم ہندو سلطنت کی حیثیت سے صدی قبل مسے کے چندر گیت اور اشوک کی'' اکھنڈ بھارت' نامی ایک عظیم ہندو سلطنت کی حیثیت سے صدی قبل مسے کے چندر گیت اور اشوک کی'' اکھنڈ بھارت' نامی ایک عظیم ہندو سلطنت کی حیثیت سے صدی قبل مسے کے چندر گیت اور اشوک کی' اکھنڈ بھارت' نامی ایک عظیم ہندو سلطنت کی حیثیت سے صدی قبل مسے کے چندر گیت اور اشوک کی' اکھنڈ بھارت' نامی ایک عظیم ہندوسلطنت کی حیثیت سے

مسلح افواج اوراس کے اٹاثوں کو 64اور 36 فیصد کے حساب سے تقسیم کیا جانا تھا۔افرادی قوت کی تقسیم میں تو ایک حد تک اس برعمل ہوالیکن فوجی ومادی اٹاثوں کی تقسیم میں اس بری طرح ڈیڈی ماری گئی کہ یا کتان کواپنے جصے کا بمشکل ایک تہائی مل سکا اوراس کے دینے میں بھی غیر ضروری تاخیر کی گئی۔

اس پرافنادید بڑی کہ صبح آزادی کے طلوع کے ساتھ ہی مشرقی پنجاب اور ہندوستان کے سرحدی علاقوں میں مسلمانوں کافل عام شروع ہوگیا۔اور پیسلسلہ جس انداز میں پھیلتا چلا گیا۔اس سے اندازہ ہوا کہ مسلمانوں کوختم کرنے کے لئے ایک منظم سازش تیار کی جا چکی ہے۔اس پرستم مید کہ اس نازک موقع پر پاکتان کی نصف سے زیادہ فوج سمندر پاریا ذرائع رسل ورسائل منقطع ہونے کے باعث بروقت اسے نامل سکی ۔ حالانکہ اس کی سخت ضرورت بھی ان ہنگاموں اور فسادات میں مسلمانوں کی وہ عظیم ہجرت شروع ہوئی۔ جس کی دنیا کی تاریخ میں مثال نہیں ملتی بے سروسامان بیار' فاقہ زدہ اور ستم رسیدہ مہاجرین ایک ٹوٹے ہوئے بند سے سیلاب کی طرح پاکستان کی طرف الدالد کر آناشروع ہو گئے۔ چنانچہ یا کتانی فوج کو جوابھی بے ترتیمی کی حالت میں تھی فورا ہی مہاجرین کی حفاظت و مکھ بھال اور مشرقی پنجاب سے پاکتان لانے کے کام پر لگادیا گیا۔ان فسادات میں ایک لاکھ سے زائد مسلمان شہید کئے گئے ایک کروڑ کی تعداد میں بے خانماں اور لئے ہے حسرت کی تصویر ہے سرز مین پاکستان میں داخل ہوئے اور جملہ انتظامی مسائل کے علاوہ کمزور معیشت پر نا قابل بیان بوجھ پڑ گیا۔ بید تثمن کا پاکستان کے وجود كوختم كرنے كے لئے ايك خوفناك وارتھا۔ فسادات بھارت كے نائب وزير اعظم سردار پنيل اوروزير دفاع بلد یوسنگھ کے ایماء پر بریا کئے گئے تھے جنہوں نے حملہ آورسکھوں کوحکومت ہند کے فالتو اسلحہ سے لیس کیا تھا۔جیسا کہ اوپر کہا گیا ہے۔ وشمن نے پاک فوج کومزید کمزور اور بے بس کرنے کے لئے اسے ا پنے جائز جھے کے ساز وسامان اور ہتھیاروں سے بھی محروم کردیاتھا' لیکن جنہیں ایمان اوریقین کی دولت حاصل ہووہ اپنے ہتھیار آپ ڈھال لیتے اور جملہ ساز وسامان فراہم کر لیتے ہیں بلکہ بے تیج بھی وتمن سے لڑ جاتے ہیں۔ چنانچے تمام تر مشکلات کے باوجود پاک فوج نے بےمثال جرات اور حب الوطنی کا ثبوت دیتے ہوئے ایثار وقربانی کی لازوال داستانیں رقم کیں اور پاکستان کی ڈگمگاتی ناؤکواس نازک مر ملے پر کامیابی سے زکال لے جانے میں تاریخی کردارادا کیا جس پراہالیان یا کستان کوفخر ہے۔

بی وہ نازک دن تھے جب قائداعظم نے انگریز کی فارورڈ پالیسی کوردکرتے ہوئے شال مغربی سرحدی علاقوں یعنی شالی وجنوبی وزیرستان سے فوجیس واپس بلانے کا جرات مندانہ فیصلہ کیا تا کہ ان علاقوں کے لوگ بھی محسوس کریں کہ پاکستان ان کا اپنا ملک ہے چنانچہ 6دئمبر 1947 سے شروع ہونے والا''آ پریشن کرزن' 27 دسمبر 1947 تک مکمل کرلیا گیا اور فوجوں کی جگہ سول آ رنڈ فورسز متعین کردی

میں تبدیل کردیا گیا۔ میددراصل پاکتان کے بننے میں رکاوٹ ڈالنےاورا سے روزاول ہی دشمن کے لئے تر نوالہ بنانے کی آخری کوشش تھی جسے بھانپتے ہوئے قائداعظم نے کہا'' پاکتان کوافتدار کی منتقلی افواج اور دفاعی ساز وسامان کی تقسیم کے بغیر ممکن ہی نہیں'اس سے قبل 1941 میں قائداعظم ہندؤوں کے عزائم بھانیتے ہوئے کہد چکے تھے۔

"ساورکر (صدر ہندومہا سجا) کی سکیم یہ ہے کہ جب (انگریز کے جانے کے بعد) میدانی اور فضائی فوج میں ہندؤوں کو 75 فیصد حصل جائے گاتو پھر ہندوراج قائم کرنے کی کوشش کی جائے گا۔ فضائی فوج میں ہندؤوں کو 75 فیصد حصل جائے گا۔ تو پھر ہندوراج قائم کرنے کی کوشش کی جائے گی ایسے میں ان مسلمانوں کا کیا ہوگا جو شال مغرب اور شال مشرق میں بہتے ہیں کیونکدان کے متعلق وہ کہتے ہیں کد سرحدوں پر ہندوفوج اس طرح بنھا دی جائے گی جس طرح اب برطانوی فوج متعین ہے تا کہ مسلمان سرندا تھا تکیں۔"

نہروئیٹیل' اور سردار بلد یوسنگھ سمیت بلااستثناسب ہندر ہنماؤں نے مسلح افواج کی تقسیم کی مخالفت کی اور مہاتما گاندھی تو حسب عادت دور کی کوڑی لائے اور کہا

''انڈین آری کودوحصوں میں تقشیم کردیا گیا تو پاکستانی فوج جوزیادہ تر پنجا بی اضروں اور جوانوں پر مشتمل ہوگی۔ بھارت کے سر پر تلوار بن کر نکتی رہے گی اور اس کی کوشش میہ ہوگی کہ بھارت کواپنے فوجی بوٹوں تلے روندڈ الے۔''

مگرتاری کے جبراور قائداعظم کے ناخن تدبیر نے ہندونیتا وَں اور انگریز حکم انوں کو گھٹے ٹیکنے پر مجبور کردیا۔اور انہیں بادل ناخواستہ فوجوں کی تقسیم کو قبول کرنا پڑا 'لیکن اسے نہ ماؤنٹ بیٹن نے اور نہ ہی ہندو نے ٹھٹڈے بیٹوں قبول کیا انہوں نے ایسے ہتھکنڈ کا ختیار کئے کہ نوز ائیدہ مملکت پاکستان کو گونا گوں آز ماکشوں سے دوچار کردیا اور اس طرح کی شاطرانہ منصوبہ بندی کی کہ پاکستانی فوج مصائب اور آزماکشوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہے و شمنوں کو پختہ یقین تھا کہ پاکستانی فوج کو اپنے بھرے ہوئے اور آزماکشوں کا مقابلہ کرنے سے قاصر رہے و شمنوں کو پختہ یقین تھا کہ پاکستانی فوج کو اپنے بھرے ہوئے اعصاب کی شیرازہ بندی میں ہی اتناو قت لگ جائے گا کہ پاکستان کی ڈولتی ہوئی کشتی سنجل نہ سکے گی۔اور یوں نوزائیدہ یا کستان عالم طفلی ہی میں دم تو ڑد ہے گا۔

اپنے ناپاک منصوبوں کو پروان چڑھانے کے لئے ہندوقیادت نے سب سے پہلے تو سردار پٹیل کے قریبی دوست کمانڈر انچیف ہند فیلڈ مارشل آئنلک کی نگرانی میں فوجوں کی تقسیم کی کمیٹی کے فیصلوں پر عملار آمد میں جیل وجمت سے کام لینا شروع کیا اور جب آئنلک نے ایک غیر جانبدار کمانڈر کی حیثیت میں ان فیصلوں کو کملی جامہ پہنا نے پراصرار کیا تو ان کی ذات پررکیک حملے شروع کردئے گئے نتیجہ یہ ہوا کہ وہ اپنی عزت بچانے کے لئے اپنے ہیڈکوارٹر کو قبل از وقت سمیٹنے پر مجبور ہوگئے ۔ تقسیم کے فارمولا کے مطابق وہ اپنی عزت بچانے کے لئے اپنے ہیڈکوارٹر کو قبل از وقت سمیٹنے پر مجبور ہوگئے ۔ تقسیم کے فارمولا کے مطابق

ڈرانے دھمکانے کیا ہم پر حملہ کرنے کی نیت رکھتے ہیں اور بیاس طرح ممکن ہے کہ ہم اپنے آپ کو اس قدر مضبوط بنائیں کر کسی کو جارے خلاف قدم اٹھانے کی جرات ندہو''

(یا کتان نیوی سے خطاب 23 جنوری 1948)

انہوں نے اسلامیان پاکستان بالخصوص مسلح افواج کو اپنے اسلاف کے جذبہ کریت اور شاندار قومی روایات ہے رہنمائی حاصل کرنے کی ضرورت پرزوردیتے ہوئے فرمایا:

"آپ کوصرف این آباؤواجداد کی طرح مجاہدانہ جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے آپ اس توم سے تعلق رکھتے ہیں جس کی تاریخ بہاوری شجاعت اور بلند کرداری کی ان گنت مثالوں ہے بھری پڑی ہے۔ان روایات کے مطابق زندگی بنائے اوراپی تاریخ ہمں ایک اور درخثاں باب کا اضافہ کیجئے"
(لا ہور۔30 اکتوبر 1974)

قائداعظم نے انہیں مزید تلقین کی

"میرایہ پیغام جس شخص تک پینچ وہ اپ دل میں عبد کر لے کہ ضرورت پڑنے پروہ پاکتان کو اسلام کی پشت پناہ اور دنیا کی ایک عظیم قوم بنانے میں اپناسب کچھ قربان کردے گا۔ سلمان کے لئے اس ہے بہتر ذریع نجات نہیں ہوسکتا کہ وہ حق کی خاطر شہید ہوجائے"

''خدا کی قتم اجب تک دشن جمیں اٹھا کر بچرہ عرب میں نہ پچینک دیں جم ہارنہیں ما نمیں گے۔ پاکتان کی حفاظت کے لئے میں تنہا لڑوں گا۔ اس وقت تک لڑوں گا جب تک میرے ہاتھوں میں سکت اور میرے جم میں خون کا ایک قطرہ بھی موجود ہے جھے آپ سے بیکہنا ہے کذا گر کھی ایساوقت آ جائے کہ پاکتان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑفی پڑے قرک صورت میں ہتھیار کھی ایساوقت آ جائے کہ پاکتان کی حفاظت کے لئے جنگ لڑفی پڑے قرک صورت میں ہتھیار نہاؤوں میں اور دریا وَل میں جنگ جاری رکھیں۔ نہ ڈالیس اور پہاڑوں میں جنگ جاری رکھیں۔ '' اپنے میں حوصلہ پیدا کیجئ موت سے خوف نہ کھا ہے ۔ ہمارے نہ جب نے جمیں بہی سکھایا ہے کہمیں موت کے لئے جمیش موت کے گئے جمیش موت کے گئے جمیش موت کے گئے جمیش موت کے میں جنگ ہیں جنگ کے ایک سان اور اسلام کی عزت بچانے کے لئے جمیس موت کے میں جنگ نے ایک سان اور اسلام کی عزت بچانے کے لئے جمیش موت کے میں جن میں جنگ ہیں ہوگئا ہے کہمیں موت کے میں جنگ ہیں جن میں جو سلہ بہادری ہے کرنا جا ہے ۔ مسلمان کیلئے اس ہے بہتر وسیلہ نجات کیا ہوسکتا ہے کہمیں موت کی مقابلہ بہادری ہے کرنا جا ہے ۔ مسلمان کیلئے اس ہے بہتر وسیلہ نجات کیا ہوسکتا ہے کہمیں موت

قائداعظم کی تقریروں نے پاک فوج کے جوانوں میں ایک ٹی زندگی اور ٹی روح پھونک دی تھی چنانچہوہ تمام تر مشکلات اور داخلی محاذ پران گنت مسائل کے باوجود کشمیر کے محاذ پر بھی جاڈٹی اور عزم وہمت اور جرات و جانثاری کی نئی داستانیں رقم کیں۔ بھارتی قیادت نے ریاست جموں وکشمیر میں اسلئے اپنی فوجیں اتاری تھیں کہ بہت جلد ریاست کوروندتے ہوئے پاکستان کومفلوج کردیں گی لیکن ایسانہ ہوسکا تووہ اپنی عزت بچانے کے لئے سلامتی کونسل کی طرف دوڑی اور مغربی سر پرستوں کی مددسے جنگ بندی کی

فاطرشهيد كى موت مرك" (لا بور اكتوبر 1947)

کئیں۔ادھر شمندر پارسے واپس آنے والے فوجی جوانوں کے مسائل کے طل اوران کی تعیناتی کاعمل بھی جاری زہا۔اگر مید کہا جائے تو غلط نہ ہوگا کہ فوزائیدہ پاکستان کے پاس ابتدائی چند مہینے کوئی منظم فوج تھی ہی نہیں بلکہ مختلف سکواڈ رنوں یونٹوں اور کمپنیوں نے حالات کے مطابق بغیر کسی اعلیٰ کمان کے انفرادی طور پر جانقشانی اور بجھ ہو جھ سے اپنے فرائض انجام دیئے۔ یہاں بید کر بے کل نہ ہوگا کہ پاکستان کوروز اول ہی ختم کردیئے ہندوانتہا پہند تنظیم آرایس ایس نے 14 اگست 1947 کے جلوس آزادی میں قائدا عظم " بریم سے حملہ کر کے انہیں ہلاک کرنے کی سازش تیاری تھی' لیکن عوام کے جوش وخروش اور سازش کا قبل از و قت پیتہ چل جانے کے نتیج میں کئے جانے والے حفاظتی انتظامات کے باعث بیسازش تا کام ہوگئی۔

انتشار وہنگامے کے اس دور میں یا کستان کی مختصراور غیرمنظم فوج نے مختلف ذمہ داریاں انجام دینے میں جس تندہی 'بلوتی اوراپنی سلامتی اور آرام وآسائش سے طعی بے نیازی کا جومظاہرہ کیاوہ پاک فوج کے عزم وہمت کی جرات وجان نثاری اور فرض شناسی کی لاز وال کہانی ہے جس نے مستقبل میں اسے مزید عزت بخشی اور ایبا جوانول نے اس لئے کیا کہ اٹھیں اس امر کا شدت ہے احساس تھا کہ یا کتان مسلم قومیت بلکہ اسلام کے نام پر وجود میں آیا ہے اور وہ ہر قیمت پر اسے قائم و دائم رکھنا جا ہے تھے' کیونکہ ہم وطن ہندومسلمانوں کی شدھی' ہندوکش تک حدود پھیلانے اور ہندوستان کی ہرمجد پر دیدک دهرم کا حجنڈ البرانے کے خواب دیکھ رہاتھا'اور اس کی قیادت تقسیم ہند کو عارضی حادثہ قرار دیتے ہوئے دیوان چمن لال کے الفاظ میں تمیں کروڑ ہندوؤں کو یا کستان ختم کرنے کی خاطر جان تک دینے کی تلقین کررہے تھے۔ ان حالات وواقعات کے پیش وپس منظر میں بعجلت تمام راولپنڈی میں موجود نار درن آ رمی ہیڈکوارٹرز کو جزل ہیڈ کوارٹرز میں تبدیل کیا گیا اور فوج کی شیرازہ بندی کا سلسلہ شروع کردیا گیا'اس وفت مسلح افواج کے فیصلوں کے پیچھے نہ تو کوئی فلاسفر تھااور نہ ہی کوئی نظریہ ساز'اور یوں بھی فوج كى اعلى قيادت اعدين راكل آرى كى باقيات سے لى كئى تھى اس لئے اس امركى شديد ضرورت تھى ك نو جوانوں کی قومی بنیادوں پر اٹھان کے لئے کو کی سیج رہنمائی کرے۔بانی پاکستان قائداعظم کی طبیعت ناسازر ہے تگی تھی اس کے باوجودانہوں نے مختلف یونٹوں اور تنصیبات کے دورے شروع کردیئے اوران مواقع پرانہوں نے جو تقاریر یابات چیت کی وہ نو جوانوں کے لئے اپنی تاریخ سے رشتہ جوڑنے اور منزل كى نشاند بى كے لئے مشعل راہ ثابت ہوئى _قائداعظم نے طاقت وقوت اور كمزورى وناتوانى كے نتائج ومضمرات كى طرف توجه دلاتے ہوئے فوج كے جوانوں كوبتايا كه

> ''اس ناقص دنیا میں کمزوراور تنہا ہونا دوسروں کو جار حانہ اقدام کی دعوت دیتا ہے۔امن عالم کو برقرار رکھنے کی تدبیر یہ ہے کہ ہم ان لوگوں کی غلط فنجی دورکر دیں جو ہمیں کمزور سجھتے ہوئے

تھا' جونا گڑھاورنواحی ریاستوں کے علاوہ حیدر آباد پر'' پولیس ایکشن' کے ذریعے قبضہ کرلیا گیااس کے علاوہ نئے بھارتی حکمران ہراصول اورمعاہدے کوروندتے ہوئے کشمیر پرچڑھ دوڑے جس کی 98 فیصد آبادی مسلمان تھی۔ یاک بھارت طویل سرحدیرآئے روز بلاوجہ فوجوں کے اجتماع اور بلاجواز فائرنگ کے واقعات بھی ہونے گئے۔ یوں یا کتان روز اول ہی ہے عدم تحفظ کا شکار ہوگیا' اور پھر جب یا کتان کی چودہ سومیل کمبی شالی سرحد بھی اس وقت کی افغان حکومت کے'' ناموافق'' اور''معاندانہ'' رویے کے باعث غیر محفوظ محسول ہونے لگی تو عدم تحفظ کا احساس مزید شدت اختیار کر گیا۔اس کے نتیجے میں یا کستان میں مسلح افواج کی ضرورت داہمیت خود بخو د بڑھتی چلی گئی اور آج بھی یا کستان میں فوج کی اہمیت اور قومی زندگی میں ا سکے عمل دخل کا یہی پس منظر ہے۔اس پرمتنزاد میہ کہ پاکستان کی سٹر ٹیجک گہرائی بھی محدود تھی ان سب عناصر نے مل کر پاکستانی قوم میں اس احساس کوشدت ہے ابھارا کہ پاکستان کی مخالفت صرف اسلے کی جار بی ہے کہ وہ اسلام کے نام پر قائم ہواہے چنانچہ اے اپنے تحفظ کے لئے عالمی تناظر میں اپنے لئے ساتھیوں کے انتخاب کی ضرورت پیش آئی۔ پہلے احساس کا نتیجہ بیہ ہوا کہ پاک فوج کارشتہ اسلامی تاریخ اور ورثہ سے جر تا چلا گیا۔اس نے قرآن وحدیث کی تعلیمات اوراینی اسلامی تاریخ کی عظیم روایات سے فیضان حاصل کرنے کا فیصلہ کیا۔ای کا نتیجہ ہے کہ جی ایج کیونے اپنی شناخت کے لئے 786 کا نمبر منتخب كياجوبسم الله الرحدن الرحيم كحروف كاعددي مجموعه ب فوج كى پېلى اورسب سے برى تربيت گاه یا کتان ملٹری اکٹری کا کول میں کمپنیوں کے نام تاریخ اسلام کے عظیم سالا روں ٔ غالد بن ولید' طارق بن زیاد' محد بن قاسم اورصلاح الدين ايوني كي نسبت عن خالد طارق قاسم اورصلاح الدين ركھ كئے۔اوراس كا نصب العين "نهصومن الله والفتح قريب" قرار پايا۔اى طرح پاك فوج كى مختلف يونثوں اور تنصيبات نے بھی ای راہ پر چلتے ہوئے اپنے ماٹو (نصب العین) کے لئے اسلامی تعلیمات اور عظیم روایات ہے کسب قیض کیااور تشمیری جنگ اس من میں مزیدمهمیز ثابت ہوئی۔اس نے پاک فوج کے اپنے عظیم مسلم ماضی ے رشتہ جوڑنے کی خواہش کواور بھی تیز کردیا اور دشمن کی پہچان بھی واضح کردی۔محاذ کشمیر پراڑنے والے جوانوں نے بغیر کسی بالائی ہدایت کے شہید عازی اور جہاد کے الفاظ استعال کرنا شروع کردیے اور انھیں میدان جنگ میں لڑانے والے افسروں نے اپنے لئے" خالد"و" طارق" کے لقب اختیار کر لئے۔ بحربیاور فضائیہ نے بھی انہیں راستوں کو اختیار کیا اور یوں پاک افواج نے اپنے لئے اسلام کو شناخت اور عظیم اسلامي عسكرى روايات كومنبع فيض كيطور يرمنتخب كرليار

بھارتی قیادت کی حرکتوں اور شاتت ہمسایہ کے تناظر میں پاکستان نے اپنی عسکری استعداد بڑھانے اور بھارتی جارحیت کا مقابلہ کرنے کے لئے امریکہ ہے را بطے بڑھانے شروع کئے۔اوراس آ ژمیں ایک اور فریب کھیلا گیابید استان بڑی طویل ہے ان باتوں کاذکر محض اس لئے کیا گیا ہے تا کہ اندازہ ہو سکے کہ پاک افواج کی تشکیل وقعیر کن حالات میں ہوئی اور انہوں نے نئے چیلنجوں کا مقابلہ کیے گیا۔

تقییر افواج پاکتان کی کہانی میں ہمیں دو بنیا دی باتوں کو بیک وقت یا در کھنے کی ضرورت ہے اولاً میہ کہ بھارتی قیادت نے قیام پاکتان کو خلوص دل اور خلوص نیت سے اب تک قبول ہی نہیں کیا اس نقسیم ہند سے پہلے اور فور اُبعد ایسے بیانات دیے اور ایسے اقد امات کئے کہ جن سے ان کے منفی عزائم کا اندازہ کرنا مشکل نہ تھا مثلاً تقسیم ہند کے فیصلے پر کانگریس کی طرف سے نہرو نے دستخط کئے تھے۔ وہ ایک طرف دستخط کررہ ہے تھے وہ دور کی طرف این قوم سے کہد ہے تھے۔

'' ہماری سکیم ہیہ ہے کہ ہم اس وقت جناح کو پاکستان بنالینے دیں۔اس کے بعد معاثی طور پر یا دوسرے طریقوں سے ایسے حالات پیدا کر دیئے جا کیں کہ جن ہے مجبور ہوکر مسلمان گھٹنوں کے بل جھک کر درخواست کریں کہ ہمیں پھر سے ہندؤستان میں مدغم کر لیجئے۔''

(کتابچہ مطبوعہ آئی ایس پی آر 1965 المطان کے خلاف جنگ کو ہی ''مسکلے'' کا اہنسا کے بچاری مہاتما گاندھی نے بھی 26 ستمبر 1947 کو پاکستان کے خلاف جنگ کو ہی ''مسکلے'' کا آخری حل قرار دیا۔ تھاراجہ مہندریر تاب نے 1950 میں اپنی قوم کومشورہ دیا کہ

"جبتک پاکتان کاوجود ختم نہیں ہوجاتا ہمارا ملک ترتی نہیں کرسکتا۔ حالات اس طرح بدل رہے

ہیں کہ مجھے یقین ہوتا چلا جارہا ہے کہ ہندوستان اور پاکتان کے درمیان جنگ ناگزیر ہوگئ ہے۔ بنا

بری میں حکومت ہندکوم شورہ دوں گا کہ دہ افغانستان کواپنے ساتھ ملاکر پاکستان کوختم کردے۔"

ہمارتی سوشلسٹ جوخود کو بڑا منصف مزاج قرار دیا کرتے ہیں' پاکستان کے حوالے ہے ان کی سوچ بھی

ہندوم ہما سجھا سے مختلف نہیں رہی' چنانچہ بھارت کی سوشلسٹ پارٹی کے لیڈ ڈاکٹر رام منو ہر لو ہمیانے اپنی

سیاب''اگلاقد م'' میں لکھا

''ہم زیادہ عرصے تک انظار نہیں کر سکتے۔ شاید دو تمین سال کے عرصے بیں امر تسر اور پاکستان کے درمیان صد فاصل مث جا گیگی۔ ہمیں پاکستان کے ناسور کو فتم کر کے تقلیم ہند کو معدوم کر دینا جا ہے جمعے یقین ہے کہ بید مصنوعی تقلیم ختم جا گیگی۔ اور پاکستان اور ہندوستان پھر سے ایک ملک ہوجا کمی گے۔''

786

ا کی طرف بھارتی قیادت کے اس طرح کے بیانات تھے اور دوسری طرف ان کا جار حانہ طرز عمل

برادری نے اس پرجس روایق طرز عمل کا مظاہرہ کیااس سے واضح ہوگیا کہ پاکستان کو تنہا ہی بھارتی جارحیتوں کا مقابلہ کرنا ہوگا' ہمارے تمام دفاعی اقد امات کا تصور ہی بدل گیا تھاا لیے صور تحال میں صرف خدا ہی کا آسرا تھا۔''

اس تناظر میں محسن یا کستان عبدالقد ریان قوم اور فوج کے لئے حوصلے اور عزم وہمت کی نوید بن کرآئے اور پاکستان نے بھی ان کی قیادت میں ایٹمی سفر کا آغاز کردیا' یہ بردامشکل سفرتھا۔ بایں ہمہ یا کستانی قوم اور سکح افواج نے ہمت نہ ہاری اور ڈھا کہ میں ذلت ورسوائی کے زخم کے باوجود افواج کی تعمیر وتشکیل کیلئے انقلابی اقدامات کئے ہمسایہ بھارت ہے اپنی جغرافیائی اورنظریاتی سرحدوں کے تحفظ اور دفاع کے لئے یا کتان کو مجبوراً اسلحه کی دورٔ میں شامل ہونا پڑا' چونکہ یا کستان کی سرحدیں طویل اور وسائل محدود ہیں'اسلئے یقینا بعض میدانوں میں عسکری توازن برقرار نہ رہ سکالیکن اس کمی کوجیسا کہاویر بیان کیا گیاہے یاک فوج نے اپنی نظریاتی اساس سے حاصل کردہ ایثار وقربانی کے جذبہ ہے پورا کیا کیونکہ یاک فوج پر وفیشنل آ رمی ہی نہیں بلکہ ایمان ویقین کی دولت سے مالا مال اور جذبہ شہادت سے سرشار اللہ کے سیاہیوں پر مشتمل فوج ہے اس انداز پران کی اٹھان پہلے ہی چندمہینوں میں ہوئی اوراللہ تبارک وتعالیٰ کے فضل وکرم ہے ہوئی مسلح افواج نے بدرو حنین کے جانبازوں سے روشنی لی اور خالد وطارق کی طرح خود کو جہاد فی سبیل اللہ کے لئے وقف کردیا ان کاسب سے کامیاب ہتھیار ان کا جذبہ جہاد ہے آھیں اس بات کا پختہ شعور ہے کہ بیسرزمین یاک اسلام کے نام پرعطیہ خداوندی کے طور پرعنایت ہوئی ہے اور اس سرز مین پراللہ کے دین کے برچم کو سربلندہونا ہے۔ یہی وہ جذبہصادق ہےجس نے پاک افواج سے پیعہد لےرکھا ہے کہ ان کا جینا اور مرنا سب الله كے لئے ب انہيں اس بات كا بھى علم بے كەاللەكى راه ميں شهيد ہونے والے بھى مرانہيں كرتے ، وہ تو امر ہوجایا کرتے ہیں اور فنا کا بےرحم ہاتھ ان کا بال بھی بیکانہیں کرسکتا۔ جذبہ شیمادت ان کا وہ ہتھیار ہے جس کا تو ڑو تمن کے پاس موجود نہیں۔ تمن کی عددی برتری ہتھیا راسلی اور دیگر جنگی ساز وسامان کی فراوانی اور پیشہ ورانہ تربیت اس ہتھیار کے سامنے بیج اور بے وقعت ہیں۔

> یہ غازی میہ تیرے پراسرار بندے جنہیں تونے بخشا ہے ذوق خدائی دونیم ان کی ٹھوکر سے صحراو دریا سٹ کر پہاڑان کی ہیبت سے رائی

اوراس کاعملی ثبوت وہ میدان جنگ میں بار ہادے چکے ہیں جب بھی آ زمائش کی گھڑی آئی انہوں نے اپنا ملی فریضہ دینی جذبہ سے سرشار ہوکرادا کیا'اس کی ایک مثال بام دنیاسیا چین گلیشیر کا محاذ جنگ ہے۔عمودی کے نتیج میں امریکی گولہ باروداور دیگر جنگی ساز وسامان موصول ہونے لگا۔ پھرای عدم تحفظ کےاحساس نے اسے سیٹو (SEATO) اورسٹو (CENTO) جیسے دفاعی معاہدوں میں شامل ہونے پرمجبور کیا۔ وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ یا کتانی افواج نے خود کو جدید سائنسی بنیادوں پر استوار کرنا شروع كرديا۔اس كے لئے اس نے بيروني ممالك سے اسلحہ كى خريدارى بھى كى اورخود كفالت يرجھى توجه دی۔ کیکن بھارت کو یا کستان کی ترقی اوراستحکام ایک نظر نہیں بھایا۔ اس نے 1965 میں ادھررن کچھ میں چھٹر چھاڑ کی اورادھرمشرتی پاکتان میں پاکتانی علاقہ ڈہاگرام پر دھاندلی ہے قبضہ کرلیا۔ پھر کشمیرے آ غاز کرکے پاکستان کی تمام سرحدوں پر کھلی جنگ چھیٹر دی۔اس نے پوری قوت ہے یلغار کی تھی اس امید كے ساتھ كى پاكستانى افواج كو شكست سے دوجار اور پاكستان كو جھكنے يرمجبور كرد سے گار كر الله الاالله معدد رسول الله كاوردكرتي موئي مسلح افواج في بهارت كي جارحيت اورغر وركاسر كچل ديااورات استخوان شکن شکست ہے دو چار کیا۔اس کے بعد ہندو نے اپنا پینتر ابدلا اور جومقصد کھلے میدان میں حاصل نہیں کرسکا تھااسے زمین دوز سازشوں کے ذریعے حاصل کرنے کی کوشش شروع کر دی۔1965 میں محاذ لا ہور کے سالار جزل سرفراز خان اکثر کہا کرتے تھے کہ" جنگ بندی کے بعد جب ان کی اپنے مقابل بھارتی کمانڈرے ملاقات ہوئی تواس نے باتوں ہی باتوں میں کہاجز ل صاحب!اس بارتو آپ نے ہمیں ہراہی دیالیکن آگلی مرتبدایانہیں ہوگا۔''بیدراصل اس اندرونی سازش کی طرف اشارہ تھا۔جس کے ذریعے وحمن نے بعد کے پانچے سالوں کے مختصر عرصے ہی میں اپنی کا میا بی کا سامان کرلیا۔ اور 1971 میں چشم فلک نے ایک درناک منظر دیکھا۔ قیادت کی بے بصیرتی اور سیائ مہم جوئی کے باعث ملک میں ایساانتشار پیدا ہوا کہ بھارت نے مشرقی پاکستان میں تھلی جارحیت کر کے پاکستان کودولخت کردیا۔ دشمن بورے پاکستان کو ختم کرنے کا عزم کیکر نکلاتھا' کیکن خدا کا شکر ہے صد ہزار بارشکر کہ جن قابل افتخار جیوش وعسا کریا کتان نے 1965 میں ہندوعز ائم کوخاک میں ملایا تھا۔ان کی قربانیوں ٔ جانبازیوں اور جراتوں نے دیمن کی اسلحی افرادی اور حکمت عملی کی بالادی کے باوجودائے خوفز دہ کردیا' تاہم مشرقی یا کتان ہمارے ہاتھ نے لک گیااوراس کے ساتھ ہی یا کتان کی گھٹی میں شامل عدم تحفظ کے احساس کومزید گہرا کر گیا۔

اپنوں کی سیاس ہے تدبیر یوں اور عاقبت نااندیشیوں کے باعث مشرقی پاکتان کی علیحدگ اور غیروں کی ہلاشیری نے بھارت کے حوصلے بہت بڑھاد ئے تصاور بھارتی قیادت اور دانشور باقی ماندہ پاکتان کے در پے تھے بلکہ سقوط ڈھا کہ کا سانحہ پاکتانی قوم اور فوج کے حوصلوں پر بری طرح اثر انداز ہوا تھا'اس تناظر میں 1974 میں بھارت نے جب ایٹمی دھا کہ کیا تو جزل پرویز مشرف کے الفاظ میں "پاکتان کے لئے خوفناک صورتحال پیدا ہوگئ علاقے میں طاقت کا توازن بکمر گراگیا عالمی

کردی ملت کے ان سے پاسبانوں نے اس ایٹار قربانی کا مظاہرہ کیا جس کا ان ہے مطالبہ نہیں کیا گیا تھا

انہوں نے اسلاف کی مثالیں سامنے رکھتے ہوئے سینوں پر گولیاں کھائیں جبکہ بھارتی فوج کے نوے

فیصد سیای بھا گتے ہوئے بیٹے میں گولی لگنے ہے مرے۔ایک سو بچیاس کلومیٹر پر پھیلی ہوئی ایک سوے

زائد پوسٹول پر دئی ہتھیاروں ہے لیس صرف دوہزار جوانوں نے 74 روز تک ساٹھ ہزار بھارتیوں کا

جنہیں فضائیاور جدیدترین تو پخانے کی حمایت حاصل تھی مقابلہ کرے ثابت کردیا کہ صرف اہل ایمان

ہی ایسی جنگ لڑ سکتے ہیں اس معر کے نے ایک بار پھر ٹابت کر دیا کمحض اسلح کسی قوم کومضبوط نہیں بنا تااس

کاعقیدہ اوراس کانظریاس کومضبوط بنا تا ہے۔ایٹم بم اورغوری میزائل بھی بہت ضروری ہیں لیکن شہدا کی

روعیں یکاریکار کر کہدر ہی ہیں کہ یا کتان کے نظریاتی تشخص کو برقر اررکھیں بلکہ مضبوط بنا نمیں کہ اس میں

سنگلاخ چٹانوںاورنا قابل عبور چٹانوں پرلڑی جانیوالی بیہ جنگ ہماری فوج کی جراتوں اور بھیری جوانیوں کی ہی جنگ نہیں متمیت اسلامی کے وقاراور شہادتوں پر کامل یقین کی جنگ ہے۔ پاک فوج کے جوانوں اورافسروں نے'' چندسویا چند ہزاررو ہے کی تنخواہ کے لئے'' پیشہ ورفو جیوں کی طرح نہیں لڑی بلکہ پچپیں ہزارفٹ بلندخون منجمد کردینے والی برفائی چوٹیوں پرلڑی جانے والی بیہ جنگ اپنی نظریاتی اساس اسلام کے جذبہ جہادے سرشار ہوکر ملک وملت کی عظمتوں کے لئے اس انداز میں لڑی ہے کہ جس میں فناہے بقا کی نویدملتی اورشہادتوں کی عظمتوں کے چراغ جلتے ہیں ۔ جہاں تا حد نگاہ برف ہی برف 'سائس لینا دشوار اور قدم اٹھا نامشکل ہو وہاں کو کی چندسکوں کے لئے خودکورضا کارانہ طوریر''بن آئی موت' کے لئے پیش نہیں کیا کرتا۔کون نہیں جانتا کہ بھارتی جارحیت کے بڑھتے ہوئے قدموں کو پاکستانی جوانوں نے کس جذبه جہاد کے ساتھ روکا ہے اور وہ بھارت جو ابتدأ چند سال تک طاقت کے زعم میں اس مسئلے پر بات چیت کے لئے بھی آ مادہ نہ تھا اب کی سال ہے' Face Saving'' کے لئے مختلف حیلے بہانے اس معرکے ہے جان چھڑانے کی فکر میں ہیں۔

1997 میں بھارتی وزیر دفاع ملائم سنگھ یا دیویہاں بھارتی دستوں کا معائنہ کرنے کیلئے آئے تو ایک پوسٹ پر خطاب کرتے ہوئے بڑہانگی کہ''تم لوگ روزانہ 500 گز بھی پیش قدی کروتو ایک مہینے میں پورے گلیشیر پر قبضه کر سکتے ہو' کھرآ وَاس آپریشن کا ابھی آ غاز کرتے ہیں اوراس یُدھ (حملے) کی قیادت میں کرول گا'' کہتے ہوئے بھارتی سینکول کے ہے ہند کے نعرول کے جلوس میں پیشقد می شروع کردی لیکن وہ ڈیڑھ سوگر بھی آ کے نہ گئے تھے کہ جذبہ جہاد سے سرشار یا کتانی جوانوں نے فائر کھول دیااور بھارتی صحافی سریش چیر جی کے الفاظ میں یاد یوسمیت تمام بھارتی افسر وجوان یوں دم د باکر بھاگے کہ پانچ ہزارگز ہے

ای طرح1999 میں کارگل اوراس کی اٹھارہ ہزار فٹ بلند نا قابل رسائی برفیلی یہاڑیوں اور گہری کھائیوں میں پاکتانی مجاہدوں اور پاک فوج کے جوانوں نے ایمان افروز کردارادا کیا جو ہر لحاظ

جور کے تو کوہ گرال تھے ہم جو چلے تو جال سے گذر گئے اس معرکے میں جو جوش وخروش 'جذبہ جہاداور شوق شہادت ہم نے اپنی افواج میں دیکھاوہ ہمارے لئے ایک بہت بڑاا ٹا شبھی ہے بہت بڑی طاقت بھی۔میرے وطن کے جیالوں نے بدروخنین کی روح تازہ

ادھر ندر کے اور یا دیوانی فائلیں اور سلیرمجاذ جنگ پر چھوڑ گئے۔ نظرياتي جہاد کےمظاہر سے بے شل اور قابل تقلید ہے۔

ہمارے وجود کی ضانت ہے۔ یا کتان کے متاز دانشور قدرت اللہ شہاب نے شہاب نامہ میں اپنے یونیسکو ہے وابستگی کے دنوں کی یا دتازہ کرتے ہوئے مشرقی بورپ کے ایک اعلیٰ عہد بداراورا یک امریکی سفارت کار کے حوالے ے لکھا ہے کہان دوحضرات کے مطابق امریکہ کی اصل و فا داری اسرائیل ہے ہے پھراہے بھارت کی خوشنودی بھی مطلوب ہے اسلئے اسے پاکستان کی مسلح افواج کا نظریاتی تشخص اور اس کے لڑنے کی صلاحیت ایک آنکھبیں بھاتے۔

عوام اورفوج آمنيسامنے

یاک فوج کے پس منظرا سکے مزاج اور اسکے سرمایہ حیات کے حوالے نے مزید تفصیل میں جائے بغیر میں اب میکہنا جا ہتا ہوں کہ ہماری فوج کو جو کہ الحمد اللہ ایک مضبوط اور اعلیٰ دفاعی صلاحیتوں کی حامل فوج ہے کمزورکرنے کاعمل شروع ہوچکاہے۔ایک منصوبہ بندی کے تحت پھیلائی جانے والی افواہوں سے پاکتانی فوج اورعوام میں سیجہتی اورہم آ ہنگی کی فضامتا ارکرنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ای کے اس طرح کارو پیگنڈہ بھی جاری ہے کہ 'یاک فوج کے اسلامی عناصر پر جزل پرویز مشرف کی گرفت مضبوط نہیں ہے بلکہ وہ ان ہے نالال ہیں' سی آئی اے'' را'' اور موساد کی کوشش ہے کہ یا کستان کے دیگر اداروں اور معاشرے کی طرح یاک فوج میں بھی نام نہاداختلا فات اور تضادات کو ابھار کراہے تقسیم کردیاجائے اس کا آغاز بہت پہلے ہوگیا تھالیکن فوجی قیادت کی معاملہ بھی ہے فوج تقسیم ہونے ہے بچی ر ہی۔اس کے علاوہ یہ غیر ملکی ایجنسیاں کئی دہائیوں ہے اس کوشش میں ہیں کہ یاک فوج اورعوام میں اتنی دوریاں پیدا کردی جائیں کہ عوام بآلاخر فوج کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اس کے لئے بھی فوج پراٹھنے

محن يا كستان كى ۋى بريفنگ

رکھنی چاہے کہ پاکستان کا ایٹی پروگرام شروع ہی ہے فوج کی نگرانی وسر پرتی میں آگے بڑھا ہے جس نے اس کیلئے درکار ہرضروری سامان مہیا کیا اور اگر ایک طویل عرصے تک ونیا کو پاکستان کے ایٹی پروگرام کی حقیقی نوعیت کاعلم نہیں ہوسکا تو اس کا کریڈ ہے بھی فوج کے اپنے بخصوص اور منفر دطریق کا رکو جا تا ہے۔ پاک فوج اگر اس پروگرام کو زندگی یا موت کا مسئلہ نہ بناتی تو یہ بیل بھی منڈ ھے نہ پڑھتی اس کو آگر اس پروگرام کو زندگی یا موت کا مسئلہ نہ بناتی تو یہ بیل بھی منڈ ھے نہ پڑھتی اس کو آگر اس کے تحفظ کی ذمہ داراب تو واضح طور پر پاک فوج ہے۔ پاکستان دشمن عناصر فوج کے اس کردار ہے آگاہ ہیں۔ اب جوفوج آپی اعلیٰ ترین پیشہ ورانہ صلاحیتیں اور جنگی حکمت عملیوں میں غیر معمولی مہارت رکھتی ہے جو 'جہاد فی سبیل اللہ'' اور ' اللہ اکبر'' کے نعروں اور جذبوں سے سرشار نظریاتی فوج ہے استعاری قوتوں کو س طرح گوارہ ہو سکتی ہے جو اسلام کے نام پر حاصل کی گئی مملکت خداداد پاکستان کے وجود سے ساٹھ سال میں سے مجھو نہیں کرسکیں اور جن کے اس خطے میں تو سبی پسندانہ عزائم یا ساس وقت تک پور نہیں ہو سکتے جب بحد بندی کو ان کے سام یا ساس نظر ہے اور تھی جوش وجذبے پر قائم ہیں۔ امریکی نائب وزیر وفائر کے اس بیان اس وقت تک پور نے بیل ہو دکھوں گا ورعراق کے خلاف جنگ کے ماسٹر مائٹڈ پال وولفوائز کے اس بیان قائم ہیں۔ امریکی نائب وزیر وفائر واری اور عراق کے خلاف جنگ کے ماسٹر مائٹڈ پال وولفوائز کے اس بیان کا چھچے بہی آر دو کا رفر ماہے کہ

" پاک فوج میں اسلامی اٹرات کم کرنے اور اسلامی عناصر کا زور تو ڑنے کا ایک نہایت موٹر طریقہ یہ ہے کہ پاکستان کے فوجی افسران کوامریکہ کے اعلیٰ فوجی اداروں میں تربیت دی جائے۔"

دراصل استعار پاکتانی افواج کے جذبہ جہاداور غازی یا شہید کے تصورے خوفز دہ ہے حالانکہ بیسب جانے ہیں کہ پاکتانی فوج ہی نہیں بلکہ پاکتانی معاشرہ بھی ان معانی میں ندہبی انتہا پسنرنہیں جن معانی میں امریکہ انتہا پسنرنہیں جن معانی میں امریکہ انتھیں موسوم کرتا ہے البتہ وہ خالصتاً محبّ وطن فوج ہے وہ پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے سوچتی ہے اور پاکستان جونکہ اسلام کا قلعہ ہے اسلئے اس کے دفاع کواپنے ایمان کا حصہ بھھتی ہے۔

چند منفی اشارے

امریکہ نے خود ہی 1979 میں پاکتان کی اقتصادی وعسکری امداد بند کر کے تربیت سہولتوں سے ہاتھ کھینچا اور زیرتر بیت افسران کو بھی واپس کردیا لیکن افسران کی تربیت کا سلسلہ دوبارہ شروع ہو چکا ہے اس کا مفروضہ ہے کہ دوبارہ یہ ہوتیں فراہم کر کے فوجی افسران کو تربیتی قیام کے دوران حربی امور کے علاوہ ذبنی کھاظ ہے بھی اپنی پہند کے سانچ میں ڈھال لے گا۔میری رائے میں ایک خودداراور باوقار قوم کی حیثیت میں پاک فوج کو امریکہ یا کسی بھی دوسر سے ترتی یا فتہ ملک میں موجود تربیتی سہولتوں سے استفادہ کرنے میں کوئی مضا نقہ نہیں بلکہ ہائی شیک وار کے تصوراورا کی منصوبہ بندی کے تجربے سے استفادہ کرنے میں کوئی مضا نقہ نہیں بلکہ ہائی شیک وار کے تصوراورا سکی منصوبہ بندی کے تجربے سے استفادہ کرنے میں کوئی مضا نقہ نہیں بلکہ ہائی شیک وار کے تصوراورا سکی منصوبہ بندی کے تجربے سے

والے بھاری اخراجات کوملکی ترقی کی راہ میں رکاوٹ قرار دینے کا پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے تو بھی فوج کو علاقائی ونسلی بنیادوں پر ہدف تقید بنایا جاتا ہے۔اسے بدشمتی کہئے کہ ہماری عاقبت نااندیشیوں کے باعث میہ پروپیگنڈہ برگ د بار لاسکتا ہے اور بعض عناصر سرمحفل کہنے لگے ہیں کہ'' فوج پراتنا پیسہ خرچ ہوتار ہالیکن آپ نے کونی جنگ جیتی ہے'' یہ بھولے لوگ جارحیت اور دفاع میں فرق نہیں کریاتے۔

اس میں کوئی شبہیں کہ یا کتان کی ہر حکومت نے وطن عزیز کو تحفظ فراہم کرنے اور وا مگہ کے مقام پر پھنجی ککیر کو قائم رکھنے کے لئے پاکستان کی سکے افواج کی کم از کم دفاعی ضروریات کو پورا کرنے کے کے حتمی المقدور کوشش کی اورغریب عوام کا پیٹ کاٹنے ہے بھی گریز نہیں کیا قطع نظراس امرے کہ پاک فوج نے میدان جنگ میں ہمیشدا بی استطاعت سے بڑھ کر داد شجاعت دی میہ بات اپنی جگہ درست ہے کہ پاکستان کے محدود وسائل اور بھاری دفاعی ذمہ داریوں کے باعث عسکری توازن کا پلرا بتدریج بھارت کے حق میں جھکتا گیا۔اس کے متعدداسباب ہیں اولائید کہ بھارت کے پاس تقسیم کے وقت ہی فوجی ہتھیار سازی اور دیگر تنصیبات کا انفراسٹر کچرموجود تھا۔ ٹانیا بھارت کو بڑی طاقتوں کی طرف ہے ایٹمی پروگرام کی بناپراس مخاصمانہ رو ہے اور پابندیوں کا سامنانہیں کرنا پڑا جس ہے یا کستان پچھلے ہیں سال ہے دوحیار ہے' ثالثاً بھارت اپنے زیادہ وسائل کے زور پراپی افواج کوجدیدترین ہتھیاروں ہے لیس کرتا گیااورطافت کا پلز اایک حد تک بھارت کے حق میں جھک گیاہے بیہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ بھارت کے مقالبے میں پاکتان کی ان مجبور یوں کا اندازہ پاکتانی قیادت کوروز اول ہی ہوگیا تھا۔اسلئے انہوں نے آنے والے خطرات کو بھانیتے ہوئے اپنے عسکریوں کوایسے ہتھیار ہے لیس کرنے کا فیصلہ کیا جو بھارت کے پاس ندتھا۔ یہ جھیار ہے جذبہ شہادت "اٹھ مردمجاہد جاگ ذرااب وقت شہادت ہے آیا" کا ترانه مرده رگول میں بھی خون کو گر مادیتا ہے یا کتان کی فوج بنیا دی طور پر مجاہدانہ جذبوں ہے سرشار فوج ہے'وہ محمد بن قاسم'محمد غوری' اور محمود غزنوی کی عظمتوں اور شاندار روایات کی امین فوج ہے۔ بے تینج لڑنے والے ساہیوں اور ٹینکوں کے آ گے لیٹ کروطن کا د فاع کرنے والی جا نثار فوج ہے۔ يبي حال جاري فضاؤل كركھوالے شاہينوں اور جارے پانيوں كے پاسبانوں كا ہے۔

فلک نے ان کے تیور میدان میں دیکھے پناہیں ڈھونڈتے پھرتے ہیں پرکان فضاان سے

ای طرح پاکستان کے ایٹمی پروگرام کاسبرابھی پاک فوج کے سر ہے 'بےشک محسن پاکستان ڈاکٹر خان کے بغیر اسکا کامیابی کی منزل تک پہنچنا ناممکن تھا محسن پاکستان نہ ہوتے تو پاکستان ایٹمی پروگرام کے حوالے ہے آج بھی وہاں ہی کھڑا ہوتا جہاں 1975 میں کھڑا تھا۔لیکن ہمیں سے بات یاد

نظریاتی ہتھیاروں سے غیر سلح کرنا ہے جوبعض برخودغلط دانشوراس فتم کی تجاویز کوآ گے بڑھارہے ہیں وہ دراصل دوقو می نظریے کومنہدم کر کے اکھنڈ بھارت کی راہ ہموار کرنا چاہتے ہیں اورا گرحکومتی ادارے ہمت کر کے ان کی ڈی بریفنگ کریں تو معلوم ہوجائے گا کہ چلمن کے پیچھے کون ڈوری ہلار ہاہے۔

ای طرح میرے تجزیے کے مطابق محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے بعض رفقائے کار پرایٹمی پھیلاؤ کے مبینہ الزامات کے حوالے سے جوڈ رامار چایا گیا اور مغربی میڈیا کی تراشی ہوئی سالوں پرانی کہانیوں کوان کی تذلیل وتو بین کے لئے'' ثبوت' بنا کر پیش کیا گیاوہ بھی دراصل افواج پاکستان یعنی پاکستان کی دفاعی صلاحیت کو کمز ورکرنے کی طرف ایک بڑا قدم ہے۔

پاکستان کی سیای و عسکری قیادت کو یادر ہے کہ پاکستان دیمن عناصر کا حقیقی ٹارگٹ پاک فوج ہے اور پاک فوج کو نظریاتی اور نفسیاتی ہتھیاروں سے غیر سلح کرنے کے لئے دیمن بالحضوص بھارت کی طرف سے ایک عرصہ سے محض پرنٹ میڈیا ہی نہیں الکیٹرا تک میڈیا اور فلموں کے ذریعہ بھی مہم جاری ہے ۔ ادھ مغرب بھی اس میدان میں بھارت سے پیچھے نہیں ۔ اس کے پرنٹ اور الکیٹرا تک میڈیا نے حالیہ سالوں میں پاکستان کو دہشت گردی کے حوالے سے رسواکیا ہے تو 20 سال یعنی 1980 کے عشر ہے ۔ ایٹی پروگرام کے حوالے سے رسواکیا ہے تو 20 سال یعنی 1980 کے عشر ہے ۔ ایٹی پروگرام کے حوالے سے پاکستان کے خلاف مہم جاری رکھی اس حوالے سے کتنی ہی کتا بیں کھی گئیں درجنوں ٹی وی اور دیڈیو پروگرام بیش کئے گئے۔ بلکہ ڈاکٹر خان پرایٹی پھیلا و کے حوالے سے الزامات کے بارے میں معروف باعث ملک وقوم جس اضطراب و پریشانی سے دوچار ہوئی ہے کچھا ہے ہی حالات کے بارے میں معروف بور پی ناول نگار ایسٹوشوگن نے آج سے سولہ سال بل ایک علامتی ناول ' Pillars of Fire ' ککھا اس کے میروکا نام بھی ڈاکٹر خان ہی ہے۔ اس کے مطابق پاکستان کے ایٹی پروگرام کوختم کرانے کی تمام کوششیں ناکا مرہتی ہیں لیکن آخر کاردشمن ایٹی پروگرام کوختم کرانے کی تمام کوششیں ناکا مرہتی ہیں لیکن آخر کاردشمن ایٹی پروگرام کوداخلی طور پر سبوتائر کرانے میں کامیاب ہوجاتا ہے۔

آئی ایس آئی

دفاع وطن کے حوالے وطن عزیز کا ایک اور متحکم وموثر ادارہ انٹر سروسز انٹیلی جنس ہے جو دراصل
پاک فوج ہی کا ایک حصہ بلکہ بازوئے شمشیرزن ہے اسے عرف عام میں آئی ایس آئی کہا جاتا ہے بیجی
مسلسل وشمن کے نشانے پر ہے کیونکہ وشمن کے لئے بیا تناہی خطرناک ہے جتنا کہ پاکستان کا ایٹم بم
۔ بلکہ استعار پاکستان کو ڈی اسلامائٹز'ڈی نیوکلرائز اور ڈی ملٹرائز کرنے کے جس خفیہ ایجنڈے کو آہستہ
آہستہ آگے بڑھا جارہا ہے اس میں آئی ایس آئی کوغیر موثر کردینا سرفہرست ہے۔

اس قومی ادارے نے ماضی میں ایسے سپوت پیدا کئے ہیں جن کے کارناموں کواگر سامنے لایا

آگائی حاصل کرنا ضروری ہے لیکن اصولی اور بنیادی طور پر افسروں اور جوانوں کی تعلیم و تربیت اور انکی دئین شو ونما کا انتظام پاکستان میں ہی ہونا چاہیے بلکہ پاکستان میں فوجی تعلیم و تربیت کے نظام کو وسیع کیا جانا چاہیے تاکہ تیسری دنیا کے اور خاص طور پر مسلمان مما لک کے فوجی ہمار ہے ہاں آسکیں ۔ ویسے تو جیسا جزل بیگ نے کہا ہے اور بعض ذمہ دار حلقوں کی طرف ہے اسکی تقدیق بھی گی گئی ہے کہ تو می زندگی کے ویکر شعبوں کی طرح دخین ہمارے سڑ پیٹنے چکا ہے اس طرح پاک فوج کے ذیلی اداروں ویکر شعبوں کی طرح دخین ہمارے سڑ پیلا کئے جاسکتے ہیں اگر امر یکہ صدام حسین کے تفاظتی دستے میں نقب اور خفیدا بجنسیوں میں بھی ایجنٹ پیدا کئے جاسکتے ہیں اگر امر یکہ صدام حسین کے تفاظتی دستے میں نقب فوج میں 'دخین کے ایک بیٹن ہے ۔ 1970 میں سقوط ڈھا کہ کے وقت فوج کے جزنیلوں نے تسلیم کیا تھا کہ فوج میں 'دخین کے ایکنٹ ہے جزل کو بین میں ہوئیں ۔ اس می جنہیں ڈور کر کے جس طرح واجپائی کو پہنے جانے کی ہا تیں ہوئیں ۔ اس سے بھی ہے بر کمانی یقین میں بدل جاتی ہے بعض امر کی اخبارات بھی اس قسم کی خبر ہیں بھی ہوئیں ۔ اس سے بھی ہے بر کمانی یقین میں بدل جاتی ہے بعض امر کی اخبارات بھی اس قسم کی خبر ہیں بھی شائع کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں امر کی ایف بی آئی اور دی آئی اے مختف انداز میں ڈھائی ہے۔ شائع کرتے رہتے ہیں کہ پاکستان میں امر کی ایف بی آئی اور دی آئی اور می آئی اروں میں شخوا ہاتی ہے۔

پاک فوج کی حربی صلاحیوں اور مجاہدانہ جذبوں کو متاثر کرنے کے لئے گی اور طریقے بھی ہیں میری دانست میں ماری 2004 کے دوسرے ہفتے میں بھارتی جرید سانڈیا ٹوڈ کے کے سیمینارے بذر بعید مثل کا شخطاب کرتے ہوئے جزل پرویز مشرف نے جوید کہاتھا کہ پاکستان بھارت سمیت جنوبی ایشیا میں مشرکہ نصاب تعلیم تشکیل دینے کی تجویز غور کرنے کیلئے تیارے اورا پی فوج میں پچاس ہزار افراد کی کی کا ورچار سال ہے دفا علی بجٹ منجمد کرنے کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے مزید کی کی جوپیشکش کی تھی اے کی طرح ایسا اعلان یا ڈپلومیسی قر ارنہیں دیا جا سکتا جوتو می مفاد میں بوظا ہر ہے صدر پاکستان نے یہ بیان سیاسی مقاصد کیلئے دیا تھا جبکا مقصد بھارت میں پاکستان کے لئے زم گوش پیدا کر کے مسئلہ شمیر کے سان سیاسی مقاصد کیلئے دیا تھا جبکا مقصد بھارت میں پاکستان کے لئے زم گوش پیدا کر کے مسئلہ شمیر کے مال کے لئے راہ ہموار کرنا تھا لیکن تی ہویز دراصل امر کی تجویز ہے جبکا جیسے میں نے عرض کیا ہوتا ہے اور مشتر کہ نصاب تعلیم رائج کرنے کی تجویز دراصل امر کی تجویز کے تحت پاکستان سعودی عرب ہوتا ہے اور مشتر کہ نصاب سے قرآئی ودینوی تعلیمات کو نکال کرا سیسکولر بنا کمیانا کہ مان کہا مقدم تحدہ ہندو میاں کی ایکن کی مقدم تحدہ ہندو میاں کی آئر و کو تحدیل کرنا اور نئی سے مقدم تاریخی روایات اور جہادی کی خوار سے اور جہادی نصاب تعلیم کا مقصد متحدہ ہندوستان کی آئر زوگی بھیل کرنا اور نئی سے کو مین اور کیا تھاں کی روایات اور جہادی

محن يا كتان كى ۋى بريافنگ

جائے تو ہرکوئی ان پرفخر کرے گا جبکہ آئی ایس آئی کے موجودہ سر براہ اور صدر پاکتان کے معتد خاص لیفٹینٹ جزل احسان الحق نے اپنی شاندروز محنت اوراعلیٰ لیڈرشپ کی بناپراسے جدید ترین خطوط پراز سرنو منظم کر کے اسے انتہائی فعال اور متحرک ادارہ بنادیا ہے۔ بیادارہ قیام پاکتان کے فور آبعد 1948 میں منظم کر کے اسے انتہائی فعال اور متحرک ادارہ بنادیا ہے۔ بیادارہ قیام پاکتان سے داس نازک دور میں جس قائم ہوا تھا اور اس کے پہلے سر براہ کرئل بعد میں میجر جزل شرعلی خان سے داس نازک دور میں جس طرح پاک فوج کی اٹھان فلفہ جہاد پر ہوئی۔ اس کی نیو بھی انہی عناصر سے اٹھائی گئی۔ اور اس کے مجاہدوں نے گزشتہ نصف صدی میں وطن عزیز کے لئے انتہائی مشکل حالات میں بھی ہڑے معر کے انجام مجاہدوں نے گزشتہ نصف صدی میں وطن عزیز کے لئے انتہائی مشکل حالات میں بھی ہڑے۔ جس روز اس دیتے ہیں' جو اس ادارے کی ہئیت ترکیمی کے باعث بھی کھل کرقوم کے سامنے نہیں آئے۔ جس روز اس ادارے کی تاریخ لکھی گئی تو لوگ ہے ساختہ کہا تھیں گے۔

اليي چنگاري بھي ياربا پني خا كستر مين تھي

بیادارہ یوں تو ' دخفیہ خابرات' کا ادارہ ہے کین اس نے ہمیشہ پاکستان کے حصار کے پاسبان کا کردارادا کیا ہے۔ آئی ایس آئی کا آپریشنل عملہ پاکستان کی بری' بحری' اور فضائی افواج سے تین سالہ ڈیپوٹیشن پر آتا ہے۔ جبکہ سویلین عملہ براہ راست بحرتی کیا جاتا ہے' افواج کا عملہ چونکہ دفاعی تربیتی نظام سے گزراہ وتا ہے' اسلئے آئی ایس آئی میں فوج سانظام اور ڈسپلن قائم رہتا ہے۔ اس کا ہر فوجوان پاکستان کی عزت وآبرو اور سلامتی و یک جبتی کی خاطر بڑی سے بڑی قربانی دینے کے جذبے سے سرشار' مسلح افواج کی می جرات و شجاعت' نظریہ پاکستان سے گہری وابشگی اور اعلیٰ بیشہ ورانہ مہارت کا حامل ہوتا ہے۔ اور گونا گوں امور کی انجام دبی حرکت بندیری' مستعدی اور فوج کی سٹر ٹیجک ضرور یات کے موالے سے نہایت فرض شناس ثابت ہوتا ہے۔ واقفان حال کے مطابق بیادارہ پاکستان کا ایساسٹر ٹیجک جھیار ثابت ہوا ہے کہ بلامبالغدا سے اللہ کا خصوص انعام اور عظیم قومی انا شد قرار دیا جا سکتا ہے جو ہمہ وقت جو یہ نداور چوکس رہتا' دشمن کے وار سہتا بالخصوص نادیدہ حملوں کا مقابلہ کرتا اور انھیں ناکام ہنا تا ہے۔ دشمن کو اینے بی گھر میں مصروف رکھنا اور اسپنے بی مسائل میں الجھائے رکھنا اسکا اہم فریضہ ہے۔ دشمن کو اینے بی گھر میں مصروف رکھنا اور اسپنے بی مسائل میں الجھائے رکھنا اسکا اہم فریضہ ہے تا کہ دشمن آپ کی طرف' ہماری طرف کم سے کم توجد دے سکے۔

بیادارہ براہ راست چیف ایگزیگؤ کے زیرنگرانی کام کرتا ہے۔اسلئے حکومت کی وقتی پالیسیاں کم ہی اس پراٹر انداز ہوتی ہیں۔ایسٹر ٹیجک پالیسیوں کو جو سالہاسال میں میچور ہوتی ہیں۔آگ بڑھانے میں اس ادارے کا کردار نہایت اہم ہے۔ پاکستان کی دفاعی تنصیبات بالخصوص کہوئہ پر بھارت واسرائیل کے حملوں کی منصوبہ بندی کا قبل از وقت افشا اور راجیوگا ندھی کے عہد میں '' براس ٹیکس'' نامی منقوں کی آڑ میں پاکستان پر حملے کی سازش کا سراغ لگانا'اس کے وہ کارنا مے ہیں جن سے سب ہی آگاہ

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ہیں۔ پاکستان کے ہمائے کے حوالے سے اس کے آپریشن اس قد ربروقت اور پریشان کن ثابت ہوتے رہے ہیں کہ ایک مرتبہ بھارت کی متبول مسلح افواج کے سربراہ وزیراعظم راجبوگا ندھی کے پاس مشتر کہ طور پر یہ شکایت لیکر گئے کہ '' بھارتی انٹیلی جنس اداروں کی کارکردگی انتہائی ناقص ہے'اس کے برعکس آئی ایس آئی ایس آئی اس قدر فعال ہے کہ ہمارے یہاں پالیسی ڈاکومٹ پردستخط نہیں ہوتے کہ اس پہلے جر ہوجاتی ہے۔''ای طرح ایک مرتبہ بھارتی وزیراعظم کو بیدر پورٹ کی گئی کہ'' آئی ایس آئی کی چوکسی اور فعالیت کے سبب پاکستان میں ہماری امدر معالمی ایک المداخلت کاری) کی صلاحیت مفلوج ہوکررہ گئی ہے۔'' محر مان راز کا کہنا ہے کہ آئی ایس آئی کو بھارتی ایج نسیوں پر ہمیشہ ہی ہے برتری حاصل رہی اور دنیا بھر کے اس نوعیت کہنا ہے کہ آئی ایس آئی کا سب بڑا کارنامہ سوویت روس کی فعانستان میں بیصف اول میں شار ہوتی ہے۔ آئی ایس آئی کا سب بڑا کارنامہ سوویت روس کی فعانستان میں ناکامی اور شکست ور بخت ہے۔ جس کی دشمنوں نے بھی شخسین کی۔ بہی وہ موڑ ہے جہاں فعانستان میں ناکامی اور شاست ور بخت ہے۔ جس کی دشمنوں نے بھی شخسین کی۔ بہی وہ موڑ ہے جہاں حد نیا کے سامراجیوں اور استعاریوں کی نگاہ میں آئی ایس آئی بری طرح کھنے گئی ہے۔

افغان جنگ چونکہ آئی ایس آئی نے امریکی کا آئی اے کتعاون سے لڑی تھی اسلے امریکہ کواس کی ضرب کی شدت اور اس کے طریق کار کی گہرائی وگیرائی کا اندازہ عملی طور پر ہوگیا۔ سب سے بڑی اور خطرناک بات بہی ہوئی ۔ آئی ایس آئی نے افغانستان کی جنگ جیت کر دنیا بھر کی انٹیلی جن ایجنسیوں میں اپنا گراف انتہائی بلند کرلیا۔ یہ امر امریکہ کے لئے سخت تشویش کا باعث بنا 'کیونکہ اس جنگ کے دوران آئی ایس آئی کے اندرایک بڑا Brain ابھر کرسا منے آیا۔ جے کھل کراپی صلاحیتیں دکھانے کا موقع ملائیہ ایک منظم ٹیم تھی جس کی کارکردگی پوری دنیا بالحضوص امریکہ پرواضح ہوچکی تھی اوری آئی ایس آئی نے نصرف ذہانت کے میدان میں مات دی بلکہ اس پورے علاقے میں مکن حد تک ایس کردیا اور آئی ایس آئی خوف کی علامت بن گئی۔

سینئربش ی آئی اے میں رہ پچے تھے۔ انھیں آئی ایس آئی کی فعالیت کا اندازہ تھا' انہوں نے 20 جنوری 1989 کو امر کی صدر کا عہدہ سنجالاتو آئی ایس آئی کے پرکاٹے کواپی اولین ترجیح قرار دیا' اور چونکہ آئی ایس آئی سے ہمسایہ دیمن بھی زچ تھا' اسلئے اسے اور امریکی قیادت ک'' لے پالک'' اسرائیل کو بھی اس سازش میں شامل کرلیا گیا اور پھر آئی ایس آئی پر دوطرفہ حملے شروع ہوگئے۔ پھروہ مرحلہ بھی آیا کہ جب مغربی اور بھارتی میڈیا نے سمبر 1995 میں' خلافت آپیش' کے تناظر میں ایس جنری اور بھارتی میڈیا نے سمبر 1995 میں' خلافت آپیش' کے تناظر میں ایس جنری سائع کیس کے محتر مہ بے نظیر بھٹواور امریکہ سے برآ مدکردہ وزیر اعظم معین قریش نے امریکہ کواپنا'' آزاد خیال' رہنما ہونے کا تاثر دینے کیلئے آئی ایس آئی کی طاقت پرضر ب لگانے اور اس کے نظریاتی تشخص کو تحلیل کرنے کے ضمن میں بعض متنازے اقد امات کرنے پڑے ۔ آئی ایس آئی کی

سربرائی کرنیوالے جزل جاوید ناصر اور جزل اسد درانی کوقبل از وقت فوج ہے ریٹائرڈ کیا گیامعین قریش نے آئی ایس آئی کی تطبیر کے لئے 137 افسران کو نکال باہر کیا۔اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آئی ایس آئی کا Brain جوا کیہ اکٹھا ہوکر کام کرر ہاتھا' بھر گیا۔اس کے نتیج میں افغان پالیسی اور کشمیر کاز کو نقصان پہنچا'کیکن دشمن کا مقصد پھر بھی پورے طور پر حاصل نہ ہو سکا تھا اسلئے ایک خاص منصوبہ بندی کے تحت آئی ایس آئی کی کر دارکشی شروع کر دی گئی۔

آئی ایس آئی چونکہ ہمیشہ بھارت کے توسیع پندانداوراسکی خفیہ تنظیم را کے عزائم میں حائل رہی ہے۔اسلئے" را" نے آئی ایس آئی کے خلاف ہمیشہ افوا ہوں اور پروپیگنڈہ کی مہم جاری رکھی ہے۔ پچھے عرصة بل يا كستان كے دفتر خارجہ نے بھارتی ایجنسی '' را'' کے بارے میں ایک رپورٹ غیرملکی سفارتكاروں کو بھوائی تھی اس رپورٹ میں کہا گیا تھا' کہ آئی ایس آئی اپنی صلاحیتوں کے بلندمعیار کی وجہ ہے''را'' كے منصوبوں كا اہم بدف بن چكى ہے۔اس حوالے سے بعض بھارتى اخبارات ميں آئى ايس آئى كے خلاف شائع ہونے والی خبروں کو بطور مثال پیش کیا گیا تھا کہ آئی ایس آئی کس طرح بھارتی حکمرانوں کے ذہنوں پر چھائی ہوئی ہے۔وہ آئی ایس آئی کو بھارتی پنجاب اور مقبوضہ کشمیر میں ہی بغاوت کا ذیمہ دار قرار نہیں دیتے بلکہ بھارت میں برہمنوں کی بالادی کے خلافف نا گالینڈ میزورام جھاڑ کھنڈاور آسام وغیرہ میں جاری تحریکوں کے حوالے ہے بھی آئی ایس آئی کے خلاف مسلسل زہرا گلا جارہا ہے۔رپورٹ کے مطابق بھارت یعنی راکی طرف سے 1964 ہی ہے آئی ایس آئی کے خلاف منفی یرو پیگنڈہ جاری ہے۔ کشمیری مجاہدین اور بھارت کے مختلف علاقوں میں جاری ایک درجن ہے زائد حق خوداختیاری کی تحریکوں کی کی مدد کے الزام لگا کرآئی ایس آئی کے ہاتھ باندھنا اس زہرافشانی کا اصل مقصد ہے۔ بھارت میں معمولی ڈیمتی ہویا دہلی اور کلکتہ میں ریل گاڑیاں آپس میں ٹکرائیں 'بکہاشیائے خور دنی میں ملاوث قیمتوں میں اضافے' بازار حصص میں اتار چڑھاؤ کے لئے بھی'' آئی ایس آئی'' کومور دالزام کھیرایا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ بل بھارت کے بعض علاقوں میں طاعون ز دگی کے واقعات سامنے آئے تو اے بھی آئی ایس آئی کی کارکردگی بتایا گیا کہ آئی ایس آئی کے ایجٹ طاعون زدہ چوہے بھارت میں جپھوڑ گئے۔''را'' کے مطابق آئی ایس آئی بھارت کے ہزاروں دینی مدارس کے اساتذ ہ کو تخواہ دیتی بلکہ طلبا کو دہشت گردی کے ہتھیاروں کی تربیت بھی مہیا کرتی ہے۔ گذشتہ دور حکومت میں بھارتی نائب وزیراعظم ایڈوانی کوتو رات کوسوتے میں بھی آئی ایس آئی کے ڈراؤنے خواب آتے تھے اور حالیہ دنوں میں بھارتی وزارت خارجہ کے بعض ذمہ داراس مرض میں مبتلا نظر آتے ہیں۔ بی ہے پی کے دور حکومت میں انتہا پیند ہندوؤں نے اقلیتوں کی ندہبی عبادت گاہوں پر جو حملے کئے عیسائی مشز یوں کو زندہ جلایا۔ایڈوانی کے

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

مطابق بیسب آئی ایس آئی کے کارنا ہے تھے۔ وہ تو بھارتی عیسائی رہنماؤں نے بیہ کہر بھارت کا بھانڈہ پھوڑ دیا کہ بیسب کارنا ہے بی ہے پی وشواہندو پریشداور بجرنگ دل نے انجام دیئے۔ مختفر بیہ کہ بھارت کو ہرمعا ملے بیس آئی ایس آئی کا ہاتھ ہی نظر آتا ہے۔ چنا نچہ ارچ 2004 میں بھارتی حکومت نے مشرقی اور شالی ریاستوں کو ہدایت کی کہ پاکستان کی خفیہ شظیم آئی ایس آئی کے ایجنٹوں کو بنگلہ دیش سے بھارت میں داخل ہونے ہے رو کئے کے لئے سخت اقد امات کئے جا ئیں اخبارات کے مطابق ایک مراسلہ کے ذریعہ بھارتی حکومت نے سرحدی صوبوں کو خبر دار کیا کہ 'آئی ایس آئی نے بھارت میں تخریب کاریوں کے لئے بنگلہ دیش میں نئے مراکز قائم کر لئے ہیں۔ جبکہ شمیر میں پہلے ہی اپنی کاروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے۔ لیکن اس وقت عالمی توجہ کے باعث آئی ایس آئی کشمیر کے بجائے بھارت کی دوسری سرحدوں پر تخریب کاری کرنا جاہتی ہے۔ اس مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ پاکستان ریڈ یو بنگال کے ذریعہ بھارت کی سرحدی ریاستوں مغربی بڑگال 'آسام' تری پورہ اور میز درام کے لوگوں کی برین واشنگ کر کے ان کو بھارتی حکومت کے طاف اکسارہا ہے۔ 'جبکہ بنگلہ دیش حکومت نے ان الزامات کو بے بنیا دقرار دیا ہے۔

برسمتی ہے بھارتی عوام بھی''را'' کے اس جھوٹ کے شاہد ہیں''را''بی نے اسرائیلی موساد
کے تعاون ہے 90 کے عشر ہے ہیں گئی سال تک پاکستان کو دہشت گردملکوں کی فہرست میں لانے کی راہ
ہموار کی' 93-94 میں اس سلیلے میں پاکستان پر بہت دباؤ تھا'امر یکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ نے اس کا جو
سب بیان کیا تھاوہ بھی''را'' کی طرف ہے پیدا کردہ تھا۔ادھرآئی ایس آئی نے پاکستان میں''را'' کی
سرگرمیوں کا جو اندازہ لگایا ہے اس کے مطابق کراچی سمیت سندھ میں''را'' کے پانچ ہزارتر بیت یافتہ
ایجٹ موجود ہیں'اور بھارت میں 34 ایسے کیمپ قائم ہیں جن میں صرف پاکستان میں دہشت گردی
کرانے کے لئے تربیت دی جاتی ہے۔اس طرح افغانستان میں بھارت نواز ناردرن الائینس کی حکومت
ہونے کی وجہ سے بھارت کو وہاں درجن بھرقو نصلیٹ دفاتر کھولنے کی سہولت حاصل ہے جن میں' ر''اکے
ایجٹ دند نار ہے ہیں اور آجکل (2004 میں) یاعناصر بلوچتان میں اُورھم کیار ہے ہیں۔
ایجٹ دند نار ہے ہیں اور آجکل (2004 میں) یاعناصر بلوچتان میں اُورھم کیار ہے ہیں۔

عالیہ برسوں میں کارگل آپریشن ایسا کارنامہ ہے جس پر غیروں نے بھی خراج تخسین پیش کیا ہے ''ہسٹری آف دی پاکستان آری'' کے مصنف اور معروف برطانوی جنگی تجزید نگار کرنل برائن کلاؤلی (BrianCloughley) نے کثیر الاشاعت برطانوی جریدہ'' آرمی کوارٹر کی اینڈ ڈیفنس جزئل'' کے شارہ نمبر 3 جلدنمبر 129 میں اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ

> ''اوائل 1999 میں کارگل اور دراس میں جو کچھ ہوا بڑی مہارت سے پلان کیا گیا تھا اس میں تقریباً 900 کے قریب تریب یافتہ ہے قاعدہ جوان شامل تھے جن کونا دردن لائٹ انفشری کے

ہاتھوں شہ مات ہوئی۔اس پر ہندوستان بھر میں حکومت اور خفیہ اداروں کی نالائقی اور نااہلیت پرزبردست تقید کی گئے۔ بی ہے بی حکومت نے اپنے تحقیقاتی کمیشنوں اور کمیٹیوں کی مدد سے جو نتیجہ نکالا اس سے تو ہم پرست ہندوؤں کے دلوں پر آئی الیس آئی کی اور بھی دھاک بیٹھ گئی۔ بھارتی حکومت اور فوجی قیادت کی طرف سے زبان حال ہے آئی الیس آئی کو خراج تحسین پیش کیا گیا' کہا گیا کہ آئی الیس آئی نے الی جال جلی کہ دشمن خاموشی سے ڈیڑھ سوکلومیٹر میں بھیلے ہوئے بھارتی مورچوں پر قابض ہوگیا اور بھارتی فوج اور خفیہ ادارے کئی ماہ تک اس بات کا سراغ نہ لگا سکے۔

آئی ایس آئی دراصل سرد جنگ کا بتھیار ہے۔ اور 9/11 کے بعدتو اسے پاکستان کے حوالے ہے مزید آئی ایس آئی دراصل سرد جنگ کا بتھیار ہے۔ اور 9/11 کے بعدتو اسے پاکستان کے حوالے ہے مزید موثر اور فعال بنانے کی ضرورت ہے کیونکہ پاکستان اور امریکہ کے تعلقات اس وقت جس نئی پر جا رہے ہیں وہ یوں تجھیئے" زردی کی شادی" ہیں اور ایس شادیوں میں پائیداری نہیں ہوتی۔ امریکہ اپنے مفادات کے حصول کے لئے جس طرح پاکستان پرد باؤبڑھار ہا ہے اور بھی شمیراور بھی افغانستان اور بھی دہشت گردی کے حوالے سے پاکستان کے حساس اداروں میں" انتہا پسندوں" کی موجودگ کے بارے پو پیگنڈہ کرتار ہتا ہے وہ دراصل آئی ایس آئی کو بدنا م اور کمز ورکر نے کیلئے ہے۔ وہ پاکستان سے کا م بھی کے رہا ہے اور اسے بدنا م بھی کرر ہا ہے اور یوں بھی امریکی ایجنڈ اہمار نے تو می مقاصد کے منافی ہے۔ امریکی دانشوراور تی بیدا مریکی مقاصد کے منافی ہے۔ امریکی دانشوراور تی بیدا مریکی علیہ کے ڈاکٹر خان کوذ مددار قرار دیتے ہوئے اس پر وجیک میں آئی ایس آئی کو جسطرح ملوث کرنے کی کوشش کی وہ دراصل اس قابل فخر عسکری ادار ہے بوئے اس کے خلاف امریکی عزائم کا ایک اشارہ ہے۔

ہمسایہ دشمن کے ذہن وقلب پر آئی ایس آئی کا خوف کس قدر مسلط ہے اس کا اندازہ اس بات ہے لگا لیجئے کہ اور تو اور وہ سیاسی جماعتوں اور سیاسی قیادت میں انھل بچھل اور سرکاری اداروں کی کارکردگی میں گڑ بڑکا ذمے دار بھی آئی ایس آئی کو شہرا تا ہے'' خوئے بدر ابہانہ بسیار'' یعنی ہر گناہ دشمن کے سرتھوپ دو ہر الزام پاکستان کے ذمہ لگا دو ہر جرم آئی ایس آئی کے کھاتے میں ڈال دو چنا نچہ 2004 کے بل از وقت قومی استخابات میں بھی یونا کئیڈ نیوز آف انڈیا اور ہندوستان ٹائمنر کے مطابق بھارت کی وفاقی حکومت نے اتر پردیش اور مغربی بنگال میں ''ریڈالرٹ' کئے رکھا اور ان ریاستوں کی سرحدوں کو بیل کرنے کا حکم دیا کیونکہ خفیہ کی رپورٹوں میں کہا گیا تھا کہ آئی ایس آئی نے انتخابات کے دوران ملک کو غیر مشحکم کرنے کا مصوبہ بنایا ہے۔ حالانکہ گذشتہ ایر بل (2003) میں واجیائی کی طرف سے پاکستان کے لئے دوئی کے مصوبہ بنایا ہے۔ حالانکہ گذشتہ ایر بل (2003) میں واجیائی کی طرف سے پاکستان کے لئے دوئی کے

سولجرزی سپورٹ حاصل تھی۔ کوئی صاحب عقل وہوٹی سے باور نہیں کرسکتا کہ یہ لوگ گذشتہ برس کے اوائل میں کنٹرول لائن کے اس پار چلے گئے تھے کہ یہاں راستے اور پگڈیڈیاں مقرراور متعین ہیں۔ اگر ان سے ایک قدم بھی ہٹ کر حرکت کی جائے تو گہری برفانی غاریں نگلنے کے لئے من کھولے گئری ہوتی ہیں تاہم جن لوگوں نے یہ کارنا مدانجام دیا ان کی جرات وہمت بے پناہ اور بے حساب ہوگ ۔ پاکستان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ کیا ہورہا ہے جبکہ بھارت اس سے بخبر تھا۔ ایک بھارتی ہی گئے ہوارا کے باعث سیک (Sack) کیا گیا۔ تاہم فیا۔ ایک بھارتی ہی گئے ہرا درایک کرنل کو اس بے خبری کے باعث سیک (Sack) کیا گیا۔ تاہم فیا۔ ایک بھارتی ہر گیڈ برادرایک کرنل کو اس بے خبری کے باعث سیک (Sack) کیا گیا۔ تاہم فرائف سے غفلت برسے کا الزام ان سے او پر والوں پر بھی عائد ہوتا ہے 15000 ہزارف سے بلند چوٹیوں پر سلم ٹروپس کو برقر ارر گھنا کی بھی فوٹ کے انھرا می نظام (الا جنگ) پر بہت بڑا ابو جھ تھور کیا جا تا ہے۔ اس دراندازی کی پشت پنائی اگر چہ پاکستان نے کی تاہم جن لوگوں نے اس مشن کی تھیل کی ان کی ہمت اور حوصلے کی داور بی پڑتی ہے۔ "

کرنل برائن نے اپنے تبھرہ میں'' دراندازی'' کے انکشاف پر بھارت میں مجنے والی تھلبلی'اعلیٰ ترین فوجی وسیاسی قیادت کی بو کھلا ہٹ بھارتی اقد امات اور فضائیہ کی ناکامی کاذکر کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ اسیاسی قیادت کی بو کھلا ہٹ بھارتی اقد امات اور فضائیہ کی ناکامی کاذکر کرتے ہوئے مزید لکھا ہے کہ ''بھارت کا بیا بھارت کے محکمہ دفاع نے اس جنگ کو فتح کے ایک ڈراؤنا خواب تھا بھارت کے محکمہ دفاع نے اس جنگ کو فتح کا جونام دیا ہے اور جو بے بنیاد دعوے کئے ہیں وہ اسے جموٹے اور باطل ہیں جناان کی وہ پست کرکت جوانہوں نے اپنے نو جوانوں کو بغیر کسی تیاری کے اس لڑائی میں جموبک کرکی''

کرنل برائن نے اس معرکہ کے بعد بھارتی فوج کے انظامی ڈھانچ میں کی جانے والی تبدیلیوں اور اس پراٹھنے والے اربوں ڈالر کے اخراجات کا بھی ذکر کیا ہے جبکہ بھارت کی پندرھویں کور کے جزل کرشن پال نے اس معرکے کی سنگینیوں کا یوں اعتراف کیا ہے کہ '' کارگل کے بعد سیا چین بہت آسان لگتا ہے۔کارگل پر تو سیا چین کے مقابلے میں دوگئی فوج رکھنی پڑے گی۔'' کرنل برائن نے آسان لگتا ہے۔کارگل پر تو سیا چین کے مقابلے میں دوگئی فوج رکھنی پڑے گی۔'' کرنل برائن نے 1990 کے عشرے میں مقبوضہ تشمیر کی 700 کلومیٹر کنٹرول لائن اور مجاہدین کے تربیتی کیمپوں کے دور سے اور ذاتی مشاہدے کے حوالے ہے لکھا ہے کہ

"مقوضہ کشمیر میں تحریک آزادی یا بغاوت کو کیلئے کے لئے بھارتیوں نے جوظلم وسم کیا اس نے پاکستانیوں کے جذبہ اخوت کو جگادیا۔ ان کے سینوں میں ایک انتقام پروش پار ہاتھا جس کا اظہار انہوں نے کارگل میں کیا 'راقم الحروف نے ان ٹریننگ کیمپوں کا کئی ہاردورہ کیا میں نے دیکھا ان کیمپوں میں پاکستانی حکومت کی طرف سے کوئی سرکاری سپورٹ نہیں دی جارہی تھی لیکن اس عمل کو پاکستانی حکومت کی خالفت کا بھی سامنانہ تھا۔"

دنیا بھرنے بیاعتراف کیا کہ کارگل کے معرکے میں خفیہ بھارتی ایجنسیوں کوآئی ایس آئی کے

محن پاکستان کی ڈی بر یفنگ

® Scanned PDF By HAMEED

کود نیا بھر میں بدنام کرنے کے ساتھ ساتھ اسے اہل وطن بالحضوص سیاسی وعسکری قیادت کی نظروں میں بھی گرادیا جائے۔ایسا کرنے کیلئے وہ کہتے رہتے ہیں کہ آئی ایس آئی ریاست کے اندر ریاست ہے اور اس کا اپنا ہی ایجنڈ ا ہے۔ چنا نچیان حلقوں کی طرف ہے وقفے وقفے کے ساتھ اس تیم کی خبریں دی جا تی گرا تیا گا ایس آئی پر جزل پر ویز مشرف کی گرفت زیادہ مضبوط نہیں اور آئی ایس آئی کے افسران پہلے کی طرح ازخود فیصلے کررہے ہیں حالا نکہ صدر پر ویز مشرف ایک سے زیادہ مرتبہ کہدیچے ہیں کہ طرح ازخود فیصلے کررہے ہیں حالا نکہ صدر پر ویز مشرف ایک سے زیادہ مرتبہ کہدیچے ہیں کہ الفاظ کی بجائے عمل زیادہ و تبع ہوتا ہے۔ آئی ایس آئی کا جوافسر میری بات نہیں مانے گا حکومت

كى ياليسى كے خلاف چلے گا اے گر بھیج دیا جائے گا"

پاکتان خالف عناصرالی خبریں بھی پھیلاتے رہتے ہیں کہ امریکہ نوازی کے سبب جزل پرویز مشرف کے خلاف بغاوت ہوسکتی ہے۔ پھرنا معلوم امریکی حکام کے حوالے سے یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر صدر جزل پرویز مشرف کا تختہ اللّنے کی کوشش کی گئی یا بنیاد پرستوں نے ایٹم بم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو جزل پرویز مشرف کا تختہ اللّنے کی کوشش کی گئی یا بنیاد پرستوں نے ایٹم بم پر قبضہ کرنے کی کوشش کی تو امریکہ پاکتان کے ایٹمی ہتھیاروں کو تباہ کردے گا۔ دراصل آئی ایس آئی کے بارے میں ریاست کے اندر یاست ہونے اور بہتان کے انداز میں نظریاتی انتہا لیندی کا الزام دینے کے پیچھے دشمن کی ایک ہی خواہش کا رفر ماہے کہ سی طرح اس عظیم ادارہ کو متناز عہ مشکوک اور کمزور کردیا جائے اور یوں پاکتان بھی دفاعی لحاظ سے کمزور ہوجائے۔

دریں اثنابرطانوی جریدہ 'اکانومٹ' نے مارچ2004 کے دوسرے شارے کے ساتھ "Fore cast Pakistan" کے عنوان ہے جورپورٹ چھائی ہے'اس نے قومی حلقوں کو مزید مضطرب کردیا ہے۔ یہ دراصل فوج اور آئی ایس آئی کی صفوں میں کشیدگی اور تضادات کو ابھارنے کی مذموم کوشش ہےاکانومٹ نے اپنے خفیہ ذرائع کے حوالے ہے دعویٰ کیا ہے کہ

"صدر جنزل پرویز مشرف نے تشمیر پر بھارت کے ساتھ خفیہ مفاہمت اور پاکتان کے ایمی پر دگرام پر کام کرنے والے سائنسدانوں کو منظر سے بٹانے کے بعد علاقے کے لئے امریکی منصوب کے دوسرے مرحلے پر عمل شروع کردیا ہے۔ اور بیمر حلدافغانستان پر امریکی گرفت کو مضوط بنانے 'پاکتان کی اہم ترین خفیدا بجنسی آئی ایس آئی کوختم کرنے اور فوج کوامریکہ مخالف بارڈلائٹرز سے پاک کرنے پر مشتمل ہے'

امریکی وزارت خارجہ نے 28 فروری 2004 کے شکا گوٹر بیون میں ایک نہایت حساس سیای مضمون چھپوایا تا کہ پاک فوج اوراس کی خفیدا بجنسی میں موجود امریکہ مخالف انتہا پہندوں کے ردممل کا اندازہ کیا جاسکے۔مضمون میں' گمنام' فوجی ذرائع کے حوالے ہے کہا گیا کہ

"امریکہ نے ڈاکٹر خان کودی جانے معافی کواس لئے مسئنہیں بنایا کہ صدر پرویز مشرف بن لاون کی تلاش کیلئے بزاروں امریکی فوجیوں کو پاکستان میں داخل ہونے کی اجازت ویے پر رضا مند ہوگئے ہیں امریکہ نے صدر پرویز مشرف پر واضح کردیاہ کہ امریکہ ایٹمی سرگرمیوں کے حوالے ہے آئی ایس آئی کے سرکردہ افراد کے کردار سے پوری طرح باخبر ہائی طرح 1119 سے قبل اور بعد میں اسامہ بن لا دن کو پاکستان کے قبائی علاقے میں آئی ایس آئی کے لوگوں نے وتحفظ اور اعانت دی اس ہے بھی امریکہ باخبر ہے۔واشکٹن نے صدر پرویز مشرف سے دوٹوک غاظ میں کہا ہے کہ آئی ایس آئی سے اسلامی عناصر کا اثر ورسوخ ختم نہ کیا گیا تو امریکہ پاکستان کے خلاف انتہائی اقد امریکھ نے برمجبور ہوگا۔"

ای طرح اگست کے پہلے ہفتے میں کی این این نیوز چینل نے خبر دی کہ قبائلی علاقوں میں آئی ایس آئی کی معاونت سے القاعدہ کے تر بیتی کیمپ اب بھی موجود ہیں جس کی تر دید پاکستانی وزارت خارجہ کے ترجمان نے 6اگست 2004 کوکر دی۔

مغربی اور بھارتی میڈیا کی ان الزام تراشیوں کا مقصدا کیے ہی ہے کہ سی طرح آئی ایس آئی

امریکی آئل پائپ لائن کے خواب کی تعبیر بھارت کی توانائی کی ضرورتوں کی تکمیل اور وسط ایشیائی ریاستوں سے تجارت میں کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ مزید برال بھارت کی کیسیین کے تیل کے ذھائر تک رسائی اور چین کے خلاف بھارت کو علاقائی طاقت کے طور پر تیار کرنے کے امریکی منصوبہ میں بھی نہایت اہمیت رکھتی ہے اس طرح تصادم کی صورت میں بھارت کو توانائی کی سپلائی مسلسل جاری رہے گی۔ اکا نومسٹ نے دعویٰ کیا ہے کہ جس طرح صدر مشرف نے تشمیری مجاہدین کو بھارت کے ہاتھوں ختم کرانے کے لئے ان کے او وں اور کیمیوں کے بارے میں معلومات فراہم کی بین اس طرح کا جال وہ آئی ایس آئی کے لئے بچھارہ ہیں اور اس کیلئے پاکستان میں امریکی فوجوں کی تعیناتی کے لئے امریکہ کو ضروری معلومات اور جواز فراہم کیا جارہا ہے۔ آئی ایس آئی میں افغان ڈیسک پہلے ہی بند کیا جا چا ہے۔ جبکہ صدر پرویز مشرف بندر رہے آئی ایس آئی میں افغان ڈیسک پہلے ہی بند کیا جا چا ہے۔ جبکہ صدر پرویز مشرف بندر رہے آئی ایس آئی عین افغان ڈیسک پہلے کام کررہے ہیں۔''

قار کین کرام۔ پاک فوج اور پاک فوج کے قابل فخر ادارے آئی ایس آئی کو کمزور کرنے کے حوالے سے مذکورہ بالا بیانات اور غیر ملکی میڈیا کے زہر یلے پرو پیگنڈے سے چندا قتباس صورت حال کو سیجھنے کیلئے کا فی بیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے کہ ان اداروں کو کئی بھی لحاظ سے متنازعہ بنانے 'انکے حوالے سے شکوک و شبہات پیدا کرنے اور ان اداروں کو طرح طرح کی افواہوں کا مرکز بنانے کا مقصد خود پاکتان کو کمزور کرنا ہے بلکہ اسے تحلیل کرنا ہے۔ لہذا اس نازک موڈ پر پوری قوم کا انقاق واتحاد وقت کی ضرورت کمزور کرنا ہے بلکہ اے تحلیل کرنا ہے۔ لہذا اس نازک موڈ پر پوری قوم کا انقاق واتحاد وقت کی ضرورت ہے۔ غیر ملکی نفسیاتی جنگ کی کاروا ئیوں کو بچھنا ہم سب پر لازم ہے۔ اس حوالے سے میڈیا کا بھی فرض ہے کہ دوہ ان غیر ملکی افواہوں اور زہر یلے پرو پیگنڈے اور غیرمخاط ملکی بیانات کو غیر ارادی طور پر نہا چھالیں جب کہ دوہ ان غیر ملکی افواہوں اور زہر یلے پرو پیگنڈے اور غیرمخاط ملکی بیانات کو غیر ارادی طور پر نہا چھالیں جب کہ جن سے دفاع پاکستان کو کئی پروگرام کا شحفظ لازی ہے ای طرح مضبوط افواج پاکستان اور فعال و متحرک آئی الی می اس کی دفاع اور پاکستان کے سڑ پی گیاتان اور فعال و متحرک آئی وابنا کی صفور کے لئے ضروری ہیں پاکستان کی بیا گی وابنا کی صفور کے لئے ضروری ہیں پاکستان کی بقا کی صفاحت کے صول کے لئے ضروری ہیں پاکستان کی بقا کی صفاحت سے صفول کے لئے ضروری ہیں پاکستان کی بقا کی صفاحت اسکے بنیا دی نظر یہ جیات اور اسکی نا قابل تسخیر دفاعی صلاحیتوں میں مضمر ہے۔

''بش انتظامیے نے افغانستان میں القاعدہ کے خلاف فوجی کاروائی کے ضمن میں جومنصو ہے بنائے ہیں۔اس میں پاکستان کی حدود میں امریکی کاروائی بھی شامل ہے۔''

امریکی انتظامیہ کے نزدیک کہ آئی ایس آئی میں'' ہارڈ لائن''عناصر کی موجودگی بھارت' افغانستان اور چین کے بارے میں اس کے علاقائی منصوبے کیلئے سب سے براخطرہ ہے۔ امریکی میڈیااور سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ كئى بارآئى ايس آئى پرافغانستان اور ياكستان كى قبائلى پى ميں امريكى فوج اور كرزئى كےخلاف طالبان اور القاعدہ کی حمایت کرنے کا الزام لگا بچکے ہیں۔ کیم اکتوبر 2003 کو امریکی نائب وزیر خارجہ رجر ڈ آ رمانیج نے اپنے بیان میں افغان صدر کرزئی اور پاکستان کی قبائلی پٹی میں القاعدہ کے خلاف کاروائی کی حمایت کے ممن میں صدر مشرف کے کردار کی تعریف کرتے ہوئے پاکستان کی سیکورٹی ایجنسی کے اضروں اور دوسرے عملے کوامریکہ کے ساتھ تعاون میں'' زیادہ پر جوش'' نہ ہونے کے لئے مطعون کیا'اسی طرح واشتکٹن پوسٹ نے جوامر کمی وزارت خارجہ کے بہت قریب ہے۔ایے ایک سے زائدادار یوں میں پیر دعویٰ کیا کہ واجیائی کے جنوری 2004 میں اسلام آباد کے دورہ کے بعد امریکی سفیرنٹسی پاول نے صدر پرویرمشرف سے ملاقات کر کے انہیں آئی ایس آئی کوختم کرنے کامشورہ دیا۔ امریکہ کی خواہش ہے کہ آئی ائیں آئی کوتوڑ دیا جائے اوراس کے ذمے جوفرائض ہیں وہ دوسری خفیہ ایجنسیوں کومنتقل کردیئے جائیں'اور اگر سیای مخالفت کے باعث ایساممکن نہ ہوتو ڈی جی آئی ایس آئی کی خصوصی مانٹیرنگ کے ذریعہ اسکی سر گرمیوں کو محدود کردیا جائے اور یالیسی پلانگ کی ذمہ داری بیرونی "تھنک ٹینکون" کو منتقل کردی جائے۔اکانومٹ کےمطابق آئی ایس آئی کوختم کرنا فوج میں موجود 'ہارڈ لائٹرز'' کی تطہیر کے بغیر ممکن نہیں ۔اوراس کے لئے امریکہ فوج میں سالا نہ ردو بدل ہے فائدہ اٹھائے گا جس کے بعدیا کتان کے خفیہ ادارے پرامریکی گرفت اور مضبوط ہوجائیگی۔

اکانومٹ نے مزیدلکھا کہ امریکی سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ سے متعلق اداروں میں پاکتان کے خفیہ اداروں اور فوج کے سابقہ افسروں کی جرتی سے امریکی خفیہ اداروں کے اثر ورسوخ میں پہلے ہی خاصا اضافہ ہوگیا ہے۔ اکانومٹ نے لکھا ہے کہ آئی ایس آئی کا خاتمہ پاکتان کے سٹرٹیجک اثر ورسوخ کے تابوت میں آخری کیل ٹابت ہوگا۔ اس کے بعد افغانستان کے پشتون 'بھارت نوازشالی اتحاد کی حکمرانی کو تسلیم کرنے پرمجبور ہوں گے ادر کشمیریوں کو بھارت کی شرائط کے مطابق مسلکہ شمیر کے طلکو تسلیم کرنے پرمجبور کہا۔

امریکہ کا خیال ہے کہ آئی ایس آئی کے خاتمہ سے طالبان کی مزاحمت ختم ہوکررہ جائیگی اور امریکہ کا خیال ہے کہ آئی البہ حاصل کیا جا سکے گا۔ کیونکہ افغانستان وسط ایشیا سے بھارت تک

صدر پرویز مشرف کاالمیه

محن پاکتان ڈاکٹر عبدالقد برخان کی ڈی بریفنگ ان کی کردارکتی انکی تو بین بلکہ تذکیل کے حوالے ہے کھی جانے والی اس کتاب میں میں نے کئی ابواب میں بدواضح کرنے کی کوشش کی ہے کہ حکومت پاکتان اور وزو حدر پاکتان نے محن پاکتان اور انکے رفقا کے حوالے ہے نام نہادا پٹی پھیلاؤ کے معالمے ہے عہدہ برا ہونے کیلئے جو حکمت عملی اختیار کی مجھے ذاتی طور پراس ہے اختلاف ہے۔ میرا ان سے بنیادی اختلاف ہے۔ میرا ان سے بنیادی اختلاف ہے کہ وہ آئی اے ای اے (یا امریکہ کہدیجے) کی طرف ہے اس حوالے سے دباؤکے پیش نظر غیر جانبدارا نہ اور آزادانہ تحقیقات کراتے خودالزام تراثی کے اس کروہ ممل میں شامل نہ ہوتے اور ان کم بخت پاکتانیوں کو محن پاکتان کی کردارکثی ہے روکتے جنہوں نے کہ ڈاکٹر عبدالقد بر خان کی کردارکثی کر کے آئیس شدیداذیت وی لیکن میں زیرنظر باب میں اس سارے انتہائی تکلیف دہ معالی کی کردارکثی کرکے آئیس شدیداذیت وی لیکن میں زیرنظر باب میں اس سارے انتہائی تکلیف دہ معالم کے آیک الیہ بہاوی طرف اشارہ کرنا چاہتا ہوں جے میں صدر پرویز مشرف کا المیہ کہتا ہوں۔ صدرصاحب کا المیہ ہیں وی طرف الیہ اقد امات کے جن کے بارے میں ان کا کہنا ہے کہو مصدرصاحب کا المیہ بیا موقف کی تائید کرتے ہیں لیکن وہ عوام کو ان اقد امات کے پاکتان کے حق میں وہ کو ان اقد امات کے پاکتان کے حق میں وہ کی ایکتان کے حق میں وہ کو ان اقد امات کے پاکتان کے حق میں وہ کو ان اقد امات کے پاکتان کے حق میں وہ کو ان اقد امات کے پاکتان کے حق میں وہ کا لیقین نہیں دلا سکے۔ میں اے حکومت کی اطلاعاتی ناکامی (Information Failure) قرار

جھے یاد آرہا ہے کہ ان کے اقتدار میں آنے کے پچھ ہی عرصہ بعد کور کمانڈریٹا ورلیفٹینٹ جزل (ر) سعیدالظفر نے امیر جماعت اسلامی قاضی حیین احمد کے داخلے پر پابندی لگائی تو مجھے اس وقت عسکری ذرائع ہے معلوم ہواتھا کہ صدر پرویز مشرف نے ذاتی طور پر جزل سعیدالظفر کواس پابندی کو ہٹانے کا کہا۔ جزل سعیدالظفر نے پابندی ہٹانے کا کہا۔ جزل سعیدالظفر نے پابندی ہٹانے سے اختلاف کرتے ہوئے کہاتھا کہ ' قاضی صاحب کو ایمی نے دائر کے 'میں ندر کھا گیا تو آگے چل کروہ بہت مشکلات کھڑی کریں گے۔ جزل پرویز مشرف ایمی سے نہورف پابندی ہٹوادی بلکہ ایک فوجی افسر کے ذریعہ محترم قاضی صاحب سے اظہاراف ہوں بھی کیا تھا۔ ای طرح مجھے یاد آرہا ہے کہ کلنٹن کے دور میں (جنوری 2000) امر کی سینٹروں کے وفد کو جو پاکستان کے دورے پر آیا ہوا تھا۔ جزل پرویز مشرف نے قائل کر لیا تھا کہ جہاد مسلمانوں کا دینی فریضہ ہے اور آج کل مقبوضہ کشمیراورفلسطین سمیت دینا کے بعض حصوں میں مسلمان اپنی آزادی کے لیے جہاد کر

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

رہے ہیں اورام کیکہ کودہشت گردی اور جہاد میں بنیادی فرق کو بمجھنا ہوگا۔ انہوں نے امریکی سینٹرول کو یاد دلایا تھا کہ یہ جہادی شظیموں کو چھٹرا گیا تو پاکستان میں داخلی امن وسلامتی کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں بلکہ صدر کلنٹن 25 مارچ 2000 کو جھٹرا گیا تو پاکستان میں داخلی امن وسلامتی کے مسائل پیدا ہوسکتے ہیں بلکہ صدر کلنٹن 25 مارچ 2000 کو جب اسلام آباد آئے تھے اور کشمیزی ٹی بی ٹی 'بحالی جمہوریت' افغانستان اور اسامہ بن لادن وغیرہ بات جیت کا موضوع ہے۔ اس شام جزل پرویز مشرف نے صدر کلنٹن سے مذاکرات کے حوالے سے اخبار نویسوں کو جو کچھ بتایا اس کے مطابق جزل مشرف نے پاکستان کے مفادات کے منافی کوئی بات مانے سے انکار کردیا تھا اور اس کا اعترف امریکی ترجمان لاک برٹ نے بھی کیا تھا کہ'' ہم فالی ہاتھ واپس جارہے ہیں'' یہ جزل پرویز مشرف ہی شھے جنہوں نے امریکی لیڈروں کو خداکرات کی راہ افلہار کی دارادادا کیا تھا۔ گویا انہوں نے کسی قتم کی مصلحوں کو خاطر میں لائے بغیر اپنے موقف کا برملا اظہار کی روایت قائم رکھی تھی۔

میرے تجویے کے مطابق صدراور کوام کے بعض طلقوں میں فاصلہ 19/1 کے بعد شروع ہوتا ہے حالانکہ حقیقت ہے ہے کہ صدر پاکستان نے یا صدر مشرف نے 9/11 کے بعد جو بھی حکمت عملی افتیار کی 19/1 کے بعد جو بھی حکمت عملی افتیار کی 19/1 کے بہلے ہی ہے نہ بھی افتیار کی 19/1 کے بہلے ہی ہے نہ بھی افتیار کی 19/1 کے بہلے ہی ہے نہ بھی افتیار کی انتہا بہندی فرفہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف اقد امات کا آغاز ہو چکا تھا اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ پاکستان میں دہشت گردی میں بعض ایسے افغانی اور دویگر غیر ملکی اور اور پاکستانی بھی ملوث رہ ہیں جنہوں نے افغانستان میں طالبان اور القاعدہ کے کیمپوں میں پناہ لے رکھی تھی ان وہشت گردوں کو وہاں تر بھتی سہولتیں ہی نہیں وہاں ہے مالی اعانت بھی حاصل ہوتی تھی۔ پاکستان میں فد ہب اور فرقوں کی کے نام ہے گذشتہ گئی سال ہے جو دہشت گردی جاری تھی وہ محض انتہا پہندی اور پاکستان غیل بن تھا بلکہ میں کہوں گاکہ پاکستان نے 19/1 کے بعد جو حکمت عملی اختیار کی حقیقت میں اسکی بنیا وصدر مشرف کے دور سے بھی پہلے رکھی جا چکی تھی اور دو اس لئے کہ پاکستان کی اس وقت کی اجتماعی دائش نے سمجھ لیا تھا کہ انتہا پہندی اور پاکستان ساتھ ساتھ نہیں چل سے خطاب کرتے ہوئے افغانستان سے دہشت گردریا فس بسرا جو گئی فرقہ وارانہ وارداتوں میں ملوث تھا اے وراس کے ساتھیوں کو پاکستان کے حوالے کرنے کا مطالبہ کیا۔ وزیراعلیٰ نے وارداتوں میں ملوث تھا انہوں کا واضح اشارہ طالبان کی طرف تھا انہوں نے طالبان کی پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کا مطرب کی کے تیمرہ نگاراور لاہور میں طالبان کو پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کا مطرب مضہ اپنی پر کسی کا تیمرہ نگاراور لاہور میں طالبان کو پاکستان میں ہونے والی دہشت گردی کا مطرب مضہ اپنی پر کسی کا تھرہ دور والی دہشت گردی کی میں کے تیمرہ نگاراور لاہور میں طالبان کی طرف تھا انہوں کی کے تیمرہ نگاراور لاہور میں

® Scanned PDF By HAMEEDI

حیدر نے علمائے کرام کو'' چند قاعدے پڑھنے والے جابل لوگ''اور دبنی درسگاہوں کو'' دہشت گردوں کی نرسریاں'' قرار دیا۔اس سے چندروزقبل وہ علماء کے متعلق یوں گویا ہوئے تھے۔

'' حکومت سٹریٹ پاور نے نہیں ڈرتی جوتا دکھانے والوں کے سر پرجوتے برسائیں گے حکومت دین کی اشاعت کے لبادے میں منافرت پھیلانے والوں سے ختی سے نیٹے گی۔''

(اوصاف10 ديمبر2001)

انہوں نے بیربیان دارالعلوم کورنگی میں میں مفتی رفیع عثانی جسٹس تقی عثانی اور دیگر علماء کرام سے گفتگو کے دوران دیا "گویار سی مروت اور لحاظ کو بھی ملحوظ خاطر نہیں رکھا تھا۔ میر سے زدیک حقیقت میں جزل معین الدین حیدر کا لب و لہجہ قابل اعتراض اور اشتعال انگیز تھااس طرح جزل پرویز مشرف نے بھی 5 جون 2001 کو اسلام آباد کونشن سنٹر میں ہونے والی سیرت کا نفرنس میں عالمی میڈیا کے سامنے ذہبی فرقہ واریت کے حوالے ہے دین حلقوں کو ڈانٹ بلائی اور تمام علماء کو انتہا لیندی سے باز رہنے یا پھر سخت اقد امات کا سامنا کرنے کیلئے تیار رہنے کی بھی دھمکی دی لیکن صدر پاکستان کا لب لہجہ انتہائی مہذب تھا۔

جہادی نظیموں کو میٹے اور ان پر کنٹرول کرنے کا ممل بھی 11/9 سے پہلے شروع ہوگیا تھا۔اور عکومت نے اگست 2001 میں جہادی نظیموں کے چندہ جمع کرنے اور اشتہاری بورڈ لگانے پر پابندی عائد کردی تھی اور جہاں تک ان کے 'تر تی پہندانہ اسلام' اور روشن خیال اعتدال پہندی' کے فلسفہ کا تعلق ہے اس کا بھی وہ 11/9 سے پہلے اظہار کرتے رہتے تھے بایں ہمداس کے حوالے سے وہ صورت حال پر انہیں ہوئی تھی جو آج ہے مثلاً 21 اپریل 2000 کو انہوں نے انسانی حقوق کمیشن کی ایک تقریب میں جو یہ اعلان کیا تھا کہ'آ کندہ قانون تو بین رسالت کے تحت مقدمے کا اندران ڈ بٹی کمشنر کی تحقیق واجازت کے بغیر نہیں ہوگا۔''تو عوام اورد بنی حلقوں کے رقمل پر 16 مئی 2000 کو صحافیوں سے بات چیت کرتے ہوئے اسے واپس لے لیا اورواضح کیا کہ

'' حکومت نے قانون تو بین رسالت کے تحت مقد مے کے اندراج کا پرانا طریقہ بحال کر دیا ہے۔ اب اس مقدے کی ایف آئی آربھی دوسرے مقد مات کی طرح درج ہوگی' حکومت نے علما واور دینی جماعتوں کے متفقہ مطالبے پراپنی مجوزہ تبدیلی واپس لے لی ہے۔''

ای طرح اس سے چند دن بعد جب صدر پرویز مشرف مولا نامحد یوسف لدهیانوی کے نامعلوم دہشت گردوں کے ہاتھوں جام شہادت نوش کرنے پران کے گھر تعزیت کے لئے تشریف لے گئے تو انہوں نے وہاں موجود حضرات سے مخاطب ہوکر کہا

" بعض لوگوں نے مجھے اور میرے خاندان کو قادیانی مشہور کررکھا ہے الحمد اللہ ہم مسلمان ہیں

نمائندہ شاہد ملک نے اپنے تجرہ میں کہا کہ وزیراعلیٰ نے پاکستان میں دہشت گردی کے دولے سے طالبان اور افغانستان کا نام لیا ہے۔ وزیراعلیٰ سیکرٹریٹ کے ترجمان نے اس کی تر دید کی کہ جناب شہباز شریف نے افغانستان یا طالبان کا نام لیا تھا' تا ہم حکومت میں موجود اور حکومت ہے باہر تمام لوگ جانے شے کہ ان کا واضح اشارہ کس طرف تھا۔ دہشت گردوں کی پناہ گا ہیں افغانستان میں تھیں اور انجمیں طالبان کی پشت پناہی حاصل تھی۔ جزل پرویز مشرف کی حکومت نے بھی طالبان سے مطالبہ کیا تھا کہ دہ افغانستان میں موجود دہشت گردی کے کمپ بند کردیں اور دہشت گردوں کو پاکستان کے حوالے کردیں اور خود جزل پرویز مشرف نے اقتدار سنجالنے کے ایک ہفتے بعد ملک بحر سے منشیات فروشوں اور دہشت گردوں کی فہرسیں طلب کر کی تھیں صدر پرویز مشرف کے سابق وزیر داخلہ کا اپریل 2000 کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے فہرسیں طلب کر کی تھیں صدر پرویز مشرف کے سابق وزیر داخلہ کا اپریل 2000 کا یہ بیان ریکارڈ پر ہے کہ دوا بی سرز مین پرموجود تر بی کی چیب بند کرد ہے جہاں پر پاکستان سے تعلق رکھنے والے لوگ مسلح تربیت حاصل کرتے ہیں علاوہ ازیں سیاہ سے اور سیاہ تھی کہ والے اوگ مسلح تربیت حاصل کرتے ہیں علاوہ ازیں سیاہ سی کہ اور خومت ان کے خوا سے خیل سے خیل سے خیل سے خیلے ہے کہ وہ فرقہ وارانہ قبل وغارت گری بند کردیں اوراگر انہوں نے ایسانہیں کیا تو حکومت ان سے خل ہے نے خطی گ

حکومت کا انتہا پہندی فرقہ واریت اور دہشت گردی کے خلاف موقف یہاں تک مضبوط ہوتا گیا بالاً خر 14 اگست 2001 کو کنوش سنٹر اسلام آباد میں ناظمین اور نائب ناظمین کے ملک گیراجہاع سے خطاب کرتے ہوئے صدر جزل پرویز مشرف نے ملک سے فرقہ وارانہ انتہا پہندی کوختم کرنے کے لئے لئنگر جھنگوی اور سیاہ محمد پر پابندی لگانے کا اعلان کرتے ہوئے تحریک جعفر بیا وراور سیاہ صحابہ کووارنگ دی کہا گروہ انتہا پہندی لگاروہ انتہا پہندانہ سرگرمیوں میں ملوث پائے گئے تو ان پر بھی پابندی لگادی جائے گی انہوں نے کہا

" پاکستان فرقہ دارانہ اور لسانی انتہا پسندی کا شکار ہے اور اس میں بے گناہ افراد کی جانمیں ضائع ہوتی ہیں بلکہ ایسے لوگ بھی قتل کر دیئے جاتے ہیں جو پاکستان کے لئے بہترین

ای طرح دینی مدارس میں جدیدعلوم کی تدریس اوران کو با قاعدہ نظام سے منسلک کرنے کی تجویز بھی صدر پرویز مشرف کے برسرافتد ارآنے سے پہلے سے زیرغورتھی اوراس بارے میں بہت ساپیرورک ہو چکاتھا اور صدر جزل پرویز مشرف کے ابتدائی عہد میں ان کے وزیر داخلہ جزل معین الدین حیدراوروزیر خارجہ عبدالستار کے کئی بیانات ریکارڈ پر ہیں ۔ بات یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ ان لوگوں کے اشتعال انگیز بیانات کے باعث بعض اوقات معاملہ بگڑتا نظر آیا اور تو می صلقوں میں تشویش پیدا ہوگئی مثلاً وزیر خارجہ عبدالستار نظر آیا ور تر فراح میں میں دینی مدارس کو جسلے تربیت گاہیں''اور جزل معین الدین نے (اپریل 2000) ایک پریس کا نفرنس میں دینی مدارس کو جسلے تربیت گاہیں''اور جزل معین الدین

طرح ساتھ دیا ہے اور پاکستان کی سرزمین ہے امریکی افواج کی افغانستان میں کاروائیوں نے جو

قیامت ڈھائی ہے اوراس تعاون کے بدلے صدر پرویز مشرف برامریکہ نے تعریف و محسین کے جو

ڈونگرے برسائے اور شاباش کی جو بارش شروع کی ہے اس سے یا کتان میں ایک منفی رقمل پیدا ہوا۔ ہمارا

اليكثرانك ميذياروزاندكس ندكسي مقتدرامر يكي شخصيت كي طرف سے صدر پرويز مشرف كى پاليسيول كوسرا

ہے جانے کامر وہ سناتار ہتا ہے۔ " دہشت گردی" کے خلاف مہم میں کلیدی کرداراداکرنے پرتعریف کی

جاتی ہے دہشت گردوں کے ٹھ کانے ڈھونڈ نے اور فرنٹ لائن سٹیٹ بننے پر یا کستان پڑھسین کے ڈونگرے

برسائے جاتے ہیں اور شاباش کی بارش اسوقت انتہا کو پہنچ گئی کہ جب کیمپ ڈیوڈ میں مذاکرات کے بعد صدر

بش نے مشتر کہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف کے سامنے اٹھیں ایک جرات منداور

نڈرلیڈرقراردیا۔جس نےعوام کے ذہوں میں اس بات کو واضح کردیا کہ صدر مشرف' خفیہ مذاکرات'

مکمل تعاون'القاعدہ کے دہشت گر دوں کے خلاف اندرون ملک نت نیا آپریشن ایک ہزار کے قریب غیر

ملکی شہر یوں کوامریکہ کے حوالے کرنے یا کتان میں محسن یا کتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اوران کے ساتھی

ا یٹمی سائنسدانوں کے خلاف کاروائی 'سکولوں اور کالجوں کے نصاب سے قرآن مجید وحدیث نبوی کی

جہادی تعلیمات کو نکالنے کی کوشش بھارتی فلمی طائفوں کی پاکستان میں تواتر کے ساتھ آ مداور پاکستان

میں ان کی پذیرائی'امن وصلح کے نام پر یا کتان کے نسوانی دستوں اور ثقافتیوں کی ہندوستان بلکہ سرینگر

یاتر اٹیلی ویژن پردکھائے جانے والےمخرب اخلاق پروگرام قانون تحفظ ناموس رسالت اور حدود آرڈی

تنس جیسے طےشدہ امور جو (اسلامی نظریاتی کوسل وفاقی شرعی عدالت شرعی اپیلیٹ بینچ اورسپریم کورٹ

آف یا کتان جیے آئین اداروں سے تمام آئینی مراحل سے گذر کرقومی اسمبلی کے ذریعہ آئین کا حصہ

بے) پر نظر ٹانی کا تاثر اور لا ہور میں بسنت اور دیگر میلوں ٹھیلوں پر مجر سے اور اعلیٰ حکومتی شخصیات کی ان

میں بھر پورشرکت وغیرہ ایسی باتیں اور ایسے اقد امات ہیں کہ جن سے ملک کے مذہبی حلقوں میں بیتاثر

گہراہوگیا کہ پاکستان اپنی اس منزل ہے دور ہور ہاہے جوعلامہ محمدا قبال اور بانی پاکستان قائد اعظم محمعلی

ہوئے ہیں کہ جب انہوں نے مشرف باقتدار ہونے کے یائج دن بعد آرمی ہاؤس میں ایک پریس

برسمتی سے صدر جزل برویز مشرف روز اول ہی سے ان ندہبی حلقوں میں تقید کانشانہ بے

مخضریه که افغانستان کے معاملات میں یا کستان کی امریکه کولا جسٹک سپورٹ کی فراہمی اور

میں کوئی نیاروڈ میب قبول کرآئے ہیں۔

جناح نے اس کے لئے متعین کی تھی۔

واقعہ بیہوا کہ 11 ستبر 2001 کے بعد یا کتان نے امریکہ اور اس کے اتحادیوں کا جس

قادیانی نبیں میں واحد حکمران ہول کہ جس نے امریکہ کو جہاداور دہشت گردی کا فرق سمجھایا۔'' " پاکستان کوجد پر متحمل مزاح اور سیکور مثیث ہونا جا ہے"

بعد جزل صاحب نے 16 اکتو برکوعلاءاورمشائخ ہے پہلی ملا قات کی تو اس میں انہوں نے علماء کو حالات امور کے اہتمام میں 36علماء نے جوملا قات کی تو اس میں بھی انہوں نے میز بان کی حیثیت ہے اس قدر حسن اخلاق اور مروت کا مظاہرہ کیا کہ علماء چاہئے کے باوجود بعض حرف ہائے شکایات زبان پر نہ لائے'اس موقع پرصدر پرویزمشرف نے اپنے خطاب میں مختلف امور' حالات حاضرہ نیز فر دوملت کے كردار كاجائزه ليتے ہوئے پاكستان كى قومى اور بين الاقوامى صورت حال كاتجزيه پيش كيامسلكى تعصب اور ند ہبی دھڑے بندی پرافسوں کا اظہار کرتے ہوئے لگی لبٹی رکھے بغیر بعض فرقہ وارانہ تظیموں کا نام لیتے ہوئے بتایا کہوہ دہشت گردی میں ملوث ہیں علماء ہے اپیل کی کہوہ منافرت پھیلانے والوں کے خلاف حکومت سے تعاون کریں۔ای اجتماع میں مدارس اور جہادی تنظیموں پر کریک ڈاؤن کی خبروں کوجھوٹا یرو پیگنڈہ قرار دیتے ہوئے کہا کہ

> ہیں مفت میں قوم کے بچوں کو تعلیم دیتے اور دس لا کھ بچوں کی کفالت کرتے ہیں ہماری خواہش ہے کہ جس طرح دوسری تعلیم کے فضلا ء ہر طح پر ملازمت کرتے ہیں ای طرح دین مدارس کے فضلا ءکو بھی ملازمت کے مواقع حاصل ہوں ہم نے مدرسدا یجوکیشن بورڈ آرڈی نئس نافذ کیا ہے اس کے تحت ماؤل وین مدارس قائم کے جاکیں گے جولوگ جا ہیں اس سے نسلک ہوجا کیں جو جا ہیں آ زادانه طوریرکام کریں۔"

اس موقع پرانہوں نے وزیر داخلہ عین الدین حیدر کے بعض اشتعال انگیزییانات کے متعلق وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ

" حکومتی پالیس پنبیں ہو وہ بھلے آ دی ہیں اگر آپ لوگوں کوان سے شکایات ہے تو انھیں سمجھایا جائے گا۔"

® Scanned PDF By

اور وزیرِ داخلہ معین الدین حیدر نے جب نیویارک ٹائمنر کو (ااجون 2001)انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ تو جزل مشرف نے عوامی حلقوں کے سخت ردمل پربیان دیا کہ " پاکتان کامتقبل سیکولرزم نبین اسلام سے وابسة ہے۔" جزل صاحب کوخدانے اپنی بات بیان کرنے اور اپنا دفاع کرنے کا ملکہ عطافر مایا ہے کہ

كمزور استدلال ركھنے والے ان كى ہاں ميں ہاں ملانے پر مجبور ہوجاتے ہيں۔ چنانچہ 11 ستبر كے کی نزاکت اور قومی مفادات کو سمجھنے کی تلقین کی اور ملاقات خوشگوار رہی اسی طرح 27 دسمبر کووزارت مذہبی

" میں تو بیرونی دورول میں بھی مدارس کی تحریف کرتا ہوں میں کہتا ہوں یہ بہترین فلاحی ادارے

محن يا كستان كى ڈى بريفنگ

جزل مشرف کے اس بیان پرشدیدا حجاج ہوا تو 22 جنوری 2002 کوصدارتی ترجمان کی وضاحت شائع ہوئی

> "صدر نے نیوز ویک کوانٹرویو میں بینہیں کہا کہ قائداعظم پاکستان کوایک سیکولر ریاست دیجنا چاہتے تھے فقر واحتیاط سے پڑھا جائے توصاف پتہ چتا ہے کہ سیکولر کالفظ صدر نے نہیں انٹرویو کرنے والے نے استعمال کیا صدر نے ہمیشہ یہ کہا ہے کہ وہ قائد اعظم کی خواہش کے مطابق ایک حقیقی جدید ترتی پندجمہوری اور اسلامی ریاست بنانا چاہتے ہیں (نوائے وقت)

صدر جزل پرویز مشرف کے حوالے سے تصویر کا دومرار خید ہے کہ ان کے قریبی رفقا غیر جانبداراورابل الرائے مصریہ کہتے نظرا تے ہیں کہ اگر صدر جزل پرویز مشرف 9/11 کے بعد دہشت گردی اور القاعدہ کے خلاف عالمی مہم کا ساتھ نہ دیتے 'قو پاکستان کو ابتک نا قابل تلافی نقصان پہنچ چکا ہوتا' جس طرح کہ 1981 میں اسرائیل نے ایک انتہائی ڈرامائی اور سنسی خیز آپریشن کے ذریعہ عراق کی ایٹی تنصیبات کو تہس نہس کر دیا تھا۔ پاکستان امریکہ کو افغانستان کے خلاف لا جشک سپورٹ نہ دیتا اور ایٹی تنصیبات کو تہس نہس کر دیا تھا۔ پاکستان امریکہ کو افغانستان کے خلاف لا جشک سپورٹ نہ دیتا اور امریکہ ایسی صورت میں بھارت کے دست تعاون کو تھا منے پر مجبور ہوتا تو پاکستان کا (غاکم بدئن) بقول شخ رشید احمد کے'' تو را بورا'' ہو چکا ہوتا' ان حلقوں کا کہنا ہے کہ صدر پرویز مشرف نے اپنی شخصیت'اپنی شہرت بلکہ اپنی جان کو داؤ پر لگا کر پاکستان کو بچالیا ہے یہ بات طے شدہ ہے کہ پاکستان استعاری قو تو ل کی نظر میں کھنکتا ہے اور پاکستان کا ایٹی پروگرام کی بھی صورت امریکہ سمیت بہت سے ممالک کو قبول نہیں لہذا یہ مصرین پاکستان اور پاکستان کے ایٹی پروگرام کو بچالینے اور امریکہ کا نان نمیو اتحادی قرار دیتے ہیں۔

قار ئین کرام بھن پاکتان کی ڈی بریفنگ کے حوالے سے زیر نظر کتاب صدر پاکتان جزل پرویز مشرف کی بعداز 9/11 حکمت عملیوں کے حوالے سے مندرجہ بالا مختصر ساذکراس کئے ضروری سمجھا گیا آیا کیا اس ساری صورت حال کا تعلق پاکتان کے ایٹمی پروگرام کی بقاسے ہے۔ میرا یہ تجزیہ ہے کہ پاکتان کے ایٹمی پروگرام کی بقا پاکتان کی بقا کیلئے از حدضروری ہے۔ ایٹمی ڈیٹرنٹ کے بغیر پاکتان روایق جنگی سازو سامان کے پلڑ ہے کا بھارت کے حق میں بہت زیادہ جھک جانے کی وجہ سے بھارت کے جارحانہ اور توسیع پندانہ عزائم کا مقابلہ نہیں کرسکتا۔ پاکتان نے اپنا ایٹمی پروگرام بھی خطے میں طاقت کا توازن برقرار کھنے کیلئے شروع کیا تھا۔ ابسوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا صدر پاکتان کا طرز عمل اور امریکہ کے حوالے سے ہاری حکمت عملیاں ہارے ایٹمی پروگرام کے تحفظ کی ضانت دے سکتی اور امریکہ کے حوالے سے ہاری حکمت عملیاں ہارے ایٹمی پروگرام کے تحفظ کی ضانت دے سکتی ہیں۔ اس سوال کا میرے پاس واضح اور دوٹوک جواب یہ ہے کہ فدکورہ ناپندیدہ طرز عمل کے علاوہ ہیں۔ اس سوال کا میرے پاس واضح اور دوٹوک جواب یہ ہے کہ فدکورہ ناپندیدہ طرز عمل کے علاوہ

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

کانفرنس کی جس میں غیرملکی صحافی بھی مدعو تھے۔اس میں وہ اپنی بغلوں میں دو کتے دبائے نمودار ہوئے یہ شعوری اور لاشعوری طور پر بیرونی دنیا میں اپنااس طرح کا امیج بنانے کی کوشش تھی' جے مغربی دنیا دیکھنا چاہتی اور پہند کرتی ہے۔اس پر لیس کانفرنس میں انہوں نے بڑے رجیا ؤسے اعلان کیا کہ

"کال اتا ترک میرے ہیرہ ہیں" ____ اس وقت عام خیال یہ تھا کہ کہ وہ پاکستانی معاشر ہے اور نظریاتی اساس کے تناظر میں اس مختصر ہے جملے کی معنویت کا شایدا حساس نہیں کر سکے جیسے ہی احساس ہوا کہ اہل پاکستان کے دلوں میں ترکول ہے گہری محبت کے باوجود کمال اتا ترک کا وہ احتر م ومرتبہیں ہے جس کا مشاہدہ انہوں نے ترکی میں کیا تھا ہے اقتدار کے شروع ہی میں اپنی شخصیت کو متناز عہذہ بنانے کے خیال ہے جلد ہی اس کی وضاحت کردی کہ

'' کمال اتا ترک یقیناً ترکول کے ہیرہ ہیں'وہ جدیدتر کی کے معمار ہیں اور انہوں نے یورپ کے مرد بیارتر کی کوایک ترقی یافتہ ملک بنا ڈالا'تا ہم ہمارے رہنما بابائے قوم قائدا عظم ہیں'جن کے اصولوں پر کار بندر ہنے کے ہم پابند ہیں میں اتا ترک کا بے حداحتر ام کرتا ہوں لیکن ہمارے ملک کا اصول ترکی کے اصول سے مختلف بھی ہوسکتا ہے۔'' (روزنا مہذوائے وقت)

اس وضاحت کے باوجود شعوری یا لاشعوری طور پر جو بات ان کی زبان نے نکل گئی تھی وہ دینی اورعوامی حلقوں کے دل میں کا نثابن کر پجھ گئی اور ان کی جانب ہے جنزل پرویز مشرف کی سوچ کے بارے میں متواتر ذبئی تحفظات کا سلسلہ جاری رہابالآخرا کیے موقع پر جنزل صاحب کوصاف لفظوں میں کہنا پڑا کہ

"میں پکامسلمان ہوں اور پاکتان ایک اسلامی مملکت ہے"

بہرحال میہ تاثر برقرار رہا کہ جنزل پرویز مشرف موقع محل و کھے کر بات کرتے ہیں اور مغربی بیل کے مزاج کو خوب سمجھتے ہیں اسلئے وہ اسلام کا سرخ رومال دکھا کرکسی طور پر بھی مفتعل نہیں کرنا چاہتے۔ وہ جب بھی مغربی میڈیا کے سامنے آئے ہمیشہ ترقی پندانہ لبرل متحمل مزاج اور روشن خیال اسلام کی بات اور دہشت گردی میں ملوث نام نہاد و بنی رہنماؤں کو انتہا پند قرار دے کران کے خلاف سخت اقد امات کا اعلان کرتے رہے لیکن وہ پاکستان کی ابنی اساس سے آگاہ رہے۔ پھرامر کی مفت روزہ نیوزو یک (2002) میں جنزل پرویز مشرف کا تفصیلی ٹائیٹل انٹرویووان الفاظ کے ساتھ شائع ہوا کہ

''وہ (مشرف) اب بھی اتا ترک کی تعریف کرتے ہیں لیکن ان کا کہنا ہے کہ پاکستان ترک سے زیادہ اسلامی رتجان کا حامل معاشرہ ہے وہ کہتے ہیں ان کے لئے حقیق آئیڈیل محمعلی جناح بانی پاکستان کی ذات ہے جنہوں نے ایک جدید سیکورمسلم ریاست کا خواب دیکھا۔''

امریکی اداروں نے پاکتان کو نا قابل تر دید ثبوت وشواہد فراہم کرکے ایسا کرنے پر مجبور کردیا۔ پاکتان نے ازخودالقاعدہ کے کسی اہم رکن کوئیس پکڑا۔

(ر) مشرف اومڑی کی طرح مکارے۔ اس پراعتبار کرناامریکہ کی بہت بڑی خلطی ہے۔ وغیرہ وغیرہ وغیرہ قار مین کرام: پاکستان قومی کیے جہتی کے حوالے سے مضبوط وکٹ پرنہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں اکثر حکومتی شخصیات اور فوجی حضرات ہے بھی کہتار ہتا ہوں کہ قومی اتفاق اور اتحاد پاکستان کی بقا کیلئے ضروری ہے اور افواج پاکستان اور قوم میں مکمل ہم آ جنگی ہونی چاہیے محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقد برخان کے ساتھ الحکے شان شایان باوقا رحسن سلوک ان مقاصد کے حصول کیلئے مددگار ثابت ہوسکتا ہے۔ ڈاکٹر عبدالقد برخان پاکستان کی واحد الی شخصیت ہیں جوسی ہے نہ شیعہ ہے جو پنجابی ہے نہ سندھی جو سرتا پاکستانی اور صرف پاکستان کی واحد الی شخصیت ہیں جوسی ہے نہ شیعہ ہے جو پنجابی ہے نہ سندھی جو سرتا پاکستانی اور صرف پاکستان شخصیت ہے۔ صدر جزل پرویز مشرف کی بعض مجبوریاں اپنی جگہ لیکن میں سمجھتا ہوں محسن پاکستان سے بہتر سلوک اور قومی زندگی میں انکی فلاجی تعلیمی اور تنظیمی صلاحیتوں کا بہتر استعمال وطن عزیز میں ہمہ پہلوخوشگوار اگر ات مرتب کرسکتا ہے۔ مجھے علم ہے کہ اگر صدر پرویز مشرف تد بر اور جرات کا مظاہرہ نہ کرتے تو محسن پاکستان کو میرون ملک بھیجا جاسکتا تھا انکو ما نگنے کی با تمیں ہونے گئی اور جرات کا مظاہرہ نہ کرتے تو محسن پاکستان کو میرون ملک بھیجا جاسکتا تھا انکو ما نگنے کی با تمیں ہونے گئی سے ساتھیں۔ اس تد براور جرات کو آ گے بڑھانے کی ضرورت ہے ہی میں ملک وقوم کی خیراور سلامتی ہے۔

پاکستان کے پائی اورکوئی چارہ کارنہیں ہے امریکہ کے (اور اسرائیل و بھارت کے بھی) ہمارے ایٹی پروگرام کے بارے میں اورخود پاکستان کے بارے میں کیاعزائم ہیں اسکاتفصیلی ذکر باب' پاکستان کے بارے میں کیاعزائم ہیں اسکاتفصیلی ذکر باب' پاکستان کی بروگرام کی وگرام پرامریکہ کا خاصانہ قبضہ اس امریکہ کا خاصانہ قبضہ اس امریکہ کا خاصح ثبوت ہے کہ تاریخ کے اس موڑ پرامریکہ نے کمرایٹی پروگرام کی جابی اورخود پاکستان کی ہربادی کو دعوت دینے کے متراوف ہے۔ آگر پاکستان بھارت کی ہمسائیگی میں واقعہ نہ ہوتا اور اگر پاکستان کی عرب کا ذکی بنا پراسرائیل سے دشمنی کی کی کیفیت نہ ہوتی تو پاکستان کی حکمت عملی مختلف ہوسکی تھی لیکن ابنیس ہٹادیا جائے تو ایکے بعد عنان حکومت سنجالنے کے لئے تیار سیای شخصیت سے ہت جائیں یا انہیں ہٹادیا جائے تو ایکے بعد عنان حکومت سنجالنے کے لئے تیار سیای شخصیت دارہ پر بوجسل دل کے ساتھ ہامر مجبوری اور رک رک رچل رہے ہیں وہ سیاسی شخصیت ای راست پر مضاور غبت اور برق رفتاری سے چلے گی۔ وہ شخصیت تیار بیٹھی ہے لیکن فی الحال انہیں گرین شان نہیں میں رہا۔ ہیں یہاں اپنے اس تجزیے کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ اگر فرض کیا کسی بھی طریقے ہے جزل پرویز رہا۔ میں یہاں اپنے اس تجزیے کا بھی ذکر کرنا چاہوں گا کہ اگر فرض کیا کسی بھی طریقے ہے جزل پرویز مشرف کی جگر کوئی اور فوجی شخصیت صدر پاکستان کے منصب پر فائز ہوجاتی ہے تو بھی وہ اس راستے پر مشرف کی جگر کوئی اور فوجی شخصیت صدر پاکستان کے منصب پر فائز ہوجاتی ہے تو بھی وہ اس راستے پر علی جس یہ برموجودہ صدر چلئے برمجبور ہیں۔

قار کین کرام بیہ جومیں کہ رہا ہوں کہ صدر جس راہ پرچل رہے ہیں وہ کسی حکمت عملی کے تحت بدامر مجبوری چل رہے ہیں وہ میں دوبڑے حوالوں سے کہتا ہوں اولا جزل مشرف اپنی شخصیت اور کمانڈ وتربیت کے لحظ سے ایک بہادر' نڈر راور بڑے سے بڑے خطرے کا بھر پورسامنا کرنے کی صلاحیت وطاقت رکھتے ہیں اورا گروہ بظاہر فدویا نہ طرز عمل اختیار کئے ہوئے ہیں تو انکی مجبوری قابل فہم ہے اور ثانیا امر کمی میڈیا کے وہ تیم رے جن میں پاکتان اور صدر پاکتان کو'' نا قابل اعتبار'' قر اردیتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں کے وہ تیم رے جن میں پاکتان اور صدر پاکتان کو'' نا قابل اعتبار'' قر اردیتے ہیں۔ مثلاً وہ کہتے ہیں (۱) پاکستان اب افغانستان میں نارورن الائینس اور امر یکہ کی حکومت کو غیر مشحکم کرنے کیلئے طالبان کو گور یلا کاروائیوں کی تربیت دے رہا ہے۔

(ب) پاکتان نے عالمی دباؤ کے تحت بھارت کولائن آف کنٹرول پر باڑ لگانے کی اجازت تو دے دی ہے کیاں دو اب بھی" دراندازی" کررہا ہے۔مقبوضہ شمیر میں بھارتی سپاہیوں کی بڑھتی ہوئی ہلاکتیں اس امرکا شبوت ہے۔

(ج) پاکستان کی سُرِ انٹیلی جنس ایجنسی کو 9/11 کی داردات کا پیشگی علم تھا۔

(د) پاکستان نے القاعدہ کے جن بڑوں کو بھی پکڑا ہے وہ اس وقت پکڑا ہے جب ایف بی آئی اور دیگر

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

ایٹمیا ثانوں کی مکنه تیاہی

ہم اپنی ایٹمی قوت کی حفاظت کر سکتے ہیں؟ قوم کنفیوز ڈ ہے وسوسوں اور وہموں کا شکار ہے کہ پاکستان کے دشمن کہیں ہمارے ایٹمی پروگرام کا بھی وہی حشر نہ کردیں جو اسرائیل نے 1981 میں امریکہ کی ملی بھگت سے عراق کے ایٹمی پروگرام کا کیا تھا۔

آئے! اس خمن میں پاکتان کے ایٹی پروگرام پرعراق کے ایٹی پروگرام پراسرائیلی حلے جسے اچا تک حملے کے امکان پرمخضرطور پر بات کرتے ہیں بھارتی اخبارانڈین ایکسپریس میں مارچ 2004 کے پہلے ہفتے ایک خبرشائع ہوئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ اسرائیل پاکتان کی ایٹی تنصیبات پر حملے کرنے پہلے ہفتے ایک خبر میں بتایا گیا ہے کہ'' ماضی میں بھی اسرائیل نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب برغور کرر ہا ہے ای خبر میں بتایا گیا ہے کہ'' ماضی میں بھی اسرائیل نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فی اسرائیل نے اس فتم کی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فی منصوبہ بندی کی تھی جب امریکہ نے اس فی کھی ہے۔''

پاکستان کے ایٹی پروگرام کو جاہ کرنے کی سازشیں ماضی میں تین چار مرتبہ ہوئی ہیں گر ہر بار

آخری مرحلے پراخیس ترک کردیاجا تارہا ہے۔ سب سے پہلی سازش کی خبر نیویارک ٹائمنر نے

11اگست 1979 کورچربٹ بلانٹ کو جاہ کرنے کے لئے تین متبادل صورتوں پر خور کیا ہے جن میں

نے پاکستان کے پوریٹیم انرچمنٹ بلانٹ کو جاہ کرنے کے لئے تین متبادل صورتوں پر خور کیا ہے جن میں

بلانٹ کو سبوتا از کرنا 'یا کماٹھ وا یکشن کے ذریعہ اے اڑا دینایا ڈاکٹر خان کو نشانہ بنانا شامل ہے اور اس

مقصد کیلئے وزرات خارجہ میں جرارڈسم تھ (Gerard Smith) کے زیر گرانی ایک انٹرائی ٹاک ٹاک

فورس بھی قائم کردی گئی ہے ' لگتا ہے کہ امریکہ نے بعدازاں افغانستان کی صورت حال کے بیش نظراس منصوبے کورٹ کردیا البتہ انہی دنوں بھارت اور اسرائیل کو اشارے دیئے۔ ہندوستان ٹائمنر نے امریکی وفتر خارجہ کے حوالے سے بینجرشائع کی کہ امریکہ کا خیال ہے کہ'' جو بھارت 14 دن میں مشرقی پاکستان وفتر خارجہ کے حوالے سے بینجرشائع کی کہ امریکہ کا خیال ہے کہ'' جو بھارت 14 دن میں مشرقی پاکستان میں مشرقی پاکستان کی ہمت نہ کی البتہ اسرائیل کے بارے میں خبرآئی کہ وہ ایسے کسی منصوبے پرغور کر رہا ہے میں اس کی ہمت نہ کی البتہ اسرائیل کے بارے میں خبرآئی کہ وہ ایسے کسی منصوبے پرغور کر رہا ہے بعد میں (17 اپریل 1980) بھارت کے معروف جریدے'' سنڈ نے' نے اسرائیل وزیر خارجہ موشے وخبر دی' اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے دور سے انفاق نہ کیا اور اس طرح انکار کردیا جس طرح وہ روس کی پاکستان پر جملہ کرنے کی تجویز سے انکار کردیا جس طرح وہ روس کی پاکستان پر جملہ کرنے کی تجویز سے انکار کا دیا جس طرح وہ روس کی پاکستان پر جملہ کرنے کی تجویز سے انکار

کر چکے تھے۔ یادر ہے مرار جی ڈیسائی کی اس پاکستان دوئی کی وجہ سے حکومت پاکستان نے انہیں اعلیٰ ترین سول ایوارڈ''نشان پاکستان''عطا کیا تھا۔لیکن بعد میں محتر مہ بے نظیر بھٹو کی حکومت نے اس ایوارڈ کومنسوخ کردیا تھا!!

اسرائیل پہلے ہی روز ہے پاکستان کواپنا حریف سمجھتارہا ہے اور 1967 کی عرب اسرائیل جنگ (جس میں پاکستان نے عربوں کی مدد کی تھی اور جسکی تفصیل آگے آرہی ہے) کے بعد تو اسرائیلی رہنماؤں نے اس بارے میں کھل کرا ظہار کرنا شروع کردیا تھا اس جنگ کے فوراً بعد سوبورن یو نیورٹی پیرس میں یہودیوں سے خطاب کرتے ہوئے اسرائیلی وزیراعظم ڈیوڈ بن گوریاں نے کہا۔

" بین الاقوامی صیبونی تحریک کوکسی طور بھی پاکستان کے بارے بیس غلط بھی کا شکار نہیں رہنا چاہیے پاکستان در حقیقت ہمارا حقیقی اور نظریاتی حریف ہے۔ پاکستان کا ذہنی و فکری سرمایہ اور عسکری قوت و کیفیت آگے چل کر ہمارے لئے کسی وفت بھی مصیبت کا باعث بن سکتی ہے ہمیں اس کا حل سوچنا چاہیے۔ ہندوستان سے ہمارے لئے دوئی نہ صرف ضروری ہے بلکہ ہمیں اس کا حل سوچنا چاہیے۔ ہندوستان سے ہمارے لئے دوئی نہ صرف ضروری ہے بلکہ ہمیں اس تاریخی عنادسے فائد و انتحانا چاہیے جو ہندو کیا کستان اور اس میں اپنے والے مسلمانوں کے خلاف رکھتا ہے۔ یہ تاریخی عنادہ ماراسرمایہ ہے۔"

ای طرح اسرائیل کے سابق وزیر دفاع موشے درایان نے ایک مرحلہ پر کہا کہ 'بھارت کی سرحدیں کراچی تک بھیلی ہوئی ہیں' اور 1981 ہیں جب عراقی تنصیبات تباہ کرنے کے بعد اسرائیل وزیر اعظم نے اعلان کیا کہ 'بہما یہے حملے اور بھی کر سکتے ہیں پاکستان بھی خود کواس منم کی کاروائی ہے محفوظ نہ ہم ایسے حملے اور بھی کر سکتے ہیں پاکستان بھی خود کواس منم کی کاروائی ہے محفوظ نہ ہم ہے عدم اتفاق کے باعث اسرائیل کچھ نہ کر سکا تھا لیکن اندرا گاندھی کے دوبارہ برسرافتد ارآتے ہی اسرائیل کو بھارتی تعاون میسر آگیا اور بھارتی اخبار 'بہندو' میس کے فروری 1982 کوریٹائرڈ ہر بگیڈ براےی کری آپانے ایک مضمون میں پاکستان کے ایٹمی پروگرام پر بھارتی حملے کا جواز بیان کرتے ہوئے انکشاف کیا'' اس وقت تو بھارتی وزیراعظم نے پاکستان کی ایٹمی بھارتی حملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے کے حتملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے کے حتملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے کے حتملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے کے حتملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی پروگرام رکوانے کے حتملے کا منصوبہ مستر دکردیا ہے۔ کیونکہ وہ نی الحال عالمی دباؤ کے ذریعہ پاکستان کا ایٹمی

1984 کے آتے آتے پی خبر عام ہوئی اور مغربی اور بھارتی میڈیانے خوب پر و پیگنڈہ کیا کہ پاکتان ایٹمی دھا کہ کر چکایا کرنے والا ہے تو بھارت نے اسرائیل کے تعاون سے پی خطرناک کھیل کھیلئے کا فیصلہ کر بی لیا۔ اور سمبر 1984 میں ایک روز امریکہ کے دوسرے بڑے ٹیلی ویژن نیٹ ورک اے بی ی نے کہ ایک آئی اے کے حوالے سے انکشاف کیا کہ ''بھارت نے کہوٹہ پلانٹ پر حملہ کرنے کا منصوبہ

ایٹمی پروگرام کو بھارت اور اسرائیل کے ہاتھوں تباہ کرانے کی کوشش اور آرز و ہمیشہ کرتے رہے ہیں۔ کرنا دینے لکھاہے کہ

> "میری خواہش ہے کہ میں راز داری کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بات کروک کہ کس طرح اسرائیل اور بھارت یا کوئی اور ملک پاکستان کو ایٹمی ہتھیار سازی کی صلاحیت سے محروم کرسکتا ہے۔"

مئى 1998 ميں بھى ياكستان كے اينمى دھاكوں ہے قبل بھارت اور اسرائيل نے باہمى گھ جوڑ سے پاکستان کی ایٹمی تنصیبات کی تناہی کا ایک جامع منصوبہ بنایا تھا'جس کے تحت مہلک میزائلوں سے لیس اسرائیلی جنگی طیارے 11 مئی ہے ایک ہفتہ قبل دہلی پہنچ گئے تھے اور 26 مئی کو انھیں جموں پہنچادیا گیا۔منصوبہ کے مطابق 28 مئی کی صبح پاکستان کی ایٹمی تنصیبات اور آزاد کشمیر پربیک وقت حملہ کیا جاناتھا۔ بیر بورٹ ملتے ہی پاک افواج کوریڈالرٹ کاسکنل دیدیا گیا اور فضائیہ کے شاہین بھی اینے طیاروں کے کاک پٹ میں جابیٹے۔26/27 کی درمیانی شب مزید اسرائیلی طیاروں کے بھارت آنے کی اطلاع ملی ۔اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمشنر شیش چندرن کورات ایک بجے فون پر دفتر خارجہ طلب کیا گیا۔انہوں نے لیت وقعل سے کام لیا تو دفتر خارجہ کے بعض افسران انہیںزبردی لے آئے۔ یہاں وزیر خارجہ گو ہرایوب نے ان ہے کہا کہ'' بھارت کل صبح اسرائیل کی مدو ہے کہوٹہ پرحملہ كرنے والا ہے؟ "تو چندصاف مُكر گئے اس پر انھيں ايك بھارتی اڑے پر ايف-15 طياروں كی فلم دکھائی گئ اوراستفسار کیا گیا کہ بھارت کے پاس ایف-15 اور ایف-16 کب آئے؟ تووہ لاجواب ہو گئے اٹھیں ای وقت فون پر بھارتی حکومت کو پاکستان کی تشویش ہے آگاہ کرنے پر مجبور کیا گیا۔ بھارت اور اسرائیل نے اگر چہ تر دید کی لیکن دونوں کے پاس اس بات کا جواب نہ تھا کہ بھارتی ہوائی اڈول پر ایف-15 اور ایف-16 طیارے کہاں ہے آئے؟ ای باعث ایٹی دھا کے 29 مئی کی بجائے28 کوکرنے کا فیصلہ کیا گیا تا کہ دشمن کوئی نیا تھیل نہ تھیل سکے۔ میں نے اپنی کتاب 'ڈاکٹر عبدالقدری خان اوراسلامی بم حصد دوئم "میں اس حوالے تفصیل ہے ذکر کیا ہے۔

اب ایک بار پھر میہ سوال تازہ ہوگیا ہے کہ کیا بھارت یا کوئی دوسرا ملک ایم مہم جوئی کرسکتا ہے؟ ایک اطلاع کے مطابق 5 فروری 2004 کے بعد اسرائیل امریکہ اور بھارت کی ملٹری انٹیلی جنس کے سربراہوں کا نئی دبلی میں ہنگا می اجلاس ہوااس موقع پرامریکی اور اسرائیلی سفیر کے علاوہ بھارتی آرمی چیف اور ''را'' کے اعلیٰ حکام بھی موجود تھے۔ بیڈبری بھی شائع ہو چکی ہیں کہ اسرائیل امریکہ اور بھارت نے پاکستان کے ایٹی نظام کے خاتمے کیلئے کشرر قم پر مشممل مشتر کہ فنڈ کی منظوری دیدی ہے۔ پاکستان

بنالیا ہے'اورا سے اسرائیل کی مدد حاصل ہوگی۔'' بھارت نے سرکاری سطح پراس کی تر دید کی لیکن پاکستان کے پاس پورامنصوبہ پہنچ چکا تھا جس پرصدر جنرل محمد ضیاء الحق نے بھارت پرواضح کر دیا کہ'' ہماری ایٹمی شعیبات پر جملہ کرنے کا مطلب کھلی جنگ ہوگا اور بھارتی ایٹمی شعیبات کو چند سیکنڈ میں اڑا دیا جائے گا''اس پر بھارت اوراسرائیل کامنصوبہ دھرے کا دھرارہ گیا۔

بعد ازاں12 فرور 1985 کو بھارت کے سرکار نواز جریدہ 'بلٹز' (Bultz) نے اعتراف کیا کہ'' گذشتہ اگست میں جب مسز اندراگاندھی نے کہونہ پلانٹ پر حملے کیلئے بھارتی افواج اور''را'' کے چنداعلی افسروں سے صلاح مشورہ کیا تو اس اجلاس کی تمام کاروائی 48 گھنٹوں کے اندر اندرجاسوسوں کے پاس پہنچ گئ تھی۔''اس منصوبے کے مطابق متمبر 84 میں دوطرفہ تملہ کیا جانا تھا' بھارت نے سرینگر سے جیگوار طیاروں کے ذریعے اور اسرائیلیوں نے سری لئکا سے راجستھان سے گذرتے ہوئے اورگر پیڑھل کے راستے حملہ آور ہونا تھا لیکن پاک فضائیہ اور دیگر سکیورٹی اداروں کی چوکی کے باعث انھیں اپنا منصوبہ ترک کرنا پڑا۔ نومبر 85 میں ایک فضائیہ اور دیگر سکیورٹی اداروں کی چوکی کے باعث انھیں اپنا منصوبہ ترک کرنا پڑا۔ نومبر 85 میں ایک سرائیلی ایجٹ جوناتھن پولارڈ کی گرفتاری پر بھیا بات سامنے آئی کہ بیسب پچھامر بیکہ ہی کی شبہ پر ہور ہاتھا۔

بھارتی پارلیمنٹ کے سابق رکن اور ممتاز سیاستدان ڈاکٹر سرامینم سوای 1984 میں پاکستان کے دورے پر آئے تو اکھشاف کیا کہ وہ دہمبر 82 میں اسرائیل گئے تو ملا قات میں اسرائیل لیڈروں نے افھیں سے ہاٹر دیا تھا کہ اسرائیل پاکستان کے ایٹمی منصوبوں سے خاکف ہے اور عراق کی مانند پاکستان کی ایٹمی شخصیبات ہاہ کرنے کا پلان بنار ہائے بشر طیکہ بھارت اسرائیل کو ایندھن بھرنے کی سہولت فراہم کرے۔ڈاکٹر سوامی کے مطابق بھارت جمنانگر میں سے سہولت دینے پر رضامند ہوگیا تھا جبکہ سری لاکا اور اسرائیل کے درمیان تعلقات قائم کرانے اور اسرائیلی ماہرین کوسری لاکا میں ضروری سہوتیں فراہم کرانے میں اسرائیل کے درمیان تعلقات قائم کرانے اور اسرائیلی ماہرین کوسری لاکا میں ضروری سہوتیں فراہم کرانے میں اسرائیل کے درمیان تعلقات قائم کرانے اور اسرائیلی ماہرین کوسری لاکا میں ضروری سہوتیں فراہم کرانے میں اسرائیل کے درمیان تعلقات قائم کرانے اور اسرائیلی ماہرین کوسری لاکا میں خوری معاونت کی تھی۔ یہاں ہے بات بھی قابل ذکر ہے کہ اس کے عشرے کا واکل میں ہوئی تھی اسلی ہوئے کی ایک شوئی گری ہوئی تھی اس کے بعد بھی اگر چوالی خوری کو نشانہ بنانے کی ایک شوئی گوشش کی اس کے اعشان خبر ایک ہوئی کو نشانہ بنانے کی ایک شوئی کوشش کی اس کے اکشان فی جو بھی اس کے اکھان فی جو بھی ہوئی ہوئی کی ماہر کی کا کو الفراور دونا می ماہر کی کا دوار خروری محسوں ہوتا ہے جواس امر کا شوت ہے کہ امریکی کیا کہ سارت کرنا دی کیا گی گوت کیا جو کہوں ہوتا ہے جواس امر کا شوت ہے کہ امریکی کیا کہ سارت کرنا دی کیا گی گوت کیا ہم کو کو کو اسلی کیا کہ سابق نامہ کیا گیا گیا کہ ساب کیا گیا کہ ساب کیا کہ کو کہ کیا گیا گوتان کیا کہ کہارت کے کہا کیا گوتان کیا دی کیا کہ کورا کیا گیا گیا گوتان کیا کہ کردوں کی گیا گیا گوتان کیا کہ کہارت کے کا کورا کورا کورا کیا گوتان کی موروں کیا کیا گوتان کیا گیا گیا گوتان کیا گیا گیا گوتان کیا گیا گیا گوتان کیا گوتان کو کیا گوتان کو کوتان کوتان کیا گوتان کوتان کیا گوتان کوتا

جہاں تک اسرائیل اور بھارت کے گھ جوڑ کے نتیجہ میں پاکستان کے ایٹمی اٹا توں کی ممکنہ تباہی

حدثہ کا تعلق ہے تو اس سارے معاملے کے ٹی پہلو ہیں۔ میری اطلاع کے مطابق اس وقت بھارت
میں اسرائیل کے دس ہزار مشیر اور ہنر مند مختلف شعبوں میں کام کررہے ہیں۔ اسرائیل کے مشیر اور جنگہو جموں
میں بھی موجود ہیں اور مصدقہ اطلاع کے مطابق اسرائیل کے صلاح کار اور جنگی کاروائیوں کے مکسیرے اب
کابل میں بھی آپنچے ہیں۔ گویا پاکستان کے تین اطراف میں اور پاکستان کی سرحدوں کے بالکل پاس
اسرائیل آپنچا ہے۔ کیوں؟ اس سوال کا جواب حالات واقعات سے مطلع سب لوگوں کو ملم ہے۔

کے ایٹمی سائمندانوں کے حوالے ہے امریکہ کو جومعلومات ہاتھ لگی تھیں وہ بھارت تک بینج گئی ہیں 'بھارت کوامریکہ اوراسرائیل نے پاکستان کے ایٹمی پروگرام کو جام کرنے کے لئے جدید آلات فراہم کرنے کی یقین دہانی بھی کرائی ہے جواس سال فراہم کردیئے جائیں گے۔مطلب یہ کہ میرے تجزیے کے مطابق پاکستان کی ایٹمی تنصیبات پر بھارت اوراسرائیل کے مشتر کہ حملے کا آپشن موجود ہے اوراس امکان کونظر انداز نہیں کیا جاسکتا' لیکن مصرین کے نزدیک اب پاکستان ایک ڈی فیکٹو ایٹمی طاقت ہے اورکسی بھی طرف ہے کسی بھی فتم کی ایڈونچر برصغیر میں تباہی لانے کے علاوہ کھلی جنگ کے مترادف اورکسی بھی طرف سے کسی بھی متنق ہیں کہ دونوں ممالک کو بڑی حد تک ایک دوسرے کی ایٹمی منصیبات' بیٹمی اڈوں اور دوسرے ٹھانوں کا علم ہوگیا ہے اسلئے کامیاب جوابی حملے کا زیادہ خطرہ ہم مزید برآس اب سارے انڈے ایک ہی ٹوکری میں نہیں رکھے جارہے خودام کی یہ کہہ چکے ہیں کہ مزید برآس اب سارے انڈے ایک ہی ٹوکری میں نہیں رکھے جارہے خودام کی یہ کہہ چکے ہیں کہ پاکستان کے ایٹمی بھیاروں کے مختلف حصے اور اجزاء مختلف مقامات پر محفوظ کردیئے گئے ہیں اسلئے کسی ایٹمی بھیاروں کے مختلف حصے اور اجزاء مختلف مقامات پر محفوظ کردیئے گئے ہیں اسلئے کسی ایٹرونچر کے حسب منطانت انگی برآ مدہونے کے بجائے خوفناک جوابی کاروائی کا سامنا کرنا پڑے گئے۔

ماہرین کا کہنا ہے قابل اعتاد ڈیٹرنس کے لئے صرف چند بم کائی ہیں اور غیر ضروری ہتھیاروں کے ڈھر لگانے کی ضرورت نہیں ماہرین کے زدیک پاکستان اور بھارت کے لئے بہترین راستہ بہ ہے کہ دوالگ دوسرے کو ڈی ٹیکو اٹیمی قوت شلیم کرتے ہوئے اٹیمی ڈیٹرنس قائم رکھیں اور روایتی ہتھیاروں کی دوڑکوختم کرنے کیلئے ندا کرات کریں۔ چین نے بھی بہی راستہ اختیار کیا ہے اور روس بھی بتدریجای راہ پر چل رہا ہے۔ پاکستان کوتو بطور خاص اس بات کونظر انداز نہیں کرنا چاہیے کہ اٹیمی ڈیٹرنس کو برقر اررکھنا راہ پہلی اس کی سلامتی کے تحفظ ہی کا نقاضا نہیں بلکہ روایتی عشکری طاقت پر بڑھتے ہوئے اخراجات سے نیخ کا راستہ بھی ہے۔ ہارے حفظ ہی کا نقاضا نہیں بلکہ روایتی عشکری طاقت پر بڑھتے ہوئے اخراجات سے نیخ کا راستہ بھی ہے۔ ہارے حکمرانوں کو بھارت کے سابق آری چیف جزل سندرجی کے اس قول کو سامنے رکھنا چاہیے کہ دفیاروں کی بھیاروں کی جاتان کو امریکہ بھیارہ ہی جاتان کو امریکہ بھی اردایتی ہتھیاروں کی با قاعد گی ہے فراہمی کے وعدوں کے کیاس اگرانی ہتھیارہ ہو نہیں ہی ہتھیاروں کی با قاعد گی ہے فراہمی کے وعدوں کے فریب میں نہیں آنا چاہئے۔ بھارت اگرانے باغیر بھارت کا مقابلہ کرنے کے لئے نہ تو ہمارے پاس وافر میں نہیں آر بین نہ نہیں مبنگے داموں خرید نے کے لئے وافر سر ماہیہ امریکہ اور دوروں کئی معاہدوں کے باوجود اختیار بین نہ نہیں مبنگے داموں خرید نے کے لئے وافر سر ماہیہ امریکہ اور دوروں صلیف بن چکے ہیں اس متحسیار بین نہ نہیں پاکستان کو اپنے پاؤں پر کلہا ڈالمارنے کی کیاضرورت ہے۔

ذ والفقار على بهثواور پاك فضائية شام ميں

پاکتان کے ایٹی پروگرام کے حوالے سے اسرائیلی عزائم اور منصوبہ بندی کا گذشتہ باب میں مخضرطور پر ذکر کیا گیا ہے۔ پاکتان بجاطور پر الرٹ ہے اور منظر بھی ۔ لیکن پاکتان کواسرائیل سے جونبتا زیادہ شکایت ہے وہ اسکی فلسطین وشنی اور فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیلی ظلم وستم ہیں۔ یہ بھی خدشہ بیان کیا جاتا ہے کہ اسرائیلی توسیع پہندانہ کاروائیوں ہے مصرشام اردن لبنان اور دیگر عرب ریاستوں کو بھی خطرات واقع ہیں یہ خبر بھی شائع ہو پھی ہے کہ خاکم بربمن اسرائیل کمہ کرمہ میں بیت اللہ شریف اور مدید منورہ میں روضہ رسول پر بھی تملہ آور ہوسکتا ہے۔ یہی وہ پس منظر ہے کہ ماضی میں پاکتان کی ہر حکومت اسرائیل سے شاکی رہی ہوائی ہو تو سطی کے عرب بھائیوں کے ساتھ اظہار بجبتی کرتی رہی ہے۔ حقیقت میں پاکتان شاکی رہی ہوائی کے طرب بھائیوں کے ساتھ اظہار بجبتی کرتی رہی ہے۔ حقیقت میں پاکتان نے ایس قومی موقف کی خاطر بہت قربانیاں دی ہیں۔ زیرنظر باب میں ای حوالے سے چند واقعات نے ایس کے عار ہے ہیں۔ ڈاکٹر عبدالقد یرخان نے اگر ایران بالیبیا کے ایش باب میں ذکر کیا جارہا ہے اوران سارے کوئی مدد کی تو ممکن ہے اس کے محرکات بھی وہی ہوں جنکا کے اس باب میں ذکر کیا جارہا ہے اوران سارے معاملات کا کوئی نظریا تی پہلو بھی ہو لیکن میں جو بات بھی طور پر یہ کہرسکتا ہوں وہ بیہ ہو جب میں بات اس کے محرکات بھی وہی ہوں جنکا کے اس باب میں ذکر کیا جارہا ہے اوران سارے معاملات کا کوئی نظریا تی پہلو بھی ہو ۔ لیکٹ میں جو بات بھی طور پر یہ کہرسکتا ہوں وہ بیہ ہو جایا کرتی تھیں۔ ڈاکٹر عبدالقد یہ خان کی سکرین پر مظلوم اور ہے بس فلسطینیوں پر اسرائیلی مظالم دیکھتے تھے تھے تو آگی سے تھیں پر نم ہو جایا کرتی تھیں۔

المجان کورد کیلئے بکارا۔ پاکستان نے فورالبیک کہا۔ ہوایوں کہ جب بیتاریخی جنگ جھڑی توشام کے قد اورصدرحافظ الاسد نے پاکستان نے فورالبیک کہا۔ ہوایوں کہ جب بیتاریخی جنگ جھڑی توشام کے قد آورصدرحافظ الاسد نے پاکستان کے دمشق میں سفیر میاں سلیم اللہ کو ملا قات کیلئے طلب کیا۔ شام اور دیگر ممالک میں بھی جب کوئی سفیر کسی صدر سے ملا قات کی ضرورت محسوس کرتا ہے تو اسے ہفتوں اور بعض اوقات مہینوں انتظار کرنا پڑتا ہے۔ لیکن میاں سلیم اللہ نے تو ملا قات کی درخواست بھی نہیں کی تھی۔ جب شام کی وزارت خارجہ نے پاکستانی سفیر کو صدر حافظ الاسد سے ملا قات کے وقت سے آگاہ کیا تو انہیں اس غیر متوقع ملا قات پر قدر ہے تعجب ہوالیکن وہ اپنے تجربے اور نہم و فراست کی بنا پر سمجھ گئے کہ ملا قات کا موضوع اسرائیل عرب جنگ ہی ہوگا۔ صدر حافظ الاسد نے رسی علیک سلیک پر وقت ضائع کئے بغیر موضوع اسرائیل عرب جنگ ہی ہوگا۔ صدر حافظ الاسد نے رسی علیک سلیک پر وقت ضائع کئے بغیر کہا'' و زیراعظم ذوالفقارعلی ہمٹو تک ہمارا پیغام فوری طور پر پہنچا کیں کہ ہمیں پاکستانی پاکٹوں کی اشد

ضرورت ہے۔ہم پاکتان کے ممنون ہو نگے۔'۔۔۔۔۔اتفاق سے وزیراعظم پاکتان سعودی عرب کے دورے پر تھے اوراس دن ریاض میں مقیم تھے۔میاں سلیم اللہ فوراً بذریعہ کاربیروت روانہ ہوگئے تاکہ وہاں سے ریاض کیلئے فلائٹ پکڑ سکیں۔ بیروت میں میاں سلیم اللہ سیدھے وہاں متعین پاکستان کے سفیر ڈاکٹر ایس ایم قریش کے ہاں پہنچ جنہیں انہوں نے دمشق سے روائگی کے وقت اپنی آمد کی اطلاع دے وی تھی۔ بیروت میں پاکستان کے دونوں تج بہ کارسفراء سر جوڑ کر بیٹھ گئے بالا خرانہوں نے اپنے تج بات اور فہم وفراست کی روشنی میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کیلئے ایک مختفر سانوٹ تیار کیا۔''ہم ایک ایسے اور فہم وفراست کی روشنی میں وزیراعظم ذوالفقار علی بھٹو کیلئے ایک مختفر سانوٹ تیار کیا۔'' ہم ایک ایسے

نازک موقع پر جب شام سمیت دیگر بردار عرب ممالک شدید د باؤ کا شکار بین پاکتان کی طرف سے مطلوبهد د کی فراہمی کی پرزور سفارش کرتے ہیں-----"

میاں سیم اللہ ریاض ائیر پورٹ سے سید سے وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کیلئے انکے ہوگل میں پہنچ ہے۔ جو کا وقت تھا۔ ذوالفقارعلی بھٹوشیو بنار ہے تھے جب آئیس شام میں پاکستانی سفیر کی اچا تک آمد کی اطلاع ملی تو انہوں نے ای حالت میں میاں سلیم اللہ کواپنے پاس بلالیا۔ وہ شیو کرتے رہاور پاکستانی سفیر کی معروضات بڑے انہاک کے ساتھ سفتے رہے۔ شیو بنانے کے بعد انہوں نے وزیر مملکت برائے خارجہ امور جناب عزیز احمد کو، جواس دور سے میں وزیراعظم کے ہمراہ تھے۔ طلب کیا اور کہا یہ نوٹ کی بعد اپنی رائے دو۔ وزیر مملکت نے حالات کی تگینی اور ممکنہ مغربی ردعمل کے مضمرات کا خدشہ کیا اور رائے دی کہ ' پاکستان کو سرکاری اور حکومتی سطح پر اس جنگ میں ملوث نہیں ہونا چاہئے۔ اس مشورہ کی روشنی میں وزیر اعظم ذوالفقارعلی بھٹونے اپنی طبیعت کے مین مطابق فوری فیصلہ کیا اور احکامات مشورہ کی روشنی میں وزیر اعظم ذوالفقارعلی بھٹونے اپنی طبیعت کے مین مطابق فوری فیصلہ کیا اور احکامات کوئی آپنے طور پر یعنی رضا کا رانہ طور پر شام جانا چاہتا ہے اسے ایک خصوصی جہاز کے ذرید فورگ ورادمشق پہنچا دیا جائے کہ جو دیا جائے گریہ خود کی کوئامز دنہ کریں'' ۔۔۔۔۔سولہ ہواباز وں نے رضا کا رانہ طور پر اپنی خدمات پیش کیس۔ ان میں سے 8 کوشام اور 8 کومھر پہنچا دیا گیا۔

معركه گولان

پاکستانی فضائیہ کے جواں ہمت گروپ کیٹن قیصر طفیل نے ایک مضمون میں جوانہی دنوں بعض اخبارات میں شائع ہوا تھا نہا کہ کس طرح ایک پاکستانی ہوا باز نے اپنی غیر معمولی شجاعت سے اسرائیلیوں کاغرور خاک میں ملایا دیا تھا۔گزشتہ دنوں جناب اکرام سہگل کے معروف ما ہنا نہ ڈیفنس جزئل میں بھی ایک ایسے لڑا کا پاکستانی پائلٹ کا مضمون شائع ہوا تھا جس نے شام میں خدمات میں سرانجام دی تھیں۔

ہیرہ تاہر بحررہ کے سامل کے ساتھ ساتھ صیدہ ان تک اور پھر بالآخر مشرق میں دمشق کو چھوتے ہوئے واپس آرر ہے تھے گ 21 کے اس ابتدائی ماڈل میں ایندھن کی کم مقدار کی وجہ سے پرواز صرف تمیں منٹ تک محدود تھی۔ یہ وفت ختم ہونے کو تھا کہ زمینی ریڈار نے ریڈ یو پر اسرائیل کی جانب سے آتے ہوئے دونا معلوم جہازوں کے متعلق خبر دار کیا۔ اس موقع پر ایندھن کی کمی کے باعث ان جہازوں سے الجھنا انتہائی نامناسب تھا۔

بادل ناخواستن شببان فارمیشن کے لیڈر نے دفاعی حربیاستعال کرتے ہوئے ان کی طرف مرخے کا فیصلہ کیا عین ای وقت شدیدریڈ ہو جامنگ کا آغاز ہوگیا جس کی شدت کا اندازہ اس بات ہوگیا جا سکتا ہے کہ ریڈ ہو پر آنے والی آواز چانپ کی دکانوں ہے آنے والی '' نکا ٹک'' کی آواز ہے مشابہ تھی۔ فارمیشن ابھی مڑنے کے بعد انتھی ہورہی تھی کہ اسرائیکنے دوائیف 4 فینٹم طیارے ان کے سامنے ہوں گزر گئے جیسے لڑنے کا کوئی ارادہ فدر کھتے ہوں۔ کیا یہ حتمن کی کوئی چال تو نہیں تھی ؟ای اثنا میں فارمیشن کے سب سے چیچھے پرواز کرنے والے فلائٹ لیفٹینٹ ستارعلوی اپنی پوزیش سنجال ہی میں فارمیشن کے سب سے چیچھے پرواز کرنے والے فلائٹ لیفٹینٹ ستارعلوی اپنی پوزیش سنجال ہی رہے کہ آور ہورہ ہوئے منے دریڈ ہو جامنگ کی وجہ سے ستارعلوی کے پاس کوئی ذرایجہ نہیں تھا کہ وہ اپنی ساتھیوں کو اس خطرے ہے آگاہ کرتے لہذا انہوں نے تن تنہا ان سے نمٹنے کا فیصلہ کیا۔ اپنی فارمیشن سے علیحہ ہوتے ہوئے وہ اس مبرائ طیاروں پراس طرح کیلے کہ ایک میرائی تیزی سے ان سے آگئل مالات میں آٹھوں وزنی جہاز کی رفتار اس صدتک گرانے کے لیے دل گردے کی ضرورت ہوتی ہے)اور گیخر تیجہ یہ ہوا کہ چند محوں کے اندروہ میرائی ان کی طرف مڑا۔ یوں مدو آتی دکھے کر پہلے میرائی نے بھاگنے حالات میں آٹھوں کی دیتھی کہ ایک میرائی ان کی طرف مڑا۔ یوں مدو آتی دکھے کر پہلے میرائی داغے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر حاضر دماغ ستارعلوی نے فاصلے کو بڑھتا و کھے کر گن کی بجائے میزائل داغے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر حاضر دماغ ستارعلوی نے فاصلے کو بڑھتا و کھے کر گن کی بجائے میزائل داغے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر حاضر دماغ ستارعلوی نے فاصلے کو بڑھتا و کھے کر گن کی بجائے میزائل داغے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر حاضر دماغ ستارعلوی نے فاصلے کو بڑھتا و کھے کہ کی دیتھی کہ ایک کے دائے میزائل میرائی کیونا قب میں لیکا اوراسے تباہ کردیا۔

ستارعلوی ان کمحوں کو یاد کرتے ہوئے کہتے ہیں''اس وقت مجھے یوں لگا کہ جیسے ہیا سرائیلی جہاز کی بتاہی نہیں بلکہ اسرائیلوں کاغرور خاک میں مل رہا ہو' ایندھن کی شدید کی کے باعث انہوں نے واپس لوٹنے کا فیصلہ کیا۔ ینچے غوطہ لگاتے ہوئے ان کے جہاز کی رفتار آ واز کی رفتار سے بھی تیز ہوگئ جس سے دمشق کی فضا دھا کوں (سونک بوم) سے گوئے اٹھی۔کہا جاتا ہے کہ صدارتی محل ان دھا کوں کی آ واز سے پچھازیادہ محظوظ نہیں ہوا میر لینڈ کرنے تک ان کے جہاز کا ایندھن تقریباً ختم ہو چکا تھا۔دوسری طرف جب 'شہباز' فارمیشن نے اپنی ترتیب درست کی توستار علوی کو وہاں موجود نہ پاکر فارمیشن کے لیڈر

1973 علی ہوئی درخواست کے جواب میں پاک فضائے کے دوران مشرق وسطی سے آئی ہوئی درخواست کے جواب میں پاک فضائے کے لڑا کا ہوابازوں پر مشمل ایک دستے نے بہر حال جیسا کہ میں نے پہلے عرض کیا ہے رضا کا را نہ طور پراپی خدمات پیش کیں۔ ان جانبازوں کو پاک فضائے کے فو کر طیار سے کی خصوصی پرواز سے روانہ کیا گیا جو پشاور سے براستہ کرا چی بغداد پیٹی ۔ وہاں سے وہ ایک تھکا دینے والی طویل پرواز کے بعد دمشق پنچے ۔ دمشق آمد پر انہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔ نصف کو مصر روانہ کر دیا گیا جبکہ بقیہ نصف بعد دمشق پنچے ۔ دمشق آمد پر انہیں دو حصوں میں تقسیم کر دیا گیا ۔ نصف کو مصر روانہ کر دیا گیا جبکہ بقیہ نصف مند ہو چکا تھا لہٰذا انہیں بطور انسٹر کٹر پاکلٹ خدمات انجام دینے کے لیے مامور کر دیا گیا مگر شام میں معاملہ اس کے برعکس تھا ۔ جو پاکلٹ شام میں رہے وہ ایک بار پھر مانوس حالات میں اپنے پندیدہ جہاز معاملہ اس کے برعکس تھا ۔ جو پاکلٹ شام میں رہے وہ ایک بار پھر مانوس حالات میں اپنے پندیدہ جہاز مصلہ اس کے برعکس تھا ۔ جو پاکلٹ شام میں رہے وہ ایک بار پھر مانوس حالات میں اپنے بندیدہ جہاز مصلہ کے برکاس تھا ۔ جو پاکلٹ شام میں رہے وہ ایک بار پھر مانوس حالات میں اپنے بندیدہ جہاز مصرف پاکتانی ہوابازوں پر مشمل تھا ۔ چندابندائی آن رائش پروازوں کے فور البعد شمیر ایئر ہیں ہے بنگا می ضائی دفاع اور جنگی فضائی گشت کا سلسلہ شروع ہوگیا ۔

گولان پراسرائیل کی بڑھتی ہوئی جارحانہ سرگرمیوں کے باعث شام فائر بندی سے انکار کر چکا تھاای اثنامیں اسرائیلی فضائیہ نے اپنے جملے جاری رکھے جس میں ریڈیو جامنگ سے بھی مددلی گئی۔
پاک فضائیہ کے شاہینوں نے جلد ہی اس کا پتہ چلالیا۔ پاک فضائیہ کے آٹھ ہوابازوں پرمشمل فارمیشن نے جس کا نام''شہباز''رکھا گیا جلد ہی اپنے نئے اور دلیرانہ فضائی حربوں سے دشمنوں پر اپنی دھاک بٹھادی اور دثیمن ان سے نگر لینے سے گھبرانے لگا۔ اس سے پیشتر ریڈیو جامنگ سے ناواقفیت کی بناپراس فضامیں اپنا بچاؤشہباز کی توجہ کا مرکز تھا۔ احتیاطاً پاکستانی ہوابازوں نے دوران پرواز بات چیت کے لیے فضامیں اپنا بچاؤشہباز کی توجہ کا مرکز تھا۔ احتیاطاً پاکستانی ہوابازوں نے دوران پرواز بات چیت کے لیے انگشش کی جگداردو کا انتخاب کیا تا کہ دشمن ان کی گفتگو بچھنہ سکے لیکن ایک دن جیران کن واقعہ ہوا۔ خلاف تو قع ایک پرواز کے دوران پاکستانی پاکٹوں کو پنجابی کے ناشائستہ الفاظ کی ہو چھاڑ کا سامنا کرنا پڑا۔ اس واقعے نے آئیس میسوچنے پر مجبور کردیا کہ شاید موساد نے ان کی آپس میس گفتگو بچھنے کے لیے اوران کے واقع نے نائیس میسوچنے پر مجبور کردیا کہ شاید موساد نے ان کی آپس میس گفتگو بچھنے کے لیے اوران کے وائر کے لیے سکھ خالصوں کو بھرتی کرلیا ہے۔

کنی ماہ کی اکاد کا سرگرمیوں کے بعد یوں لگتا تھا کہ جیسے دشمن کی جارحیت میں کی آگئی ہو چنانچہ شہباز کی لبنان اور شام پر گشتی پروازوں میں بھی کی آگئی اور معمول کی تربیتی پروازوں میں اضافہ ہونے لگا۔ ان قدرے پر امن حالات میں 26 اپریل 1974ء کی دو پہر زیرز مین بکر میں بجنے والا خطرے کا سائر ان تمام ہوابازوں کے لیے جیران کن تھا۔ شطرنج کی بساط اور گرما گرم قہوہ جوں کا توں چھوڑ کرآٹھوں ہوابازا ہے اپنے گئے۔ 21 کی طرف بھا گے اور چند ہی کمحوں میں پرواز کرتے ہوئے ضمیر سے کرآٹھوں ہوابازا ہے اپنے گئے۔ 21 کی طرف بھا گے اور چند ہی کمحوں میں پرواز کرتے ہوئے ضمیر سے

پائٹوں کی کمان اس دور کے ممتاز سفارت کاراور آج کے منجھے ہوئے تجزید نگاراور مبصر جناب ڈاکٹر ایس ایم قریش کے کزن سکواڈرن لیڈر عارف منظور کررہے تھے۔ عارف منظور کو 1965 کی پاک بھارت جنگ کے دوران کشمیر کی فضاؤں میں ایک سنسی خبر جھڑپ کے دوران بھارت کے چھ گٹ (MIG) اڑا بکا طیارے مارگرانے کی بنا پر حکومت پاکتان نے ستارہ جرات کا اعزاز دیا تھا۔ سکواڈرن لیڈر عارف منظور اس لحاظ ہے بھی منفر داور محترم تھے کہ وہ انتہائی ایماندارا فسر تھے۔ انکی شجاعت اور ایمانداری کی بہت ک داستانیں افواج پاکتان کے آج کے افسران کیلئے مشعل راہ ہیں۔ شام میں اس قابل فخر سکواڈرن لیڈر کی شہادت کے بعد پاکتانی فضائیہ کی دیو مالائی شخصیت جناب ایم ایم عالم نے شام میں پاکستانی پاکٹوں کا کمان سنجائی تھی۔

میں معرکہ گولان بیان کرنے ہے پہلے جناب ڈاکٹرالیں ایم قریثی کے کزن کا یہاں ذکراس لئے بھی کررہا ہوں کہ شام میں انکی شہادت اس بات کا ایک اور ثبوت ہے کہ یا کستان اپنے عرب اور مسلم بھائیوں کی مدد کیلئے کیا کیا قربانی دیتا رہا ہے اور آج بھی دے رہا ہے۔ دوسرے مید کہ سکواڈرن لیڈر عارف منظور کی شہادت کا واقعہ اس لئے بھی قابل ذکر ہے کہ انگی شہادت عین انگی شادی کی دوسری سالگرہ اورائے پہلے بچے (بیٹی) کی پہلی سالگرہ کے دن ہوئی حسن اتفاق سے بیدونوں سالگر ہیں ایک ہی دن تھیں۔عارف منظور کی بیگم اپنے خوبصورت اپارٹمنٹ میں دونوں سالگر ہیں منانے کی تیاریوں میں مصروف تھیں۔ انہوں نے کچھ شامی مہمانوں کو بھی مدعو کر رکھا تھا۔ سکوارڈن لیڈر عارف منظور نے یا کتان ہے کچھ یا کتانی مٹھائیاں منگوار کھی تھیں اور صبح گھرے جاتے وقت انہوں نے اپنی بیگم کو کہا کہ یہ پاکتانی کلچرکونمایاں کرنے کا اچھا موقع ہوگا۔ دعوت میں کھانے پینے کی تمام اشیا پاکتانی ہی ہونی عا بیں ۔انکی بیگم دن بحرگھر کوسجاتی بھی رہیں اورمہمانوں کی تواضع کیلئے معروف یا کتانی کھانے بھی تیار کرتی رہیں وہ انتہائی خوش تھیں کہ انکی خوشگوارشادی کی سالگرہ ہاورانکی بیٹی کی بھی پہلی سالگرہ ہے۔ جب سالگر ہوں کامقررہ وفت قریب آن پنجااوراستقبالیہ کے تمام انظامات ممل ہو گئے تو عین اس وقت سکواڈ رن لیڈر عارف منظور کے آنے کی بجائے انکی شہادت کی خبر آن پینچی !! بیگم عارف منظور بے ہوش ہو گئیں----نہ جانے کیا ہوا۔ جب سکواڈرن لیڈر عارف منظور ایک شامی پائلٹ کوتر بیت دے رہے تھے اور انہیں اپنے وسیع تجربے کی روشنی میں جنگی اسرار ورموز سمجھا رہے تھے کہ انکا جہاز فضامیں پھٹ گیا۔انہوں نے فوری طور پرزیرتر بیت شامی پائلٹ کو پیراشوٹ سے نیچےکود جانے کیلئے کہا۔لیکن وہ اپنی بات مكمل نه كرسكے تھٹنے والے طیارے كا ایک نوكیلائلزا النے دل کے آریار ہوگیا اورا نكا جسد خاكی ومشق کی پہاڑیوں پر جا گرا جناب ڈاکٹر ایس ایم قریثی کا کہنا ہے کہ جب میں بیروت ہے دمشق پہنچا اور

سکواڈ رن لیڈرعارف منظور نے پریشانی کے عالم میں ستارعلوی کوریڈیو پر پکارا۔سب کا خیال بیتھا کہاپی مہم جوطبیعت کے باعث ستارعلوی کسی مشکل کا شکار نہ ہو گیا ہو مگر جو نہی انہیں بیہ پیتہ چلا کہ ستار نے ایک اسرائیلی میراج طیارہ مارگرایا ہے تو ریڈیو پران کے خوثی کے نعرے گونج اٹھے۔

پاکستانی شاہینوں کے اس کارنامے کی خبر ملتے ہی شام میں خوشی کے شادیانے بیخے لگے مٹھائیاں تقسیم کی گئیں اور سکولوں میں چھٹی کا اعلان کر دیا گیا۔عوام نے ستار کواپنے سکتے بھائی کار تبددیا کیونکہ ان کے نزدیک ان کے اس مشتر کہ دشمن کو مارتے ہوئے اس نے یہ بات ثابت کر دی تھی۔

ادھرستار کاشکار بننے والے کیپٹن ایم لٹر جو، ہر وٹربیں کے نمبر 5 ائیر ونگ میں تعینات تھے تباہ ہونے والے جہازے بذریعہ پیراشوٹ چھلانگ لگا گیا۔ بعد از ال بیانکشاف ہوا کہ بیمیراج طیارے رمات ڈیوڈ ائیر بیس کے نمبر 1 ونگ کے فینٹم طیاروں کی ہمراہی میں جاسوی مشن پر تھے فینٹم طیاروں کا کم کی ممکنہ حمله آورکورو کنااور میراج طیاروں کا مشن جاسوی کرنا تھا۔ ریڈار کنٹر ولر (جس کا تعلق بھی پاک فضائیہ سے تھا) کی جانب سے خطرے کی ہروقت آگا ہی نے یہ بازی ستار علوی کے حق میں پلیا وی اس سلسلے میں ستار علوی کا کہنا ہے کہ ' بیمعر کہ پاک فضائیہ کے ہوا بازوں کی مہارت کا منہ بولنا ثبوت ہے اگراس دن کوئی اور بھی میری جگہ ہوتا تو یہ سعادت اس کے نصیب میں آتی۔''

ستارعلوی اوراس کے لیڈر عارف منظور کوان کی بہادری اور شجاعت کے صلے میں شام کے دو اعلیٰ ترین اعزازات 'وصام فارس' اور' وصام شجاعت' نے نوازا گیا۔ حکومت پاکستان نے بھی دونوں کو ستارہ جرات عطا کیا۔ ستارعلوی نے جن کا شار پاک فضائیہ کے چوٹی کے ہوابازوں میں کیا جاتا ہے بعد میں ترقی کی ٹی منزلیس طے کیس۔ انہوں نے پاک فضائیہ کے ایک اعلیٰ ادارے کو مدید کمانڈرز سکول میں ترقی کی ٹی منزلیس طے کیس۔ انہوں نے پاک فضائیہ کے ایک اعلیٰ ادارے کو مدید کمانڈرز سکول میں ترقی کی ٹی منزلیس طے کیس۔ انہوں نے پاک فضائیہ کے ایک اور ایک ایف جیس رفیق کی قیادت کے فرائف ہم رانجام دیے اور بطورا بیر کموڈور پاک فضائیہ سے ریٹائرڈ ہوئے۔

شادی کی سالگرہ والے دن شہادت

جذبہ شہادت سے سرشار پاکتان کے ان شاہینوں نے اسرائیل کی ایئر فورس کے غرور کو خاک میں ملادیا۔اس حوالے سے میں معرکہ گولان کا قدر سے تفصیل سے ذکر کرنا چاہوں گالیکن پہلے مختصر طور پر بید بیان کرنا ضرور ک ہے کہ ان شاہینوں میں سے تمام پائلٹ (سوائے ایک کے) پہلے بھی شام میں خدمات سرانجام دے چکے تھے اور جنگ سے پچھ عرصہ پہلے ہی پاکستان لوٹے تھے۔ جب بیشاہین پہلی مرتبہ شام گئے تھے تو میں وہاں انکی فلاح و بہود اور انکی کارکردگ میں اس لئے ذاتی دلچیں لیتارہا کہ ان

بتایا۔وفد کے تمام اراکین عراق اور عرب کے مخصوص لباس پہنے ہوئے تھے جبکہ وفد کے سربراہ جناب ہاشم الصروت (Mr Hashemal Srout) ٹائی کے بغیر مغربی سوٹ پہنے ہوئے تھے۔

وفد کے سربراہ پہلے تو بہت ہی مختاط انداز میں اور رسی وروائتی الفاظ میں بات چیت کرنے گے لکے بیاب جیت کرنے گے لکے بیاب بین کرنے گے۔ مجھے جناب صدر بشرالسد اور عراق کے بااثر قبائل کے سرداروں کے درمیان ہونے والی گفتگو کا خلاصہ من کرخوشی ہوئی۔دل کو قدرے اطمینان ہوا کہ جلد یا بدیری اور پچ کی فتح ہوگی۔ میں جب بھی ناشتے کی میز پر یا دو پہراور رات کے کھانے کے موقع پر انہیں ہوئل کے بو فے ریستوران میں ملتا تو انہیں گلے لگا تاوہ بھی بہت خوش ہوتے۔ مجھے انکی عقائی آئھوں میں ایک واضح پیغام کی جھلک نظر آتی۔

اس دورے کے دوران میری شامی وزیراعظم جناب ناجی اوتری شام کے کہندمشق اور جہاندیدہ نائب صدر جناب عبدالحلیم خدام (جو کہ مرحوم صدر حافظ الاسد کے بااعتاد ساتھی تھے)وزیر اطلاعات جناب احمدالحن (سابق سفیر برائے ایران) اور حکمران جماعت (بعث پارٹی) کی قیادت سے ملاقا تیں کرنے اور اسلامی اُمہ کو در پیش مسائل کے حوالے سے تبادلہ خیال کا موقع ملا۔

کین زیرنظر کتاب میں ان امور پر لکھنے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ بی اس حوالے ہے کچھ ذکر کرنا ضروری ہے کہ ان بی دنوں دمشق کا دورہ کرنے والے لبنانی صدر جناب ایمل لبود اورد گر بمسایہ ممالک کی اعلی حکومتی شخصیات اس حوالے ہے متفکر تھیں کہ عراق ہے بہنے والا دہاتا ہوا لا وا دیگر بمسایہ ممالک کو بھی اپنی لبیٹ میں لے سکتا ہے لیکن کتاب کے موضوع کے حوالے ہے میں خمنی طور پر بیان کرنا چاہوں گا کہ میں نے شامی علاقوں میں اسرائیلی بر بریت کے آثارا پی آئکھوں ہے دیکھیے ہیں۔ مجھے تفصیلی بریفنگ کے لیے گولان کے اس مرکزی شہر تعظیرہ (Qnaytra) لے جایا گیا جس پر 1967 میں اسرائیل نے قبضہ کرلیا تھا اور جب ایک معاہدہ کے تحت اسرائیل نے اسے خالی کیا تو 26 جون 1976 میں شام کے مرحوم صدر حافظ السد نے اس تاریخی شہر پر ایک مرتبہ پھر شام کا جھنڈ البرایا تھا۔

میں نے دیکھا کہ اسرائیل نے بیعلاقہ خالی کرنے سے پہلے ٹینکوں کی مدد سے اور گولہ باری
کر کے جس طرح ہرگھر کو مسمار کر دیا تھا اور پوراشہر جس طرح ویران کر دیا تھا وہ ہولنا ک ویرانی ابھی تک
باقی ہے۔ شہر میں مساجد، شفا خانے اور گرجا گھر بھی تباہ کر دیئے گئے تھے۔ مجھے بتایا گیا کہ ظالم اسرائیلوں
نے مساجد اور گرجا گھروں کو بیت الخلا کے طور پر اور قرآن کئیم اور بائیبل کے مقدس اور اق کوٹائیلٹ بیپر
کے طور پر استعمال کیا۔ میں نے ایک تین منزلہ تباہ حال محارت کی ٹوٹی بھوٹی سیڑھیوں کی مدد سے جھت پر
جڑھ کر چاروں طرف و یکھا تو زمین ہوس ممارتوں کے ملبے کے سوا بچھ نظرنہ آیا۔ حتی کہ در خت بھی جلے

محسن پاکستان کی ڈی بریفنگ

سکوارڈن لیڈرعارف منظور کی میت کود کیھنے ہیں تال کے مردہ خانے میں گیاتو یوں محسوس ہوا جیسے عارف منظور متبتم اور پرسکون چرے کے ساتھ گہری نیندسور ہے ہیں۔ادھر جب شام کی فضائیہ کے ایک کرنل ایک خصوصی شامی طیار ہے میں سکوارڈ ان لیڈرمنظور کے جسد خاکی کو لے کر پاکستان پہنچے اور انہوں نے شامی حکومت کی طرف ہے سکواڈ ران لیڈر عارف منظور کیلئے بعداز وفات اعلی ترین اعزاز ایکے والدگی شامی حکومت میں چیش کیاتو انہوں نے پرنم آئکھول کے ساتھ اس اعزاز کو چو مااور پھرا پے شہید بہادر بیٹے کے مذمت میں چیش کیاتو انہوں نے پرنم آئکھول کے ساتھ اس اعزاز کو چو مااور پھرا پے شہید بہادر بیٹے کے مذکو چو ما۔

''میں آپ کاشکر گزار ہوں کہ آپ تشریف لائے ۔لیکن ہمیں رونانہیں چاہیئے ۔میرابیٹا شہید ہاوروہ ایک برادرمسلم ملک کیلئے شہید ہوا ہے''۔سکوارڈ ن لیڈر عارف منظور کے والدتعزیت کیلئے آنے والے سوگواروں سے کہتے ۔

جب عارف منظور کی شادی ہوئی تو انکی ہونے والی بیوی جومیڈیکل کالج کراچی کی طالبہ تھی۔عارف منظور کی شام میں شہادت کے بعد عارف منظور کے والد نے اپنی بہوکود و بارہ میڈیکل کالج میں داخلہ دلوادیا۔وہ شب وروز محنت اور لگن سے اپنی تعلیم مکمل کرنے لگیس۔ بالآ خر ڈاکٹر بن گئیس اور عام محاور سے مطابق اپنے پاؤں پر کھڑی ہوگئیں شہید عارف منظور کے والدمحترم نے اپنی بیٹی (بہو) کی شادی ایک ایسے خاندان میں کرا دی۔وہ ایک صابر اور شاکر مسلمان سے۔ انکا اسم گرامی منظور شار مسلمان سے۔ انکا اسم گرامی منظور تھا۔ الحمد اللہ آج کے دور اور آج کے پاکستان میں بھی ایسے واقعات دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جن سے مسلمانوں کی عظمت رفتہ کی یا د تازہ ہو جاتی ہے۔

میں نے شام میں کیاد یکھا

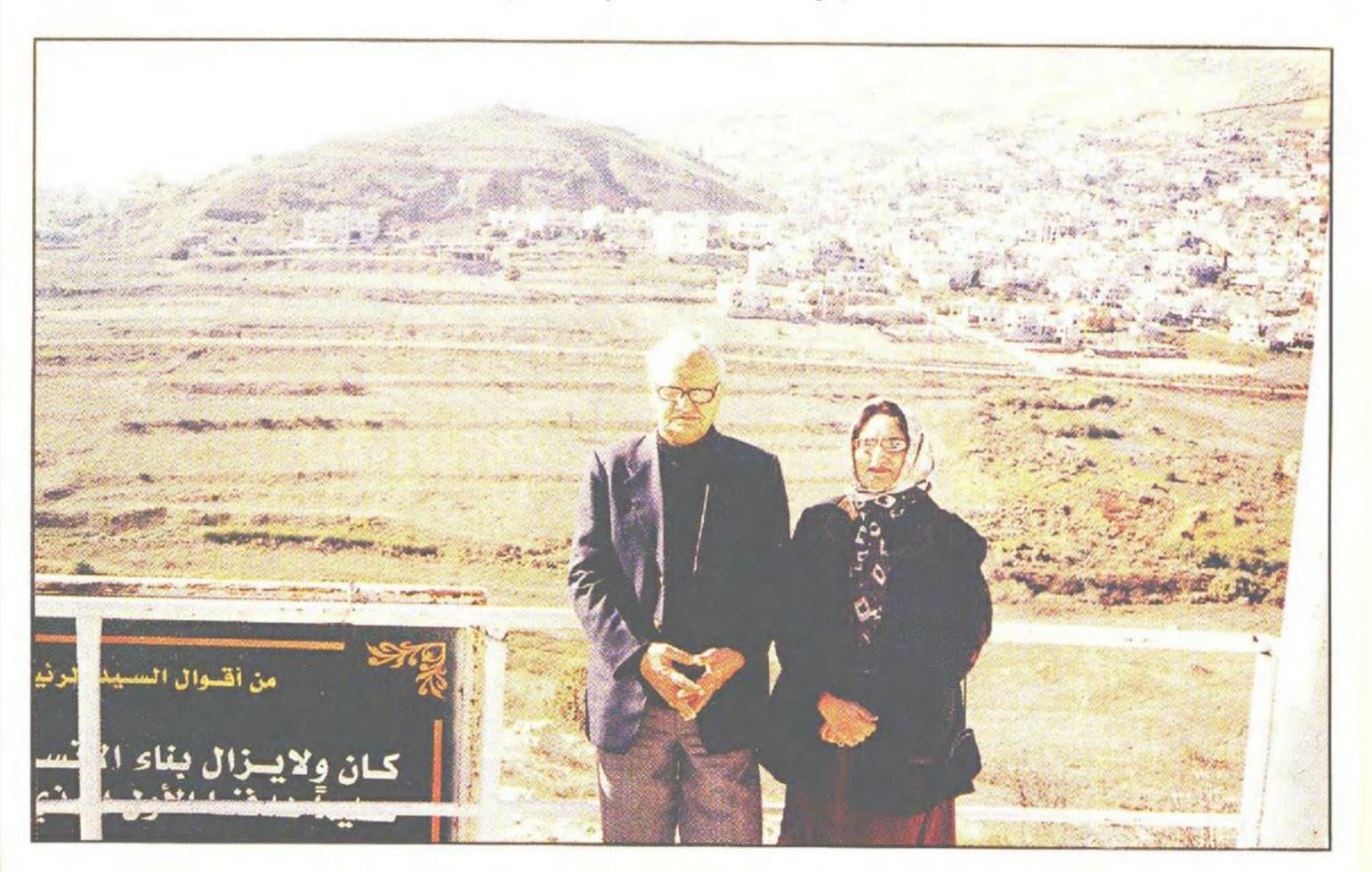
مجھے 20 نومبر 2003 ، کودوبارہ شام جانے کا موقع ملا میں اس سے پہلے بھی ایک مرتبہ شام جا چکا ہوں۔ اب کی مرتبہ میری بیگم میر سے ساتھ تھی۔ انہیں درگا ہوں اور مزارات پر حاضری دینے اور دعا کیں مانکنے کا بڑا شوق ہے۔ ہمیں دمشق کے بارونق اور قیمتی ملبوسات فروخت کرنے والی بڑی بڑی دو کا نوں کے علاقے میں واقع جس فائیوسٹار ہوئل (شام پیلیس) میں قیام کا موقع ملاحس اتفاق سے اسی ہوئل میں عراق کے بڑے بڑے والی کی سرداروں پر مشمثل ایک 20 رکنی وفد بھی تھہرا ہوا تھا۔ یہ وفد عراق پر امر کی جارحیت کے بعد کی صور تحال پر شای قیا دت سے تبادلہ خیال کے لیے دمشق آیا ہوا تھا۔ وفد کا ہر جگہ اور ہر سطح جارحیت کے بعد کی صور تحال پر شای قیا دت سے تبادلہ خیال کے لیے دمشق آیا ہوا تھا۔ وفد کا ہر جگہ اور ہر سطح پر کھلے بازؤں کے ساتھ استقبال کیا جا رہا تھا۔ شام کے جواں سال صدر جناب بشر الاسد کے ساتھ انکی بیتے ہوئے برکھلے بازؤں کے ساتھ استقبال کیا جا رہا تھا۔ شام کے جواں سال صدر جناب بشر الاسد کے ساتھ انکی بیتے ہوئے برکھلے بازؤں کے ساتھ انکی انکا خلاصہ خود وفد کے سربراہ نے مجھے ہوٹل میں ٹرکش کا نی پیتے ہوئے ملاقات میں جو باتیں ہوئیں انکا خلاصہ خود وفد کے سربراہ نے مجھے ہوٹل میں ٹرکش کا نی پیتے ہوئے برکھ

ہوئے تھے البتہ بعض ٹوٹے ہوئے اور جھلسے ہوئے درختوں سے نئی سبز شاخیں لہرار ہی تھیں۔تھور ہے ہی فاصلے پر گولان کی چوٹیوں پر اسرائیل کی چیک بوسٹیں نظر آ رہی تھیں۔ میں نے دوربین کی مدد سے وہاں اسرائیلی فوجی دستوں کوبھی دیکھا۔اسرائیل نے ان چوٹیوں تک سڑک بنائی ہوئی ہے اور اس سڑک پرایک آ دھ فوجی جیپ آتی جاتی دکھائی دیتی ہے۔

لیکن اس ویرانے سے بھی زیادہ دل کو ویران کر دینے والے وہ مناظر ہیں جوشام کے ان علاقوں میں دیکھنے میں آتے ہیں جہاں اب بھی اسرائیل پوری ڈھٹائی کے ساتھ قابض ہے۔ گولان ہی کے علاقے میں اب بھی ایک شامی گاؤں پر اسرائیل کا جھنڈ الہرا رہا ہے۔ اس گاؤں سے متصل ایک پہاڑی جس پر شام کی فوجی چو پر میں ایک گھنٹہ تک تقریباً سکتے کی حالت میں کھڑا اس برقسہ سے گاؤں کود کھتا رہا۔ اسرائیلی جھنڈے تلے زندگی بسر کرنے والے تکوم و مجبور شامیوں میں اب بہت سے گاؤں کود کھتا رہا۔ اسرائیلی جھنڈے وران یہاں ہی پیدا ہوئے اور اب بڑھا پے اور موت کی طرف رواں ایسے لوگ ہیں جو اسرائیلی قبضہ کے دوران یہاں ہی پیدا ہوئے اور اب بڑھا پے اور موت کی طرف رواں میں ہیں میاڑی پر کھڑا تھا اسکے نیچا کی طرف اسٹوائیل نے مائنز بچھار کھی ہیں۔ ان مائنز کے پار کھڑے ہوکر شام کے وہ لوگ جن کے عزیز وا قارب اس مقبوضہ گاؤں میں ہیں میگا فون پر بلند آ واز میں اپنے رشتہ داروں کی خیریت دریافت کرتے ہیں جومقررہ وقت پر مائیز کی دوسری طرف اپنے گاؤں میں کھڑے داروں کی خیریت دریافت کرتے ہیں جومقررہ وقت پر مائیز کی دوسری طرف اپنے گاؤں میں کھڑے۔ داروں کی خیریت دریافت کرتے ہیں جومقررہ وقت پر مائیز کی دوسری طرف اپنے گاؤں میں کھڑے۔

دریں اثنا اسرائیلی فائٹر بمبار طیار ہے لبنان اور شام کی فضائی حدود کی خلاف ورزیاں کرتے ہیں رہتے ہیں اسرائیل کے ہائی فیک ایف 15 اور ایف 16 تیز رفنار طیار ہے جب ساؤنڈ ہیرئیر تو ڑتے ہیں تو شدید گڑ گڑ اہٹ سے کا نول کو بہرہ کر دینے والا ڈراؤنا ماحول پیدا ہوجا تا ہے۔خواتین اور بجے خوفز دہ ہوجاتے ہیں اور آسان کی طرف دیکھنے لگتے ہیں۔ جیسے اللہ کو مدد کیلئے پکارر ہے ہوں آسان کو تکتے تکتے ہو فائی نگاہیں تھک جاتی ہیں۔ آسان سے کوئی جواب نہیں ملتا یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آسان سے فی الحال کوئی جواب نہیں ملت یا یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ آسان سے فی الحال کوئی جواب نہیں مل رہا۔

جہاں تک شام کی حکومت کا تعلق ہے وہ پرامید ہے کہ بالآخر حالات تبدیل ہوجا کیں گے۔ جہاں تک عوام کا تعلق ہے وہ مایوس ہیں ۔شام میں بہت سے فلسطینی بھی ہیں جو 1948 میں ہجرت کرکے شام آگئے تھے۔شام کی وزارت اطلاعات نے میری مدداور راہنمائی کیلئے جس خاتون کو مقرر کر رکھا تھا ۔ وہ بھی فلیسطینی تھی۔ 32 سالہ عاکدہ غیر شادی شدہ تھی اور اپنے مستقبل سے شدید مایوس تھی ۔ عاکمہ نے ایک دن انتہائی افسر دگی کے عالم میں اور نمناک آئھوں کے ساتھ جو بچھ کہا اس سے عام شامیوں اور

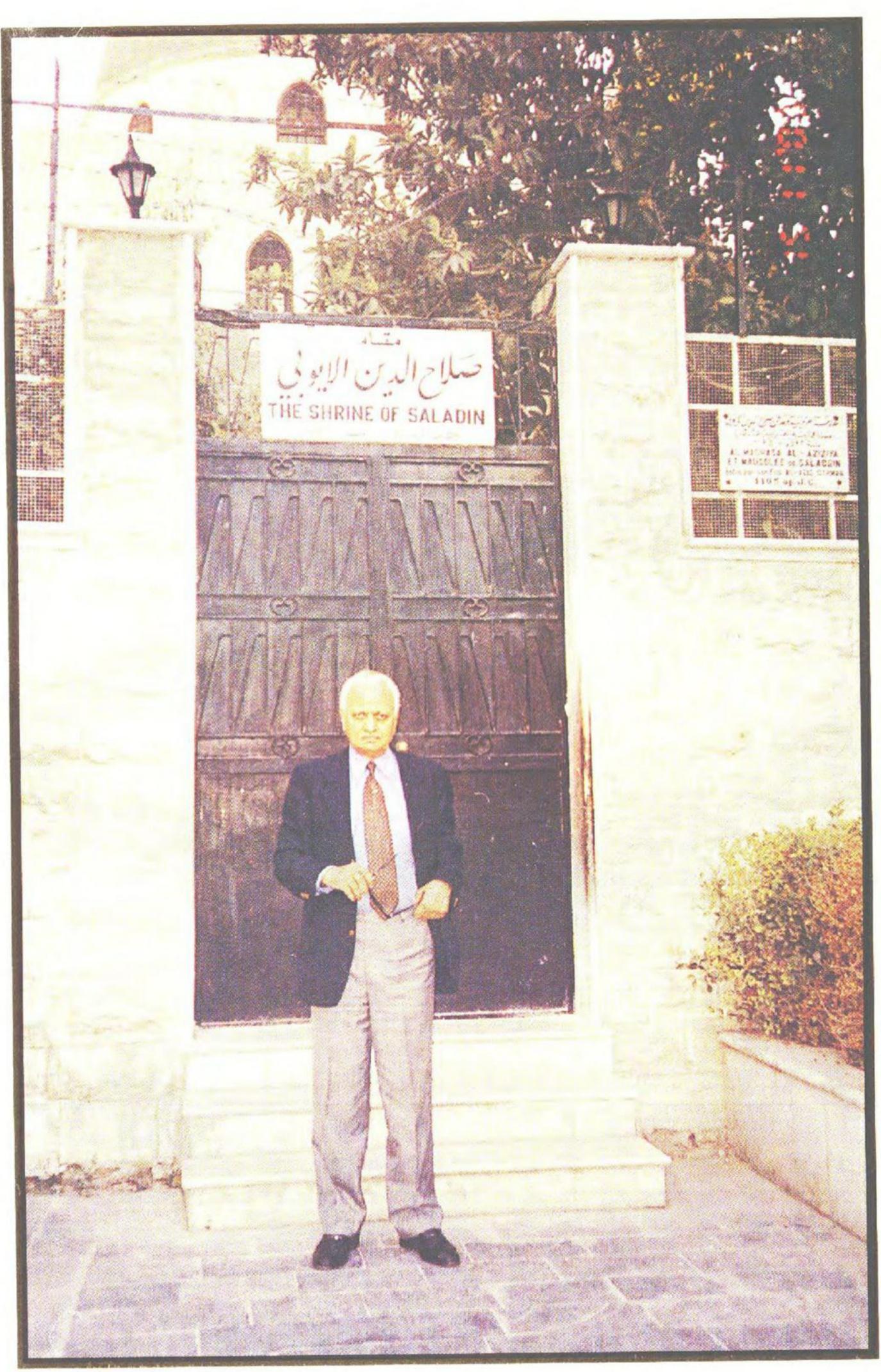


شام کے ایک مقبوضہ علاقہ میں اسرائیل کا حجنڈ البرار ہاہے۔ کتاب کے مصنف اور انکی بیگم



شام کے فوجی حکام ایک زیرز مین آنٹہ ول روم میں آتا ہے ۔ انسان ایک است ہے۔ ایک استان ما ات

® Scanned PDF By HAMEEDI



سلطان صلاح الدين ايوني كحضور _ بصدادب واحترام

257

فلسطینیوں کی مایوسی جھنے میں مددملتی ہے۔ عائدہ نے کہا''میرا کوئی مستقبل نہیں 1970 کی دہائی میں عربوں کے پاس تیل کا کارڈ تھا۔اب 21ویں صدی میں انکے پاس تجھ بھی نہیں۔ہم کب تک پھروں کے ساتھ انکے ٹینکوں کا مقابلہ کرتے رہیں گے۔۔۔۔۔؟''

میں جب تک دمشق میں رہااسلام کے نامور سپہ سالار سلطان صلاح الدین ایو بی کے مزار پر حاضری دیتا رہا۔ جبکہ میری بیگم نے دمشق میں قیام کے دوران حضرت زیب کے روضہ پر حاضری دی ۔ میں بھی بعض مذہبی اور تاریخی مقامات پر ایکے ساتھ تھا۔ جب ہم دمشق سے واپس پاکتان کیلئے روانہ ہونے گئے تو فلسطینی گائیڈ عائدہ نے اپنی ٹوٹی بھوٹی انگریزی میں کہا

"Mr Malik your wife all the time graves, graves. I live here 32 years. Graves for the first time."

عائدہ نے کہا ملک صاحب آپی بیگم بھی عجیب خانون ہیں۔ ہروفت قبریں۔ قبریں میں 32 برس سے یہاںرہ رہی ہوں کیکن میں نے ان قبروں کو پہلی مرتبدد یکھا ہے!
قارئین کرام ۔ کیا آپ نہیں سمجھتے کہ محن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے اگر ایران پالیبیا کے ایٹی پروگراموں کے حوالے ہے ان ممالک کے مسلمان سائنسدانوں کی کوئی بھی مدد کی ہے تو اس کا کوئی نظریاتی اور اسلامی پہلوبھی ہوسکتا ہے۔؟

بيصرف اور صرف ڈ اکٹر خان کا کریڈٹ ہے

محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان اور ان کے بعض جانباز ساتھیوں پر ایٹی پھیلاؤ کے حوالے ہے ڈی بر یفنگ کے المناک منظر کا یہ پہلوبھی قوم کے لئے بڑا تکلیف دہ ہے کہ بعض سابق حکمرانوں کے دستر خوانوں ہے اپنارات چرانے والوں نے ایک بار پھروہی راگ الاپ اوراس بہانے ڈاکٹر خان کے قد کو گھٹانے کی کوشش کی جوانہوں نے 28 مئی 1998 ایٹی دھاکوں کے فوری بعدالاپ مگر منہ کی کھائی تھی۔ ان فکری بونوں کی تحریوں ہے یوں لگتا ہے جیسے ڈاکٹر خان کو بیروت کیم جانے میں ان کا بڑا ذاتی نقصان بور ہا ہؤا کی طرف تو فکری دیوالیہ پن کے شکار مضمون نو لیں یہ باور کرانے کی میں ان کا بڑا ذاتی نقصان بور ہا ہؤا کی طرف تو فکری دیوالیہ پن کے شکار مضمون نو لیں یہ باور کرانے کی کوشش کررہے ہیں کہ 28 مئی کے دھا کے پاکستان ایٹی تو انائی کمیشن کا کارنامہ تھا اور اس منزل کو مسرکر نے بیں اگر ڈاکٹر خان کا کوئی حصہ ہتو وہ صرف یور پنیم افزودگی تک کا ہے جو بقول ان کے سارے ممل کا صرف چو بیرواں حصہ تھا اور دوسری طرف پاکستان ایٹی تو انائی کمیشن کے سابق چیئر بین ڈاکٹر منیر را اللہ آخیس بخشے) کو ''پاکستانی ایٹم بم کا بابا'' اور ڈاکٹر تمر مبارک مندکو'' اما'' ثابت کرنے کی نقل ہو نوالیہ پن کو بے نقل میں مصروف ہیں۔ اس حوالے ہا گرچہ تانا ہی کہد دینا ان لوگوں کے تھی دیوالیہ پن کو بے نقل ہو نواں اور ماہرین نے جس شخص کو نقل ہو نوی بیا تھنے کا فی ہے کہ گذشتہ رابع صدی ہے ہیرونی طاقتوں اور ماہرین نے جس شخص کو اینا ہونہ بی نایا ہوا ہو میں پاکستان کے ایٹم بم اور ایٹمی پردگرام کا تخلیق کا رہے اور مسٹر ذوالفقار بی بھرون کے بعر میں اور بینا بغہ بین اور میا بین جی تواقب بیں اور بینا بینا ہو تھیں جیں اور بینا ہوں۔ بینا بونہ بینا بینا ہو تکان کے عبر سیان نے کے لئے (خاکم بدہن) وہ ای نا بغہ کے تواقب میں جیں اور بینا ہو کہ وہ کوئی دوسرانہیں۔

ظاہر ہے کہ ایٹی پروگرام ایک انتہائی حساس اور پیچیدہ ٹیکنالوجی ہے اور اس کا حصول صرف کسی ایک شخصیت کا کام نہیں ہوسکتا۔ بیا یک ٹیم ورک تھا اور اس میں ہزاروں سائنسدانوں انجینئروں اور دیگر ہنر مندوں کا بھی حصہ تھا اور بید حصہ اپنی جگہ بہت اہم ہوتا ہے اس حوالے سے ہروہ سائنسدان اور ہنر مند قابل تعریف ہے اور مبارک باد کا مستحق ہے جس نے کسی بھی حوالے سے پاکستان کو ایٹی تو ت بنانے میں کوئی بھی کر دار اوا کیا۔ اس پس منظر میں ڈاکٹر ٹمر مبارک مندیا پاکستان اٹا مک انر جی کمیشن کے دیگر کسی میں کوئی بھی کر دار اوا کیا۔ اس پس منظر میں ڈاکٹر ٹمر مبارک مندیا پاکستان اٹا مک انر جی کمیشن کے دیگر کسی بھی حیثیت میں بھی ایسے سائنسدان کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا جو پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے کسی بھی حیثیت میں وابستہ تھایا ہے وہ قوم کیلئے محترم ہے۔ لیکن ایٹمی پروگرام کے حوالے سے ساری خرا بی یا بحث ومباحثہ کا سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب محن یا کستان مخالف لا بی یا کستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں انکے سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب محن یا کستان مخالف لا بی یا کستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں انکے سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب محن یا کستان مخالف لا بی یا کستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں انکے سلسلہ اس وقت شروع ہوتا ہے جب محن یا کستان مخالف لا بی یا کستان کو ایٹمی طاقت بنانے میں انکے

بنیادی اور کلیدی کردار کو گہنانے کی کوشش کرتی ہے حالا نکہ حقیقت سے ہے کہ اگر پاکستان کے ایٹمی پروگرام کا سہراکسی ایک سائنسدان کے سر باندھا جاسکتا ہے تو وہ صرف اور صرف ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہیں اس باب میں اس حوالے سے بات کی جارہی ہے۔

حقیقت ہیہ کرڈاکٹر عبدالقد برخان نے وہ کارنامہ انجام دیا ہے جس کا قوم آج تک سیجے طور پرادراک ہی نہیں کر سکی صرف یورٹیم ان چمند ہی ایک ایسا کام ہے کہ اس کی نزاکتوں اور پیچید گیوں کو سیجھ لیا جائے تو لوگ ورط جرت میں ڈوب جا کیں گے۔ جبکہ ڈاکٹر خان نے تو اس کی افزودگی کے پلانٹ کے لئے درکار ضروری مشینری اور پرزہ جات کے معاطے میں بھی پاکستان کو دنیا کے تی یا فتہ ملکوں کی صف میں لاکھڑ اکیا۔ فرانس کے صدر ڈرگال سے دریا فت کیا گیا کہ امریکہ 'برطانیہ'اور نیٹو کی ایٹی چھتری کی موجودگی میں فرانس کے صدر ڈرگال سے دریا فت کیا گیا کہ امریکہ 'برطانیہ'اور نیٹو کی ایٹی پوہری پروگرام سے جو تکنیکی مہارت حاصل ہوتی ہے اس کی وجہ سے آپ عالمی منڈی میں ہزار ہا طریقوں سے مقابلہ کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ ہماراایٹمی پروگرام بھی وطن عزیز کے دفاع کے شعبے طریقوں سے مقابلہ کرنے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ ہماراایٹمی پروگرام بھی وطن عزیز کے دفاع کے شعبے میں خود کا ان کی منزل تک لے جانے میں انتہائی مفید ثابت ہوا۔ کے آرایل نے ڈاکٹر خان کی رہنمائی میں خود کا ایش کونا قابل تخیر بنانے اور انتہائی جدیہ تھیاروں کی تیاری کے نظام کوفروغ دینے اورخود کا ات اور بھاری زرمبادلہ بچانے میں موثر کردارادا کیا ہے اور جزل اسلم بیگ کا پی خراج تحسین بہت کچھ کے دیتا اور بھاری زرمبادلہ بچانے میں موثر کردارادا کیا ہے اور جزل اسلم بیگ کا پی خراج تحسین بہت کچھ کے دیتا عبی کا فرودگی کے علاوہ کے آرایل نے جو تحقیق مواد کے آرایل ہے کو تو تھا مقوم کود سے محتصراؤہ ہوں ہیں :

(1) غورى ميزائل: زمين سے زمين تک ماركرنے والے بيلسك ميزائل جے ميزائل انجنگ سلم سے چھوڑا جاتا ہے۔ جو 1000 كلوگرام وزنی وار بیڈكو 1500 سے 2000 كلوگيٹر تک لے جاسكتا ہے۔ (2) عنز ه ميزائل سير ميز: زمين سے فضا ميں ماركرنے والا گائيڈ ڈميزائل جو آسانی سے نتقل كيا جاسكتا ہے اورا سے بدف تک ٹھيک تھيک والا ليز رر بي ميزائل ہے۔

(3) مجتر شکن اینمی مینک میزائل: بیمیزائل انتعاعوں کی ریخ کے ذریعہ خود پیدار کردہ اور فاصلے ہے دیے جانے والے اپنے مین مین مین کے ذریعے ہدف تک پہنچنے اور جام کئے جانے سے محفوظ رہنے کی بے بناہ صلاحیت رکھتا ہے۔ تین ہزار میٹر کے فاصلے ہے ہرتم کے مینک کوتباہ کرسکتا ہے۔

(4) بارودی سرتگیں صاف کرنے والے مائن چارجر: تین مختلف رینج کے ان چارجروں کوراکٹ لانچر کے ذریعے بارودی سرتگوں کے کسی بھی علاقے میں بارودی سرتگیں صاف کرنے کے لئے پھیکا جاتا ہے اور چند سیکنڈ بعد فاصلاتی برقی ذرات کے ذریعے ڈیٹونیٹ کیا جاتا ہے۔ اورائلی بدولت فوجی اس

علاقے سے بحفاظت گزرجاتے ہیں۔

(5) ملٹی بیرل راکٹ لانچر: 132.4 ملی میٹر قطر کے لانچر جو 25 کلومیٹر تک مارکر سکتے ہیں۔

(6) **لیزررینج فاسَنڈ ز**: تاریکی میں ہیں کلومیٹر کے فاصلے تک دشمن کی نقل وحرکت کا ٹھیک ٹھیک تعین کے نیان میراغ نگا نے کاریدہ مف تا ہے۔

کرنے اور سراغ لگانے کا بہت مفید آلہ ہے۔

(7) كيميائى توانائى برمنى بكتر بندگارى: يدانتهائى جديدتم كے بتھياروں كامور مقابله كرنے كى بحر يورصلاحيت ركھتى ہے۔

کے آرایل میں ڈاکٹرا کے کوخان کی قیادت میں سائنس اور شیکنالوجی کے میدان میں اعلی تعلیم اور شیکنالوجی کے میدان میں اعلی تعلیم اور شیکنالوجی ایمیت حاصل رہی اور اس حوالے سانہوں نے مختلف شعبوں میں پیش قدمی کی اس میں ایڈوانس مُدلیجیز سائنس کو خصوصی اہمیت دی گئی اور ان کا ایک کارنامہ یہ بھی ہے ، جس کی وجہ سے دنیا پاکستان سے جلتی ہے۔ اس کے علاوہ کیکٹش اور مقاطیسی مواذ سوفٹ ویئر 'پاور الکیٹرونک اور OPTO الکیٹرونکس ویکیوم ٹیکنالوجی کے شعبے بھی قابل ذکر ہیں۔ ان کے علاوہ ان کے کام کے گئی میدان میں جن کا تذکرہ طوالت کا باعث ہوگا۔ پاکستان کو تعلیمی اور تعلیمی میدان میں بہت آگے لے جانے کا بھی ان کا ایک منصوبہ تھا جواب شاید شرمندہ تعمیر نہ ہو سکے۔

اب آیے چندانہائی ذمہ دار شخصیات اور عینی شاہدوں کی شہاد تیں ملا خط فرما کیں۔جن سے واضح ہوگا کہ پاکستان کوایٹمی قوت بنانے کا سہراکس کے سرہے۔ پاکستان کے سابق صدر جناب غلام آخق خان نے جن کی پاکستان کے ایٹمی پروگرام سے گہری وابستگی پر ایک الگ کتاب کھی جاسکتی ہے میرے ایک خط کے جواب میں 16 اگست 1999 کو کھھا:

محترم زابد ملك صاحب!

آپ کے مکتوب کاشکریہ جس میں آپ نے ڈاکٹر اے کیوخان کی شخصیت امتیازی اوصاف خدمات کامیایہ ب اور پاکتان کے ایٹی پروگرام سے میرے قریبی تعلق کے باعث بحسثیت انسان اور سائنسدان ان کی زندگی کے ان چھوئے پہلوؤں پردوشی ڈالنے کے لئے کہا ہے۔

" میں بلاشبہ اپنی مختلف سرکاری حیثیتوں میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے کام اور کارناموں ہے مملی طور پرمسلسل دوعشرے ہے بھی زیادہ عرصہ تک متعلق رہا ہوں۔ ہمارے تعارف کے ابتدائی دنوں بی میں میں نے انھیں ایسافر د پایا۔ جوزندگی کوظیم اور نیک مشن کے لئے وقف کر چکا ہے۔ ایسے مشن کے لئے جواگر چہ مشکل ضرور تھالیکن جے ان جیسے عزم وہمت کے مالک فرد کے لئے اسے

پایہ بخیل تک پہنچانا ناممکن نہیں۔ بعد کے دنوں بین بین نے ویکھا کہ انہوں نے خود کو پورے عزم وابقان اور تندی کیسا تھاس منزل کے حصول کے لئے وقف کررکھا ہے جو انہوں نے اپنے لئے خود متعین کی ہے۔ آج بھی یاد ہے کہ اپنے با قاعدہ ماہا نہ اجلاسوں بیں جب ہم ان کی چیش رفت اور طے کردہ سنر کے بارے بین سفتے تو بہت خوش ہوتے اور بید کیے اور جان کر فخر اور مسرت محسوں کرتے کہ اللہ تعالی نے انھیں کس طرح ان اوصاف ان صلاحیتوں اور مہارتوں سے نوازا ہے جن کی بدولت وہ این رائے کی مشکلات اور رکا وئوں کو دور کرتے جلے جاتے ہیں۔

كها جاتا ہے كد" أيك اداره أيك فخص كے سائے كا كھيلاؤ موتاب اور سائے كا مجيلاؤ ان تقرر بول تعینات اورتر قیوں ہے متاثر ہوتا ہے جو وہ کرتا ہے اور جو نے تصورات کے اختر اع کا ذر بعیہ بنتی اوراس محض کوایئے پروگرام پرعملدرآ مدے مواقع فراہم کرتی ہیں۔''عملی طور پرڈاکٹر عبدالقديرخان نے يا كستان كے ايمى يروگرام كوآ محے بوھانے اور يحميل تك پہنچانے كاچيلنج قبول كيا ان كاپہلاكام كبوندليبارٹريز كے قيام كے ذريعدائے مشن كى يحيل كے لئے بنيادي و هانچے كى فراہمى اور چلانے كے لئے وفادار قابل اعتاد بلوث ایثار بیشداور پیشد ورانه طور پر ماہر انجینئر ول اور سائنسدانوں کی ٹیم کوجمع کرنا تھا۔اور آج کے آرایل ہماراایک انتہائی اہم ادارہ بن چکا ہے جو دفاعی پیداوار اور ریسر چ کے میدان میں دنیا کے چند بہترین اداروں کے ہم یلہ ب- یہ بنیادی طور پر بورینیم کے بتھیاروں کی سطح تک افزودگی کے لئے قائم کیا گیا تھا اوراہے حسن انفاق كبئے كديدان اداروں كے مقابلے ميں جوبعض ممالك نے اى مقصد كے لئے انبي دنوں قائم کئے تھے نہایت ارزال لاگت میں تیار ہوا۔ آج بیانہ صرف پورینیم کی افزود گی کے لئے درکار تنصیبات جدیدترین ورکشایوں سازوسامان اور دیگرسپولتوں برمشتمل ہے جوبعض متعلقہ یا لمحقداداروں کی الگ ممارات میں واقع ہیں بلکہ مقامی طوریر (بشمول غوری)میز امکوں'ا پنٹی منك آلات ملى بيرل كنز اور تاريكي مين ويكيف والے آلات وغيره سميت برتم ع جنگي ہتھیاروں کی مقامی طور پر تیاری اور پیداوار کی تنصیبات پر محیط ہے۔ ڈیفس فیکنالوجی میں خود کفالت کے حصول کی طرف یہ پہلا قدم تھا اور اس طرح کے آ رایل (ڈاکٹر اے کیو خان ریسرے لیبارٹریز کہونہ)نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی عظیم قیادت میں ملکی دفاع اورسلامتی کونا قابل فكت بنائے ميں لاز وال كر داراداكيا۔

کے آرایل کوموجودہ مقام تک پہنچانے میں اس کے معماروں کو حقیق معنوں میں زبردست چیلنج کا سامنا تھا اٹھیں ایسے فنی مسائل کوحل کرنا تھا جن سے اٹھیں پہلی مرتبہ واسط پڑا اوراٹھیں انسانوں کی پیدا کردہ مشکلات اور قدرتی آفات پر قابو پانا تھا۔ پورینیم کی افزودگی میں ایک مرحلہ ایسا بھی

بالآخرشک وشبہ کے یہ بادل 28 مئی 1998 کو جھٹ گئے کہ جب ایک نہیں بلکہ کئی ایمی ہتھیاروں کا بلوچتان کی چاغی بلز میں کامیاب تج بہ کیا گیا اور متشلک عناصر کوشر مندگی اضانا پڑی۔ان تجربات کی بین الاقوامی طور پر تقدیق کی گئی اور اس کمال کے حقیقی اعتراف کا ایک سیاب آگیا۔مرکاری اور غیر سرکاری دونوں سطح پراعزازات انعامات میڈلز اور پرائززدیئے سیاب آگیا۔مرکاری اور غیر سرکاری دونوں سطح پراعزازات انعامات میڈلز اور پرائززدیئے گئے۔ ثنائیداور تہنیتی ریفرنسز اور تحسینی تقریبات کا لامتنائی سلسلہ شروع ہوگیا اور فنی اداروں اور فاؤنڈیشن کو ذاکر اس کے موسوم کیا جانے لگاس کا تقیجہ ہے کہ آئ ڈاکٹر عبدالقدیر خان وطن عزیز کے سب سے زیادہ اعزازیا فتہ شہری اور دنیا مجر میں بالخصوص سائنسی برادری میں سب مصروف شخصیت ہیں۔

برسمتی سے ان دھاکوں نے ''بم ٹیکنالوجی'' کے حصول میں پاکتان اٹا مک انرجی کمیشن اور کے آر
ایل اوران سے متعلقہ سائنسدانوں اور انجینئر وں کے جصے اور کر دار کے بارے میں ایک فضول اور
قطعانا مناسب بحث کوجنم دیا۔ اس بحث میں کریڈٹ لینے کے نئے نئے آرز ومندوں اور مدعیوں
نے جود لاکل دیئے وہ بالحضوص ہم جیسے لوگوں کی طبیعت پرنہایت بارگز رہے جو دونوں اداروں ک
سرگرمیوں سے متعلق رہے تھے (دونوں ادارے اپنی جگد درجداول کے ادارے ہیں) اور دونوں ک

آیاجہاں سنٹری فیوجز نے ان میں استعال ہونے والی قدرتی گیس کو ایک حدی آ مے افزودہ كرنے سے انكاركرديا۔ بيانتهائى كشن مرحله تھااييا كيوں ہوا؟اس يرتحقيقات كى كني اوراس مشكل کوحل کرلیا گیا۔ پھرگا ہے بگا ہے بعض انتہائی نازک مراحل میں انتہائی ضروری ایٹمز کی فراہمی پر یا بندیاں لگائی جاتی رہیں' حالانکدان کے منگوانے پر اصواا کوئی یابندی نہتھی ۔اوران کے لئے کھلے عام معاہدے کئے گئے تھے بلکہ قیمت بھی اداکی جا چکی تھی۔ ایسی صورت میں بعض برزہ حات کی مقامی طور پر تیاری کا فیصلہ کیا گیا اس کے لئے تجربات اور آ زمائش کے مراحل میں کئی غلطیاں ہوئیں یا مجرر بورس انجینئر نگ کے طویل عمل کا طریقہ اختیار کرنا پڑا۔ بھریہ کہ کم از کم تین مرتبہ انتہائی نازک اور تیز رفتار اور بڑی مشکل ہے تر تیت دی گئی سینکڑ وں سنٹری فیو جز کی صفوں کوغیر متوقع زلزلوں کے شدید چھکوں نے درہم برہم کر کے رکھدیا (عالانکہ کہوشریجن میں ایسے زلزلوں کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے)ان کووقت اور محنت کی بھاری لاگت ہے دوبارہ ترتیب اور منظم کرنا یڑا۔اندریں حالات کوئی اور مخص جوڈ اکٹر خان جیسے نا قابل شکست عزم اور مستقل مزاجی سے متصف نہ ہوتا دل جھوڑ بیٹھتا۔لیکن ان حادثات نے ڈاکٹر خان کے لئے مہیز کا کام دیا ادر انہوں نے پہلے سے بھی زیادہ تند ہی اور محنت کے ساتھ کام کیااس کے نتیج میں نہایت مختمر وقت میں ان عفریت آسانتصانات کا زالہ کرلیا گیا بلکہ آخری سانحہ کے بعد تو مزید متحکم کنگر کی فراہمی ہے مشینوں کے ڈیزائن کو بہتر بنایا گیااور یوں عملاً انہیں مستقبل کے بعو نجالی جینکوں ہے محفوظ بنادیا گیا۔ آج کے آ رامل اوراس کے متعلقہ ادارے اس کے معمار کی بھیرت ووراندیش محنت شاقہ اورحب الوطني كي ايك روشن يا د كاركي صورت سر كرم عمل بين _ بياس امركي بهي روشن دليل بين كه اگرمواقع مہیا کئے جائیں تو محدود وسائل کے باوجود ذرای حوصلدا فزائی اور پرخلوص اور بےلوث قیادت کے ذریعہ خوابوں کوحقیقت کاروپ دیا جاسکتا ہے۔

صلاحیتوں اور دونوں کو تفویف کردہ کام اور ان کی سابق کار کردگی اور کامیابیوں سے پوری طرح واقت تھے۔

یہ بحث شروع ہونے سے ایک دہائی ہے بھی پہلے سے غیر ملکی ماہرین اٹیمی تجزید نگاراور پاکتانی امور سے خصوصی ولچیں رکھنے والے عناصر جانے اور بلا کسی تر دو کے پاکتان کی اٹیمی ٹیکنالو جی کے حقیقی معمار کی نشاندہی کرر ہے سے کہ اس وقت جبد 1974 میں بھارت کے اٹیمی دھاکوں کے بعد ری پر وسینگ پلانٹ اور اس کے متعلقہ ساز وسامان کی راہیں پاکتان کے لئے بڑی طاقتوں نے مسدود کردی تھیں۔ پورینیم از چمنٹ کے ذریعے اٹیمی صلاحیت حاصل کرنے کا منصوبہ کس نے بنایا؟ کس نے ہتھیار سازی کے لئے پورینیم کی افر دوگی کے لئے درکار انتہائی جد یداور پیچیدہ پرزہ جات اور گیشس کی مقامی طور پر تیاری کے پروگرام کی نقشہ شی کی اور کس نے محد یداور پیچیدہ پرزہ جات اور گیشس کی مقامی طور پر تیاری کے پروگرام کی نقشہ شی کی اور کس نے محد یداور پیچیدہ پرزہ جات اور گیشا ورثی کے ایک اور کس نے محلوں اور کو ساور شکلات پر قابو پالیا گیا؟ اور کس کا خلوص اور محنت شاقہ بالاً خر 28 مگل 1998 کے دھاکوں کی صورت میں شر آ ورہوئے یہ سب ڈاکٹر اے کیوخان اور کے آ رابل میں ان کی ٹیم کی کوششوں کا حاصل ہے۔

بلا شبراس قد وعظیم اور پیچیدگی کا عامل منصوبہ کی فردواحد یا ایک ادارے کا کا م بین تھا دوسرول کو بھی اس میں حصہ دار بٹانا چاہیے تھا اور پاکستان اٹا مک انر جی کمیشن نے بقینا اس میں خاصا اور قابل ذکر کر دارادا کیا ہے۔ اوراس نے قومی اجمیت کے اس منصوب میں حب الوطنی کے جذبات ہے سرشار تعاون کیا اوراس کے لئے در کار مجموعی محنت اور کام میں اے تنویفن کر دو ذمہ دار یول کو پوری دیا نتراری سے جھایا 'تا ہم اس کا مطلب بینیں کہ دوسری جنگ عظیم میں العالمین کے محاذیر کامیابی کا کریڈے نیلڈ مارشل منظمری کی مدیرانہ جنگی حکمت عملی اور قیادت کو دینے کے بجائے اے اس محاذ کے فیلڈ مارشل منظمری کی مدیرانہ جنگی حکمت عملی اور قیادت کو دینے کے بجائے اے کوشش کی جائے اپنین لیڈرول 'شعبہ جاتی سریراہوں میں حصہ اسلائی تقسیم کرنے کی کوشش کی جائے اجنہوں نے فیلڈ مارشل منظمری کوئٹے دلانے کے لئے اپنے فرمسپلائی نقل و ترکت کوشش کی جائے ابنیا مریک معاون خدمات کی فراہمی یا نگر ان کے حوالے سے انجام دی تھیں۔ یہ بات افسوسناک ہے یا دوسری معاون خدمات کی فراہمی یا نگر ان کے حوالے سے انجام دی تھیں۔ یہ بات افسوسناک ہے داکٹر اے کیوفان زندگی کوفعال انداز میں گزارنے کے قائل اور متعدد خویوں کے مالک ہیں وہ مشاورت کے قائل لیکن بنیادی اصولوں پر ائل ہیں۔ وہ زیر دست تحرکی کوفت کے حال مشاورت کے قائل کیون نہ ہو وہ نامکن کومکن جیں دو چینے تبول کرنے ہے تا قائل پر داشت ہے۔ وہ چینے تبول کرنے ہے نا قائل پر داشت ہے۔ وہ چینے تبول کرنے ہے ناتائل پر داشت ہے۔ وہ چینے تبول کرنے نے ناتائل کرون نے موری کو ماکن کومکن کومکن

بنانے کاعز م اور حوصلہ کھتے ہیں ۔ سیکن وفاعی تحقیق اور پیداوار بی ان کا واحد میدان نہیں وہ تعلیم کو عام کرنے 'سائنس اور شیکنالوجی کو پھیلانے اور شاعری ہے لیکرانسانی وسائل کی ترتی اور فلاح تک ان گنت معاملات میں ولچیسی رکھتے ہیں ۔ انجینئر نگ 'سائنس اور شیکنالوجی کے فروغ کی سوسائل (Soprest) کے اساسی ممبر کی حیثیت میں وہ سوسائل کے اس فلسفہ پر پورایقین رکھتے ہیں کہ اقتصادی ترتی 'انسانی بہوداور تو می سلامتی کے لئے سائنس اور انجینئر نگ کا فروغ ناگزیز ہے۔ نیز غربت میں شخفیف بے روزگاری کے فاتے اور پیداوار اور پیداواری صلاحیتوں میں اضافہ کے لئے نائنگوں کے بجائے شاور بہتر طریقوں کورواج دینے کی ضرورت ہے۔

وہ غلام الحق خان انسٹی ٹیوٹ آف انجینئر نگ اینڈ ٹیکنالوجی کے بورڈ آف گورزز کے دکن بھی ہیں جو اپنے اہداف کے حصول کے لئے سوسائٹی کا پہلا ادارہ ہے ڈاکٹر اے کیوخان نے پروجیک ڈائر کیٹر کی حیثیت میں اس ادارے کوسائنس وٹیکنالوجی کا بہترین ادارہ اور ایشیا کی نمایال فنی بو نیورسٹیوں میں سے ایک بنانے میں قابل قدراور نمایال کرداراداکیا ہے۔

سب سے آخر میں بیک انہوں نے انسانی وسائل کی ترقی اور بہبود کے اپ لامتنائی جذبہ صادق کی تسکین اور افرادی وسائل کے مختلف پہلوؤں کے فروغ و بہبود کے لئے ساپے (Sachet) کے نام سے ایک نے ادار نے کی نیواٹھائی ہے۔ اس کا مقصد پاکستان کے کم ترقی یافتہ اور پسماندہ شعبوں میں انسانی وسائل کو ترقی و بنا ہے ۔ابتدائی طور پر اس کے لئے انہوں نے تین شعبوں خواندگی کے فروغ وینا ہے ۔ابتدائی طور پر اس کے لئے انہوں نے تین شعبوں خواندگی کے فروغ وینا ہے۔ابتدائی طور پر اس کے لئے انہوں نے تین شعبوں خواندگی کے فروغ Geriatric Care اور نسلیاتی صحت Health کو نتی کیا ہے جو موجودہ پاکستان کے عصری تقاضے اور مسائل ہیں۔

میں نے قبل ازیں ہمی بعض مواقع پر کہاہے کہ فضیات اور عظمت کے معیارات جوانسان اپنی زندگ
میں حاصل کرتا ہے ان کا انتصار بعض اسباب اور ان اسباب کا خاندانی نجابت عالمی ظرنی اور خلقی
میں حاصل کرتا ہے ان کا انتصار بعض اسباب اور ان اسباب کا خاندانی نجابت عالمی ظرنی اور خلقی
سچائی پر ہوتا ہے جنہیں وہ عمر بھر کے لئے اختیار کرتا ہے۔ اس لحاظ سے ڈاکٹر اے کیوخان واقعی ایک
''بہترین'' اور''عظیم'' شخص ہیں کہ اپنے وطن کی ترتی وعظمت اور اپنے عوام کی بہود کے لئے کام
کرنے ہے بہتر کون ساکام ہوسکتا ہے۔ انہوں نے زندگی ہیں ابتک جوکامیابیاں حاصل کی ہیں اور
جوکارنا ہے انجام دیئے ہیں وہ اپنے بارے میں خود بتارہ ہیں اور ان الفاظ ہے جن میں ان کا ذکر
کیا جاسکتا ہے بلند آ ہنگ میں بول رہا ور اس محاور ہی صدافت کی شہادت و سے جیں کہ
مشک آ نست کہ خود بیو بدنہ کہ عطار بگو بد

جناب آغاشابی

آ یے آب پاکستان کی تاریخ کی ایک اور بڑی اور محتر مشخصیت پاکستان کے سابق وزیر خارجہ جناب آغا شاہی کی تین مارچ 2001 کوڈ اکٹر عبد القدیر خان کے اعز از میں اسلام آباد کے ایک ہوٹل میں دی گئ ضیافت سے خطاب کے اقتباسات ملا خطر فرمائے۔

"میں نے یہ سمجھا تھا کہ بیضیافت اور تقریب کے آرایل نے ڈاکٹر عبدالقدیر خال کو الوادع کہنے کے سنعقد کی ہاں ہوا کہ ججھے کچھ کہنا کے سنعقد کی ہاں گئے جب جھے ہے کہنا واکہ بجھے کچھ کہنا واکہ بجھے کچھ کہنا ہوا کہ بجھے کہا گیا۔

کعبے سے ان بتوں کو بھی نسبت ہے دور کی

ہاں! تو بچھے کہونے پروجیکٹ یعنی یورینیم از پھٹ پروجیکٹ کے جمران بور ذکا تمبر نامزد کیا گیا تھا
1976 میں مسٹرزیڈا ہے بھٹو کے ملٹری سیکرٹری نے بچھے بلایا اور کہا کہ وزیراعظم ایٹی توانائی کمیشن میں انہوں نے بچھے بچھ تفصیلات بتا کیں بچر میرامشورہ میں بچھ تبدیلیاں لانا چاہتے ہیں اس صمن میں انہوں نے بچھے بچھ تفصیلات بتا کیں بچر میرامشورہ طلب کیا۔ میں نے کہا کہ موجودہ ایٹی توانائی کمیشن کونہ چھٹراجائے۔ ای طرح کام کرنے دیا جائے البتہ یورینیم از پھرٹ کا پروجیکٹ ڈاکٹر عبدالقد برخان کے حوالے کردیا جائے چنا نچوالیائی کیا گیا۔ میں نے البتہ یورینیم از پھرٹ کا پروجیکٹ ڈاکٹر عبدالقد برخان کے حوالے کردیا جائے چاہیائی کیا گیا۔ میں نے البتہ یورینیم از پورٹ میں اقوام متحدہ میں پاکستان کا نائب سفیر تھا بچھے بتایا گیا تھا کہ یہ دراصل ایک مشین ہے جو کر بم ذکا لئے اور مختلف کٹ فتوں یا مختلف عناصر کوالگ کرنے کے لئے استعمال ہوتی مشین ہے جو کر بم ذکا لئے اور مختلف کٹ فتوں یا مختلف عناصر کوالگ کرنے کے لئے استعمال ہوتی ماطلاق کی طرف ذہن گیا لیکن بم سب اس بارے میں متلذ بذب سنے کہ بم اس پیچیدہ نامعلوم عیکنالو جی برعبور بھی حاصل کرسیس کے بائیس اور یورینیم کی افزودہ گی مکن ہوگی بھی یانہیں۔ ہمیں یورینیم بھی مل جائے گا اور یورینیم آ کسائیڈ بھی تیار کرلیں گے۔ لیکن اے بکسا فلورائید پھراسے بورینیم بھی میں جائے گا اور یورینیم آ کسائیڈ بھی تیار کرلیں گے۔ لیکن اے بکسا فلورائید پھراسے بھی ارسازی کے قابل بنانے کی سطح تک افزودہ کرنے کے بارے میں میرا خیال تھا کہ یہ جان

میں ڈاکٹر خان کے بارے میں کجھ نہیں جانتا تھا اس وقت تک ان سے ملا بھی نہیں تھا۔ تا ہم جمارے بورڈ کے اجلاس ہوتے رہے جن میں ہمیں چیش رفت کے بارے میں بتایا جا تا جارے وصلے بتدرت کے بلند ہوتے گئے کہ شاید ہم ایک ناممکن کوممکن بنانے میں کامیاب ہوجا کمیں گے کیونکہ جیسا کہ آپ جانت ہیں کہ جہائنگ پلوٹو نیم کی پیدا وار کا تعلق ہے ہم تقریبا اس میں مایوں ہو چکے تھے اس خمن میں جارے تمام منصوب کراچی کے کینیڈین پلانٹ کے جلے ہوئے ایندھن

(Paurnt Fuel) کے استعال پرمنی تھے یعنی ری پروسیٹگ کے ذریعہ جلے ہوئے ایندھن موٹانہ عناصرا لگ کر گئے جا کئیں اوران کے جلنے کے دوران بلوٹو نیم پیدا کی جائے۔

مے مختلف عناصرا لگ کر لئے جائیں اوران کے جلنے کے دوران پلوٹو نیم پیدا کی جائے۔ اس دوران فرانس ہے جن شرا اکا پرری پروسینگ پلانٹ حاصل کرنے پراتفاق ہوا تھا اس کے تحت ہم پراتے تخفظات عائد کئے گئے تھے کہ پاکتان کے لئے ری پروسینگ پلان سے علیحدہ شدہ پلوٹو نیم کوسی بھی طرح ہتھیارسازی کے مقاصد کے لئے استعمال کرناممکن نبیس رہاتھا۔ بایں ہمہ جمیں امید تھی کہ جاری سائنسدان برادری اس نیکنالوجی سے فائدہ اٹھائے گی۔اس وقت ہم نے کچھ یاورری ایکٹرزلگانے کے خواب بھی دیکھے تھے جن کے لئے ری پروسینگ پلانٹ سے حاصل شده پلوٹو نیم بطور ایندھن استعال کیا جانا تھالیکن مجھے یقین تھا کہ پاکستان پرایٹمی ہتھیار بنانے کاراستہ حتمی طور پر بند ہو چکا تھا۔ پاکستان کے لئے تحفظات سے بچتا ناممکن ہو گیا تھا۔ ایٹمی توانائی کے بین الاقوای ادارہ کے تحفظات کے علاوہ فرانس کے بھی تحفظات تھے۔اور پھرامریکہ کا د ہاؤتھا کدری پروسینگ پلانٹ کے حصول کا خیال ترک کردیا جائے مسٹر بھٹونے اس د ہاؤ کو مانے سے انکار کردیا تھا'مسٹر بھٹو کے محروم اقتدار ہونے کے بعد بھی سدد باؤجاری رہااورا کثر امریکی مغير پاکستاني حکام ہے اس بارے میں ملاقاتیں اور مطالبے کرتے رہے۔ان کا پہلا مطالبہ سے ہوتا تھا کہ ہم فرانس کے ساتھ ری پروسینگ پلانٹ حاصل کرنے کا معاہدہ ختم کردیں۔اور ہم انھیں یقین دلانے کی کوشش کرتے کہ ہم عالمی اور فرانسیسی یابندیوں کی موجودگی جم کسی طرح بھی ہتھیارسازی کے لئے پاوٹو نیم عاصل نہیں کر عقے بلکہ ہم نے بیتک کہددیا ہے کدری پروسینگ پلان سے حاصل کردہ وہ تمام فاصل بلوٹو نیم فرانس واپس لے جائے صرف اتنی مقدار میں ہارے پاس رہے دے جوا یٹی بجل گھر چلانے کے لئے در کار ہو۔اوراس کے لئے ہم عالمی ادارہ تے تحفظات قبول کرنے پر آمادہ تھے۔ فرانسیسی وزیر خارجہ نے مجھے سے انتضار کیا کدری پروسینگ پانٹ آپ کوس لئے جاہیے؟ آپ اس کا کیا کریں گے؟ میں نے جواب دیا کہ ہم کی ایٹمی بجلی گھر تقمیر کرنا جا ہے ہیں اس وقت ہم سعودی عرب سے 600 ملین ڈالر قرضہ حاصل کرنے کی بات چیت کررہے تھے کیکن فرانس امریکی دباؤیر سودے سے مخرف ہوگیا اور یوں پاکستان کے مجى ايمي صلاحيت حاصل كرنے كى كبانى ختم ہوگئى-

1960 کے عشرہ کے آخری سالوں میں جبکہ این پی ٹی پر ندا کرات جاری تھے اور جس کے تحت صرف پانچ ملکوں کو ایٹری توت سلیم کیا جارہا تھا جبکہ باتی تمام ممالک بھیشہ غیر ایٹری ممالک بھوں کے اور انھیں ایٹری ہتھیار حاصل کرنے کے حق ہے بھیشہ کے لئے دشیر دار ہونے اور اپنی تمام ایٹری تنظیم سے ایٹری تنظیم نے افسر شاہی اور ایٹری تنظیم نے افسر شاہی اور

® Scanned PDF By HAMEEDI

جناب آغاشاہی بحثیت سابق سیکرٹری خارجہ اور وزیر خارجہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان ہے بغض وعناد اور پاکستان کی ایٹمی صلاحیتوں کو سبوتا ژکرنے کی بعض کوششوں کے راز دار ہیں۔انہوں نے کیم مئی 2001 کوروز نامہ جنگ ہے انٹرویو میں بتایا کہ

ڈاکٹرعبدالقدیرخان سے حمد بہت کیا جاتا تھا۔ اٹا کہ ازتی کمیشن والے ان سے بہت جاتے تھے اور کمیشن کے چیئر مین ڈاکٹر منیراحمد خال بھیشدان کے خلاف رہتے تھے۔ حالانکہ خودان کا اس میں کوئی حصر نہیں تھا۔ جھے پروگرام کے حالات کا کھل علم ہے چار سال تک میں نے گران پورڈ کے رکن کی حیثیت سے اس پروگرام کی مانٹیرنگ کی ہے۔ شروع میں مجھے یقین نہیں تھا کہ پاکتان کا ایٹمی پروگرام کا میاب ہوگا لیکن ڈاکٹر اے کیوخان کی کمی کوششوں اور جذبے نے ناممکن کومکن بنادیا۔

پروگرام کا میاب ہوگا لیکن ڈاکٹر اے کیوخان کی کمی کوششوں اور جذبے نے ناممکن کومکن بنادیا۔

"دراصل منیراحمد خان شروع بی سے ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے خار کھاتے تھے اس لئے میری تجویز پر ڈاکٹر قدیر کا پروجیکٹ الگ کیا گیا اور ایٹم بم بنانے کا سب سے زیادہ کریڈٹ بھی ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو جاتا ہے۔ بھٹو سے اختلافات کے باوجود مجھے بیا عتراف کرنے میں باکٹیس کے انہوں نے جس جرات اور بہاوری سے اس پروگرام کو چلایا وہ انہی کا حصہ ہے۔

ہرات اور بہاوری سے اس پروگرام کو چلایا وہ انہی کا حصہ ہے۔

ہری سنجر نے جب بھٹو کو دھمکی دی اور ایٹمی پروگرام کے بدلے پاکستان کو اے -10 جہاز دیئے ہوئے کی پیشکش کی تو بھٹو نے ایک میڈنگ بلائی جس میں ایئر مارشل ذوالفقار علی خان اور میں موجود سخے ۔ ایئر مارش ذوالفقار علی خان نے ایٹمی پروگرام کے بدلے اے -10 طیاروں سے دستجردار میں موجود سے ۔ ایئر مارش ذوالفقار علی خان نے ایٹمی پروگرام کے بدلے اے -10 طیاروں سے دستجردار

پھرسر کاری سطح پر حکومت پاکتان کومشورہ دیا تھا' کہ وہ موقع ضائع نہ کرےان دنوں فرانس ہے رى پروسينگ پلانٹ صرف25 ملين ۋالر ميں خربيدا جاسكتا تھا اور معائند كى بھى كوئى شرط قبول كرنے كى ضرورت ناتھى ۔جى طرح كه بھارت نے 1960 كے عشرے كے يہلے سالوں ميں ا یٹمی یاور پلانٹ معائنہ وغیرہ کی شرا اَطَا کومنظور کئے بغیر حاصل کیا تھالیکن جاری حکومت نے اپنی عقل کے مطابق ہماری تجویز کورد کردیا۔اس طرح ہم نے وہ موقع ضائع کردیا جب مسر بھٹو برسرافتد ارآئے تو ہم نے اس تجویز کودوبارہ زندہ کیااوروہی ری پروسینگ پلانٹ 25 ملین ڈالر کے بجائے ایک سوملین ڈالر میں خرید نے کا معاہدہ کیا جبکہ اس کے لئے ہمیں انتہائی سخت تحفظات کو بھی قبول کرنا پڑا۔لیکن 1976 میں یہ بات واضح ہوگئی تھی کہ فرانس اس سودے سے انحراف كررباب بالآخر 1979 من يدسوداحتي طور برختم ہوگيا۔ يبي وه مرحله ب جب ڈاكٹر خان آئے اور انہوں نے بتایا کہ یور پنیم کی افزودگی کے لئے ''سنٹری فیوج پراسس''بروئے کارلائیں مے۔ایک دوسال کے اندرہمیں یقین ہوگیا تھا کہ اس طرح ہم اپنا مقصد حاصل کر سکتے ہیں اور انہوں نے منصوبے کو پالیے بھیل تک پہنچایا۔ آج اگر پاکستان ایٹمی صلاحیت کا مالک ہے واس کے لئے ملک ڈاکٹر عبدالقدیر خان کاممنون احسان ہاور بیان کی بدولت ممکن ہوا ہے۔ میں ڈاکٹر خان کے ساتھ کام کرنے والے تمام انجینئروں کوسلام کرتا ہوں انہوں نے انتہائی زبردست كام كيا بيكن ميل آپ كے سامنے حقائق بيان كرر بابوں چونكه ميں متعلقه بورؤ سے وابستدر بإل ہوں اور میری ذمہ داری تمام غیرملکی دباؤ کاسامنا کرنا تھا' جبکہ جناب غلام الحق خال ڈاکٹر اے کیوخان کے لئے آ رمی اور سول انجینئر نگ کی خدمات مہیا کرنا اور جناب اے جی این قاضى كااس كريش پروگرام كے لئے فنڈ زمبيا كرنا تھا۔ يدايك الگ كہانى بي ميں آپ كا زيادہ وقت نبیں لیما جا ہتا لیکن میں اتنا ضرور کہنا جا ہوں گا کہ ہم پر بہت سے زیادہ دباؤتھا۔ ہم پر یورینیم از پھنٹ کور ک کرنے کے ساتھ ساتھ این ٹی پر دستخط کرنے کیلئے سخت د ہاؤتھا ليكن بعدازاں ہم نے واضح كرديا كہ ہم نے اقوام متحدہ كے اندر جنوبي ايشيا كو" ايثمي بتھياروں سے یاک ملاقہ"(Nuclear Free Zone) قراردینے کے لئے ہیں سال تک کوشش کی ہے لیکن بڑی طاقتوں کی طرف ہے ہمیں اس بارے میں کوئی زیادہ تائید حاصل نہیں ہوئی' اور بھارت نے اے مستر د کردیا حالانکہ اقوام متحدہ کے رکن ممالک کی بھاری اکثریت نے ہمیشہ "جنوبي الشياكوايم سے پاك علاقة"قراردين كى جارى تجويز كى تائيدكى _ پرېم نے 1974 مى بھارت کے ایٹمی دھا کہ کے بعدا یٹمی طاقتوں سے پاکتان کے لئے ایٹمی گارنی حاصل کرنے کی کوشش کی ہمیں ایٹمی چھاتہ در کارتھا۔ ہم ہرایٹمی طاقت کے دروازے پر گئے لیکن ہمیں خالی ہاتھ

ہونے کے عزم کا اظہار کیا اور بھٹونے میرے استفسار پر کہا کہ ہم امریکی دباؤاس وقت تک برداشت كري كے جب تك امريكہ مارے مخفضين فيك دباديتا۔ بم في طے كيا تھا كہ بم رى پروسينگ پلانٹ پرزورد ہے رہیں گے تاہم 1977 میں بی امریکہ جان گیا تھا کہ ہم پورینیم افزودہ كردے بين اسلئے انہوں نے ضياء الحق ير بھى بہت دباؤ ۋالا اور كہا كمة دنيا بجرين ری پروسینگ کاشعور مچاتے تھے لیکن پورینیم کی افزودگی پر کام کررہے ہوامریکی سفیرنے ایک بار مجھے کہا کہ کہونہ بند کردو۔ میں نے امریکی سفیرے کہا 'بحثونے ایٹی پروگرام کوعوامی مسئلہ بنادیا ہا گرضیاء الحق نے اس میں تبدیلی کی توعوام اٹھ کھڑے ہوں گے اور شور چکے جائے گا کہ ضیاء الحق كوامريكما سلخ برسرافتد ارااياب يون بيمعاملة الدياكيا-"

جزل يرويزمشرف

صدر پاکتان جزل پرویزمشرف نے 27 مارچ2001 کومحن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان (ستاره امتیاز" دوبار" ہلال امتیاز) کے اعزاز میں ایک ضیافت دی ۔ بیضیافت صدر پاکستان کی طرف سے الکے اعزاز میں الوداعی دعوت تھی۔اس سے چند دن قبل انہیں کے آ رایل سے ریٹائر ڈ کر دیا گیا تھا۔ایوان صدر میں دی جانے والی اس الوداعی ضیافت میں بہت سے وزراءُافسران اعلیٰ فوجی جرنیل وسائنسدان مدعو تھے۔ چگمگاتی روشنیوں میں صدر پاکستان کی بیتقریراعلیٰ خطابت کانمونہ تھی وہ بہترین تقریر کرنے کا ملکہ رکھتے ہیں۔وہ اپنی اس تاریخی تقریر میں محسن یا کستان کی بے پناہ تعریف کرتے نظراً ئے ہیں۔ بیالگ بات ہے کہ بعد میں امریکی دباؤ کے نتیجہ میں حالات بدل گئے۔خیرصدریا کتان نے بحن یا کتان کو یوں خراج تحسین پیش کیا۔

> آج ہم یہاں وطن عزیز کے نہایت سینئر اورشہرہ آ فاق سائنسدان اپنے قومی ہیروڈ اکٹر عبدالقدیر خان کوخراج تحسین چیش کرنے کے لئے اسمعے ہوئے ہیں تو میری سوچیس می 1974 کے اس اہم دن کی طرف لوٹ جاتی ہیں جب بھارت نے اپنا پہلا ایٹی دھا کہ کیا تھااور جنوبی ایشیا کی سلامتی کے منظر کو بدلتے ہوئے پاکستان کے لئے انتہائی نامساعد صورت حال پیدا کر دی تھی 1971 میں پاکستان کے دولخت ہونے کے فور أبعد اس واقعہ نے ہمارے عدم تحفظ اور جراحت پذیر ہونے کے احساس کومزید گہرا کردیا تھا۔ ہمارے روایتی عدم تو ازنمیں ایک اور سبب کا اضاف ہوگیا تھا۔ اور یا کتان کواپی حفاظت کے بارے میں لاحق تشویش کئ گناہ بڑھ گئے تھی۔اس موقع پر عالمی برادری نے روایتی علامتی رومل کا ظہار کرتے ہوئے خاموثی اختیار کر لی تھی کیا کتان کوتن تنہا ہی بھارت کی ایٹمی بلیک میل اور دھمکیوں کا سامنا کرنا تھا۔اور دوسری طرف ایٹمی ہتھیاروں کے پروگرام کا

نام تک نہ تھا'ایی صورتحال میں ہم یا کتا نیوں کوسرف خداہی کا آسراتھا۔ حقیقی معنوں میں مدد کے لئے آسان کی طرف د مکھرے تھے ہم نے ہمت نہاری اور ہماراعزم قائم رہا۔ آ خر کار الله تعالی نے قوم کی وعائمیں من لیں جاری صورتحال پر رحم آ گیا اور ایک معجزہ رونما

ہوا۔ پردہ غائب سے ایک بلند قامت اور غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل نابغہ کا ظہور ہوا۔ اور ب نابغدروزگارڈاکٹرعبدالقدریان تھے ایسے نابغہنہوں نے تن تنہا قوم کوایٹمی صلاحیت سے مالا مال كرديا_ان مشكل حالات ميں ڈاكٹر خان كى آمد نے اليي قوم كوجوايے مستقبل كے بارے ميں شکوک وشبهات میں مبتلائقی اور جوعمل کی بجائے خالی وخولی وعدوں اور جھوٹی تھی یقین د بانیوں کے بہلا وے کی عادی ہو چکی تھی اس کوامیدر جائیت اور نیا حوصلہ اور اعتا دویا۔

خواتین وحضرات! آنے والے سال واقعات اور ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کامیابیال نا قابل

فراموش ان مث اور يا كتان كى تاريخ كاعظيم الثان باب بير -ڈاکٹر خان اور ان کی ٹیم نے انتہائی مشکل حالات رکاوٹوں مین الاقوامی پابندیوں اور کربناک آ يريشن على الرغم اس حال من اين شب وروز محنت شاقد سے پاكستان كى ايمى صلاحيت كا سرمايدافقار كبودريس ليبارثريز جنهيس بعديس بجاطوريرخان ريسرج ليبارثريزكانام ديا عمیا ۔ ایسے عالم میں قائم کی کہ عملاً اس سے قبل کچھ بھی نہ تھا اور انہوں نے خالی ہاتھ کام شروع کیا تھا' پھر چند ہی سالوں میں انہوں اور ان کے جرات مند ساتھیوں نے ملک کوانتہائی افزودہ پورینیم کی صورت میں پہلا انتقاق پذیر مواد (بم) دیا۔اور یول سکور بھارت کے برابر کردیا۔بیکامیالی وكامراني كى ايك لازوال داستان بـ كهوه اين مادروطن كے لئے ايك مقصدالك بدف ك حصول کے لئے سرگرم عمل ہوئے اورانی زندگی ہی میں اسے یا پیچیل کو پینچتے ویکھا اوراپنے الل وطن سے بے مثال خراج محسین اور تو صیف وصول کیا۔ اور قوم ان کی ہمیشہ کے لئے احسان متداور مقروض ہوگئے۔ جہاں تک میری معلومات کاتعلق ہے کہ اس سے قبل کوئی قوم کی ایک فردگ اس قدر کامیابیوں کی مرہون منت نہیں ہوئی۔

ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا دوبارنشان امتیاز حاصل کرنا ان کے منفرد یا کستانی ہونے کا ثبوت ہے وہ واحد یا کتانی ہیں جنہیں بیاعز از دوبار دیا گیا۔اور بیاحسان مندقوم کی طرف سے ان کی عظمت واحبان كاعتراف باوروه واقعثاس اعزاز كابل بير-

جناب ڈاکٹر صاحب! مجھے یہ بات رکی طور پردیکارڈ پرلانے کی اجازت دیجئے کہ آپ نے تو م کوجو كيدديا إس كے لئے بيقوم ندصرف آج بلكة كنده بھى جميشة بكى ممنون احسان ركى _آپ ہارے قومی ہیرو ہیں اور ہاری آئندہ نسلوں کے لئے مبداء فیضان ہیں۔ کوئی مخص بھی آپ

الے عظیم خانون ہم سب شرمندہ ہیں

کہتے ہیں کہ ہر بڑے آ دمی کے پیٹھے ایک خاتون ہوتی ہے اور محن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدر خان کی اہلیہ بینی خان بھی ایس ہی عظیم خاتون ہیں جنہوں نے پاکتان کو ایٹمی قوت بنانے میں اپنے عظیم شوہر کا قدم قدم پرساتھ دیا اور اس بارے میں ان سے کیا ہوا وعدہ پوری دیا نتراری اور ذمہ داری سے نصایا۔ اور اس کا اعتراف خود ڈاکٹر خان نے ایک مرتبہ ان الفاظ میں کیا تھا کہ '' اس خاتون نے میرے نصایا۔ اور ملک کے لئے اپنے جذبات' حقوق اور مال کی قربانیاں دی ہیں اور اس خاتون کی بدولت ہی وہ مکمل سکون اور کیسوئی کے ساتھ ایٹم بم کے محاذ پر ڈٹے رہے ہیں۔''

بیگم بینی خان کی اِن قربانیوں کی داستان بہت طویل ہے۔ بیگم بینی خان کی اِن قربانیوں کی داستان بہت طویل ہے۔ بیگم بینی خان کی اِن قربانیوں کی بین جنوبی افریقہ میں گذرا'لڑکین زیمبیا میں بسر کیاتو اپنے والدین کے ہمراہ اپنے آبائی وطن ہالینڈ واپس آگئیں بیہاں ڈاکٹر خان سے اتفاقی ملاقات آہتہ آہتہ دوئی 'پھر بہم 1963 میں عمر بھرکی رفاقت میں بدل گئے۔ بیشادی دونوں کے والدین کی رضا مندی اور بینی خان کے قبول اسلام کے بعد انجام پائی تھی۔ اس وقت ان کی عمر 21 سال اور ڈاکٹر خان کی عمر 27 سال تھی۔ ڈاکٹر خان کے گواہ وطن عزیز کے متاز دانشور قدرت اللہ شہاب مرحوم ہے' جوان دنوں ہالینڈ میں پاکستان کے سفیر تھے۔

ڈاکٹر خان اور مسزخان کی 41سالہ عاکمی زندگی کا وہ لیحہ یقیناً تاریخی اہمیت کا حامل تھا جب ڈاکٹر خان نے اپنے نصب العین کی پیمیل' مادروطن کو ایٹمی طاقتوں میں لاکھڑا کرنے کے لئے جنوری 1976 میں وزیراعظم پاکتان مسٹر بھٹو کی خواہش پر ہالینڈ کی بھاری مشاہرہ کی نوکری چھوڑ کر پاکتان میں دنیراعظم پاکتان مسٹر بھٹو کی خواہش پر ہالینڈ کی بھاری مشاہرہ کی نوکری چھوڑ کر پاکتان میں دہنے کی مشاورت اور مغربی تہذیب وتدن اور خوشحال گھرانے میں پلی بڑھی اس خاتون نے ایک مشرقی ایشار پیشہ خاتون کی طرح یہ کہہ کر بات ختم کردی کہ ''اپنی مادروطن کی ضرورت اور خواہش کا احترام کیجئے''

وہ چکاچونڈوہ آسانیال وہ سہولتیں وہ صاف سخرااور منظم معاشرہ جوہالینڈ میں میسر تھا 'پاکتان میں خواب تھا۔ بیٹم بینی خان تو شادی کے پہلے ہی روز شوہر کو ہرمکن آرام پہنچانے اوران کے قدم بھترم چلے کا عہد باندھ بھی تھیں ای لئے دیمبر 1974 میں جب ان کے شوہر نے وزیراعظم بھٹو کی دعوت پر پاکستان آنے کا فیصلہ کیا اوراس بارے میں اپنی اہلیہ سے مشاورت کی تو مخلص ہمدرد 'غم گسار اور شوہر کے پاکستان آنے کا فیصلہ کیا اوراس بارے میں اپنی اہلیہ سے مشاورت کی تو مخلص ہمدرد 'غم گسار اور شوہر کے

محن پاکستان کی ڈی بریفنگ

® Scanned PDF By HAMEEDI

سے بیداعز از چھین نہیں سکتا تاریخ میں آپ کا مقام متعین ہو چکا ہے۔ آپ ہمیشدامر ہو گئے اور سرفہرست رہیں گے ہم آپ کوسلام کرتے اور اپنے دلوں کی گہرائی سے آپ کاشکر بیدادا کرتے ہیں۔

جیدا کداکشر کہتا ہوں" مایوسیوں کے اتھاہ سمندر میں پاکتان کا ایٹمی صلاحیت حاصل کرنا کسی قوم
کی کامیابی وکامرانی کی بے مثال کہانی ہے۔ یہ بے لوث ایثار 'بے قابو جذبہ خدمت سائنسی
ذکاوت 'فنی مہارت اور سب سے بڑھ کر ہزاروں خاموش کارکنوں کے جذبہ حب الوطنی اور
حرارت ایمانی کی کہانی ہے۔ ان سائنسدانوں ان مجاہدوں نے پاکتان کومنفر دایٹمی قوتوں کی
صف میں لاکھڑا کیا ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ کو افتخار بخشا ہے۔ وہ پاکتانیوں کے بہترین
نمائندہ جیں۔ اور انہوں نے ثابت کردکھایا کہ جب ہم ارادہ کرلیس تو بھر پہاڑوں کو بھی ہلا ڈالتے
ہیں اوروہ اپنارنگ بدل لیتے ہیں بیسب احساس فرض اور قوت ایمانی کا نتیجہ ہے۔

قارئین کرام: آپ نے ملاحظہ فرمایا کہ محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا پاکستان کوایٹمی قوت بنانے میں کیا کردارتھا؟ آپ نے دیکھامحسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی کیا قدرت و قیمت تھی؟ قارئین کرام: تب کیا تھا؟اب کیا ہے!! آرزومندتھیں واقعہ بہے کہ بیگم بینی خان پاکستان میں رہ جانے کے فیطے کے لیحہ ہے کہوٹہ پروجیکٹ کے ادراک ہے آج تک اپ وعدے پرقائم ہیں۔انہوں نے اپنے شوہر کی رضا کے لئے ان کے شانہ بٹانہ پاکستان کی عظمت کیلئے 'سربلندی کے لئے اپنے دن رات وقف کردیئے اور اپنی جوانی کی آرزووں کو پاکستان کے سنقبل کے لئے کچل ڈالا پاکستان میں کتنی ایسی خواتین ہیں جنہوں نے پاکستان میں جنم لیاان کی ساخت ای مٹی کی ہو وہ رہانیاں دی ہوں جود انہوں نے پاکستان کے لئے وہ قربانیاں دی ہوں جوڈج نژاد بینی خان نے دی ہیں۔

بیگم بینی خان کہونہ کی پہلی اینٹ رکھنے میں شامل تھیں 'بہت کم لوگوں کومعلوم ہے کہ 1976 میں جب متعلقہ علاقے کی زمین ہموار کی جار ہی تھی تو جو چندلوگ گاہے بگاہے وہاں جایا کرتے تھے 'سز بینی خان ان میں سے ایک تھیں۔ بیگم بینی خان نے ان دنوں کی یا د تازہ کرتے ہوئے ایک بارکہا تھا:

> 'أس وقت وہال موجود آم كے ايك تناور اور كھنا سابيد دار درخت تھا بيد درخت آج بھى وہاں ہے اس سے ہرسال لذيذ آم اتارے جاتے ہيں البتة اس درخت كے اردگرد كا ماحول بدل كيا ہے بس اس سارى فيم كوجانتى ہوں جس نے ابتدائى دنوں بس كام كيا۔ بيٹيم انتہائى ماہر اور ايثار پيشہ سائنسدانوں يرمشمل تھى۔''

ہوسکتا ہےان دنوں بیگم بینی خان کوبھی وہاں بلڈوزر چلانے اور مٹی ڈھونے والوں کی طرح بیادراک نہ ہو کہان کے شوہر کی کتنی عظیم اور شاندار کا میا بی کی راہ ہموار ہور ہی ہے۔وہ صرف اتنا جانتی تھیں کہان کے شوہرنے ایک وعدہ کیا ہے جو یقیناً پورا ہوگا کیونکہ ڈاکٹر خان کبھی جھوٹا وعدہ نہیں کرتے 'انہیں اپےرب پر مکمل اعتماداوریقین ہے۔

ڈاکٹراے کیوخان نے پروجیک کی تعمیر میں ہوئی بچول کوفراموش کردیاتھا' وہ اٹھارہ ہے ہیں گھنے تک روزانہ اس منصوبے کے ساتھ جاگے رہتے تھے۔ بھی بھار انہیں گھر لوٹنا بھی نصیب نہیں ہوتا تھا۔ لیکن بیگم بینی خان بھی حرف شکایت زبان پرنہ لا ئیں' ایثار وقربانی ہے کام لیتی رہیں ان ہی دنوں بیگم بینی خان پریتان کا جملہ ہواوہ بیار پڑ گئیں اور کافی عرصہ بیاررہیں' لیکن ڈاکٹر خان شدید خواہش اور کوشش کے باوجود ذاتی طور پران کی تیارداری نہ کر سکے۔ ان کی دونوں بچیوں وینا اور عائشہ کی عمراس وقت بالتر تیب سات اور بانج سال تھی' عموا ایسا ہوتا کہ بچیاں رات گئے تک باپ کا انظار کرتے کرتے سوجا تیں' ڈاکٹر خان علی اقسے سوتے ہی میں آخیں محبت بھرابوسہ دے کر پروجیک کے لئے روانہ ہوجاتے' بیوہ زمانہ تھا کہ بچیاں باپ کی کی شدت ہے مسوس کرنے گئی تھیں' ان کی عربھی اتنی نہتی کہ جھائق ہوجاتے' بیوہ زمانہ تھا کہ بچیاں باپ کی کی شدت ہے مسوس کرنے گئی تھیں' ان کی عربھی اتنی نہتی کہ جھائق

خوابول کوحقیقت میں بدلتے و کیھنے کی آرز ومنداہلیہ نے بلاتر دو ڈاکٹر خان کی خوشی میں شریک ہوتے ہوئے کہا:

> ''ڈاکٹر خان! نقدیرنے آپ کو پاکتان بھیجنے کا فیصلہ کرلیا ہے۔ یمی آپ کے ساتھ ہوں' آپ جب اشارہ کریں گے میں پورپ کی ان فضاؤں کو خیر باد کہددوں گی۔ آپ کی آرزو میری آرز و'آپ کی کامیابی میری کامیابی ہے''

اورانہوں نے اپنے اس وعدے کو ہر طرح اور ہر قیمت پر نبھایا اور اپنے عزیز از جان شو ہر کے ارادوں کی سیمیل اور صلاحیتوں کو اجا گر کرنے میں اپناسب کچھ قربان کردیا۔

ڈاکٹر خان کے جنوری 1976 میں پاکتان رک جانے پر مسزیینی خان بعض امور نبیٹانے کیلئے واپس ہالینڈ گئیں توان کے عزیز وا قارب اورایف ڈی او میں ڈاکٹر خان کے ساتھیوں نے بیگم خان سے رابطہ کرکے انہیں ہالینڈ میں زندگی کی سہولتوں اور چک دمک کا احساس دلا کر سمجھانا چاہا کہ ان کے شوہرا پے مستقبل کے بارے میں غلط فیصلہ کررہے ہیں اس لئے وہ انہیں دوبارہ ہالینڈ لے آئیں تواس وفاشعار خاتون نے ان کودوٹوک جواب دیا۔

"میرے شوہر کا دماغ بکاؤ مال نہیں'وہ اپنی صلاحیتوں'اپنی ذہائتوں کو اپنے وطن کے لئے بروئے کارلانا چاہتے ہیں۔ میں ان کی شریک حیات ہوں ۔ ان کے فیصلے ان کے ارادے کو نہ تو بدل سکتی ہوں نہ ہی بدلنا چاہتی ہوں۔ کیونکہ مجھے بخو بی معلوم ہے کہ وہ انتہائی خود دارمستقل مزاج اور سوچ مجھ کر درست فیصلے کرنے والے انسان ہیں۔

آپ خود سوچیں 'ڈاکٹر خان جیسا نابغہ اور زرخیز ذہن ایک ایسے بسماندہ ملک میں کیا کرے گا؟ جہال سلائی مشین کی سوئی' یچ کا تھلونا اور لپ سٹک بھی مغرب بی فنی یا مالی مدداور تعاون کے بغیر تیار نہیں ہو سکتی ۔ انہوں نے بیگم خان کوورغلانا چاہا۔

میرے شوہراپ ذہن کی زرخیزی سے پاکستان کی بسمائدگی دور کریں گے جس طرح آپ کویقین ہے کہ ڈاکٹر خان انتہائی قابل اور مختی ہیں۔وہ جس کام بیل ہاتھ ڈال دیں اسے پایہ بھیل تک پہنچا کردم لیتے ہیں اور فیم سائنسی اور فنی المیڈ بیس کی سائنسی اور فنی انتقلاب لا سکتے ہیں بیٹم خان کا جواب تھا۔''

انہوں نے اپنے وطن سے علیحد گی'اپنے بزرگ والدین سے جدائی'اپنے عزیز وں سے دوری 'مغربی زندگی کی آسائٹوں اور چکا چوند'غرضیکہ کسی چیز کا دباؤ محسوس نہیں کیا صرف ایک وفا شعار اور مجازی خدا کی نبض شناس بیوی کی حیثیت کوسامنے رکھا تھا' وہ صرف شوہرکی کامیابیوں اورسر بلندیوں ک

کے الفاظ میں''روایتی اصطلاح ہی میں نہیں بلکہ اقد اراور باطنی اوصاف کے لحاظ ہے بھی عظیم ہیں۔''ان کی صحت کا'ان کی تو انائی کا'ان کی خوشیوں کا ہر طرح کا خیال رکھا۔

واقعہ یہ ہے کہ بیگم وقارالنہاء کی طرح بیگم بینی خان نے بھی ڈاکٹر خان سے شادی کے بعد خود کوشو ہرکی ثقافت ومعاشرت میں مکمل طور پر ڈھال لیا انہوں نے پاکستان کو پور ہے طور پر اپنے اندر سمولیا اپناوطن جھوڑ کر پاکستان کی شہریت ہی اختیار نہیں کی بلکہ پاکستان سے محبت اور عشق ان کے رگ و پی میں دوڑتا ہے وہ لاکھوں بلکہ کروڑوں پاکستانیوں سے زیادہ پاکستانی ہیں۔ انہوں نے اپنے شو ہر کے ساتھ کیا ہواوعدہ نبھایا ہے اور شو ہر کا پورا ساتھ دیا ہے۔ اور پاکستان کا بھی پورا ساتھ دیا ہے اور اس سفر میں ایک لیے جھی بیچھے مرکز کرنہیں دیکھا۔ بلکہ ایک مرتبہ آج سے کوئی ہیں سال قبل جب ان سے میں ایک لیے جارے ہیں ہیں ان کا تا ٹر پو چھا گیا تو انہوں نے کہا

" یہ بات اس اعتبار سے تو ضرور دلچے ہوگی کہ میر سے والدین دہاں آباد ہیں لیکن ایسا ہونے کا کوئی امکان نہیں لہذا ہیں ایس با تیں نہیں سوچتی ۔ ڈاکٹر صاحب کے بار سے ہیں یہ سوچنا کہ وہ دوبارہ ہالینڈ یا بیرون ملک جانے کا فیصلہ کریں گے ناممکنات ہیں سے ہے۔ انھیں اپنی مٹی سے اپنی وطن سے بیار ہے۔ ہیں جانتی ہوں یہاں آنے سے پہلے ان کوئی ملکوں کی طرف سے بردی اپنی وطن سے بیار ہے۔ ہیں جاروہ جب چاہیں ایس بلکہ اس سے بہتر کہیں بہتر پھیکش اب المجھی نہیں وروہ جب چاہیں ایس بلکہ اس سے بہتر کہیں بہتر پھیکش اب مل سکتی ہیں۔ مگر وہ ایسا کمھی نہیں چاہیں گئی تھیں اور وہ جب چاہیں ایس بلکہ اس سے بہتر کہیں بہتر پھیکش اب مل سکتی ہیں۔ مگر وہ ایسا کمھی نہیں چاہیں گئی تھیں اور وہ جب چاہیں ایس کی جو کر دوبارہ ہالینڈ جا بسے کا خیال زیادہ باعث کشش اور خوشگو ارنہیں۔ "

انہیں پاکستان اسلئے بھی پند ہے کہ بیدا نتہائی خوبصورت ملک ہے جس میں ترقی کے لئے بے پناہ توانا ئیاں اور صلاحیتیں موجود ہیں۔اور پاکستانی معاشرت کا یہ پہلوتو انھیں بہت عزیز ہے کہ یہاں بچوں کو شروع ہی ہے۔وہ شروع ہی سے بڑے بوڑھوں اور عمر رسیدہ افراد کی عزت اور مدد کرنے کی تربیت اور تعلیم دی جاتی ہے۔وہ کہتی ہیں کہ

" یہ بات نہ صرف عمر رسیدہ افراد کے نقط نظر سے بلکہ خود ان کے پوتوں پوتیوں اور نواسوں ' نواسیوں کے حوالے سے بھی بہت مستحسن ہے 'کیونکہ وہ بھی چاہتے ہیں کدان کو وقت دیا جائے اور کوئی بھی آیا یا طازم کسی بھی صورت ان کا متبادل نہیں ہوسکتا۔''

وہ لوگوں کے بے مقصد گھو منے پھرنے اور مختلف النوع ملبوسات کو وقت اور مال کا ضیاع تصور کرتی اور ایک درمند پاکستان کی طرح معاشرتی برائیوں' قومی بنظمی وابتری' قاتون کی تفحیک'ا پڑی منصبی وشہری ذمہ ''جب ہم پاکستان آئے 'بچیال بہت جھوٹی تھیں۔ خود بجھے ایک ملک اور ثقافت سے دوسرے ملک اور ثقافت ہیں آکر آباد ہونے میں مشکل مرحلہ سے گزرنا پڑا' بچیوں کی تعلیم برامسکد تھی ۔میرے شوہر کو اپنے کام کے سلسلے میں روز وشب مصروف رہنا پڑتا' اورطویل سفر کرنے ہوتے تھے مزید ہیں کہ سیکورٹی کے پیش نظر میں دوسروں سے میل ملاپ سے گریز کرتی تھی لہذا اہمارا یہاں شروع کا وقت ایک طرح آکلا پے کا دور تھاجب تک ہم نے یہاں چند دوست نہ بنائے۔ بچھے اب کا خیال آتا ہے کہ ان ابتدائی برسوں میں ہماری زندگی خاصی متاثر ہوئی۔ بچیاں اس وقت بھی اپنی والدی صورت ندد کھے تھی جب انحیس ان کی سخت چاہت اور ضرورت ہوتی تھی ۔اگرچہ میں ان تقاضوں کی اہمیت سے بخوبی آگا تھی جو ان سے وابستہ تھے اور میں نے پاکستان آنے کی تجو بز سے ممل طور پر اتفاق کیا تھا لیکن اس سے میری مشکلات میں کوئی کی نہ آئی بھرجھے وقت گزرتا گیا۔معاملات خود بخو سنجھے اور طے ہوتے چلے گئے۔ میں نے صورت حال کو بھرجھے وقت گزرتا گیا۔معاملات خود بخو سنجھے اور طے ہوتے چلے گئے۔ میں نے صورت حال کو بھرائی کہ باکستان کے مفاد کی خاطر ہمیں کی قربانی دیتا ہے۔ 'جھونہ کرایا۔ ہمیں احساس جوگیا تھا کہ پاکستان کے مفاد کی خاطر ہمیں کی قربانی دیتا ہے۔''

بیگم خان نے اکلاپ کا بید دور بچیول کی تعلیم ور تربیت پر توجہ دیے 'گھر پر جانور پالئے سینے پرونے اور کتابیں پڑھنے بیں گذارا'ان کے پہندیدہ موضوعات نفسیات فلنفہ اور مختلف نداہب کا مطالعہ تھا'اوران گھریلوم معروفیات سے انہوں نے بھی اکتاب محسوس ند کی کیونکہ وہ نسلا مغربی مگر طبعاً مشرتی اور گھریلو خاتون ہیں 'غالباً بہی وجہ ہے کہ انہوں نے گھر میں بھی کوئی فل ٹائم نو کر نہیں رکھا اور ' پہلی بچی کی گھریلو خاتون ہیں 'غالباً بہی وجہ ہے کہ انہوں نے گھر میں بھی کوئی فل ٹائم ماں ' بنیا چاہتی تھیں ان کے خیال پیدائش کے ساتھ ہی نو کری چھوڑ دی'' کیونکہ بقول ان کے وہ ' فل ٹائم ماں ' بنیا چاہتی تھیں ان کے خیال میں ممل طور پر خاتون خانہ ہونا کسی نو کری یا دوسری ذمہ داری کے مقابلے میں زیادہ اہم اور مشکل ہے۔ میں ممل طور پر خاتون خانہ ہونا کسی نو کری یا دوسری ذمہ داری کے مقابلے میں زیادہ اہم اور مشکل ہے۔ اس زمانے میں ان کا تعارف پر وجیکٹ پر کام کرنے والے چندا فران کی بیویوں تک محدود تھا ان میں ہونس بھی کہھاراز راہ تھن گھرکتیں کہ

"آپ كشوبرني بم عادع شوبر جين لئ بين"

ىيىن كربيگم بىنى جواب دىتى

"آپ کے شوہر چھنے والاخود بھی اپنیوی سے دور ہوگیا ہے" یہ کوئی حوصلہ مند بیوی ہی بر داشت کر سکتی ہے یا پھر ایسی خاتون جس کے سامنے کوئی مقصد ہو۔ انہوں نے اپنے عظیم شوہر کے عظیم مشن کی بھیل کے لئے اپنی خواہشات کو محدود کر دیا 'اپنی ساجی زندگی پر قد غنوں کو ہنسی خوثی قبول کیا اور ایک ایک لحمہ اپنے شوہر اور بچیوں کے لئے وقف کر دیا 'انہوں نے اپنے شوہر جو ان

ہمارے ہیروکوزیرو بنانے اور معمار ملت کو باتہ بروکرنے پراترا ہے۔ بیگم بینی خان پریدون بہت بھاری سے جب ان کے شوہر کوائ شخص کوجس نے اپنی زندگی کے بہترین دن پاکستان کے دفاع کی صانت کا سامان کرنے کی نذر کردیئے۔ جو پاکستان کے عوام کی آئھوں کا تارااور عالم اسلام کا سہارا بنا اے یوں رسوا کیا گیا کہ اے انتہائی غیرر کی انداز میں اس کے منصب جلیلہ سے فارغ کر کے اپنے ہی گھر میں غیر اعلانی نظر بند کرد یا گیا۔ اور وہ کی را تیں 'کی دن ایک بل نہ سوسکا جواپی اس عزت افزائی پر لھے لھے کر چی اعلانی نظر بند کرد یا گیا۔ اور وہ کی را تیں 'کی دن ایک بل نہ سوسکا جواپی اس عزت افزائی پر لھے لیے کر چی ہوکر بھر تار ہا۔ گو یہ سانحہ بیگم بینی خان کو بھی ریزہ ریزہ کر گیا اور وہ محن پاکستان کے ساتھ ابنائے وطن کی طرف سے اس ذلت آ میز سلوک پرخود بھی بھر کررہ گئی تھیں۔ لیکن انہوں نے اپنی ذبی تی ہور پورکوشش کی مگر وہ جو کہتے پر بیٹانیوں کواپنی ذات ہی میں سمیٹ لیا اور اپنی شوہر پر اپنی دلی کیفیت ظاہر نہ ہونے وی بلکہ نفیاتی مباحث اور مبلکہ کیلئے انداز میں ان کی دلجوئی کرنے اور ان کا دکھ با نیٹنے کی بھر پورکوشش کی مگر وہ جو کہتے ہیں کھارس نہ ہوتو انسان پاگل ہوجا تا ہے اس کا کلیجہ کٹ کررہ جا تا ہے۔ بیگم بینی خان کے ساتھ بھی بین کھارس نہ ہوتو انسان پاگل ہوجا تا ہے اس کا کلیجہ کٹ کررہ جا تا ہے۔ بیگم بینی خان کے ساتھ بھی بینی ہواوہ بلڈ پریشر کی مریفہ تو پہلے ہی تھیں اس غیر اعلانے نظر بندی نے اور شوہر کی اس انو کھی عزت بیں ہواوہ بلڈ پریشر کی مریفہ تو پہلے ہی تھیں اس غیر اعلانے نظر بندی نے اور شوہ برکی اس انوکی عزت بین پر ایساد باؤڈ الا کہان کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی۔

ہاں! پھرتوم نے ایسامنظر'المناک منظر' کر بناک منظرد یکھا کدروح لرزلرزگئی۔قوم نے اپنے ہیروکوٹی وی پراس حال میں دیکھا کہ وہ انگریزی زبان میں اپنے کی'' جرم'' کااعتراف کررہاتھا۔مصلحت اور مجبوری نے محن پاکستان کوکٹہرے میں لاکھڑا کیاتھا بیگم ہینی خان بیمنظرد کیچے کریقیناً پکاراٹھی ہوں گی۔

ہے ہیں اہل ہوس مدعی بھی منصف بھی کے وکیل کریں'کس سے منصفی حیابیں

اکسٹھ سالہ خاتون دیجتے کوئلوں پرلوٹ لوٹ گئی ہوں گی۔ قوم کوکیا ہوگیا اپنے ہی محن کو یوں سرعام نارکردہ گناہوں کے اعتراف پر مجبورہ بے بس کردیا۔ پاکستان تو فرشتوں کا ملک ہے جہاں بھی کی نے اپنے بہاڑ جیسے گناہوں کی اپنی کے ٹوجتنی غلطیوں کو بھی تسلیم نہیں کیا بلکہ الٹا فخر ہی کیا ہے۔ ہاں! اس قائد اعظم کے پاکستان کوایک شخص نے عالم مدہوثی میں گخت گخت کردیا تھا۔ اس کے باوجود جبوہ فالج زدہ ہوکر مراتو اسے 21 تو پوں کی سلامی دی گئی۔ اس سے بھی ٹی وی پر لاکر قوم سے معافی نہ منگوائی گئی جس نے سقوط ڈھا کہ کی ذات آمیز دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد دشمن کمانڈر کو گندے لطیفے سائے جس نے سقوط ڈھا کہ کی ذات آمیز دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد دشمن کمانڈر کو گندے لطیفے سائے جس نے سقوط ڈھا کہ کی ذات آمیز دستاویز پر دستخط کرنے کے بعد دشمن کمانڈر کو گندے لطیفے سائے دیں 'سکول نہ کھلنے دیں' بہلی نہ لگنے دیں' زرعی ٹیکس نافذ نہ ہونے دیں تا کہ عوام اور انکے غلام خوشحال نہ ہوں' جوا پہنے اقتدار کو قوم کے استحصال کو دوام دینے کے لئے علم کی روشنی کو عام کرنے میں رکاوٹ اور

دار یوں کی ادائیگی سے پہلوتھی' دفتر ی سرخ فیتے' معاملات کو لئکانے اور فیصلوں میں بلاوجہ تعویق و تاخیر اور تسامل' بے ضابطگی' عدم صفائی وطہارت' اشیائے ضروری میں ملاوٹ کی روش' معاشرتی ہمواریوں اور بے انصافیوں پرکڑھتی اور حتی الوسع ان کی اصلاح کی آرز ومند ہیں۔

پاکتان کے ایٹمی صلاحیت حاصل کرنے پر انہوں نے عام پاکتانیوں سے کئی گناہ زیادہ خوثی محسوس کی کی گناہ زیادہ خوثی محسوس کی کی کی گناہ زیادہ خوثی محسوس کی کی کی کہاتھا:

بہرحال بیگم بینی خان کی خوشیاں یقینا عروج پرتھیں جس دن پاکستان نے کھے عام اپنی ایٹی قوت ہونے کا لوہا منوایا اور ان کے شوہر کوقوم نے محن پاکستان کے لافانی نام سے پکارا مگر وقت نے یا نسبہ پلٹا اور وطن عزیز کے دشمنوں کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کے حاسدین کی سازشیں جڑ پکڑتی گئیں۔ گومخالفت اور رقابت کے منفی جذبے کوعوام نے ہمیشہ نظر انداز کیا اور ان کی نظروں میں ڈاکٹر خان کی عزت وتو قیر میں اضافہ ہی ہوا اور اس حوالے سے ان کے اہل خانہ بھی محتر م تھہرے۔

28 منی 1998 کوچاغی کے پہاڑنے رنگ بدلا' پاکتانی قوم کےخون کی حرارت میں یک گونہ اضافہ ہواور ایک پراعتاد پاکتان کے گونہ اضافہ ہواور ایک پراعتاد پاکتان کے نفروں سے گونجیں خدا جانے ہم ہے کیا خطا سرز د ہوئی کہ حکمت عملیوں اور مصلحوں کے مارے لوگ

پاکستان جتا ہے۔ ڈاکٹر زبان میں مسلسل Depression ہیں۔ وہ اپنے تظیم شوہر کو تکھیوں ہے۔ دیسی مسلسل سکون آ وراور مسکن ادویات دی جاری ہیں۔ وہ اپنے تظیم شوہر کو تکھیوں ہے۔ دیسی سے روئے بغیر پانی ہینے لگا تو گھرے باہر بیکورٹی پی امرور میجر کو مطلع شد بدسرخی مائل ہوگئی اوران میں ہے روئے بغیر پانی ہینے لگا تو گھرے باہر بیکورٹی پر مامور میجر کو مطلع کیا گیا۔ میجر صاحب اپنی شخت گیری کی وجہ ہے جانے جاتے ہیں لیکن نہ جانے ایک کے دن میں کیا گیا۔ میجر صاحب اپنی شخت گیری کی وجہ ہے جانے جاتے ہیں لیکن نہ جانے ایک ہے دن میں کیا خیال گذرا کہ انہوں نے اعلیٰ حکام کو صورتحال ہے مطلع کیا اور آبلاز انہیں کے آرامیل ہیں تابال میں لے جالے گیا جو الحظیم شوہر نے کہوٹہ پلانٹ ہے وابستہ ہنر مندوں اور انظے اہل خانہ کیلئے بنوایا تھا اور جسکے گیا جو الحظیم شوہر نے کہوٹہ پلانٹ ہے وابستہ ہنر مندوں اور انظے اہل خانہ کیلئے بنوایا تھا اور جسکے گیا جو الحظیم سے بھی اس پورٹریٹ کو دیکھا اور سیکورٹی کا عملہ انہیں پاکستان کے ممتاز آئی سیشلٹ اور ہر لعنی خان کو گذشتہ ہر دلعز ز ڈاکٹر خالد انور کے کمرے میں علاج کیلئے لے گیا۔ میدوسرا موقعہ تھا کہ بیگم بینی خان کو گذشتہ کیوں لے جایا گیا وہ اس کی مرتبہ کہاں اور کون سے جور اس کی مرتبہ کہاں اور کیوں لے جایا گیا وہ اس کی مرتبہ کہاں اور کون سے وہا گیا۔ اسیری کے دوران انہیں پہلی مرتبہ کہاں اور کون سے وہا گیا۔ اسیری کے دوران انہیں پہلی مرتبہ کہاں اور کون سے کون کون وہا گیا وہا کی بیش کی ہوئی صحت اور انکے غیر بیٹی میٹ بیش کی جون خوان کی ہوئی صحت اور انکے غیر بیٹی میٹ نے ایک وہ وہاں کی آزاد فضا میں سانسیں لے سیس اور انکی صحت بحال ہو سکے لیکن شرقی اقدار کی دلہ اداس مغربی خاتون نے صاف سانسی کی دلہ اور اس کی دارات کی دلہ اور انکی حد دارات کیوں نے صاف اور ان کی کہر دلیا ہو سکے لیکن شرقی اقدار کی دلہ اداس مغربی خاتون نے صاف سانس کی در دارات کی دلہ دارات کی دلئے دیا جائے تا کہ وہ وہاں کی آزاد فضا میں سانسی کی دل

"من اپ خاوند کے ساتھ جیوؤں گیا اور اپ خاوند کے ساتھ مروں گی۔"

اے محترم خاتون! پاکستان قوم کے ایک فردی حیثیت میں ایک نمائندہ بن کر آپ ہے دل
کی گہرائیوں سے بوری نیک نیتی کے ساتھ کہتا ہوں کہ ہم آپ سے بہت شرمندہ ہیں واقعی شرمسار
ہیں کہ آپ نے ابناوطن چھوڑا۔ بوڑھے والدین سے اپ عزیز واقارب سے دوری اختیار کی ایک اجنی
ماحول میں پابندیوں اور بہروں کی زندگی گزاری اسلئے کہ آپ کے شوہر یک سوہوکر میرے وطن کو اپنی
مخت خلوص مہارت اور محبت کے ساتھ وطن عزیز کو ایسا تحفظ دے سکیں ، جس نے دشمن پرلرزہ طاری
کردیا۔ محترمہ ، بعنی بوری ملت پاکستان آپ کی احسان مندہ 'شکر گزارہ کو کہ آپ نے پاکستان کی
شہریت اختیار کی اسپ محترمہ کا قدم قدم ساتھ دیا۔ ان کے آرام وسکون کا خیال رکھا اور ان کو وہ وہ نئی
وجسمانی اور اخلاقی مدددی جس کی انھیں اس کڑے سفر میں انتہائی ضرورت تھی۔ اس طرح ان کا حوصلہ
بندھایا کہ وہ نہایت مخترع سے میں پاکستان کے لئے وہ سب پھے کرنے میں کامیاب رہے جوکوئی اور

شاہراہیں تقمیر کرنے میں حائل ہوں'جو طاقت کے نشے میں کسی کو اختلاف کرنے کا حق نہ دیں۔ ہاں یہاں 56 سالہ قومی تاریخ میں اگر کسی نے ان گناہوں کی معافی بھی مانگی جو ان ہے کبھی سرز دبی نہیں ہوئے'ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے مانگی۔ یہ تمغہاں قوم نے سجایا تو اپنے اس 68 سالہ سائنسدان اور محسن کے سینے پر سجایا'جس نے 1971 کی شکست خور دہ اور شکستہ دل قوم کو اس کے ازلی دشمن کے نرغے سے نکا لئے کے لئے اس کے دفاع کولو ہے کا چنا بنادیا۔ جس نے 1971 کی جنگ کے نتیج میں حوصلہ مجھوڑ بیٹھنے والے ور دی والوں کو پھر سے سینہ تان کر چلنے کا انداز سکھایا۔

بیگم بینی خان نے اس کر بناک عالم میں جب بید کہا جارہا تھا کہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے معافی ما نگ کر پاکستان کو بچالیا۔ بقیبنا چند لمحول کے لئے اس سوچ میں اطمینان اور سکون پایا ہوگا کہ میرا شوہر کتنا عظیم ہے وہ کتناوزنی ہے' کتنا نا قابل شکست ہے کہ نا قابل تسخیر دفاع کو بچانے کے لئے بھی اسے ہی قربانی دینا پڑی اور حقیقت بھی ہی ہے کہ ڈاکٹر خان کا وزن ملک کے چودہ کروڑ عوام سے زیادہ ہے' جن میں سیاستدان دانشور' بیوروکر کی' فوج' غرض زندگی کے تمام شعبے شامل ہیں۔ لیکن نہیں جس خاتون نے میں سیاستدان دانشور' بیوروکر کی' فوج' غرض زندگی کے تمام شعبے شامل ہیں۔ لیکن نہیں جس خاتون نے ڈاکٹر خان پر ہالینڈ میں چلائے جانے والے مقدے کے حوالے سے 1984 کے ایک انٹرویو میں کہا تھا

''ا یے مقد مات خواہ سچ ہوں یا جھوٹے'ان ہے متعلقہ افر اداوراس کے اہل خانہ کے ذہنوں پر گہرے اثر ات مرتب ہوتے ہیں اور وہ ان سے بری طرح متاثر ہوتے ہیں۔''

اس خاتون کواس سوچ نے زیادہ دیر مطمئن نہیں رکھا ہوگا بلکہ وہ تواس خیال ہی ہے کانپ آٹھی ہوں گی کہ آج ان کے شوہر کو اس کے اپنے ہی ہم وطن 'جو اس اس کے احسان کے بوجھ تلے دبے ہوئے ہیں۔ چورُلا لچی اور نہ جانے کیا کیا نام دے رہے ہیں کہ جس نے اپنی عزت نفس کے لئے ہالینڈ کی ماتحت عدالت کے غیر منصفانہ فیصلہ کے خلاف صرف اسلئے اپیل کی تھی' کہ آنے والے وقت میں کوئی''اس کی نسل کو بیانہ کیے کہ تمہارا باپ چورسائنسدان تھا۔''اور اس مقدے کی پیروی میں اس حد تک چلے گئے تھے کہ وقت کے حکمرانوں کی ناراضگی مول لینے ہے گریز نہ کیا تھا اور کہد دیا تھا کہ

''اگرمیرامقدمه مناسب انداز میں نہاڑا گیا' بچھے اپنی مرضی کاوکیل نہ کرنے دیا گیا تو میں ملک حچھوڑ کرچلا جاؤں گا اور کام اس وقت واپس آ کر کروں گا جب میرامقدمہ ختم ہوجائے گا۔''

ذراچیم تصورتو کیجئے تیخیل کو پچھ دیر کے لئے آ زاد چھوڑ دیجئے ۔اس غیراعلانے نظر بندی میں ہارے ہیرو جو بیار ہیں' بلڈ پریشر کے مریض ہیں مسلسل ڈپریشن اور ٹینشن کے باعث قلب ونظر کے مختلف عوارض کا شکار ہو چکے ہیں۔ ان کی بے گناہ بیگم پر جوخود بھی صحت مندنہیں ہیں' کیا گذرتی ہوگی۔ مجھے اپنے ذرائع ہے پینہ چلا ہے کہ وہ بھی تقریباً انہیں امراض کا شکار ہو چکی ہیں جن میں محسن

اس كتاب كالبيش لفظ جوشا كع نه موسكى

[6 اپر بل 1998 کو پاکتان کے پہلے فوری میزاکل کے انبائی سنی فیز تجر ہے اور 28 می 1998 کو کئے العقول کا میاب ایٹی دھا کوں کے بعد پاکتان کے طول دعوض سے بلکد دنیا مجر کے مسلمانوں کی طرف سے محن پاکتان ڈاکٹر عبدالقد برخان کومبارک باد کے الکھوں خطوط موصول ہوئے۔
میں نے ان خطوط کا نمائندہ انتخاب مرتب کرنے اور شائع کرنے کا فیصلہ کیا۔ کتاب کا عنوان ''محقیدت با سے'' طے پایا اور اسکانا کی بل مضور اقبال جناب اسلم کمال نے کمال مہارت کے ساتھ تخلیق کیا۔ بیٹائیل آیک عجیب جادواثر شعندی تا فیر کا حال تعالی بعض نا قائل اشاعت وجو ہات کی بنا پر میری وہ کتاب ، جو ہر لحاظ سے اشاعت کے آخری مراحل میں تھی شائع نہ کی جا کی ۔ کتاب کو اس بوقست نے سے تضییبہ دی جا عتی ہے جو پیدائش سے پہلے ہی مرجائے ۔ ہائے ۔کس قد در کھی بات ہے۔ میں نے اس کتاب کا جو پیش انفظ لکھا تعاوہ جو پیدائش سے پہلے ہی مرجائے ۔ ہائے ۔کس قد در کھی بات ہے۔ میں نے اس کتاب کا جو پیش انفظ لکھا تعاوہ زیر نظر کتاب میں اس لئے شامل کیا جارہا ہے تا کہ یہ حقیقت واضح کی جاسے کہ محب وطن پاکستانی اس عظیم خصیت کو کی طرح ہیر و بیحیت تھے (اور سیجھتے ہیں) جے آخ کی جد بخت کو تاہ بین زیرو تابت کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔]

بيكتاب كيون اوركيسي؟

28 می 1998 کوان پانچ انتهائی ڈرامائی اور سنسی خیز ایٹی دھاکوں جنہوں نے چافی کے سنگلاخ بہاڑ کارنگ تبدیل کردیا تھا کے ایک برس بعد یعنی 28 مئی 1999 م کو وطن عزیز میں ہوم تجبیر منایا گیا۔اسلامی امد کے ایک اہم رکن پاکستان کی طرف سے دشوار ترین اور حساس ترین ایٹی مسلاحیت حاصل کر لینے کی خوشی میں سرکاری سطح پر تقریبات کا اہتمام کیا گیا۔شاید حالات مستقبل میں یا کم اذکم ہماری عمر کے لوگوں کی زندگیوں میں اس طرح کی مزید سرکاری سطح پر تقریبات کے انعقاد کی اجازت نہ دیں۔لہذ 1999 می ان تقریبات کا ایک اپنائی رنگ اور سرور تھا۔ ہورے ملک میں جشن کا ساسال میں۔لہذ 1999 میں اس ان تقریبات کا ایک اپنائی رنگ اور سرور تھا۔ ہورے ملک میں جشن کا ساسال تھا۔راولپنڈی اور اسلام آباد کے ہرشعبہ زندگی ہے متعلق 100 الجم نوں کے مہد یہ ادا نے ایک مشتر کہ

شاید بی کرسکتا۔ کہ جے اللہ نے قائد اعظم سافہم وادراک اور باعمل کردار دیا ہے۔ محتر مہ اہمیں دکھ ہے ہم شرمندہ ہیں کہ قوم اپنے ہیروکی عزت نفنس کا آن کا تحفظ کرنے میں ناکام ربی اوراسکی یوں تحقیرو تذکیل کی محتر مہ اس نابغہ کی بے چارگ نے آپ ہی کے دل کو گئت گخت نہیں کیا بلکہ اپنی ہے ہی پر پوری قوم کو رلایا ہے۔

اجلاس میں مل جل کرایک بہت بڑی تقریب کا اہتمام کیا جس میں ہر تنظیم کے ایک مرکزی عہد بدار نے سنج پرآ کرمحن پاکتان ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو پھولوں کا گلدستہ پیش کرنا تھا اور یوں ان کی لا خانی اور لا فانی خد مات پر انہیں خراج تحسین پیش کرنا اور ان کے ساتھ اپنی عقیدت کا اظہار کرنا تھا۔ ان عہد بداران نے بجھے متفقہ طور پر اسلام آباد میں ہونے والی اس منفر دتقریب کا کنویز مقرر کردیا تقریب کے انعقاد سے دودن پہلے میں محن پاکتان کو تقریب کی تفصیلات بتائے ان کے دفتر گیا تو میں نے ان کے پرنیل ساف افر اور معتمد خاص میجر اسلام الحق کے ملحقہ کمرے میں فرش سے جھت تک فائلوں کے کے پرنیل ساف افر اور معتمد خاص میجر اسلام الحق کے ملحقہ کمرے میں فرش سے جھت تک فائلوں کے انباد دیکھے۔ بو چھنے پر پہنہ چلا کہ ان فائلوں میں وہ ہزاروں لا کھوں مباد کباد کے خطوط ہیں جولوگوں نے محن پاکتان کو 6اپر بل 1998ء کو غوری میزائل کی کا میاب پر داز اور 28 مئی 1998ء کو چاخی میں کا میاب یا کتان کو 6اپر بل 1998ء کو غوری میزائل کی کا میاب پر داز اور 28 مئی 1998ء کو چاخی میں کا میاب یا کتان کو 6اپر بل 1998ء کو خوری میزائل کی کا میاب پر داز اور 28 مئی 1998ء کو چاخی میں کہ خطور کی کے ایک خون سے لکھا ہوا تھا کہ آپ ایٹی خط د کھی کر بات کے بعد لکھے تھے۔ میں نے ایسے بی ایک فائل اٹھا کر دیکھی تو اس میں پہلا ہی خط د کھی کر چونک اٹھا۔ ڈاکٹر عبدالقد بر خان کو بیہ خطر کی نے اپنے خون سے لکھا ہوا تھا اور اس میں لکھا ہوا تھا کہ آپ خون کون کو گرا رہا مہر انجام دیا ہے اس نے ہوں کا نذر رانہ خون کو گرا دیا ہے۔ آپ جب بھی تھم کر ہیں گے ہم سب دوست آپ کے قد موں میں اپنے خون کا نذر رانہ خون کون کے گرا دیا ہے۔

اسلام آباد میں یوم تکبیری تقریب میں شرکت کے لئے ڈاکٹر عبدالقدیم خان ہال میں داخل ہوئے توہال کی فضا مجیب جذباتی رنگ لئے ہوئے تھی محسن پاکتان پر گلاب کے معطر پھولوں کی پیتیاں برسائی جارہی تھیں۔ تالیوں کی گوننج میں وہ شیخے کی طرف بڑھنا چاہتے تھے لیکن ان کے لئے شیخ تک پہنچنا مشکل ہور ہا تھا۔ ہر کوئی ہاتھ ملانے کے لئے کوشاں تھا۔ بالآ خر جب وہ شیخ پر پہنچ ہی گئے اور شیخ سیکر یئری نے اور شیخ سیکر یئری نے کوشاں تھا۔ بالآ خر جب وہ شیخ پر پہنچ ہی گئے اور شیخ سیکر یئری کئے اور شیخ سیکر یئری کوشان پاکتان نے ختلف تنظیموں کے ایک ایک مرکزی عہد بدار کو باری باری بلانا شروع کیا کہ وہ شیخ پر آکر محسن پاکتان کی خدمت میں عقیدت کے پھول پیش کریں تو ان خوا تین و حضرات کا شیخ تک پہنچنا دشوار ہو جاتا اس کی خدمت میں عقیدت کے پھولی پیش کریں تو ان خوا تین میں اس جذباتی فضا میں میشااس خطاکے متعلق سوچتار ہا جو کئی نے محتن پاکتان کو اپنے خون سے لکھا تھا۔ اس خطاور اس خطاط پر تھی غیر معمولی جذب سے الوطنی اور اپٹم بم کے خالق ڈاکٹر عبدالقدیر خالن کے ساتھ غیر معمولی مجبت کا اظہار تھا۔ میں نے محتن پاکتان سے گزارش کی کہ میں آ بکومبار کہاد کے موصول ہونے والے تمام خطوط پڑھنا چاہتا ہوں محتن پاکتان سے گزارش کی کہ میں آ بکومبار کہاد کے موصول ہونے والے تمام خطوط پڑھنا چاہتا ہوں اور اگر میں فاکلوں کے اس انبار سے چند نمائندہ خطوط پر شمتل ایک کتاب بھی شائع کروں گا۔

"ملک صاحب! آپ کے لئے بیتمام خطوط پڑھناناممکن ہوگا۔ایبا کرنے میں تو آپ کوایک لمبا عرصہ درکار ہوگا اور آپ کے پاس اتناوقت کہاں"۔ ڈاکٹر عبالقدیر خان نے اپنی روائتی معصوم سکراہٹ کے محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

ساتھ کھا!

ں طابہ. ''میں انشاء اللہ تمام خطوط پڑھونگا اور پھر نمائندہ خطوط پرمشمل کتاب بھی شاکع کرونگا''میں نے پراعتاد لہجہ میں کہا'' پہلے بھی تو میں نے اس طرح کے کام کئے ہیں۔''میں نے اپنی بات میں مزید وزن پیدا کرنے کے لئے کہا۔

محن پاکستان نے مسکرا کرا ثبات میں سر ہلا یا اور پھر ہال میں بیٹھے اور کھڑے پر جوش ہجوم کی طرف متوجہ ہوگئے۔

یوں مبار کیاد پربنی بیفائلیں میرے گھر منتقل ہوگئیں۔

خطوط كاانتخاب

میں نے کوئی سال بھر یہ بحبت نا ہے پڑھنے پرصرف کیا۔اگر مبار کباد کے یہ خط رکی دفتری رزبان میں ہوتے تو میر ہے لئے ان کا پڑھنا مشکل بلکہ ناممکن ہوتا۔ کیونکہ رکی دفتری خطوط سے جذبول اور ظامِس ہوتے ہیں۔ایے خطوط میں زبان یاتح بر کسی اور کی ہوتی ہے البتہ دشخط صاحب کہ ہوتے ہیں۔ان کی زبان اور الب والبحہ خشکہ ہوتا ہے جبکہ ان فا کلوں میں دل کی گہرائیوں سے نگلے ہوئے جاد واثر اور حراثگیز الفاظ تھے۔ نو جوان طلباء طالبات کے معصوم جذبے بوڑھوں اور بزرگوں کی دعا میں جوانوں کی وطن عزیز کے لیے کچھ کر گزرنے کی خواہش۔ دلی جذبات واحساسات پرجنی خطوط دراصل ایک مرقع تھے ہوام کے سینوں میں موجزن جذبوں کا۔ ان فاکلوں سے میہ بات سجھنے میں مزید مدد لی کہ ہمارے ہوا ماس مملکت خداداد پاکستان اور اس کو در پیش مسائل کے حوالے سے کیا سوچتے ہیں ان کی خواہشات اور امنگیس کیا ہیں۔ جو کسی بھی حوالے سے وطن عزیز کی خدمت کرتا ہے اس کو دیا گئے کے حار حانہ عزائم کے خواہشات اور امنگیس کیا ہیں۔ جو کسی بھی حوالے سے وطن عزیز کی خدمت کرتا ہے اس کو دیا گئے کی مرآ کے حوالے سے میری معلومات میں اور سرآ تکھوں پر بھاتے ہیں اور کس طرح اس پر جان خجا ور کرتے ہیں۔ وہ بھارت کے جار حانہ عزائم کے حوالے سے میری معلومات میں اور کیا گئی سے میری گہری کو مغمضے میں اضافہ ہی ہوا۔ تو میں عرض کر رہا تھا کہ میں نے تقریباً سال بھر کے عرصے میں بیتمام فائلیں پڑھ ڈالیں۔

البتہ جوکام میرے لئے بہت ہی مشکل ثابت ہواوہ یہ تھا کہ کس طرح خطوط کے اس ابنار میں البتہ جوکام میرے لئے بہت ہی مشکل ثابت ہواوہ یہ تھا کہ کس طرح خطوط کے اس ابنار میں سے سودوسوا یسے خطوط منتخب کئے جائیں اوران پرمشمل ایک ایسی کتاب شائع کی جائے جس کے پڑھنے سے پاکستانی عوام سے پاکستانی عوام کے میزائل اورائیٹی پروگرام اوران پروگراموں کے خالق کے حوالے سے پاکستانی عوام کے حقیقی جذبات واحساسات کی ممل طور پرعکائی ہوسکے۔خلا ہر ہے ہزاروں لاکھوں خطوط کوتو کتاب میں

® Scanned PDF By HAMEED

ایک بچے نے مشورہ دیا کہاہے محن پاکتان اب آپ میزائل شکن نظام کی طرف توجہ دیں اور متحرک اجرام فلکی پر قابو پاکران سے کافروں پر پتحراؤ کی صلاحیت حاصل کریں۔

(ج) کسی بھی خط میں کوئی ردو بدل نہیں کیا گیا۔اگر کسی خط میں زبان کی کوئی غلطی ہے تو اس کی اصلاح نہیں کی گئی۔ اصلاح نہیں کی گئی۔

(د) زیرنظر کتاب میں زیادہ ترایے خطوط شامل کئے گئے ہیں جن میں لکھنے والوں کا مکمل پیتہ دیا ہوا تھا۔ایسااس لیے کیا گیا کہ میری کوشش ہوگی کہ جب کتاب شائع ہوجائے تو اس کی ایک ایک کا پی محسن پاکستان کے آٹو گراف کے ساتھ ان تمام لکھنے والوں کو ارسال کی جائے جن کے مبار کباد کے خطوط کتاب میں شامل کئے گئے ہیں۔

(ر) محسن پاکستان کومبار کباد کے اوران سے والہانہ لگاؤ کے جوخطوط کالی سیابی ہے لکھے گئے ہیں۔ ان کے عکس یعنی پازیٹو کتاب میں شائع کئے جارہ ہیں ایسے خطوط میں ہے بعض ٹائپ شدہ ہیں جبکہ بعض ہاتھ سے لکھے ہوئے ہیں۔ البتہ جوخط کی دوسری سیابی سے لکھے گئے ہیں اور تکنیکی مجبوریوں کی وجہ سے ان کا فوٹو عکس شائع نہیں کیا جا سکتا انہیں نئے سرے سے کمپوز کروا کر شائع کیا جارہا ہے۔ ایسے خطوط کو کمپوز کراتے ہوئے وقت ان میں کوئی لفظ آگے ہیجھے نہیں کیا گیا۔

(ک) ایک ایا خط بھی کتاب میں شامل کیا گیا ہے جو اس وقت کے وزیراعظم جناب میاں نواز شریف کو کھا گیا ہے اوراس کی ایک نقل ڈاکٹر عبدالقدیر خان کو ارسال کی گئی اس خط میں محسن پاکستان کو تو می میروقر اردیتے ہوئے وزیراعظم پر زور دیا گیا کہ'' ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی قدرومنزلت کی جائے' اس خط کی اہمیت اس حوالے ہے بھی ہے کہ یہ خط سندھ (خیر پور میرس) کے ایک مسلم لیگی نے کھا ہے اور اس میں وزیر اعظم کی 28 می 1998 کی تاریخی تقریر میں پاکستان کے ایٹی پروگرام کے حوالے ہے مرحوم وزیر اعظم کی 28 می 1998 کی تاریخی تقریر میں پاکستان کے ایٹی پروگرام کے حوالے ہے مرحوم زوالفقار علی بھٹو کا ذکر نہ کرنے پرشکوہ کیا گیا ہے۔ اس خط ہے سندھ کی سوچ کو بچھنے میں مد دہلتی ہے۔

(گ) 28 مئی 1998ء کے ایٹی دھا کو ل کے بعد محسن پاکستان کو مبارک باد کے گئی ایک خطوط پاکستان کی مختلف جیلوں میں قید یوں کی طرف ہے بھی ملے۔ پھائی کے منتظر ایک قیدیوں کے خطوط میں سے خجر بات سے اس قدر جذباتی ہوگیا کہ اس نے لکھا'' ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب! اب بے شک مجھے کے اپنی دے دی جائے۔ میں بہت خوش ہوں۔''اس کتاب میں جیل کے قید یوں کے خطوط میں سے محسل کیا گئی ہے کہ وہ حکومت کو صرف ایک ایسا خط شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے التماس کی گئی ہے کہ وہ حکومت کو صرف ایک ایسا خط شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے التماس کی گئی ہے کہ وہ حکومت کو صرف ایک ایسا خط شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے التماس کی گئی ہے کہ وہ حکومت کو صرف ایک ایسا خط شامل کیا گیا ہے۔ جس میں ڈاکٹر عبدالقدیر خان سے التماس کی گئی ہے کہ وہ حکومت کو

تجویز پیش کریں کہایٹمی دھا کوں کی خوشی میں قیدیوں کی بقیہ سزامعاف کردی جائے۔ (ل) ای طرح ملک کے مختلف ہپتالوں میں زیر علاج کئی ایک مریضوں نے بھی محسن یا کستان کو شامل نہیں کیا جاسکتا تھا۔ جبکہ دوسری طرف ہر خط کوئی نہ کوئی منفر دانداز لیے ہوا تھا اور ہر خط میں لکھنے والے ک والے کے سپچ جذبوں کی عکاس بھی تھی۔ بیا لیک بہت ہی مشکل مرحلہ تھا۔ بردی سوچ بچار کے بعد میں نے چندا کیک بنیا دی فیصلے کیے۔ پہلا فیصلہ بیرکہ تمام خطوط کومندرجہ ذیل عنوانات کے تحت تقسیم کیا:

(1) نوجوان طلباء طالبات كے خطوط

(2) خواتین کے خطوط

(3) علماء كرام ومشائخ عظام كے خطوط

(4) عام شهريوں كے خطوط

(5) بیرون ملک مقیم پاکتانیوں کے خطوط

(6) آ زاد^{کشم}یرکے خطوط

دوسرافیصلہ یہ کیا کہ اعلیٰ حکومتی اور افواج پاکستان سے وابستہ بڑی شخصیات کے خطوط کتاب میں شامل نہ کیے جا کیں۔ ای طرح میں نے اس کتاب میں مبار کباد کے وہ خطوط بھی شامل نہیں کیے جو برادراسلامی ممالک کی اعلیٰ شخصیات اور وہاں کے عام شہریوں نے ارسال کیے۔ اسلامی امہ کی شخصیات سے موصول ہو نیوالے اکثر خطوط میں کہا گیا ہے کہ عالم اسلام کوصدیوں بعدا کی بڑی خبر سننے کو ملی ہے۔ سے خطوط اور بعض نا در اور یادگار تصاویر میں اپنی زیر تر تیب اس دوسری کتاب میں شامل کرنا چا ہو نگا جس کا عبوری نام ہے '' ڈاکٹر عبدالقدیر خان۔۔۔ شخصیت اور سائمندان۔''یوں محسن پاکستان پر میری ہے چھٹی کتاب ہوجائے گی۔

مندرجہ بالا چندایک بنیادی فیصلوں کے بعد میں نے تمام خطوط میں سے صرف ایسے خطوط منتخب کیے ہیں جن کی تحریروں سے لکھنے والوں کے علاوہ ایک عام پاکتانی کے جذبات اور احساسات کی بھی ترجمانی ہوتی ہے علاوہ ازیں

(۱) نرینظر کتاب میں بعض ایسے خطوط بھی شامل نہیں کیے جاسکے جو چار چار پانچ پانچ صفحات پر کھیے ہوئے تھے اور چندا کی اسلامی تاریخ کھیلے ہوئے تھے۔ایسے خطوط میں سے چندا کی اعلیٰ ادبی رنگ لیے ہوئے تھے اور چندا کی اسلامی تاریخ کے حوالہ جات سے مزین تھے۔

(ب) نوجوان طلباء و طالبات کے زیادہ تر خطوط میں عالمی شہرت یافتہ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی شخصیت سے متاثر ہوکرسائنس کے مضامین میں دلچیسی کا حوالہ تھااور بڑے ہوکرا یٹمی سائنسدان بننے کی خواہش کا اظہار کیا گیا تھا۔ باب''نوجوان طلباء و طالبات کے خطوط''میں ایسے بی نمائندہ خطوط کوتر جیح دی گئی ہے۔ بعض بچوں نے اپنے خطوط میں اپنے ذہنی افق کے مطابق دلچیپ تجاویز بھی پیش کی ہیں مثلاً

محن پاکتان کی ڈی بریفنگ

مبارکباد کے خطوط ارسال کے ۔ ان میں سے ایک ہسپتال میں زیرعلاج سرطان کے مہلک مرض میں بہتلا ایک مریض نے اپنے خط میں اس خواہش کا اظہار کیا کہ ڈاکٹر صاحب! میری آخری خواہش ہے کہ میں مرنے سے پہلے آپ کا دیدار کرنا چا ہتا ہوں۔ ظاہر ہے اس خط کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا تھا۔ میں نے یہ خط کتاب میں شامل کیا ہے۔ میں نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان صاحب سے ایک ملاقات کے دوران اس دل کو ہلا دینے والے خط کے بارے میں بات کی اور ان سے دریافت کیا کہ کیا آپ نے موت کی دہلیز پر کھڑے اس مریض کی خواہش پوری کی تو انہوں نے فرمایا کہ ہپتال میں خود تو نہیں جا سکا تھا البتہ میں نے اپنے ایک ڈائر کیٹر جزل کو اپنی تصویر اور پھولوں کے گلدستہ کے ساتھ وہاں بھیجا تھا اور اپنی نیک نے اپنے ایک ڈائر کیٹر جزل کو اپنی تصویر اور پھولوں کے گلدستہ کے ساتھ وہاں بھیجا تھا اور اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں پر مشمل ایک کار ڈبھی دیا تھا جے وصول کرنے کے بعد مریض کی آئی تصویر خوش کے آئیوں سے چھلک پڑیں۔

(م) خطوط کے انبار میں بعض ایسے خطوط بھی پڑھنے کو ملے جن میں کہو نہ دشمن لابی کے سرغنہ اور ان کے بعض ساتھیوں اور ساز شیوں کے خلاف انتہائی نازیباز بان استعال کی گئی تھی گالی گلوچ کے لب ولہجہ والے ان خطوط میں اس عزم کا اظہار کیا گیا تھا کہ وہ محسن پاکستان کے دشمنوں کونیست ونا بود کر دیں گے۔اس کتاب میں اس نوعیت کا کوئی خط شامل نہیں کیا گیا۔ کیونکہ میری اس کاوش کا مقصد کسی کی دل آزاری یا کردار کشی نہیں ہے بلکہ عوام کے سیچ جذبوں اور محسن پاکستان کے ساتھ ان کی گہری عقیدت کی عکاس ہے۔

اگرایٹمی تجربات ناکام ہوجاتے

میں بھی بھی سوچا ہوں کہ اگر 6 اپریل 1998 کوٹلہ جو گیاں سے غوری میزائل 156 سوکلو میٹر پر واز کا تجربہ ناکام ہوجاتا اور خاص طور پر اگر 28 مئی 1998 کو چاغی میں ایٹمی دھاکوں کے جبر بات کامیاب نہ ہوتے تو پاکتان کا کیا نقشہ ہوتا۔ اور جن لوگوں نے 28 مئی کے کامیاب ایٹمی تجربات کے فوراً بعدا پٹمی دھاکوں کا تمام ترکر پٹریٹ خود لینے کی کوشش کی اور کہا کہ 'ان ایٹمی دھاکوں میں ڈاکٹر عبدالقد برخان کا کردار صرف پانچ فیصد ہے' ناکامی کی صورت میں وہ کیا کہتے۔

میرے تجزیہ کے مطابق

(۱) ایموں ہموں ہے لیس بھارت آ زاد کشمیر پر بھر پور حملہ کر کے اس خطہ کے بچھ یابڑے حصہ پر قبضہ کر جکا ہوتا۔ ایل کے ایڈوانی نے 13 مئی کے پوکھر ان دھاکوں کے بعد کشمیریوں کو وارنگ دینی شروع کر دی تھی کہ آزاد کشمیر کاعلاقہ (جس پر کہ بقول اس کے پاکستان کا قبضہ ہے) اڑتالیس گھنٹوں میں شروع کر دی تھی کہ آزاد کشمیر کاعلاقہ (جس پر کہ بقول اس کے پاکستان کا قبضہ ہے) اڑتالیس گھنٹوں میں



راولپنڈی۔اسلام آباد کی 101 تنظیموں کی طرف ہے مسنف اور میس تقریب کے حوالے سے ایک یادگارتصوبیہ بیٹنی پر ڈاکٹر عبدالقدیرخان کتاب کے مصنف اور میسجر اسلام الحق کھڑے ہیں جبکہ پاکتان مسلم لیگ شعبہ خواتین کی متازر ہنمامحتر مدفرخ خان مینج سیکرٹری کے فرائض انجام دے رہی رہیں۔تصوبر میں اسلام آباد کے تمام معروف پریس فو تو گر افرمحسن پاکتان کو بروے اشتیاق اورادب واحترام کے ساتھ دیکھ درہے ہیں۔

® Scanned PDF By HAMEEDI



امام كعبه الثين عبد الله بن تبيل وزيراعظم و والفقارعلى بحثوكوان سے ملاقات كے دوران قرآن پاك كانسخ چين جبكه كتاب كے مصنف جوان دنوں وزارت فد بين امور كے جائدے سيكر ثرى بتھے درميان مين كھڑے ہيں۔ درميان مين كھڑے ہيں۔

خالی کردیا جائے۔

(ب) محسن پاکستان ڈاکٹر عبدالقدیرخان کے حاسدین اور خالفین کردار کئی کی ایک زبردست ملک گیرمہم شروع کردیتے کہ ہم تو پہلے ہی گہتے تھے کہ کے آ را پل محض ڈرامہ ہے اور ڈاکٹر خان پاکستان کے دفاع کونا قابل تنجیر بنادینے کے حوالے سے جو بیانات دیا کرتے تھے وہ سلطان را ہی کی بڑھکیں تھیں۔ دفاع کونا قابل تنجیر بنادینے کے حوالے سے جو بیانات دیا کرتے تھے وہ سلطان را ہی کی بڑھکیں تھیں ۔ کے) اینٹی پروگرام کے خالق ڈاکٹر عمز ہ نخفیر کے حال ہی شائع ہونے والے ایک انٹر ویو کے مندرجہ ذیل پیراگراف سے لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے 1994 میں عراق چھوڑ نے کے بعد اب پہلی مرتبہ پیراگراف سے لگایا جا سکتا ہے جو انہوں نے 1994 میں عراق چھوڑ ناپڑاتھا۔ مجھے یقین ہے کہ اگر پاکستان کے بیات کی وجہ سے خدانخواستہ ناکام ہو جاتے تو کچھوڈ ڈاکٹر عبدالقدیر خان کا جینا ترام کر دیے اور ممکن ہے کہ ان کے لئے ای طرح پاکستان چھوڑ دیے کی راہ ہموار کر دی جاتی خان کا جینا ترام کر دیے اتھا۔ بیا تیک بہت بڑا المیہ جس طرح کہ عراق ایشی سائنس دان نے 1994 میں عراق کوخدا حافظ کہہ دیا تھا۔ بیا تک بہت بڑا المیہ جس طرح کہ عراقی ایشی سائنس دان نے 1994 میں عراق کوخدا حافظ کہہ دیا تھا۔ بیا تک بہت بڑا المیہ میں عراق بیا کتان ہمیشہ کے لئے ایشی صلاحیت حاصل کرنے کے اعزاز سے محروم ہوجاتا۔

لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر خدانخو استہ ایسی صور تحال بھی پیدا ہو جاتی تو پھر بھی جہاں تک کہ پاکستان کے عوام کا تعلق ہےان کی محسن پاکستان سے جذباتی وابستگی ختم نہ ہوتی۔

امام كعبداور ذاكثرخان

تعریفی کلمات کہلوائے جانیکی کوشش کی جائے۔اس خواہش کا اظہار انہوں نے خود مجھے سے اس وفت کیا جب امام کعبہ وزیرِ اعظم سے ملاقات کے لئے وزیرِ اعظم ہاؤس تشریف لے گئے۔مرحوم ذوالفقار علی بھٹو سے پیاں منٹ پر پھلی ہوئی بات چیت کے بعد امام کعبہ نے انہیں قرآن یاک کا ایک نسخہ پیش کیا تھا۔مرحوم وزیراعظم نے قرآن یاک کو بوسہ دیا اور اسے اپنی آنکھوں سے لگایا۔۔۔ خیراس موقع پر اس طرح کی تفصیلات میں جانا ضروری نہ ہوگا۔ میں فی الحال جوعرض کرنا جا ہتا ہوں وہ بیہ ہے کہ حسن اتفاق سے بچھے امام کعبہ کے ساتھ ہر شہر میں جانے اور اس حوالے سے تمام متعلقہ امور کی نگر انی سونپ دی گئی اور یول مجھے دی دن اور دس را تیں محترم امام کعبہ (جو بعد میں میرے ذاتی دوست بن گئے) کے ساتھ گزارنے کا موقع ملا۔ سعودی عرب کے بانی '' شاہ عبدالعزیز بن عبدا الرحمان السعود''نامی کتاب کے مصنف اورعر بی زبان پرممل عبور رکھنے والے میرے دوست بحراللہ ہزاروی ترجمان کی حیثیت سے ہمارے ساتھ تھے۔قابل صداحتر ام الشیخ محمد عبداللہ بن سبیل کی ایمان افروز صحبت میں بیدس دن جن کے دوران ان سے مود بانہ گفتگو بھی ہوئی اور بعض مواقع پر ملکے کھلکے انداز میں بے تکلفانہ تبادلہ خیالات بھی میری زندگی کے چندیادگاردن ہیں۔اگر میں جا ہوں تو ان دس دنوں کے دوران ہونے والے واقعات اور محسوسات کے حوالے سے تین جار سوصفحات پرمشمل ایک کتاب سپر دقلم کرسکتا ہوں لیکن اس وفت صرف بیبتلا نامقصود ہے کہان دنوں پرمشمل یا د گارسفر کے دوران اورمختلف عوامی استقبالیوں کے مواقع پر محترمامام كعبه كے ساتھ میں نے عوام كے والہانہ لگاؤ كے ایسے مناظر دیکھے ہیں جنہیں الفاظ میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔کراچی میں لاکھوں کا اجتماع تھا۔امام کعبہشدید دھکم بیل کوسخت ناپبندفر ماتے اور بعض اوقات انہیں عدم تحفظ کا احساس ہونے لگتا۔ بہت سے لوگ ایکے کپڑوں کو چھوکراینے ہاتھا پی آئھوں پرلگاتے۔ بعض اوقات امام صاحب فرماتے "حرام -حرام" بهم تقریبات سے فارغ ہوکر جب ہوٹل میں جاتے جہاں امام محترم تشریف فرما تنصقو ہم انہیں بتاتے کہ بیہ ہمارے لوگوں کا آپ کے ساتھ گہری عقیدت کا ایک اپنا اندازے۔وہ بالعموم فرماتے''استغفر الله''اوربھی فرماتے''عجیب''اور پھرمسکرانے لگتے۔ میں نے بعض اجتماعات میں محسن یا کستان کے ساتھ عوانم کی عقیدت کے بچھا یہے ہی مناظر

میں نے بعض اجتماعات میں بھٹ کے ساتھ عوام کی عقیدت کے بچھا یہے ہی مناظر دیکھے ہیں۔ڈاکٹر عبدالقد برخان کے ساتھ عوام کے اس والہانہ لگاؤ کی ایک جھلک اسی کتاب میں شامل بعض خطوط سے بھی ملتی ہے۔ میں پاکستان اور بیرون ملک مقیم ان تمام خواتین و حضرات سے معذرت خواہ ہوں جن کے جسن پاکستان کے نام لکھے گئے خطوط میں اس کتاب میں شامل نہیں کر سکا۔

http://libraryofurdubooks.blogspot.com/

がいらないに







23 مارچ 1999 کو ایوان صدر میں ہونے والی ایک پروقار تقریب میں صدر مملکت نے ڈاکٹر عبدالقدیر خان کی لاٹانی خدمات کی بناء پر انہیں پاکستان کااعلیٰ ترین سول اعز از نشان امتیاز عطا کیا۔اعز از پانے کے بعد محسن پاکستان اپنی بیگم اپنی چھوٹی صاحبز ادی عائشہ اور داماد سعد کے ساتھا پی اس رہائش گاہ کے باہر پرمسرت انداز میں کھڑے ہیں جس رہائش گاہ کے اندرآ جکل وہ غیریقینی حالات میں زندگی کے دن پورے کررہے ہیں! بیوہ عام می رہائش گاہ ہے جس کا بہت چرچا کیا جاتا ہے کہ'' ڈاکٹر خان کامحل ہے''



ایک برادرمسلم ملک کی ایک وی وی آئی پی شخصیت کے دورہ کہوٹہ لیبارٹریز کے موقع پرخسن پاکستان افواج پاکستان کے تینوں سربراہان کی باادب توجہ کا مرکز _تصویر میں آرمی چیف جزل پرویز مشرف ایئر چیف ارشل پرویز مهدی قرینی اور نیول چیف ایڈ مرل فصیح بخاری نمایاں نظر آرہے ہیں۔

8 Scanned PDF By HAMEEDI